سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2024

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2024

(جمعرات 5، جمعتہ المبارک 6، سوموار 9۔ سوموار، 23۔ ستمبر 2024)

(یوم الخمیس 30۔ صفر المظفر، یوم الجمعہ یکم، یوم الاثنین 4۔ یوم الاثنین 18۔ ربیع الاوّل 1446ھ)

اٹھارہویں اسمبلی: چودھواں، پندرھواں اجلاس

جلد14: شمارہ جات : 1 تا 3

جلد15: شمارہ : 1

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

چودھواں، پندرھواں اجلاس

جمعرات،5۔ستمبر 2024

جلد 14:شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	1
2۔	فہرست کارروائی	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	5
4۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	9
5۔	نعت رسول مقبول ﷺ	10
6۔	پینل آف چیئرپرسنز	11

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	دعائے مغفرت	
7۔	سابق رکن اسمبلی چودھری فضل الرحمٰن اور معزز رکن رانا افضال حسین ودیگر مرحومین کے لئے دعائے مغفرت ----------	12
	حلف	
8۔	نو منتخب رکن اسمبلی کا حلف ----------	13
	سوالات (محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن)	
9۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	14
10۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)----------	59
	تحریک	
11۔	وومن پارلیمانی کاکس کا قیام ----------	67
	توجہ دلاؤ نوٹس	
12۔	سرگنگا رام ہسپتال کے ملازم کی بچی سے زیادتی کی کوشش سے متعلقہ تفصیلات----	68
13۔	شیخوپورہ: چوکی کوٹ نور شاہ کے انچارج اور دیگر اہلکاران کا خاتون پر تشدد سے متعلقہ تفصیلات ----------	70
	تحاریک استحقاق	
14۔	رحیم یار خان: شیخ زید ہسپتال کے ایم ایس کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ ناروا سلوک ----------	75
15۔	کوٹ ادو۔ڈی ایس پی سناواں کی معزز خاتون رکن اسمبلی سے بدتمیزی-------	77
	تحاریک التوائے کار	
16۔	پنجاب بھر میں بلدیاتی اداروں کی جانب سے کرایہ داری پر قائم دکانات کی نیلامی کروانے کی خبر سے دکاندار پریشانی کا شکار ----------	79

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
17۔	میو ہسپتال لاہور میں سی ٹی سکین مشین خراب ہونے کی وجہ سے مریض پریشانی کا شکار	82
18۔	مناواں گاؤں کی گلیوں میں سیوریج کا پانی کھڑا ہونے کی وجہ سے مختلف بیماریاں پھیلنے کا خدشہ	83
19۔	لاہور: چلڈرن ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ کے آپریشن تھیٹر بند ہونے کی وجہ سے مریض بچوں کے لواحقین پریشانی کا شکار	84
20۔	لاہور: واسا تعمیر شدہ 3 واٹر ٹینکوں میں مبینہ بے ضابطگیوں کا انکشاف	85
21۔	لاہور کالج فار وومن یونیورسٹی لاہور میں مردانہ سٹاف متعین ہونے کی وجہ سے طالبات وخواتین سٹاف عدم تحفظ اور جنسی ہراسگی کا شکار	88
22۔	سابقہ سیکرٹری ہیلتھ کا بلاوجہ سینکڑوں ملازمین کو معطل کر کے تنخواہیں بند کرنا	90
	پوائنٹ آف آرڈر	
23۔	جناح ہسپتال لاہور میں کڈنی ٹرانسپلانٹ کے لئے آنے والے بچوں سے نقدی اور زیور چھیننے کا معاملہ	98
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون (جو متعارف ہوئے)	
24۔	مسودہ قانون صاف پانی اتھارٹی پنجاب 2024	101
25۔	مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ ضابطہ فوجداری 2024	102
	بحث	
26۔	امن وامان اور بڑھتی ہوئی قیمتوں پر عام بحث	102

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

جمعۃ المبارک،6۔ ستمبر2024

جلد 14:شمارہ 2

27۔	فہرست کارروائی ----------	113
28۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ----------	115
29۔	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	116
	سوالات (محکمہ مقامی حکومت ودیہی ترقی)	
30۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	117
31۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)----------	154
	زیرو آور نوٹس	
32۔	فیصل آباد تھانہ ٹھیکری والا کی حدود میں اجتماعی زیادتی کے ملزمان کو گرفتار نہ کرنا----	164
33۔	ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کورونا کے دوران ڈیوٹی سرانجام دینے والے اہلکاروں کو معاوضہ نہ دینے پر تشویش ----------	167
	تحاریک استحقاق	
34۔	سیکرٹری صحت کا وزیر اعلیٰ کی جانب سے نگران عوامی نمائندوں کی سفارشات پر عمل نہ کرنا ----------	177
35۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ----------	183
	قرارداد	
36۔	1965 کی پاک بھارت جنگ کے دوران افواج پاکستان کا دلیرانہ دفاع کرنے پر ایوان کا بہادر جوانوں کو خراج تحسین پیش کرنا ----------	184

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوموار، 9۔ ستمبر 2024	
	جلد 14: شمارہ 3	
37۔	فہرست کارروائی	189
38۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	191
39۔	نعت رسول مقبول ﷺ	192
	سوالات (محکمہ سپورٹس)	
40۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	193
41۔	نشان زدہ سوال اور اس کا جواب (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)	229
42۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	231
43۔	قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں ترامیم کرنے کی تحریک پیش کرنے کی اجازت	232
44۔	قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں ترامیم پیش کرنے کی تحریک	235
45۔	پنجاب لوکل گورنمنٹ کاکس کے قیام کے لئے تحریک کا پیش کیا جانا	236
46۔	پنجاب بارڈر ایریاز ڈویلپمنٹ کاکس کے قیام کے لئے تحریک کا پیش کیا جانا	238
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
47۔	سپیشل کمیٹی نمبر 1,2,3,4 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	241
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
48۔	سپیشل کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	242
	توجہ دلاؤ نوٹس	
49۔	راجن پور: تھانہ کوٹ مٹھن پولیس کے تشدد سے رکشہ ڈرائیور کی ہلاکت	243
50۔	قصور تھانہ سٹی چونیاں میں پولیس تشدد سے رضوان نامی شخص کی ہلاکت سے متعلق تفصیلات	246

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک استحقاق	
51۔	پرنسپلز آف پالیسی کی سالانہ رپورٹ کا ایوان میں پیش نہ کیا جانا----------	249
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
52۔	امن عامہ اور بڑھتی ہوئی قیمتوں پر عام بحث ----------	265
53۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ----------	342
	سوموار، 23۔ ستمبر 2024	
	جلد 15: شمارہ 1	
54۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ ----------	345
55۔	فہرست کارروائی ----------	347
56۔	ایوان کے عہدے دار ----------	349
57۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ----------	353
58۔	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	354
59۔	قومی ترانہ ----------	355
60۔	پینل آف چیئرپرسنز ----------	356
	سوالات (محکمہ خوراک)	
61۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	366
62۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)----------	409
	توجہ دلاؤ نوٹس	
63۔	لاہور کاہنہ کے علاقہ انجینئرنگ ٹاؤن میں ڈاکوؤں کی گھر میں ڈکیتی سے متعلق تفصیلات ----------	416

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
64۔	رحیم یار خان: تھانہ ماچھکہ کے علاقہ دولت آباد میں غیرت کے نام پر 5 افراد کے قتل سے متعلق تفصیلات	417
	تحاریک استحقاق	
65۔	صوبہ میں سرکاری زمینوں کی نیلامی کمیٹی سے ممبران اسمبلی کے نام نکالنے کا معاملہ	423
66۔	حافظ آباد، پولیس انتظامیہ کا معزز رکن کے گھر پر دھاوا، چادر چار دیواری کا تقدس پامال کر کے فیملی کو ہراساں کرنا	424
67۔	حافظ آباد، معزز رکن جناب محمد نعیم و دیگر ارکان اسمبلی کے ساتھ نشہ میں دھت پولیس افسران کی بد تمیزی	428
68۔	اسلام آباد، مفاد عامہ کے بارے میں ڈی جی ماڑی پٹرولنگ پولیس کا معزز رکن اسمبلی سے ملاقات کرنے سے انکار	429
69۔	ڈائریکٹر کمرشل میپکو (واپڈا) کا معزز رکن اسمبلی کا فون سننے سے انکار	430
	تحاریک التوائے کار	
70۔	فیصل آباد: چک نمبر 67 ج۔ب میں تعینات پٹواری کا اپنے اختیارات سے تجاوز کرنا (۔۔۔جاری)	432
71۔	لاہور کا لاخطائی انٹرچینج کے نواح میں پنجاب گورنمنٹ آفیسرز ہاؤسنگ کمیونٹی کے قیام سے متعلقہ تفصیلات	434
72۔	صوبہ بھر کے کالجز میں اساتذہ کی عارضی تعیناتی نہ کرنے پر طلباء و طالبات کو پریشانی کا سامنا	436
73۔	شیخوپورہ شہر کی حدود میں قائم فلتھ ڈپوز کو آبادی سے باہر منتقل کرنے کا مطالبہ	437
74۔	ملتان، دریائے چناب پر واقع موضع ریڑی و دیگر مواضعات کو دریا کے کٹاؤ سے حفاظتی اقدامات کا مطالبہ	438

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
75۔	ضلع اٹک تحصیل حضرو ٹی ایچ کیو ہسپتال کے ٹراما سنٹر میں سٹاف و دیگر سہولیات مہیا کرنے کا مطالبہ ----------	439
76۔	صادق آباد ٹلور وڈ کی حالت زار درست کرنے کا مطالبہ ----------	440
77۔	پنجاب بھر میں ڈینگی سے بچاؤ کے لئے سرکاری سطح پر آگاہی مہم شروع کرنے کا مطالبہ ----------	441
78۔	بھکر: محکمہ بلڈنگز کے اہلکاران، افسران کا ٹھیکیداروں کے ساتھ مل کر سرکاری خزانے کو کروڑوں روپے کا نقصان پہنچانا(۔۔۔جاری)--------	443
	سرکاری کارروائی	
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
79۔	این ایف سی ایوارڈ، پنجاب جنرل پراویڈنٹ انوسٹمنٹ فنڈ، پنجاب پنشن فنڈ، صوبائی محتسب اور ٹیوٹا کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------	448
	بحث	
80۔	مہنگائی اور امن و امان پر عام بحث ----------	451
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
81۔	تحاریک استحقاق نمبر26، 25، 23، 21، 17 اور 27(2024) کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ----------	476
82۔	قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب میں کی گئی حالیہ ترامیم کی رو سے سٹینڈنگ کمیٹیوں میں مزید اراکین کی شمولیت کے لئے انتخابات سے متعلق تحریک----	476
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
83۔	مسودہ قانون پنجاب صاف پانی اتھارٹی 2024 کے بارے میں ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------	477

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	بحث	
84۔	مہنگائی اور امن وامان پر عام بحث(۔۔۔جاری) ----------	477
85۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ----------	534
	قرارداد	
86۔	پشاور تقریب میں افغانستان کے کونسل جنرل اور عملے کی جانب سے پاکستان کے قومی ترانے کا احترام نہ کرنے کی مذمت ----------	535
	پوائنٹ آف آرڈر	
87۔	گوجرانوالہ موضع ٹھہری سانسی میں کنٹین ٹھیکیدار کی طالبات سے زیادتی کا معاملہ ----------	535
88۔	ضلع رحیم یار خان میں کیڈٹ کالج کو فنڈز کی فراہمی کا مطالبہ ----------	537
89۔	خانپور کی ملحقہ آبادیوں کی سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ----------	539
90۔	فیصل آباد میں چنگ چی اور لوڈر رکشا کے رش کی وجہ سے شہریوں کو پریشانی کا سامنا ----------	540
91۔	حلقہ پی پی۔133 شاہکوٹ اور وار برٹن کی آبادیوں میں نکاسی آب کے لئے حکومت پنجاب سے نوٹس کا مطالبہ ----------	541
92۔	للہ جہلم روڈ عرصہ دراز سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار، حکومت سے نوٹس کا مطالبہ-------	542
93۔	سکولز ایجوکیشن اور ہائر ایجوکیشن ٹرانسفر پالیسی شادی شدہ خواتین اساتذہ کو ان کے خاوند کے رہائشی علاقہ میں ٹرانسفر پالیسی کی بحالی کا مطالبہ ----------	543
94۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ----------	545
95۔	انڈیکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(47)/2024/119.Dated:31 August, 2024. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:

"In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Malik Muhammad Ahmad Khan, Speaker**, Provincial Assembly of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on (**Thursday) September 05, 2024 at 03:00 pm** in the Assembly Chambers Lahore.

Dated: Lahore, the August 31, 2024

MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN
SPEAKER

3

فہرست کارروائی

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

جمعرات، 5۔ ستمبر 2024

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

GOVERNMENT BUSINESS

(a) INTRODUCTION OF BILLS

1. THE PUNJAB SAAF PANI AUTHORITY BILL 2024

   A MINISTER to introduce the Punjab Saaf Pani Authority Bill 2024.

2. THE CODE OF CRIMINAL PROCEDURE (PUNJAB AMENDMENT) BILL 2024

   A MINISTER to introduce the Code of Criminal Procedure (Punjab Amendment) Bill 2024.

4

(بی) عام بحث

1۔ امن عامہ پر عام بحث

ایک وزیر ایک وزیر امن عامہ پر عام بحث کے لئے ایوان میں تحریک پیش کریں گے۔

2۔ بڑھتی ہوئی قیمتوں پر عام بحث

ایک وزیر ایک وزیر بڑھتی ہوئی قیمتوں پر بحث کے لئے ایوان میں تحریک پیش کریں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر : ملک محمد احمد خان

جناب ڈپٹی سپیکر : ملک ظہیر اقبال چنڑ

وزیر اعلیٰ : محترمہ مریم نواز شریف

پینل آف چیئرپرسنز

1۔ جناب سمیع اللہ خان، ایم پی اے : پی پی۔145

2۔ سید علی حیدر گیلانی، ایم پی اے : پی پی۔213

3۔ محترمہ راحیلہ خادم حسین، ایم پی اے : ڈبلیو۔304

4۔ جناب محمد ارشد ملک، ایم پی اے : پی پی۔200

کابینہ

1۔ محترمہ مریم اورنگزیب: سینئر وزیر

منصوبہ بندی و ترقیات، تحفظ ماحول و موسمیاتی تبدیلی جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری اور وزیر اعلیٰ کے خصوصی اقدامات

2۔ سید محمد عاشق حسین شاہ : وزیر زراعت

3۔ جناب محمد کاظم پیرزادہ: وزیر آبپاشی

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-II)2-13/2024 مورخہ 6۔مارچ 2024 وزراء کو ان کے محکمہ جات کا چارج تفویض کیا گیا۔
- نوٹیفکیشن مورخہ 15۔اپریل 2024 کے تحت جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن (وزیر خزانہ) کو پارلیمانی امور کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔
- نوٹیفکیشن مورخہ 2۔مئی 2024 کے تحت جناب صہیب احمد ملک (وزیر مواصلات و تعمیرات) کو (قانون) کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔
- نوٹیفکیشن مورخہ 4۔جولائی 2024 کے تحت جناب فیصل ایوب کھوکھر (وزیر کھیل) کو (محنت و انسانی وسائل) کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔
- نوٹیفکیشن مورخہ 5۔جولائی 2024 کے تحت محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری (وزیر اطلاعات) کو (ثقافت) کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔

6

4۔	رانا سکندر حیات	:	وزیر سکولز ایجوکیشن
5۔	خواجہ عمران نذیر	:	وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر
6۔	خواجہ سلمان رفیق	:	وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمرجنسی سروسز
7۔	جناب ذیشان رفیق	:	وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی
8۔	جناب بلال اکبر خان	:	وزیر ٹرانسپورٹ و ماس ٹرانزٹ
9۔	جناب صہیب احمد ملک	:	وزیر مواصلات، تعمیرات و قانون
10۔	محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری	:	وزیر اطلاعات و ثقافت
11۔	جناب بلال یٰسین	:	وزیر خوراک
12۔	جناب رمیش سنگھ اروڑا	:	وزیر اقلیتی امور
13۔	جناب فیصل ایوب کھوکھر	:	وزیر کھیل، محنت و انسانی وسائل
14۔	جناب شافع حسین	:	وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری
15۔	سردار شیر علی گورچانی	:	وزیر کانکنی و معدنیات
16۔	جناب سہیل شوکت بٹ	:	وزیر سماجی بہبود و بیت المال
17۔	جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر خزانہ و پارلیمانی امور

7

پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	جناب اسامہ لغاری	:	زراعت
2۔	ملک افتخار احمد	:	اوقاف ومذہبی امور
3۔	جناب سلطان حیدر علی خان	:	چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
4۔	میاں محمد شعیب اویسی	:	بورڈ آف ریونیو، کالونیز، اشتمال املاک، مال
5۔	جناب منصور اعظم	:	توانائی
6۔	جناب شہریار ملک	:	آبکاری ومحصولات اینڈ ٹیکس کنٹرول
7۔	ملک محمد وحید	:	خوراک
8۔	جناب محمد اجمل خان	:	ہائر ایجوکیشن
9۔	جناب سلطان باجوہ	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ
10۔	محترمہ سونیا آشر	:	انسانی حقوق واقلیتی امور
11۔	جناب حسن عسکری شیخ	:	صنعت، تجارت وسرمایہ کاری اینڈ سکلز ڈویلپمنٹ
12۔	محترمہ شازیہ رضوان	:	اطلاعات وثقافت
13۔	صاحبزادہ محمد گزین عباسی	:	محنت وانسانی وسائل
14۔	جناب خالد محمود رانجھا	:	قانون وپارلیمانی امور
15۔	جناب خرم خان ورک	:	لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ

- بذریعہ قانون وپارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر2992/2024/18-4:PA مورخہ 29۔اگست 2024 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کیے گئے۔
- بذریعہ قانون وپارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر3008/2024/18-4:PA مورخہ 30۔اگست 2024 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کیے گئے۔

8

16۔	جناب محمد زبیر خان	:	کانکنی ومعدنیات
17۔	رانا محمد طارق خان	:	منصوبہ بندی وترقیات
18۔	جناب ضیاءاللہ شاہ	:	پنجاب ایمرجنسی سروسز
19۔	محترمہ نوشین عدنان	:	سکولز ایجوکیشن
20۔	میاں شاہد حسین خان	:	سروسز ونگ، آئی اینڈ سی ونگ، ریگولیشنز ونگ، آثار قدیمہ، لائبریریز
21۔	چودھری ارشد جاوید وڑائچ	:	سماجی بہبود وبیت المال
22۔	محترمہ رُشدہ لودھی	:	سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن
23۔	جناب تیمور علی لالی	:	ٹرانسپورٹ وماس ٹرانزٹ
24۔	جناب محمد انس محمود	:	امور نوجواناں وکھیل
25۔	محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور	:	ترقی خواتین
26۔	جناب محمد فیاض	:	آبپاشی
27۔	محترمہ کنول پرویز چودھری	:	تحفظ ماحول وموسمیاتی تبدیلی
28۔	رانا محمد سلیم	:	مواصلات وتعمیرات
29۔	چودھری نعیم اعجاز	:	مینجمنٹ اینڈ پروفیشنل ڈویلپمنٹ

ایڈووکیٹ جنرل

جناب خالد اسحاق

ایوان کے افسران

سیکرٹری جنرل	:	چودھری عامر حبیب
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور)	:	جناب خالد محمود
ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی)	:	جناب علی حسنین بھلی

9

صوبائی اسمبلی پنجاب

اٹھارہویں اسمبلی کا چودھواں اجلاس

جمعرات،5۔ستمبر 2024

(یوم الخمیس،30۔صفر المظفر1446ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں شام5 بج کر8 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر ملک محمد احمد خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَ يُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا(9)وَّ اَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا(10)وَ يَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا(11)

سورۃ بنی اسرآئیل(آیات نمبر9تا 11)

بے شک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے اور خوشی سناتا ہے ایمان والوں کو جو اچھے کام کریں کہ ان کے لئے بڑا ثواب ہے(9) اور یہ کہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے (10) اور آدمی برائی کی دعا کرتا ہے جیسے بھلائی مانگتا ہے اور آدمی بڑا جلد باز ہے(11)

وَمَاعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد روف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اے رسول امیںؐ ، خاتم المرسلیں ﷺ
تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
ہے عقیدہ یہ اپنا بصدق و یقین
تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
دست قدرت نے ایسا بنایا تجھے
جملہ اوصاف سے خود سجایا تجھے
اے ازل کے حسیں اے ابد کے حسیں
تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
بزم کونین پہلے سجائی گئی
پھر تری ذات منظر پہ لائی گئی
سید الاولیں سید الاخریں
تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
ترا سکہ رواں کل جہاں میں ہوا
اس زمیں میں ہوا آسماں میں ہوا
کیا عرب کیا عجم سب ہیں زیر نگیں
تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، آپ ابھی تشریف رکھیں گی۔ جو معزز اراکین اور کچھ سابقہ اراکین اور ہمارے سکیورٹی فورسز اور کوئی پولیس کے جوان شہید ہوئے۔

جناب کلیم اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ پلیز تشریف رکھیں گے آپ اگر مجھے بات کر لینے دیں تو میں یہ ساری بات کر دیتا ہوں۔

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: چانگ صاحب ایک سیکنڈ تشریف رکھیں گے۔ میں صرف پینل آف چیئرپرسنز کا اعلان کر لوں پھر میں بات کرتا ہوں۔ جی، میں سیکرٹری جنرل سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرپرسنز کا اعلان کریں۔

پینل آف چیئرپرسنز

سیکرٹری جنرل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز اراکین پر مشتمل پینل آف چیئرپرسنز نامزد فرمایا ہے:

1۔ جناب سمیع اللہ خان، ایم پی اے : پی پی۔145
2۔ سید علی حیدر گیلانی، ایم پی اے : پی پی۔213
3۔ محترمہ راحیلہ خادم حسین، ایم پی اے : ڈبلیو۔304
4۔ جناب محمد ارشد ملک، ایم پی اے : پی پی۔200

شکریہ

جناب سپیکر: جی، چانگ صاحب!

ملک واصف مظہر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ملک صاحب میں نے چانگ صاحب کو floor دیا ہے after him please آپ تشریف رکھیں at a time ایک ہی بندہ بات کر سکتا ہے۔

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! میرا حلقہ پی پی۔266 ہے جو کچے کا علاقہ میں سانحہ ماچھکہ جس میں 12 پولیس والے بے گناہ شہید ہوئے ہیں۔ میں ہاؤس سے اور آپ سے درخواست کروں گا کہ ان کی مغفرت کے لئے دعا کی جائے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب آپ بھی کسی دعا کا کہنا چاہ رہے ہیں۔

ملک واصف مظہر: جناب سپیکر! بلوچستان کے ضلع موسیٰ خیل میں صوبہ پنجاب سے تعلق رکھنے والے 23 لوگوں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا ان کے لئے بھی دعا کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جی، جناب کلیم اللہ خان!

جناب کلیم اللہ خان: جناب سپیکر! بلوچستان میں پنجاب سے تعلق رکھنے والے دو مزدوروں کو قتل کر دیا ان کے لئے بھی دعا کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، سجاد صاحب! پلیز۔

جناب سجاد احمد: جناب سپیکر! میں دعا کے لئے بھی ریکویسٹ کروں گا اور یہ جو ہمارے رحیم یار خان میں ایک بہت بڑا جو کچے کا issue ہے جہاں پر اتنے ہمارے لوگ شہید ہوئے ہیں اس پر مجھے بات کرنے کے لئے ٹائم دیا جائے۔

دعائے مغفرت

سابق رکن اسمبلی چودھری فضل الرحمٰن اور معزز رکن رانا افضال حسین و دیگر مرحومین کے لئے دعائے مغفرت

جناب سپیکر: مجھے اطلاع دی گئی ہے کہ ہماری اسمبلی کے سابق رکن چودھری فضل الرحمٰن انتقال فرما گئے ہیں۔ اسی طرح موجودہ اسمبلی کے رکن رانا افضال حسین انتقال فرما گئے ہیں۔ موجودہ اسمبلی کی رکن محترمہ صفیہ سعید کے نوجوان بیٹے فوت ہوئے ہیں۔ موجودہ اسمبلی کے رکن اسامہ فضل صاحب کے والد محترم فوت ہو گئے ہیں۔ ہماری سکیورٹی فورسز کے جوان بلوچستان میں ایک

اندوہناک واقعہ میں شہید ہوئے ہیں۔ بلوچستان میں دہشت گردوں کے ہاتھوں مارے جانے والے پنجاب سے تعلق رکھنے والے مزدوروں، کچہ کے علاقہ میں ڈاکوؤں کے ہاتھوں جام شہادت نوش کرنے والے پولیس کے جوانوں اور ایران میں زائرین کی بس کے حادثہ میں جاں بحق ہونے والوں کی ارواح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلے پر فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب سجاد احمد: جناب سپیکر! مجھے کچہ کے علاقہ میں ہونے والے واقعہ پر بات کرنے کا موقع دیجئے گا۔

جناب سپیکر: I am glad to know میں کسی مصروفیت کی وجہ سے بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں موجود نہیں تھا لیکن مجھے بتایا گیا ہے کہ ٹریژری بنچز اور اپوزیشن نے رولز آف بزنس کے مطابق کچھ چیزیں طے کی ہیں It is heartening to know کہ آپ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ پہلے جو بزنس ہے اس کو precedence نہیں جائے گی۔

حلف

نو منتخب رکن اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک نو منتخب رکن رانا محمد ارشد PP-133 حلف اٹھانے کے لئے ایوان میں موجود ہیں۔ ان سے استدعا ہے کہ حلف اٹھانے کے لئے اپنی نشست کے سامنے کھڑے ہو جائیں اور حلف اٹھالیں۔ حلف اٹھانے کے بعد وہ حلف رجسٹر پر اپنے دستخط بھی ثبت فرمادیں۔

(اس مرحلے پر نو منتخب رکن اسمبلی رانا محمد ارشد نے حلف اٹھایا اور
حلف رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت کئے)

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر۔۔۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! وقفہ سوالات سے پہلے کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو گا۔ This has been decided in the Business Advisory Committee میں آپ کو پوائنٹ آف آرڈر ضرور دوں گا but آپ اس پر supplementary میں بات کریں۔

No Point of Orders in the Question Hour, let's bring the system back to the routine sir آپ سب کو پتا ہے جو first timers ہیں انہیں بھی پتا ہے Question Hour کیسے deal کرنا ہے یہ مجھ سے زیادہ آپ کو پتا ہے so please kindly sir, be with it

سوالات

(محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال محمد ندیم قریشی صاحب کا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ تشریف فرما ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رُشدہ لودھی): جناب سپیکر! میں موجود ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اگلی نشست پر تشریف لے آئیں۔ Take the front chair آگے آجائیں she is very competent and very able جب آپ ان سے بات کریں گے تو آپ کو اچھا لگے گا۔

(اس مرحلے پر پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رُشدہ لودھی)، منسٹر کی نشست پر تشریف لے آئیں)

جناب سپیکر: جی، قریشی صاحب!

جناب محمد ندیم قریشی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میرے سوال کا نمبر 270 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ملتان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کی ایمرجنسی کی حالت سے متعلق تفصیلات

***270: جناب محمد ندیم قریشی:** کیاوزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ملتان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کی Revamping کے لئے کتنی رقم کن کن کاموں پر سال 2022 اور 2023 میں خرچ کی گئی ہے؟

(ب) اس کی ایمرجنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے اور روزانہ ایمرجنسی میں کتنے مریض داخل ہوتے ہیں اور کتنے مریضوں کا علاج بیڈز نہ ہونے کی وجہ سے نہیں کیا جا سکتا یا Chair وغیرہ پر علاج کیا جاتا ہے؟

(ج) ایمرجنسی میں کتنے ڈاکٹرز تعینات ہیں شفٹ وائز تفصیل دی جائے ان کے نام، عہدہ و گریڈ اور تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(د) کتنے ڈاکٹرز کی مزید ضرورت ہے یہ کب تک پوری کی جائے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رُشدہ لودھی):

(الف) ملتان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کی Revamping کے لئے سال 2022 اور 2023 کے لئے حکومت پنجاب کی طرف سے 11.538 ملین جاری کئے گئے۔ اس جاری کردہ رقم سے ہسپتال ہذا کے مندرجہ ذیل کام کروائے گئے ہیں۔

(i) کارڈیالوجی وارڈز کے 18 عدد واش رومز کی واٹر سپلائی، سیوریج، ٹائل ورک اور دروازے اور Accessories تبدیل کی گئیں۔

(ii) کارڈیالوجی وارڈز کے 15 عدد پرائیویٹ رومز کی ٹائلیں PVC Penling اور مین دروازے اور بیک سائیڈ کے دروازے تبدیل اور پالش کئے گئے ہیں۔

(iii) ایڈمن بلاک کے 06 عدد واش رومز کی واٹر سپلائی، سیوریج، ٹائل ورک اور دروازے اور باتھ Accessories تبدیل کی گئیں۔

(iv) ایمرجنسی گراؤنڈ فلور اور فرسٹ فلور کے 06 عدد واش رومز کی واٹر سپلائی، سیوریج، ٹائل ورک اور دروازے اور باتھ Accessories تبدیل کی گئیں۔

(v) الیکٹریکل مینٹیننس کے لئے ہسپتال کی پوری بلڈنگ کے لئے سامان خرید اگیا۔

(ب) ہسپتال ہذا کی ایمرجنسی 67 بیڈز پر مشتمل ہے۔ روزانہ 650 سے 700 مریض ایمرجنسی میں علاج کی غرض سے آتے ہیں۔ جن میں سے تشخیص کے بعد اوسطاً مریض داخل ہوتے ہیں۔ ایمرجنسی میں آنے والے ہر مریض کا علاج کیا جاتا ہے۔ مزید یہ کہ جن مریضوں کو مرض کی تشخیص کے لئے لیبارٹری ٹیسٹ تجویز کئے جاتے ہیں۔ ان مریضوں کو گھر بھیجنے کی بجائے Wheel Chair پر ویٹنگ ایریا میں جو ایمرجنسی کے ساتھ ملحقہ ہے رکھا جاتا ہے۔

اس ضمن میں معزز ایوان کو یہ بتانا ضروری ہے کہ رواں مالی سال 24-2023 میں 100 ملین روپے لاگت سے موجودہ ایمرجنسی کی توسیع کا کام شروع کیا جاچکا ہے۔ توسیع کے بعد ایمرجنسی میں کل بیڈز کی تعداد 67 سے بڑھ کر 120 ہو جائے گی۔ توسیع کا کام تیزی سے جاری ہے جو 2024-09-30 تک مکمل کرایا جائے گا۔

(ج) ایمرجنسی میں اس وقت کل 47 ڈاکٹرز تین شفٹوں میں اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔ جن کے نام عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ہسپتال ہذا کی ایمرجنسی میں فی الحال ڈاکٹرز کی کوئی کمی نہ ہے۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! میرا سوال ملتان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی یعنی چودھری پرویز الٰہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کے حوالے سے تھا۔ انسٹیٹیوٹ کی انتظامیہ کی طرف سے آئے ہوئے جواب میں ایک چیز بڑی واضح ہے کہ سرکار سے جتنا فنڈ اس ادارے کو allocate کیا گیا وہ 95 فیصد صرف بلڈنگ کی rehabilitation پر خرچ ہوا جبکہ موقع پر احوال یہ ہے کہ کارڈیالوجی کے جن مریضوں کو ادویات ادارے کی طرف سے فراہم کی جاتی ہیں، وہ 8 سے 10 گھنٹے تک لائنوں میں لگے رہتے ہیں، کوئی ایسی پالیسی نہ بنائی جاسکی، آج آن لائن سسٹم کا زمانہ ہے، آپ اور ہم ڈیجیٹل دور میں زندہ ہیں اور بڑی حیران کن بات ہے کہ انسٹیٹیوٹ انتظامیہ کی طرف سے اور وزارت صحت کی طرف سے کوئی notice نہیں لیا گیا۔ میں نے last time بھی اس حوالے سے request کی تھی۔ دوسرا وہاں پر ایک restriction ہے کہ کسی مریض کا attendant دوائی نہیں لے سکتا بلکہ مریض خود

دوائی وصول کرے گا لیکن جو دل کے مریض ہیں وہ اپنی ادویات لینے کے لئے گھنٹوں لائنوں میں کھڑے رہتے ہیں۔

جناب سپیکر! اگر یہ جواب درست تصور کیا جائے تو کیا وجہ ہے کہ انجیوپلاسٹی اور open heart surgery کے مریضوں کو ایک ایک سال بعد کا time دیا جارہا ہے۔ جز (ج) میں لکھا گیا کہ ہسپتال میں مناسب تعداد میں required تعداد میں ڈاکٹرز موجود ہیں تو میں آپ کو 100 کے قریب ایسے مریضوں کی فہرست فراہم کر سکتا ہوں کہ جنہیں انجیوپلاسٹی اور open heart surgery کے لئے مارچ 2025 کے بعد کا time دیا گیا۔ آپ بھی یہ سمجھتے ہیں اور یہ معزز ایوان بھی بہت بہتر سمجھتا ہے کہ کارڈیک سرجری کتنی sensitive ہوتی ہے جب مریض ہسپتال میں جاتا ہے تو وہ زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا ہوتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: قریشی صاحب! آپ کی بات وضاحت سے آگئی ہے اس لئے اس کا جواب بھی لے لیں۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! صرف ایک منٹ کے لئے مجھے بات کر لینے دیں۔ یہاں پر اس سوال کے جز (د) میں جواب دیا گیا کہ مریض کو rest area میں منتقل کیا جاتا ہے جب وہ ٹیسٹ کے لئے آتا ہے اور پھر وہاں اسے وہیل چیئر پر لے جایا جاتا ہے تو ایسا کوئی انتظام ملتان کارڈیالوجی انسٹیٹیوٹ میں نہیں ہے بلکہ وہاں پر درجہ چہارم کے ملازم کی بہت بڑی تعداد معزز ڈاکٹرز صاحبان کی ذاتی صوابدید پر ہے۔ وہ کہاں ہوتے ہیں آپ ملتان کارڈیالوجی انسٹیٹیوٹ کا visit کر لیں یا میری محترمہ بہن پارلیمانی سیکرٹری کر لیں۔

جناب سپیکر: قریشی صاحب! پلیز ضمنی سوال کو ضمنی تک ہی رکھیں یہ میری درخواست ہے۔ آپ نے بہت تفصیل سے بات کی تو پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے اس کا جواب لیتے ہیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رُشدہ لودھی): جناب سپیکر! میں چاہوں گی کہ پہلے جو متعلقہ سوال ہے اس کا جواب منظر پر آجائے تو زیادہ بہتر ہو گا تاکہ میرے تمام معزز ممبران بھی اس جواب کو جان لیں۔ (الف) ملتان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کی Revamping کے لئے سال 2022 اور 2023 کے لئے حکومت پنجاب کی طرف

سے 11.538 ملین جاری کئے گئے۔اس جاری کردہ رقم سے ہسپتال ہذا کے مندرجہ ذیل کام کروائے گئے ہیں۔

(i) کارڈیالوجی وارڈز کے 18 عدد واش رومز کی واٹر سپلائی ، سیوریج ،ٹائل ورک اور دروازے اور accessories تبدیل کی گئیں۔

(ii) کارڈیالوجی وارڈز کے 15 عدد پرائیویٹ رومز کی ٹائلیں PVC paneling اور مین دروازے اور بیک سائیڈ کے دروازے تبدیل اور پالش کئے گئے ہیں۔

(iii) ایڈمن بلاک کے 06 عدد واش رومز کی واٹر سپلائی، سیوریج، ٹائل ورک اور دروازے اور باتھ accessories تبدیل کی گئیں۔

(iv) ایمرجنسی گراؤنڈ فلور اور فرسٹ فلور کے 06 عدد واش رومز کی واٹر سپلائی۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! آپ میری بات سنیں۔ یہ سوال سب معزز ممبران کی میز پر موجود ہے۔Mover کا یہ کہنا ہے کہ اتنی خطیر رقم خرچ کی گئی لیکن وہاں پر patients کی حالت بہت بُری ہے۔اس پر آپ ان کو یقین دہانی کرائیں کہ آپ ان کو کیا details بتا سکتی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رُشدہ لودھی): جناب سپیکر! معزز رکن جو patients کی حالت کا بتا رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ وہاں بڑے بُرے حالات ہیں تو میری information کے مطابق ایسا کچھ بھی نہیں ہے بلکہ اگر دیکھا جائے تو اس کے بالکل قریب رحیم یار خان کارڈیک ہسپتال بھی بنایا گیا ہے جو پرائم منسٹر میاں محمد شہباز شریف اور مسلم لیگ (ن) کے دور حکومت میں بنایا گیا ہے اور اس میں بہترین کام کیا جا رہا ہے۔ مزید TCS کے ذریعے دل کے مریضوں کو ادویات بھی گھروں پر پہنچائی جا رہی ہیں اب ان کو ہسپتال آنے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ یہ جو کہہ رہے ہیں کہ ہمیں لائنوں میں لگ کر ہسپتال سے میڈیسن لینی پڑتی ہے تو ایسا نہیں ہے بلکہ TCS کے ذریعے ادویات گھروں پر پہنچائی جا رہی ہیں۔ چار نئے آپریشن تھیٹرز بنائے جا رہے ہیں اور سرجری کے مریض کو 6 ماہ سے زیادہ کا وقت دیا نہیں جا رہا۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! آپ تشریف رکھیں۔ جناب محمد ندیم قریشی! پرویز الٰہی کارڈیالوجی انسٹیٹیوٹ کی extended phase-II complete ہو گئی ہے یا ابھی in process ہے؟

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! نہیں، ابھی complete نہیں ہوئی بلکہ in process ہے۔

جناب سپیکر: کیا اس پر بہت زیادہ بوجھ ہے؟

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! جی، 100 فیصد پورے ڈویژن کا بوجھ ہے اور ساتھ Interior Sindh اور بلوچستان کے penitents بھی یہاں آتے ہیں اور میں نے سیاسی طور پر کوئی ایسی بات نہیں کی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! آپ اس کو چیک کروائیں۔ قریشی صاحب کا سوال ہے کہ جب اتنی خطیر رقم خرچ کی گئی ہے تو اس کے نتیجے میں جو دل کے مریض ہیں، اور اس کا بہت بڑا feeding area ہے، شاید کارڈیالوجی ملتان اور کارڈیالوجی رحیم یار خان مل کر بھی وہ بوجھ نہ اٹھا پائیں کیونکہ سندھ اور بلوچستان سے لوگ آتے ہیں تو اس میں کوئی میرٹ کا mechanism ہونا چاہئیں جیسے پہلے آئیں اور پہلے پائیں جیسی بات ہو۔ آپ ان کو یقین دلائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رُشدہ لودھی): جناب سپیکر! جی، بالکل ایسا ہی mechanism ہے، پہلے آئیں اور پہلے پائیں والا ہی mechanism ہے۔ یہ جو سالوں کی بات کی جا رہی ہے تو ایسا کچھ نہیں ہے۔ سرجری کے لئے 6 ماہ سے زیادہ کا ٹائم وہاں پر دیا نہیں جا رہا۔ باقی اگر اس سلسلے میں میرے معزز ممبر اور میرے بھائی بیٹھ کر اس پر کوئی بات کرنا چاہتے ہیں تو مزید اس mechanism کو discuss کر سکتے ہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ قریشی صاحب! آپ ان کے ساتھ اپنے concern discuss کر لیں تاکہ وہ منسٹر صاحب کو دیں اور سیکرٹری صاحب کو بھجوائیں تاکہ وہاں کی صورتحال کو بہتر کیا جا سکے۔ Do you have any other supplementary on this?

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! میں اپنی بہن کی تصحیح کر دوں کہ ملتان اور ضلع رحیم یار خان میں چار سو کلومیٹر کا distance ہے اگر کوئی ہسپتال رحیم یار خان میں کام کر رہا ہے تو اس کا ملتان کے ہسپتال پر as such کوئی اثر نہیں ہو گا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، درست ہے۔ ان کا کہنے کا صرف یہ مقصد تھا کہ کارڈیالوجی کے جو ہسپتال ہیں وہ اب بن رہے ہیں جیسے سرگودھا میں بن رہا ہے، گجرات کی بات تھی اور ملتان کی بھی بات تھی تو اس میں کافی بہتری آئے گی۔

جناب محمد عدنان ڈوگر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ڈوگر صاحب!

جناب محمد عدنان ڈوگر: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے کہا ہے کہ ہم بذریعہ ڈاک میڈیسن بھجوا رہے ہیں تو کیا اس کا ڈیٹا ان کے پاس موجود ہے؟ میں آپ کی اور اس پورے ایوان کی توجہ دلاؤں کہ یہ بالکل فراڈ ہو رہا ہے اور 80 فیصد میڈیسن واپس آ رہی ہیں۔ لوگوں کے ایڈریس پر یہ میڈیسن deliver ہی نہیں ہو رہیں تو kindly اس پر وضاحت کریں کہ ان کے پاس کیا ڈیٹا ہے؟

جناب سپیکر: جناب امجد علی جاوید! آپ بھی اس پر ضمنی سوال لے لیں تاکہ پھر آگے چلیں۔ آپ اُس وقت بات کرنا چاہ رہے تھے تو اب بات کر لیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر یہ بات کرنا چاہ رہا تھا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، پوائنٹ آف آرڈر نہیں۔ اگر آپ question کرنا چاہ رہے ہیں تو ٹھیک ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں Question Hour سے متعلق بات کرنا چاہ رہا تھا۔

جناب سپیکر: آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں۔ آپ بتائیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ دو محکمے ہیں، پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ اور سپیشلائزڈ ہیلتھ، یہ دونوں الگ الگ محکمے ہیں اور دونوں محکموں کے سوالات بھی الگ الگ ہوتے ہیں لیکن اس میں سوالات مکس کئے گئے ہیں تو میں اس حوالے سے یہ بات کرنا چاہتا تھا کہ کیا یہ محکمہ اکٹھا کر دیا گیا ہے؟ اس میں جناب محمد ارشد ملک کا سوال ہے، یہ سوال نمبر 834 ہے اور یہ ڈی ایچ کیو ہسپتال سے

متعلق ہے۔ یہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا سوال ہے لیکن یہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن میں ڈال دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کون سے question number کا کہہ رہے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 834 ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں! اگر یہ سوال پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا ہے تو پھر اس سوال کو وہیں پر شفٹ کر دیں اور اس کو take up نہ کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اسی طرح یہ دوسرا سوال نمبر 735 ہے اس میں بھی یہی issue ہے اور یہ بھی miss کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ یہ clerically ہو گیا ہو گا۔ we will see to it. جی، جو سوال پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہیں وہ سپیشلائزڈ ہیلتھ میں نہ take up کریں۔ جی، جناب آفتاب احمد خان!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے یہ ضمنی سوال ہے کہ کارڈیک issues جس تیزی سے بڑھ رہے ہیں، Faisalabad is the second largest city of the Punjab.، جو heart patients جا رہے ہیں اور میں نے پہلے بھی یہ issue raise کیا تھا there is only one heart surgeon اور کوئی بھی heart surgeon ایک دن میں پانچ سے زیادہ آپریشن نہیں کر سکتا، اب جو date مل رہی ہے وہ دو دو سال کی مل رہی ہے تو کیا یہ important نہیں ہے کہ وہاں کوئی heart surgeons بھیجے جائیں، کیا آپ نے سب کچھ لاہور میں رکھنا ہے؟ میرا یہ بڑا pertinent question ہے اور میں نے اس پر Adjournment Motion بھی دی تھی اور منسٹر صاحب سے بھی بات کی تھی مگر اس جیسے بڑے شہر میں جب آپ دو سال کا ٹائم دے رہے ہوں اور آپ انجیو گرافی کے لئے چار ماہ ٹائم دے رہے ہوں تو اتنی دیر میں بندہ مر جائے گا اس لئے ذرا پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ یہ بتائیں کہ what measures are they taking to solve this issue about the surgery?

جناب سپیکر: and it is not about Multan Institute of Cardiology لیکن سوال کا generic nature اس کو relevant کرتا ہے کہ آپ کے جو Cardiologists اور Surgeons ہیں اگر وہ ایک بڑے specialized Hospital میں ایک ہو گا اور ایک سرجن دن میں پانچ سے زیادہ سرجری نہیں کر سکے گا تو وہاں پر پھر، جیسے فیصل آباد ایک بڑا شہر ہے اور اس کے بارے میں آپ کے پاس details تو نہیں ہوں گی لیکن آپ assure کریں اور بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رُشدہ لودھی): جناب سپیکر! فی الحال تو میرے پاس یہ والی details نہیں ہیں کہ کتنے ڈاکٹرز وہاں پر کام کر رہے ہیں کیونکہ اس سے related ان کے سوال میں نہیں پوچھا گیا تھا۔ اب یہ ضمنی سوال آیا ہے تو میں اس کی details منگوا لیتی ہوں۔ ظاہر ہے کہ ہیلتھ سیکٹر میں بہتر انداز میں speedy کام ہو رہا ہے اور اس میں مزید بہتری لانے کی کوشش کی جا رہی ہے تاکہ ہمارے ہسپتالوں میں مزید سرجن کام کریں اور cardiac patients کا بہتر انداز میں treatment کیا جا سکے۔ مزید details میں ڈیپارٹمنٹ سے منگوا لیتی ہوں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! issue یہ نہیں ہے۔ on the floor of the House, she should give an assurance کہ وہاں پر اتنے سرجن چلے جائیں گے اور جو backlog آپ کہہ رہے ہیں، آپ کا backlog ہے کہ ہم نے ججز کا فیصلہ کرنا ہے اور ہو رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! جو رانا صاحب کہہ رہے ہیں اور اس سے پہلے ملک صاحب نے بھی بات کی ہے، وہ کہہ رہے ہیں کہ جو supply of medicines ہے اس میں ان کا یہ کہنا ہے کہ آپ نے اپنے جواب میں دوائیوں کی تفصیل بتائی ہے لیکن وہاں مل نہیں رہیں تو آپ نے ان کو assure کرنا ہے اور آپ نے ان کو بتانا ہے۔ آپ ان کو assurance دیں کہ آپ ان دونوں concern کو address کریں گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رُشدہ لودھی): جناب سپیکر! جی، بالکل address کروں گی اور میں اس چیز کو ensure کرتی ہوں اور میں اس کو مزید details میں دیکھ بھی لیتی ہوں کہ جو میرے بھائی بات کہہ رہے ہیں اس میں کتنی سچائی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ سرجن کی shortage اور دوائیوں کی صحیح فراہمی کو ensure کروائیں گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رُشدہ لودھی): جناب سپیکر! جی، ان شاءاللہ۔

جناب سپیکر: جی، thank you. جی، جناب احسن رضا خان!

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! اس سوال کی جز (ب) ہے کہ اس کی ایمرجنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے، روزانہ ایمرجنسی میں کتنے مریض داخل ہوتے ہیں اور کتنے مریضوں کا علاج بیڈز نہ ہونے کی وجہ سے نہیں کیا جا سکتا تو انہوں نے اس کا answer دیا ہے کہ ہسپتال ہذا کی ایمرجنسی 67 بیڈز پر مشتمل ہے اور روزانہ وہاں پر جو patients ایمرجنسی میں آتے ہیں وہ ساڑھے چھ سو سے سات سو patients آتے ہیں۔ اب یہاں پر سوال یہ ہے کہ ایمرجنسی میں جب کسی کو attack ہوتا ہے تو وہ patients ایمرجنسی میں آتا ہے اُس کے لئے بیڈ بے حد ضروری ہے تو یہ اُسے کیسے manage کرتے ہیں؟ ان کے بقول، یہاں پر لکھا ہوا ہے کہ سات سو مریض روزانہ ایمرجنسی میں آتے ہیں تو یہ 67 بیڈز پر اُنہیں کیسے manage کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن! یہ جو احسن رضا خان صاحب بات کر رہے ہیں، یہی جناب ندیم قریشی بھی کہہ رہے تھے کہ وہاں پر بہت ناکافی بندوبست ہے، جس کے نتیجے میں وہاں پر آنے والے مریضوں کو بڑی تکلیف ہے تو اب آپ نے اس کو assure کرنا ہے معزز ممبران کو بتانا ہے کہ آپ یہ تکلیف دور کریں گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رُشدہ لودھی): جناب سپیکر! بالکل ضرور اگر وہاں پر کوئی ایسی صورتحال ہے، جو میرے نالج کے مطابق تو نہیں ہے، ان شاءاللہ میں assure کرواتی کہ یہ جو تکلیف ہے اس کو جلدی دور کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، اگلا سوال رانا آفتاب احمد خان کی طرف سے ہے۔ جی، رانا آفتاب احمد خان اپنا سوال نمبر بول دیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 493 ہے، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پاک ریڈ کریسنٹ میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالج دینہ ناتھ قصور سے فارغ التحصیل طلباء سپیشلائزڈ بیرون ملک نہ ہونے سے متعلق تفصیلات

***493: جناب آفتاب احمد خان:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پاک ریڈ کریسنٹ میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالج دینہ ناتھ، 48 کلومیٹر ملتان روڈ قصور ابھی تک Educational Commission for (ECFMG) اور United States Medical Licensing Examination (USMLE) کے لئے Eligible نہیں ہے اور نہ اس حوالے سے Recognized اور کسی مستند ادارے سے Affiliated ہے اگر یہ درست ہے تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ (ECFMG) اور (USMLE) سے پاک ریڈ کریسنٹ میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالج Affiliated/Recognized ہونے کی وجہ سے اس کالج سے فارغ التحصیل ہونے والے طلباء/ طالبات اور اس وقت کالج میں پڑھنے والے طلباء /طالبات اپنے مستقبل کے بارے میں بہت پریشان ہیں کیونکہ وہ Specialization کے لئے بیرون ملک نہیں جاسکتے۔

(ج) اگر جزبالا (الف) اور (ب) درست ہیں تو کیا حکومت پنجاب اس حوالے سے ایسے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے جس سے ان طلباء وطالبات کا مستقبل محفوظ ہوسکے اور وہ Specialization کے لئے بیرون ملک جا سکیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رُشدہ لودھی):

(الف) پاک ریڈ کریسنٹ میڈیکل کالج 9۔اکتوبر 2012 سے یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کا ایک الحاق شدہ کالج ہے۔2018 تک کالج کا نام World Directory of Medical Schools میں مسلسل موجود ہے اور کالج انتظامیہ ECFMG کے ساتھ مسلسل رابطہ میں ہے۔ حال ہی میں ECFMG نے پاک ریڈ کریسنٹ میڈیکل کالج کے گریجویٹس

کی 3-PATHWAY کے ذریعہ USMLE کے لئے اہلیت کو اپنی ویب سائٹ پر ڈال دیا ہے۔

(ب) ECFMG انتظامیہ نے 9۔مئی 2024 کو ایک ای میل کے ذریعہ کالج انتظامیہ کو مطلع کیا ہے کہ عنقریب وہ کالج کے لئے اپنا Sponsor Note بھی جاری کر دے گی۔ اس سلسلہ میں انہوں نے PMDC کو ایک خط لکھا ہے جس میں کالج کے 2017 کے بعد گریجویٹ ہونے والے طلباء کے پاکستان میں لائسنس یافتہ ڈاکٹر ہونے کی تصدیق مانگی گئی ہے۔ جیسے ہی یہ تصدیق ان تک پہنچتی ہے وہ کالج کے لئے سپانسر نوٹ جاری کر دیں گے جس سے کالج کے گریجویٹس کے لئے دنیا کے کسی حصہ میں بھی امتحانات دینے کی اہلیت بشمول USMLE تسلیم کر لی جائے گی۔

(ج) WFME نے پی ایم ڈی سی کو تسلیم کر لیا ہے جس کے نتیجے میں پی ایم ڈی سی سے الحاق شدہ تمام کالجز کے طلباء و طالبات کو ECFMG کے امتحانات کے لئے اہل قرار دیا جا چکا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ medical is a very serious profession اور بڑا اہم ہے اس پر جس طرح mushroom growth ان میڈیکل کالجز کی ہو رہی ہے اور ہر کوٹھی میں کالج کھل رہا ہے اُس کے نتائج اچھے نہیں ہیں ایک کالج آپ کے قصور میں ملتان روڈ پر پاک ریڈ کریسنٹ میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالج دینہ ناتھ 48 کلو میٹر ملتان روڈ لاہور پر ہے۔ یہ جواب میں لکھا ہے کہ یہ Health of Sciences کا ایک الحاق شدہ کالج ہے، 2018 تک کالج کا نام اس میں تھا اور کالج انتظامیہ نے United States Medical Licensing Examination (USMLE) اور ECFMG کے ساتھ مسلسل یہ رابطے میں ہیں۔ اب یہ بتائیں گے کہ 2018 کے بعد اس کی کیا پوزیشن ہے؟ کیا یہ اس وقت ہو گئی ہے یا نہیں ہے؟ اگر یہ ہوئی ہے تو پھر دوسرا اس میں ساتھ ہی یہ سوال ہے کہ انہوں نے کہا کہ اس کے لئے ہم America

میں sponsors ڈھونڈ رہے ہیں تا کہ یہ ہو سکے۔ یہ بچوں کا فیوچر بھی تباہ ہو رہا ہے، اس کے لئے پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ بتائیں گی کہ کالج کی اس وقت latest position کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رُشدہ لودھی): جناب سپیکر! جس کالج سے related معزز ممبر بات کر رہے ہیں اس کالج کے students کا delegation بھی ہمارے منسٹر صاحب سے ملنے کے لئے آیا تھا اور وہ satisfied ہو کے گئے تھے اور ان شاءاللہ بچوں کا جو فیوچر ہے secure ہے، اس پر مسلسل کام ہو رہا ہے اور اب یہ جو اس کی (USMLE) میں اس کی recognition بھی ہو گی اور affiliation بھی ہو گئی ہے اور فیوچر میں یہ بیرون ملک جا بھی سکیں گے اور specialization بھی کر سکیں گے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر !جواب میں کہا گیا ہے کہ عنقریب کالج کے لئے اپنا sponsor note بھی جاری کر دیں گے۔ یہ جو جواب ہے یہ 4۔ ستمبر کا وصول ہوا ہے۔ اس کے آنے کے بعد اس کی پوزیشن یہ ہے کہ this is not yet affiliated and the students who have graduated in the medicine they are not eligible to appear for this exam of the United States اور دوسرا یہ ہے کہ ادھر floor of the House میں جو پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کہہ رہی ہیں I think this is totally violation of the Privilege Act یہ نہیں ہے ابھی تک they are not entitle، کیونکہ ایک بچے نے مجھے سوال دیا تھا اس نے 2017 کا graduate بھی کیا ہوا ہے he is not eligible for that can she give an assurance اور ان کے پاس کوئی documentary proof ہے جس سے یہ بتا سکیں کہ they are eligible for that.

جناب سپیکر: نہیں یہ تو it is speaking on the face of it یہ تو بات سمجھ آ رہی ہے کہ یہ نہیں ہے۔ and they say that they have shown on their website that they can appear in (USMLE) لیکن کیا آپ کی PMDC کے ساتھ اس کی اور آپ کی یونیورسٹی کی جو recognitions ہیں وہ اس کالج کی ہیں؟ میں اس سوال کو pend کرتا ہوں اس

پر آپ assistance لیں ۔یہ بچوں کے فیوچر کا مسئلہ ہے، آپ ڈیپارٹمنٹ سے اس کی details لیں۔the answer given is not what the question was.

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رُشدہ لودھی): جناب سپیکر!جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال بھی جناب آفتاب احمد خان کی طرف سے ہے۔جی، جناب آفتاب احمد خان اپنے سوال کا نمبر بول دیں،

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر!میرا سوال نمبر 494 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پاک ریڈ کریسنٹ میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالج دینہ ناتھ قصور میں طلباء کو اہلیت کے مطابق انٹرنل مارکس نہ دیئے جانے سے متعلق تفصیلات

***494: جناب آفتاب احمد خان:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پاک ریڈ کریسنٹ میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالج دینہ ناتھ 48 کلومیٹر ملتان روڈ قصور میں اس وقت کتنے طلباء وطالبات 1st,2nd,3rd,4th اور (MBBS Professinal 5th year) میں زیر تعلیم ہیں اور کتنے فیصد رزلٹ ہے سال وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کالج میں زیر تعلیم طلباء وطالبات کو ان کی اہلیت کے مطابق Internal Marks نہیں دیئے جاتے جس کی وجہ سے اکثر طلباء وطالبات فیل ہوئے ہیں اور اس پر کالج میں زیر تعلیم طلباء اور طالبات نے باقاعدہ احتجاج کیا ہے؟

(ج) اگر جز (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اور کالج انتظامیہ طلباء کے اس جائز مطالبے اور ان کی شکایات کے ازالے کے لئے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رُشدہ لودھی):

(الف) اس کالج میں زیر تعلیم طلباء اور اُن کے رزلٹ کی سال وائز تفصیل درج ذیل ہے:

فرسٹ پروفیشنل: زیر تعلیم طلباء:97، رزلٹ 2023:46.88 فیصد

سیکنڈ پروفیشنل: زیر تعلیم طلباء:104، رزلٹ 2023:55.88 فیصد

تھرڈ پروفیشنل: زیر تعلیم طلباء:99، رزلٹ 2023:61.86 فیصد

فورتھ پروفیشنل: زیر تعلیم طلباء:103، رزلٹ 2023:77.67 فیصد

ففتھ پروفیشنل: زیر تعلیم طلباء:107، رزلٹ 2023:80.00 فیصد

(ب) (i) یہ بات درست نہیں ہے۔

(ii) یونیورسٹی ریکارڈ کے مطابق تمام طلباء کو Internal Assessment Marks دیئے گئے ہیں۔

(ج) اس جز کا جواب اوپر دیا جا چکا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! اس میں supplementary یہ ہے کہ انہوں نے جو اپنے کالج کے طلبہ کے results years wise بتائے ہیں which is very frustrating کہ ان کے طلبہ فرسٹ پروفیشنل: زیر تعلیم طلباء:97، رزلٹ 2023:46.88 فیصد، سیکنڈ پروفیشنل: زیر تعلیم طلباء: 104، رزلٹ 2023:55.88 فیصد، تھرڈ پروفیشنل: زیر تعلیم طلباء:99، رزلٹ 2023:61.86 فیصد اس میں سب سے اہم چیز ان کی جو internal assessment marks ہوتے ہیں they misuse that authority، جو بچے یہ نہیں کرتے they have to pay extra money for that اور اس کو fail کرتے ہیں تاکہ یہ دوبارہ کرے گا۔ اس لئے what measures are the health department adapting to take actions against those people who are misusing their authority اور یہ۔۔۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب مجھے دو منٹ دیتے ہیں؟

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! جی۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن! i am taking very serious offence to this answer, order in the House please. These answers are not mean at all. These are no answers اور یہ جس نے بھی آپ کو University of Health Sciences کی طرف سے assist کیا ہے، جس نے یہ questions اسمبلی کے floor پر دیئے ہیں it is about making mockery of the system، یہ کیا جواب ہے؟ I am again pend this question and I need the answer before the closure of this session یہ آپ لا کر House کو apprise کریں۔جی، اگلا سوال محترمہ نیلم جبار چودھری کا ہے۔جی، محترمہ! اپنا سوال نمبر بول دیں؟

محترمہ نیلم جبار چودھری: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 528 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں جعلی ادویات کی فروخت سے متعلق تفصیلات

*528: **محترمہ نیلم جبار چودھری:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابق دور حکومت میں صوبہ بھر میں جعلی ادویات فروخت ہوتی رہی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جعلی ادویات کے استعمال سے سابق دور حکومت میں پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، میو ہسپتال اور دیگر سرکاری ہسپتالوں میں دل کے مریضوں کی اموات واقع ہوئیں؟

(ج) اگر درج بالا سوالات کے جوابات اثبات میں ہیں تو اس سلسلہ میں کیا اقدامات اُٹھائے گئے تھے تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

(د) کیا ذمہ داران کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی تھی اس سے بھی آگاہ کیا جائے اگر ذمہ داران کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رُشدہ لودھی):

(الف) جعلی ادویات کی تیاری اور فروخت ایک انسانیت سوز اور گھناؤنا جرم ہے اس مکروہ کاروبار میں ملوث افراد ہر دور میں متحرک رہے ہیں لیکن موجودہ حکومت نے اپنے سابقہ دور میں ایسے مجرموں کے خلاف سخت ترین اقدامات اٹھائے جن کی بدولت جعلی اور غیر معیاری ادویات کی تیاری فروخت کے غیر قانونی کاروبار کا تدارک ہوا۔

گزشتہ دور حکومت میں کئے جانے والے اقدامات میں سے چند غیر معمولی اقدامات درج ذیل ہیں۔

1۔ڈرگ ایکٹ 1976 میں ترامیم

(ا) جعلی اور غیر رجسٹرڈ ادویات کی تیاری اور فروخت میں ملوث افراد کی سزاؤں میں خاطر خواہ اضافہ کیا گیا۔

(ب) پراونشل ڈرگ مانیٹرنگ ٹیم کی تشکیل کی قانون سازی کی گئی۔

(ج) صوبائی کوالٹی کنٹرول بورڈ کے اختیارات میں اضافہ کر دیا گیا۔

2۔ ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹریز کی از سر نو تشکیل اربوں روپے کی مالیت سے ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹریز کی عالمی معیار کے مطابق از سر نو تشکیل کی گئی۔ جس کے نتیجے میں اس وقت پنجاب کی چار ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری ڈبلیو ایچ او (عالمی ادارہ صحت) پری کوالیفائیڈ ہیں۔ دنیا بھر میں صرف پاکستان اور انڈیا وہ دو ممالک ہیں جہاں اتنی تعداد میں ڈبلیو ایچ او پری کوالیفائیڈ ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری موجود ہیں۔

3۔صوبہ بھر کے تمام ڈرگ سیل لائسنسز کو کمپیوٹرائز کیا گیا۔

4۔ ہسپتالوں میں ادویات کی خریداری کے عمل کو شفاف بنایا گیا اور بہترین معیار کی ادویات کی خریداری کی گئی۔

5۔ ہسپتالوں میں خریدی گئی ادویات کے استعمال سے پہلے ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری کے نمونہ جات کا تجزیہ لازمی قرار دیا گیا۔

6۔ گزشتہ دور حکومت کے دوران محترم وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ کی سربراہی میں پراونشل ٹاسک فورس کی تشکیل دی گئی۔ جس نے صوبہ بھر میں کارروائیاں کرتے ہوئے جعلی اور غیر رجسٹرڈ ادویات کی متعدد فیکٹریاں سیل کی گئیں اور کروڑوں مالیت کی جعلی ادویات ضبط کر لی گئیں اور ملوث افراد کو قانون کے مطابق سزائیں دلوائی گئیں۔

(ب) جہاں تک پی آئی سی (پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی) کے مریضوں کی اموات کا تعلق ہے اس ضمن میں عرض ہے کہ سال 2012 میں کراچی کی ایک ادویہ ساز کمپنی کی دل کے مریضوں میں استعمال ہونے والی دوائی میں ملیریا کی دوائی کی آمیزش پائی گئی جس کے باعث متعدد اموات واقع ہوئیں۔

(ج) اس کیس میں سپریم کورٹ کے فیصلے کے مطابق دوائی کے استعمال سے وفات پانے والے افراد کے متاثرہ خاندانوں کو متعلقہ دواساز کمپنی سے دیت دلوائی گئی۔

(د) اس کے علاوہ دوائی کی تیاری میں ملوث کمپنی اور شریک افراد کو ڈرگ ایکٹ کے مطابق ڈرگ کورٹ لاہور سے سزائیں سنائی گئیں۔ مزید یہ کہ متعلقہ کمپنی کو پنجاب بھر کے ہسپتالوں کے لئے ہمیشہ کے لئے بلیک لسٹ کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نیلم جبار چودھری: جناب سپیکر !میں پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے پوچھنا چاہوں گی، میرا یہ سوال تھا کہ سابقہ دور حکومت میں صوبہ بھر میں جعلی ادویات فروخت ہوتی رہی ہیں۔ تو اس کا جواب بڑی تفصیل کے ساتھ دیا گیا ہے۔ مجھے اس پر ایک شعر یاد آگیا جناب سپیکر کہ:

میں کس کے ہاتھ پہ اپنا لہو تلاش کروں
تمام شہر نے پہنے ہوئے ہیں دستانے

جناب سپیکر! کیا غریب عوام صرف اس لئے رہ گئی ہے کہ اگر وہ بھوک سے نہیں مرتی تو وہ جعلی ادویات کے استعمال سے ختم ہو جائے، مر جائے؟ کیا حکومت کا یہ کام نہیں ہوتا کہ وہ اپنے عوام کو protect کرے؟ یہ ان کے طرف سے بڑا تفصیلی جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ میرا

ضمنی سوال یہ ہے کہ میں پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ یہ جو جواب دیا گیا ہے کہ جعلی اور غیر رجسٹرڈ ادویات کی تیاری اور فروخت میں ملوث افراد کی سزاوں میں خاطر خواہ اضافہ کیا گیا ہے، تو میں یہ جاننا چاہوں گی کہ یہ کتنا اضافہ کیا گیا ہے ان سزاؤں میں؟ ان سزاؤں کے بارے میں تھوڑا بتا دیجئے اور دوسرا صوبائی Quality Control Board کے اختیارات میں جو اضافہ کیا گیا ہے، اس اضافے کے بارے میں بھی تھوڑا بتایا جائے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ نیلم جبار! آپ پلیز تشریف رکھیں معزز پارلیمانی سیکرٹری i am noting this with great concern یہ سوال جو معزز ممبر کہہ رہی ہیں، بالکل درست کہہ رہی ہیں۔ ان کے سوال کا جز (الف) پڑھیں۔ وہ کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رُشدہ لودھی): یہ جعلی اور غیر registered ادویات کی تیاری اور فروخت میں ملوث افراد کی سزاؤں میں خاطر خواہ اضافہ کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ سوال کا جُز (الف) پڑھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رُشدہ لودھی): جناب سپیکر! سوال جُز (الف) کیا یہ درست ہے کہ سابق دور حکومت میں صوبے میں جعلی ادویات فروخت ہوتی رہی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، آگے پڑھیں۔ کیا یہ بھی درست ہے کہ جعلی ادویات کے استعمال سے سابقہ دور حکومت میں Punjab Institute of Cardiology, Mayo Hospital اور دیگر سرکاری ہسپتالوں میں دل کے مریضوں کی اموات واقع ہوئیں؟ یہاں پر اُن کی ایک تفصیل آنی چاہئے تھی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رُشدہ لودھی): جناب سپیکر! میں اس کی detail بتا دیتی ہوں۔

جناب سپیکر: Madam! Do you have the list of that

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رُشدہ لودھی): جناب سپیکر! لسٹ تو میرے پاس نہیں ہے لیکن۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تو پھر میڈیم آپ۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رُشدہ لودھی): جناب سپیکر میں اس میں یہ بتانا چاہوں گی۔۔۔

جناب سپیکر: میڈیم آپ نے اس میں آپ نے کیا بتانا ہے؟ آپ تشریف رکھیں۔ These are not answers. Do we all have enough time to waste. اور اس پر ہم اپنا وقت اس طرح ضائع کر سکتے ہیں؟ We cannot madam! You are here, though the department should have given you the details in total. We should have known کہ کتنے لوگ مرے کیا اُس کے اوپر ہوا کتنی جعلی ادویات تھیں، اُس پر کیا کارروائی ہوئی۔ اس کی ایک لسٹ annex ساتھ ہونی چاہئے تھی this amounts to wasting of time of Assembly

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رُشدہ لودھی): جناب سپیکر! اس میں جو اموات ہوئیں اس میں، میں ایک چیز clear کرنا چاہوں گی یہ جن ادویات کو جعلی کہا جا رہا ہے اگر چہ یہ ادویات جعلی نہیں تھیں لیکن ان میں کچھ غیر معیاری ادویات تھیں جن کے salt and ingredients میں کچھ خرابی تھی جس کی وجہ سے یہ اموات ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: میرا سوال یہ ہے کہ اگر تو یہ جھوٹی بات سوال میں اٹھائی گئی ہے it's just a hearsay

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رُشدہ لودھی): جناب سپیکر! Hearsay نہیں ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! تو پھر اس کا ریکارڈ آنا چاہئے تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رُشدہ لودھی): جناب سپیکر! اس میں یہ ہے کہ جنہوں نے یہ کیا تھا ان کی drugs کی جتنی بھی companies تھیں، ان کو بند کر دیا گیا، سیل کر دیا گیا اور اس کے علاوہ جو متاثرہ خاندان تھے ان کو دیت دی گئی۔

MR SPEAKER: Do you believe that this House will believe such a hypothetical assumption without details?

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رُشدہ لودھی): جناب سپیکر! میں اس کی لسٹ اور تفصیل منگوا لیتی ہوں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! میں تو یہ سمجھ رہا ہوں کہ آپ کے تین سوالات ہیں تینوں کے جوابات دیکھنے کے بعد I am feeling pity for your department کیونکہ آج آپ کا as a parliamentary secretary پہلا دن ہے لیکن آپ کی جگہ اگر منسٹر صاحب ہوتے تو میں ان سے بات کرتا۔

جناب سپیکر: جی، نیلم صاحبہ! آپ اپنا ضمنی سوال کریں اور اس سوال نمبر 528 کو بھی pend کیا جاتا ہے۔

محترمہ نیلم جبار چودھری: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے بلکہ میرے بہت سارے ضمنی سوالات ہیں تو یہ کس طرح سے ڈیپارٹمنٹ نے اپنی طرف سے اتنی لمبی چوڑی تفصیل لکھ کر بھیج دی ہے، یہ کوئی طریق کار نہیں ہے کہ ڈیپارٹمنٹ اس طرح سے جواب دے۔

MR SPEAKER: I have pended the question and I am asking for detailed answers.

محترمہ نیلم جبار چودھری: جناب سپیکر! اس معاملے کو مہربانی کر کے کمیٹی کے سپرد کیا جائے کیونکہ لوگوں کی اموات ہو رہی ہیں اور اس جواب میں اس چیز کو admit بھی کیا جا رہا ہے کہ ان جعلی ادویات کی وجہ سے بہت سے لوگوں کی اموات واقع ہوئی ہیں لیکن جواب میں یہ نہیں بتایا گیا کہ کتنے لوگوں کی اموات واقع ہوئیں؟ یہاں پر بھی کہا جا رہا ہے کہ لوگوں کو دیت کی رقم دلوائی گئی ہے لیکن یہ دیت کی رقم کتنے لوگوں کو دلوائی گئی ہے اس کی کوئی تفصیل نہیں دی گئی؟ سب سے اہم بات یہ ہے کہ جواب میں کہا گیا ہے ان کو بلیک لسٹ کر دیا گیا ہے تو اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ جن ادویات ساز کمپنیوں کو انہوں نے بلیک لسٹ کیا ہے وہ کمپنیاں اپنا نام تبدیل کرنے کے بعد دوبارہ رجسٹرڈ نہیں ہوں گی اور پھر وہ دوبارہ سے وہی مکروہ دھندہ نہیں کریں گی۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کا یہ بہت serious point ہے یہ جو اتنے generic answers دیئے گئے ہیں without detail these are no answers this is making mockery of the system. I am pending it and I will put this business tomorrow again on the agenda.جی، ارشد ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں بھی آپ کی توجہ اسی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں اس سے اگلا جو میرا سوال ہے اس میں دیکھیں کہ ڈیپارٹمنٹ کس طرح سے casual لیتا ہے۔ ساہیوال ایک ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے اور وہاں دل کے وارڈ میں کوئی پروفیسر موجود نہیں ہے یہ انہوں نے اپنے جواب میں لکھ کر دیا ہے وہاں پر تاحال کوئی ہارٹ سرجن اور جنرل سرجن تعینات نہ ہیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! کیا آپ نے اپنا question number 560 take up کر لیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے اپنا سوال take up نہیں کیا لیکن میں آپ کا مزاج دیکھ کر آپ کو صرف ایک hint دے رہا تھا۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! نہیں، آپ پہلے اپنا سوال take up کریں and let's go through it

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ حکم کریں گے تو میں اپنا سوال take up کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب! پلیز، آپ سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 560 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: ڈی ایچ کیو ہسپتال میں کارڈیالوجی وارڈ سے متعلق و دیگر تفصیلات

*560: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال ڈی ایچ کیو ہسپتال میں دل کے امراض کے لئے رحمت اللعالمین وارڈ میں کیا کیا سہولیات موجود ہیں مکمل تفصیل بتائیں؟

(ب) ڈی ایچ کیو ساہیوال کارڈیالوجی وارڈ میں کتنے آپریشن تھیٹر ہیں ان آپریشن تھیٹر میں کون کون سی سہولیات میسر ہیں روزانہ کتنے چھوٹے اور بڑے آپریشن کئے جاتے ہیں؟

(ج) کتنے ہارٹ سرجن اور جنرل سرجن تعینات ہیں ان کے نام، عہدہ اور تعلیمی قابلیت بتائیں ان سرجن نے یکم جنوری 2023 سے آج تک کتنے آپریشن کئے ہیں تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ دی جائے کتنے On Payment کئے ہیں اور کتنے فری آپریشن کئے گئے ہیں؟

(د) ان مریضوں کو کون کون سی ادویات اور دیگر سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ موجودہ حکومت کب تک ڈویژن ساہیوال میں کارڈیالوجی ہسپتال تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رُشدہ لودھی):

(الف) ضلع ساہیوال ڈی ایچ کیو ہسپتال میں تاحال دل کے امراض کے لئے کے رحمت اللعالمین وارڈ میں ایمرجنسی۔ او پی ڈی۔ انڈور۔ ای سی جی اور ایکو کی سہولیات موجود ہیں۔ اس ہسپتال کے اندر ہی سرکار کی طرف سے ساہیوال انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی قائم کیا گیا ہے۔ جسے اس سال کے آخر تک فعال کر دیا جائے گا جس کی تکمیل کے بعد مریضوں کو تمام بنیادی ایمرجنسی سہولیات اس ہسپتال میں میسر ہوں گی۔ جس میں آئی سی یو اور انجیو گرافی کی سہولت بھی شامل ہے

(ب) تاحال ڈی ایچ کیو ساہیوال کارڈیالوجی وارڈ میں کوئی آپریشن تھیٹر نہ ہے۔ اس ہسپتال کے اندر ہی سرکار کی طرف سے ساہیوال انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی قائم کیا گیا ہے۔ جسے اس سال کے آخر تک فعال کر دیا جائے گا ساہیوال انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں دو بڑے آپریشن تھیٹر تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں جنہیں جون کے آخر تک مکمل کر لیا جائے گا۔ تھیٹر کی تکمیل مشینری کی تنصیب اور ہیومن ریسورس کی تعیناتی کے بعد آپریشن تھیٹر فعال ہو گا۔ جس میں آئی سی یو اور انجیو گرافی کی سہولت شامل ہو گی۔

(ج) تاحال کوئی ہارٹ سرجن اور جنرل سرجن تعینات نہ ہیں اور نہ آپریشن تھیٹر موجود ہے دو اسسٹنٹ پروفیسر اور ایک کنسلٹنٹ کارڈیالوجسٹ ہیں۔ جن کے نام درج ذیل ہیں۔

ڈاکٹر محمد سلیم اسسٹنٹ پروفیسر ایف سی پی ایس کارڈیالوجی۔ ڈاکٹر نجم ثاقب اسسٹنٹ پروفیسر ایف سی پی ایس کارڈیالوجی اور ڈاکٹر حصیف رضا کنسلٹنٹ کارڈیالوجسٹ ایم ڈی کارڈیالوجی۔

(د) کارڈیالوجی ایمرجنسی میں تمام ادویات حکومت کی طرف سے فری فراہم کی جاتی ہیں اور وارڈ میں حکومت کی طرف سے مہیا کردہ ادویات فراہم کی جارہی ہیں۔ موجودہ حکومت نے ساہیوال ڈویژن میں ساہیوال انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے اور جس کو فعال کرنے کے لئے بڑی تیزی سے کام جاری ہے۔ موجودہ حکومت نے اس پراجیکٹ کی تکمیل کے لئے ابتدائی فنڈ بھی جاری کر دیئے ہیں اور موجودہ حکومت اس پراجیکٹ کو اس سال دسمبر تک فنکشنل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مجھے اس floor پر کھڑے ہو کر یہ بات انتہائی افسوس سے کہنا پڑ رہی ہے کہ جس طرح آپ نے بھی ڈیپارٹمنٹ کے اس casual attitude پر نوٹس کیا ہے۔ میں نے ساہیوال میں رحمت اللعالمین وارڈ جس کو دل کا وارڈ کہتے ہیں اس کے بارے میں، میں نے ایک سوال کیا ہے کہ جو ساہیوال کی 35 لاکھ سے زائد آبادی ہے جبکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پر ملتان اور فیصل آباد والے لوگ خوش قسمت ہیں کہ ان کے پاس ہارٹ سرجن اور پروفیسر تو موجود ہے ساہیوال ایک ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے لیکن وہاں پر کوئی پروفیسر یا ہارٹ سرجن موجود نہ ہے۔ آپ ڈیپارٹمنٹ کا casual attitude دیکھیں کہ انہوں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں لکھا ہے کہ اس سال کے آخر تک فعال کر دیا جائے گا جبکہ جز (ب) کے جواب میں لکھا ہے کہ اس کو جون تک مکمل کر لیا جائے گا یہ وہ باتیں ہیں جو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے لکھی گئی ہیں اور میں آپ کو وہ پڑھ کر سنا رہا ہوں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ تمام ادویات حکومت کی طرف سے فری فراہم کی جاتی ہیں جبکہ وہاں پر ایسا کچھ نہیں ہے ساہیوال میں ایسی بدتر صورتحال ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں ابھی ان کے attitude کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ رحمت اللعالمین وارڈ 1985 سے establish ہے۔ ساہیوال کی 35 لاکھ سے زیادہ آبادی جس میں مرد و خواتین شامل ہیں وہاں دل کے مریضوں کا کوئی پرسان حال نہیں ہے، وہاں ان کا کوئی علاج نہیں ہو رہا۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ہمارے ساہیوال کے لوگوں کی کب سنی جائے گی، ہمیں ہارٹ کا پروفیسر کب دیا جائے گا اور کب تک یہ ہمارا دل کا وارڈ فعال ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! ان کا یہ کہنا ہے کہ آپ کے وہاں ساہیوال میں جو کارڈیالوجی کے حوالے سے facilities بہت ناکافی ہیں تو آپ ان کو assure کریں اور ان کو اس حوالے سے بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رُشدہ لودھی): جناب سپیکر! وہاں پر جو سہولیات ہیں وہ ناکافی نہیں ہیں کیونکہ وہاں پر جو رحمت اللعالمین وارڈ ہے اس میں ایمرجنسی، او پی ڈی، ان ڈور، ای سی جی اور ایکو کی سہولیات موجود ہے اور سرجن بھی وہاں پر on call موجود رہتے ہیں اور مزید اس کو بہتر کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ اپنے ہی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے لکھے گئے سوال کے جواب کو deny کر رہی ہیں، آپ ان کے سوال کے جز (ج) کے شروع میں خود پڑھ لیں انہوں نے خود جواب میں لکھا ہے تاحال کوئی ہارٹ سرجن اور جنرل سرجن تعینات نہ ہیں اور یہ یہاں پر کیا جواب دے رہی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رُشدہ لودھی): جناب سپیکر! وہاں پر کوئی سرجن تعینات نہ ہے لیکن جس وقت سرجن کی ضرورت پڑتی ہے تو ان کو on call بلا لیا جاتا ہے اور جس کو معزز ممبر جون پڑھ رہے ہیں یہ ستمبر لکھا ہوا ہے اور یہ کوئی clerical mistake ہے جس کو یہ یہاں پر ستمبر 2024 لکھا ہوا ہے اور آپ نے اس کو جون پڑھا ہے تو شاید آپ کے پاس جو پرنٹ آیا ہے اس میں جون لکھا ہو گا لیکن یہ ستمبر ہے۔ رحمت اللعالمین وارڈ میں پیس میکر بھی لگایا جاتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس بات کو چھوڑ دیں کہ یہ جولائی، اگست یا ستمبر ہے میری یہ گزارش ہے کہ ہماری قسمت کا فیصلہ کب ہو گا، ہمیں کب تک وہاں پر کوئی ہارٹ سرجن ملے گا؟ وہاں پر کوئی on call سرجن موجود نہیں ہے اگر کوئی سرجن on call موجود ہوتا ہے اس کا نام بتا دیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! یہ ان ڈاکٹرز کے نام جواب میں نیچے دے دیئے گئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ پڑھ لیں وہ سرجن نہیں ہیں آپ بے شک پڑھ لیں، ان کے نام یہ ہیں دو اسسٹنٹ پروفیسر اور ایک کنسلٹنٹ۔۔۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! انہوں نے تو جواب میں لکھ کر دیا ہے کہ تاحال کوئی ہارٹ سرجن یا جنرل سرجن تعینات نہ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رُشدہ لودھی): جناب سپیکر! وہاں پر temporary pacemaker بھی لگایا جاتا ہے اور کارڈیک سے related دیگر بہت ساری facilities بھی دی جا رہی ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! آپ ان کو ensure کریں کہ جیسے ہی وہاں پر سرجن دستیاب ہوتے ہیں تو وہ وہاں پر پہنچ جائیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رُشدہ لودھی): جناب سپیکر! جی، بالکل جیسے ہی سرجن available ہوں گے تو وہاں پر پہنچ جائیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آج 12 بجے اسلام آباد تھا لیکن میں اس سوال کی خاطر یہاں ہاؤس میں پہنچا ہوں اور اس طرح لولی پاپ دینے سے گزارہ نہیں ہو گا۔ آپ میرے سوال کو pend فرما دیں۔

جناب سپیکر: رائے صاحب اور نیلم صاحبہ! آپ تشریف رکھیں۔ ایک منٹ میری بات سنیں۔ ملک ارشد صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ میں اسلام آباد سے ٹریول کر کے صرف ان سوالات کے لئے یہاں ہاؤس میں آیا ہوں، وہ کہہ رہے ہیں کہ ابھی تک میری تشفی نہیں ہوئی، میں نے ابھی تک صرف ایک ضمنی سوال کیا ہے میں تو نیلم صاحبہ آپ کو اور رائے صاحب آپ کو بھی floor دینا چاہ رہا ہوں لیکن پہلے ملک صاحب کو اپنے سوال کے متعلق تھوڑی بات کر لینے دیں اس کے بعد میں آپ کو بات کرنے کا موقع دیتا ہوں لہٰذا آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ میں آپ سے صرف یہ کہنا چاہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ اپنا ضمنی سوال کریں گے اور تقریر نہیں کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ میرا ضمنی سوال صرف یہی ہے اور یہ میری خواہش ہے جو کہ ساہیوال کی ایک ضرورت ہے کہ آج مجھے on the floor of the House یہ بتا دیں کہ ساہیوال میں جو دل کا وارڈ ہے وہ کب تک operational ہو جائے گا اور ہمیں پروفیسر اور اسسٹنٹ پروفیسر کب تک مہیا کر دیئے جائیں گے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! ملک صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ ان کو کب تک سرجن مل جائیں گے اور کب تک یہ ward operational ہو جائے گا، یہ ان کے دو ضمنی سوالات ہیں ان کے جوابات دے دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رشدہ لودھی): جناب سپیکر! یہ وارڈ تقریباً operational ہے اور بہت جلد وہاں پر سرجن بھی آ جائیں گے اور اس کے علاوہ وہاں پر تقریباً دل کا تمام treatment ہو رہا ہے، پیس میکر یہاں پر لگایا جاتا ہے اور ایم آر آئی یہاں پر ہوتی ہے اور ہارٹ اٹیک کے بعد فوری انجکشن کی facility بھی وہاں پر موجود

ہے۔انجیو گرافی ہوتی ہے اور اس ہسپتال کے تین فلور بنائے جارہے ہیں، سیکنڈ فلور مکمل میڈیسن اور کارڈیک سرجری کے لئے رکھا گیا ہے اور ہارٹ سرجن بھی بہت جلد وہاں پر available ہوں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جس طرح یہاں پر پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے فرمایا ہے کہ وہاں پر pacemaker موجود ہیں اور ڈالے جارہے ہیں، وہاں پر انجیو گرافی اور ایم آر آئی مشینیں ہیں۔میں on the floor of the House کھڑا ہو کر یہ عرض کر رہا ہوں کہ مجھے انتہائی تکلیف ہے کہ یہ ساری دروغ گوئی ہے۔ آپ اس پر ایک کمیٹی بنا دیں جو جا کر ساہیوال میں دیکھ لے کہ وہاں ایم آر آئی کی ایک مشین ہے اور 35 لاکھ کی آبادی ہے مریضوں کو چھ چھ مہینے بعد کا ٹائم دیا جا رہا ہے ۔وہاں پر pacemaker ڈالنے کا کوئی نام و نشان ہی نہیں ہے۔یہ ہمارے ساتھ کیا کر رہے ہیں؟تو my submission is only کہ پلیز ہمیں۔۔۔

MR SPEAKER: Please order in the House, please order in the House.

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ساہیوال والوں کے لئے بھی مہربانی فرمائیں ہم بھی آپ کے ہمسائے ہیں، ساہیوال قصور کا ہمسایہ شہر ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رشدہ لودھی): جناب سپیکر! سارا پنجاب ہی ہمارا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! Please allow me to conduct the proceedings now تین دفعہ repetition کر کے آپ کی بات آ گئی، I have to conduct the House now

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رشدہ لودھی): جناب سپیکر! اگر معزز رکن اس میں مزید کچھ discussion کرنا چاہتے ہیں تو بیٹھ کر تفصیل سے بات کر لیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ نے سوال اٹھا دیا اس کا جواب آ گیا۔اب آپ contest کر رہے ہیں۔ آپ ایک جملے میں ضمنی سوال کریں تقریر نہ کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ آپ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں یا pend فرما کر اس کی تفصیل منگوالیں تو اس پر دوبارہ بات کر لیں گے لیکن پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے جو بات کی ہے وہ حقیقت پر مبنی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ ملک صاحب کو اپنے چیمبر میں بلوائیں اور انہیں assure کرائیں۔ یہ جو باتیں بتا رہے ہیں، ان کے جو issues ہیں انہیں resolve کرانے کے لئے ڈیپارٹمنٹ کو instructions دیں تاکہ یہ issues resolve ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رشدہ لودھی): جناب سپیکر! میں اپنے بھائی کے جذبات کو سمجھتی ہوں کہ ان کے اپنے حلقے کے لئے کتنے بہترین جذبات ہیں۔ اس لئے میں چاہوں گی کہ میں اپنے بھائی کے ساتھ چیمبر میں بیٹھ کر تفصیل سے بات کر لوں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ محترمہ کے ساتھ ان کے چیمبر میں بیٹھ کر بات کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جی، میں محترمہ کے ساتھ بیٹھ کر بات کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ پہلے چیمبر میں بیٹھ کر مسائل کا حل تلاش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رشدہ لودھی): جی، ٹھیک ہے۔

رائے محمد مرتضیٰ اقبال: جناب سپیکر! میں بھی ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: کیا اسے اگلے سوال پر نہ لے جائیں؟

رائے محمد مرتضیٰ اقبال: جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) میں غلط جواب دیا گیا ہے۔ لہٰذا مجھے اس پر بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رائے محمد مرتضیٰ اقبال: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سوال کے جز (ب) کا جو جواب فرما رہی ہیں وہ بالکل اس کے الٹ لکھا ہوا ہے۔ وہ کہہ رہی ہیں کہ وہاں operational ہو چکا ہے اور کسی حد تک services مل رہی ہیں۔ جز (ب) میں خود لکھ رہے ہیں کہ تاحال DHQ ساہیوال کے

کارڈیالوجی وارڈ میں کوئی آپریشن تھیٹر نہ ہے، اس ہسپتال کے اندر سرکار کی طرف سے ساہیوال انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کا قیام کیا گیا ہے جسے اس سال کے آخر میں فعال کیا جائے گا۔ اس ہسپتال پر مسلم لیگ (ن) کے پچھلے دور حکومت سے کام شروع ہے، جب چار سال پی ٹی آئی کی حکومت رہی اس میں بھی کئی مرتبہ revise ہوا اور کام جاری رہا اور ابھی بھی دو سال سے کام جاری ہے۔ اس میں interim government بھی آگئی اور اب اس گورنمنٹ کے چھ مہینے بھی آگئے۔ معزز ممبر ملک ارشد صاحب ساہیوال سے ہیں اور میں بھی ساہیوال سے تعلق رکھتا ہوں۔ وہ DHQ ہسپتال ہم سب کا ہے، وہاں کارڈیالوجی وارڈ بن رہا ہے لیکن ہر بار چھ چھ مہینے تاریخ بڑھا دی جاتی ہے۔ بیوروکریسی سے ہماری ہاتھ باندھ کر اپیل ہے کہ اسے مکمل کر لیا جائے اور جو کام ہے اسے مزید extend نہ کریں بلکہ اسے مکمل کر کے فعال کر دیں۔ میں ملک ارشد صاحب کی بات کی تائید کروں گا کہ on the floor of the House ہمیں کوئی date دے دی جائے کہ جس دن یہ ہسپتال فعال ہو گا اور لوگوں کو services ملیں گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: میڈم صاحبہ! آپ assure کریں اور تفصیل لے کر معزز اراکین جنہوں نے یہ سوال کیا ہے انہیں دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رشدہ لودھی): جناب سپیکر! میں تفصیل لے کر پیش کر دوں گی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپریشن تھیٹر موجود نہیں اور یہ pacemakers ڈال رہے ہیں، آپ دیکھیں کہ floor پر جھوٹ بولا گیا ہے۔

جناب سپیکر: میڈم صاحبہ! آپ کو information دی گئی کہ pacemakers ڈالے جا رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رشدہ لودھی): جناب سپیکر! میں اس بات پر بالکل confident ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے مجھے جو information دی گئی ہے وہ درست ہے۔

جناب سپیکر: This is very a loud statement. The department is saying کہ pacemaker ڈالے جا رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رشدہ لودھی): جی، بالکل۔

جناب سپیکر: اور وہ اپنے جواب میں ساتھ لکھ رہے ہیں کہ وہاں پر وہ فعال نہیں اسے اگلے سال تک فعال کیا جائے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رشدہ لودھی): جناب سپیکر! سو فیصد فعال نہیں ہے لیکن اس پر جزوی کام ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ معزز ممبر کے ساتھ بیٹھ کر اسے دیکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رشدہ لودھی): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ میرا یہ سوال pend کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے، میں تو سارے سوالات کو pend کر رہا ہوں۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین کا ہے۔ تمام معزز اراکین سے درخواست ہے کہ please keep the question precise ضمنی سوال رکھیں تقاریر نہ فرمائیں۔ جی، محترمہ راحیلہ خادم حسین!

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 728 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: کوٹ خواجہ سعید ہسپتال میں سہولیات سے متعلق تفصیلات

***728: محترمہ راحیلہ خادم حسین:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ کوٹ خواجہ سعید ٹیچنگ ہسپتال لاہور کی ایمرجنسی میں کیا کیا سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں ٹیسٹ فری کئے جاتے تھے لیکن اب ایسا نہیں ہے وجہ بیان فرمائی جائے؟

(ج) مذکورہ ہسپتال میں گائنی وارڈ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رشدہ لودھی):

(الف) گورنمنٹ کوٹ خواجہ سعید ٹیچنگ ہسپتال لاہور کی ایمرجنسی میں مندرجہ ذیل سہولیات فراہم کی جاتی ہیں:

میڈیسن۔ سرجیکل۔ پیڈز۔ گائنی۔ الٹراساؤنڈ۔ ایکسرے۔ لیبارٹری۔ سی ٹی سکین۔ آپریشن تھیٹر۔ فارمیسی۔ تمام ادویات اور پروسیجر مفت فراہم کئے جاتے ہیں۔

(ب) گورنمنٹ کوٹ خواجہ سعید ٹیچنگ ہسپتال لاہور کی ایمرجنسی میں تمام ٹیسٹ فری کئے جاتے ہیں اور آؤٹ ڈور ڈیپارٹمنٹ میں بھی ضرورت مند اور غریب مریضوں کے ٹیسٹ مفت یا کم پیسوں میں کئے جاتے ہیں۔

(ج) گورنمنٹ کوٹ خواجہ سعید ٹیچنگ ہسپتال لاہور کی گائنی وارڈ 20 بیڈز پر مشتمل ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں جز الف کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گی کہ بنیادی طور پر میرا یہ سوال کرنے کا مقصد سی ٹی سکین کے بارے میں ہی تھا چونکہ اس کے اندر Ultravist کے نام سے ایک انجکشن استعمال ہوتا ہے جو contrast city scan کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ واحد ہسپتال ہے جس کے اندر اگر کسی غریب کو سی ٹی سکین کروانا ہو تو اس انجکشن کے لئے جس کی مالیت تقریباً آٹھ ہزار روپے ہے اس کے لئے ایک لمبے process سے گزرنا پڑتا ہے۔ آج منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں میں چاہتی تھی کہ ڈیپارٹمنٹ ذرا اس پر جواب دے کہ یہ واحد ہسپتال ہے جس کے اندر اتنے لمبے process کے بعد ایک غریب آدمی کو یہ انجکشن ملتا ہے۔

جناب سپیکر: جی میڈم صاحبہ! آپ بتائیں گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رشدہ لودھی):

جناب سپیکر! میں معزز ممبر سے درخواست کرنا چاہوں گی کہ specifically جس انجکشن کا ذکر

کیا گیا ہے جیسے ہی اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے یہ LP پر منگوالیا جاتا ہے۔ میں خاص طور پر اس کے جز(ب) کے حوالے سے بتاناچاہوں گی کہ پاکستان مسلم لیگ کا تو یہ خاصا ہے کہ انہوں نے ہمیشہ ہیلتھ سیکٹر میں بہت کام کیا۔ پچھلے پانچ سالوں میں ہیلتھ کے جو حالات رہے وہ سب کے سامنے ہیں بلکہ ابھی ایمرجنسی میں ادویات بالکل مفت ہیں، ادویات تو لوگوں کے گھروں تک پہنچائی جارہی ہیں۔ اس سلسلے میں ہماری وزیر اعلیٰ صاحبہ کا بڑا clear vision ہے کہ جس مریض کو بھی ادویات کی ضرورت ہے اور جسے گھر پر پہنچانے کے لئے recommendation دی گئی ہے ان کی ادویات ان کے گھروں تک پہنچائی جارہی ہیں۔ میں پہلے ہی انجکشن کے حوالے سے بات کر چکی ہوں کہ یہ انجکشن LP پر منگوالیا جاتا ہے۔

(اس مرحلے پر جناب چیئرمین جناب سمیع اللہ خان کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، محترمہ فرمائیں!

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب چیئرمین! میرا سوال تو ابھی بھی وہیں پر ہی کھڑا ہے۔ آپ میرا سوال pend کر دیں تاکہ معزز وزیر کی موجودگی میں take up ہو اور وہ اس انجکشن کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کریں چونکہ یہ انجکشن سی ٹی سکین کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ لہٰذا میری گزارش ہے کہ میرے اس سوال کو pend کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین: چونکہ میں ابھی Chair پر آیا ہوں آپ کا سوال کیا تھا؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب چیئرمین! میرا سوال یہ تھا کہ جب آپ اس کا جز الف پڑھتے ہیں تو اس میں کہا گیا ہے کہ ہسپتال میں سی ٹی سکین کی سہولت موجود ہے۔ سی ٹی سکین کے لئے ایک انجکشن استعمال ہوتا ہے جسے Ultravist کہتے ہیں وہ انجکشن لگتا ہے تب contrast city scan ہوتا ہے۔ یہ واحد ہسپتال ہے جس کے اندر ایک لمبے process سے گزر کر یہ انجکشن ملتا ہے اور یہ process کئی دنوں پر محیط ہے۔ پہلے تو غریبوں کے لئے سی ٹی سکین کا ٹائم لینا مشکل ہے پھر اس انجکشن کا ملنا مشکل ہے۔ معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے میری گزارش تھی کہ ڈیپارٹمنٹ سے پوچھ لیں کہ اس ہسپتال میں سی ٹی سکین اور اس انجکشن کے لئے اتنا لمبا process کیوں رکھا گیا ہے؟ چونکہ بلیک میں تو یہ انجکشن بہت مہنگا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رشدہ لودھی): جناب چیئرمین! میں نے اس پر یہ عرض کیا ہے کہ ہم ایمرجنسی بنیادوں پر یہ انجکشن LP پر منگوا لیتے ہیں۔ اگر محترمہ کو مزید تفصیل چاہئے تو میں ڈیپارٹمنٹ سے منگوا کر میڈم کے ساتھ بیٹھ کر اس پر discuss کر لیتی ہوں۔

جناب چیئرمین: ہم اس سوال کو pend کر رہے ہیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جی، بہت شکریہ

جناب چیئرمین: گلا سوال جناب اسد عباس کا ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب چیئرمین! اگلا سوال بھی میرا ہے۔

جناب چیئرمین: جی ٹھیک ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: میرا سوال نمبر 729 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ٹیچنگ ہسپتال کوٹ خواجہ سعید میں ڈاکٹرز، نرسز سے متعلق تفصیلات

***729: محترمہ راحیلہ خادم حسین:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ کوٹ خواجہ سعید ٹیچنگ ہسپتال لاہور میں کل کتنے ڈاکٹرز ہیں ان میں کتنے سرجن اور کتنے میڈیکل آفیسر ہیں تعداد بیان فرمائی جائے؟

(ب) مذکورہ ہسپتال میں کل کتنی نرسز ہیں ان میں کتنی ریگولر اور کتنی کنٹریکٹ پر ہیں علیٰحدہ علیٰحدہ تعداد بیان فرمائی جائے؟

(ج) کیا حکومت ان کنٹریکٹ نرسز کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رشدہ لودھی):

(الف) گورنمنٹ کوٹ خواجہ سعید ٹیچنگ ہسپتال لاہور میں ڈاکٹر کے متعلق تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

کل ڈاکٹر 105

سرجن 09

میڈیکل / وومن میڈیکل آفیسر 63

(ب) گورنمنٹ کوٹ خواجہ سعید ٹیچنگ ہسپتال لاہور میں کل 153 نرسز کام کر رہی ہیں۔ ان میں سے 150 ریگولر ہیں اور 03 ایڈہاک پر کام کر رہی ہیں۔

(ج) گورنمنٹ کوٹ خواجہ سعید ٹیچنگ ہسپتال لاہور میں کوئی نرس کنٹریکٹ پر کام نہیں کر رہی اور 03 عدد نرسز ایڈہاک پر کام کر رہی ہیں جو ایڈہاک پالیسی کے تحت ریگولر نہیں ہو سکتیں۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب چیئرمین! میں جواب سے مطمئن ہوں لہٰذا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، اسد عباس صاحب!

جناب اسد عباس: جناب چیئرمین! میرا سوال پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ جواب یہ ہے کہ۔۔۔

جناب چیئرمین: اسد عباس صاحب! آپ پہلے اپنے سوال کا نمبر بول دیں۔

جناب اسد عباس: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 735 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی میں سرکاری ہسپتالوں میں سہولیات سے متعلق تفصیلات

***735: جناب اسد عباس:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) راولپنڈی میں کتنے سرکاری ہسپتال محکمہ ہذا کے تحت چل رہے ہیں ان کے نام اور جگہ کی تفصیل دی جائے؟

(ب) ان ہسپتالوں کی Revamping اور تزین و آرائش پر سال 2023 اور 2024 میں کتنی رقم خرچ کی گئی ہے۔

(ج) ہر ہسپتال کتنے بیڈز کتنے بلاک پر مشتمل ہے۔

(د) ہر ہسپتال کی ایمرجنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے اور کتنے ڈاکٹرز ہر وقت ڈیوٹی دیتے ہیں۔

(ہ) ایمرجنسی میں کون کون سی ادویات اور سہولیات میسر ہیں۔

(و) کیا ان ہسپتالوں میں آپریشن تھیٹرز ہیں تو روزانہ کتنے آپریشن کئے جاتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رشدہ لودھی):

(الف) راولپنڈی ڈویژن میں چھ ہسپتال محکمہ ہذا کے تحت چل رہے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

(i) ہولی فیملی ہسپتال، سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

(ii) بے نظیر بھٹو ہسپتال، مری روڈ راولپنڈی

(iii) راولپنڈی ٹیچنگ ہسپتال، راجہ بازار راولپنڈی

(iv) انسٹیٹیوٹ آف یورالوجی اینڈ ٹرانسپلانٹیشن، سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

(v) راولپنڈی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، راول روڈ چکلالہ کینٹ، راولپنڈی

(vi) گورنمنٹ سید محمد حسین 360 بیڈز جنرل کم ٹی بی ہسپتال سالمی مری

(ب) مندرجہ بالا ہسپتالوں کی Revamping اور تزین و آرائش پر سال 2023 اور 2024 میں جو رقم مختص کی گئی اس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سیریل نمبر	ہسپتال کا نام	سال 2023	سال 2024
1۔	ہولی فیملی ہسپتال، راولپنڈی	142 ملین	3164.35 ملین
2۔	بے نظیر بھٹو ہسپتال، راولپنڈی	142 ملین	379 ملین
3۔	راولپنڈی ٹیچنگ ہسپتال راولپنڈی	-	100 ملین
4۔	انسٹیٹیوٹ آف یورالوجی اینڈ ٹرانسپلانٹیشن، راولپنڈی	-	-
5۔	انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی راولپنڈی	-	108 ملین
6۔	گورنمنٹ سید محمد حسین 360 بیڈڈ جنرل کم ٹی بی ہسپتال سالمی مری	-	420 ملین

(ج) ہر ہسپتال میں بیڈز اور بلاک کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سیریل نمبر	ہسپتال کا نام	بلاک کی تعداد	بیڈز کی تعداد
1۔	ہولی فیملی ہسپتال، راولپنڈی	02	1052
2۔	بے نظیر بھٹو ہسپتال، راولپنڈی	09	968
3۔	راولپنڈی ٹیچنگ ہسپتال راولپنڈی	04	560
4۔	انسٹیٹیوٹ آف یورالوجی اینڈ ٹرانسپلانٹیشن، راولپنڈی	03	250
5۔	انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی راولپنڈی	01	294
6۔	گورنمنٹ سید محمد حسین 360 بیڈز جنرل کم ٹی بی ہسپتال ساہلی مری	07	360

(د) ہر ہسپتال کی ایمر جنسی میں بیڈز کی تعداد اور ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹرز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سیریل نمبر	ہسپتال کا نام	ایمر جنسی (بیڈز کی تعداد)	ڈاکٹرز کی تعداد
1۔	ہولی فیملی ہسپتال، راولپنڈی	102	18
2۔	بے نظیر بھٹو ہسپتال، راولپنڈی	114	70
3۔	راولپنڈی ٹیچنگ ہسپتال راولپنڈی	32	16
4۔	انسٹیٹیوٹ آف یورالوجی اینڈ ٹرانسپلانٹیشن، راولپنڈی	20	01
5۔	انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی راولپنڈی	48	10
6۔	گورنمنٹ سید محمد حسین 360 بیڈز جنرل کم ٹی بی ہسپتال ساہلی مری	11	01

(ہ) ایمر جنسی میں موجود ادویات اور ہسپتالوں کی ایمر جنسی میں موجود سہولیات درج ذیل ہیں:۔

سیریل نمبر	ہسپتال کا نام	ایمر جنسی میں موجود سہولیات
1۔	ہولی فیملی ہسپتال، راولپنڈی	ایکسرے، ای سی جی، سی ٹی سکین ، ایم آر آئی، پتھالوجی اینڈ ریڈیالوجی لیب
2۔	بے نظیر بھٹو ہسپتال، راولپنڈی	سی ٹی سکین، ایکسرے، الٹراساؤنڈ، لیب ٹیسٹ، ای سی جی، ایکوکارڈیوگرافی
3۔	راولپنڈی ٹیچنگ ہسپتال راولپنڈی	ٹرائی ایج، ابتدائی طبی سہولیات، مختصر قیام، عارضی داخلہ، مائنر سرجری، میجر سرجری، آئی سی یو، ایکسرے، سی ٹی سکین، لیب
4۔	انسٹیٹیوٹ آف یورالوجی اینڈ ٹرانسپلانٹیشن، راولپنڈی	ایکسرے، الٹراساؤنڈ، سی ٹی سکین، کلر ڈوپلپر، پتھالوجی اینڈ ریڈیالوجی لیب
5۔	انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی راولپنڈی	پرائمری پی سی آئی، سٹروک انٹروینشن ، سی ٹی سکین، ڈائیگناسٹک ریڈیالوجی، لیب ٹیسٹ
6۔	گورنمنٹ سید محمد حسین 360 بیڈز جنرل کم ٹی بی ہسپتال ساہلی مری	گورنمنٹ سید محمد حسین 360 بیڈ ڈ جنرل کم ٹی بی ہسپتال ساہلی مری

(و) ان تمام ہسپتالوں میں آپریشن تھیٹرز کی سہولت موجود ہے۔ ان میں روزانہ کی بنیاد پر آپریشن کئے جاتے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سیریل نمبر	ہسپتال کا نام	آپریشن تھیٹرز کی تعداد	آپریشنز کی تعداد
1۔	ہولی فیملی ہسپتال، راولپنڈی	ٹوٹل آپریشن تھیٹرز:22 آپریشنل:19 (تمام تھیٹرز رینوویٹ ہو چکے ہیں۔ 03 غیر فعال آپریشن تھیٹرز میں HVAC لگایا جا رہا ہے اور یہ آپریشن تھیٹر 15.09.2024 تک فنکشنل ہو جائیں گے)	30سے40
2۔	بے نظیر بھٹو ہسپتال، راولپنڈی	آپریشن تھیٹرز کی تعداد 17:(08 رینوویٹ ہو چکے ہیں اور 01 کی تعمیر و مرمت جاری ہے جو 31.10.2024 تک مکمل ہو جائے گی)	40
3۔	راولپنڈی ٹیچنگ ہسپتال راولپنڈی	آپریشن تھیٹرز کی تعداد:10 (تمام آپریشن تھیٹرز فنکشنل ہیں)	15سے18
4۔	انسٹیٹیوٹ آف یورالوجی اینڈ ٹرانسپلانٹیشن، راولپنڈی	05(Under Construction) (ان آپریشن تھیٹرز کی تعمیر 31.10.2024 تک مکمل ہو جائے گی۔ ہسپتال میں میڈیکل گیسس اور الیکٹریفیکشن کی فراہمی کے بعد یہ آپریشن تھیٹرز فنکشنل کر دیئے جائیں گے)	-
5۔	انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی راولپنڈی	انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی راولپنڈی آپریشن تھیٹرز کی تعداد:04 (03 آپریشن تھیٹرز فنکشنل ہیں اور 01 آپریشن تھیٹر HVAC کی خرابی کی وجہ سے نان فنکشنل ہے جو 15.09.2024 تک فنکشنل ہو جائے گا)	4سے5
6۔	گورنمنٹ سید محمد حسین 360 بیڈز جنرل کم ٹی بی ہسپتال سالمی مری	03(Under Construction) (ان آپریشن تھیٹرز کو 30.09.2024 تک مکمل کر لیا جائے گا)	-

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب اسد عباس: جناب چیئرمین! جواب میں بتایا گیا ہے کہ بے نظیر بھٹو ہسپتال، راولپنڈی کی revamping کے لئے سال 2023 میں 142 ملین روپے اور سال 2024 میں 379 ملین روپے

مختص کئے گئے ۔اس ہسپتال میں ایمر جنسی بیڈز کی تعداد 114 ہے اور ڈاکٹروں کی تعداد 70 ہے۔میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ 70 ڈاکٹرز کہاں پر تعینات ہیں؟

جناب چیئرمین: اسد عباس صاحب! آپ کس جز کی بابت سوال پوچھ رہے ہیں؟

جناب اسد عباس: جناب چیئرمین! میں جز(د) کے حوالے سے ضمنی سوال پوچھ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رشدہ لودھی): جناب چیئرمین! جواب میں ڈاکٹرز کی تعداد 70 بتائی گئی ہے اور اس میں پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز اور میڈیکل آفیسرز بھی شامل ہیں۔ جز(د) کے جواب میں مختلف categories میں ڈاکٹرز کی تعداد بتادی گئی ہے۔ ہولی فیملی ہسپتال، راولپنڈی میں ڈاکٹرز کی تعداد 18 ہے۔ بے نظیر بھٹو ہسپتال، راولپنڈی میں ڈاکٹرز کی تعداد 70 ہے۔ راولپنڈی ٹیچنگ ہسپتال راولپنڈی میں ڈاکٹرز کی تعداد 16 ہے۔ انسٹیٹیوٹ آف یورالوجی اینڈ ٹرانسپلانٹیشن، راولپنڈی میں ایک ڈاکٹر موجود ہے۔ انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی راولپنڈی میں ڈاکٹرز کی تعداد 10 ہے جبکہ گورنمنٹ سید محمد حسین ہسپتال سالمی مری میں ایک ڈاکٹر تعینات ہے۔

جناب اسد عباس: جناب چیئرمین! جواب میں بتایا گیا ہے کہ بے نظیر بھٹو ہسپتال، راولپنڈی میں ایمر جنسی بیڈز کی تعداد 114 ہے اور وہاں پر 70 ڈاکٹرز تعینات ہیں تو یہ 70 ڈاکٹرز کہاں پر تعینات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رشدہ لودھی): جناب چیئرمین! یہ ڈاکٹرز ہسپتال میں تعینات ہیں اور اپنا کام کر رہے ہیں۔

جناب اسد عباس: جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال کے جز(د) میں پوچھا ہے کہ ہر ہسپتال کی ایمر جنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے اور کتنے ڈاکٹرز ہر وقت ڈیوٹی دیتے ہیں؟ میں نے ایمر جنسی کے بارے میں سوال پوچھا ہے جبکہ جواب میں ڈاکٹرز کی کل تعداد بتائی گئی ہے۔ مجھے بتایا جائے کہ ایمر جنسی میں کتنے ڈاکٹرز تعینات ہوتے ہیں؟

جناب چیئرمین: جواب میں بتایا گیا ہے کہ بے نظیر بھٹو ہسپتال راولپنڈی میں 70ڈاکٹرز تعینات ہیں جبکہ معزز رکن کا سوال ایمرجنسی کے حوالے سے ہے کہ ایمرجنسی میں اس وقت کتنے ڈاکٹرز تعینات ہیں؟جواب میں confusion ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رشدہ لودھی): جناب چیئرمین!میں معزز رکن کو جواب کی مزید تفصیل دے دیتی ہوں تاکہ یہ confusion دُور ہو سکے۔ ہسپتال میں duty roaster change ہوتا رہتا ہے،کچھ ڈاکٹرز صبح کے وقت آتے ہیں اور کچھ ڈاکٹرز شام کے وقت ڈیوٹی پر آتے ہیں۔اسی طرح کچھ میڈیکل آفیسرز ایمرجنسی میں مریضوں کو attend کرتے ہیں اور یہ کل تعداد 70 بنتی ہے۔

جناب چیئرمین: محکمہ کو چاہئے تھا کہ ایمرجنسی میں تعینات ہونے والے ڈاکٹرز کی تعداد کو الگ سے mention کرتا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رشدہ لودھی): جناب چیئرمین!میں اپنے بھائی کو ایمرجنسی میں کام کرنے والے ڈاکٹروں کی تعداد کے بارے میں بتادوں گی۔

جناب چیئرمین: اسد عباس صاحب!پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ ایمرجنسی میں تعینات ہونے والے ڈاکٹروں کی تعداد کے بارے میں آپ کو بتادیں گی۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین!جواب میں بتایا گیا ہے کہ بے نظیر بھٹو ہسپتال راولپنڈی میں ایمرجنسی بیڈز کی تعداد 114 ہے اور اس ہسپتال میں 70ڈاکٹرز تعینات ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: رانا آفتاب احمد خان!جواب میں confusion موجود ہے اور اس کی نشاندہی میں نے بھی کر دی ہے۔جواب میں ڈاکٹروں کی کل تعداد لکھ دی گئی ہے جبکہ ایمرجنسی میں تعینات ہونے والے ڈاکٹروں کی تعداد الگ سے لکھی جانی چاہئے تھی۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین!issue تو یہی ہے کہ The department is so ignorant کیونکہ جو سوال پوچھا گیا ہے اس کا جواب درست نہیں دیا گیا۔ If I was in his place تو میں اس پر تحریک استحقاق move کر دیتا۔ This is a breach of privileges to

providing a wrong information by the department.اس پر ایک ماہ قید کی سزا بھی ہو سکتی ہے۔ آپ Rules of Procedure کو دیکھ لیں۔ میں تو تجویز کروں گا کہ اس معاملے کو استحقاق کمیٹی کو refer کیا جائے کیونکہ محکمہ نے اس ایوان میں wrong information مہیا کی ہے۔ You must take notice of it.

جناب چیئرمین: رانا آفتاب احمد خان! آپ ٹھیک فرما رہے ہیں۔ اصل میں آج ہماری پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ first time جواب دے رہی ہیں۔ وہ بڑی competent ہیں۔ مجھے اندازہ ہے کہ وہ آپ کے سوالات سے بہت کچھ سیکھ رہی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! آپ محکمہ سے الگ الگ figures لیں کہ اس وقت ایمرجنسی میں کتنے ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں اور ہسپتال میں ڈاکٹروں کی کل تعداد کتنی ہے؟ آپ یہ figures اسد عباس صاحب کے ساتھ share کریں گی۔

جناب اسد عباس: جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال کے جز(ہ) میں پوچھا ہے کہ ایمرجنسی میں کون کون سی ادویات اور سہولیات میسر ہیں؟ جواب میں یہ نہیں بتایا گیا کہ ایمرجنسی میں کون کون سی ادویات میسر ہیں تو مجھے پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ اس کی وضاحت کر دیں۔

جناب چیئرمین: معزز رکن کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے اپنے سوال میں ایمرجنسی میں مہیا کی جانے والی ادویات کی بابت پوچھا ہے جبکہ جواب میں صرف سہولیات کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان کا سوال یہ ہے کہ ایمرجنسی میں مریضوں کو کون کون سی ادویات میسر ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رشدہ لودھی): جناب چیئرمین! ایمرجنسی میں مریضوں کو تمام ادویات مہیا کی جاتی ہیں۔ میں معزز رکن کو ان ادویات کی تفصیل بتا دوں گی۔ اب تو حکومت کی طرف سے لوگوں کے گھروں میں بھی ادویات پہنچائی جا رہی ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ جواب کا جز(ہ) دیکھیں۔ اس میں لکھا گیا ہے کہ ایمرجنسی میں موجود ادویات اور ہسپتالوں کی ایمرجنسی میں موجود سہولیات درج ذیل ہیں۔ اب اس کی تفصیل میں

ایمر جنسی میں موجود سہولیات تو لکھ دی گئی ہیں لیکن ادویات کے حوالے سے محکمہ نے جواب میں کوئی ذکر نہیں کیا۔ یہ محکمہ کی نااہلی ہے۔ آپ کے پاس اس کا جواب موجود ہے تو ایوان کو آگاہ کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رشدہ لودھی): جناب چیئرمین! میرے پاس اس کا جواب موجود ہے۔ ایمر جنسی میں جو ادویات مہیا کی جاتی ہیں ان کی ایک proper list میرے پاس موجود ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں یہ پڑھ دیتی ہوں اور میں معزز رکن کو بھی یہ فہرست مہیا کر دوں گی۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ ادویات کی یہ فہرست معزز رکن کو مہیا کر دیں۔ اسد عباس صاحب! اگر اس بارے میں کوئی wrong information ہو تو آپ اس پر تحریک التوائے کار یا نیا سوال دے سکتے ہیں۔ ہم ان شاءاللہ تعالیٰ اس کو take up کریں گے۔

جناب اسد عباس: جناب چیئرمین! میں آپ کی اجازت سے اگلا ضمنی سوال پوچھنا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین: اسد عباس صاحب! یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہو گا۔ آپ کون سے جز کے حوالے سے ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں؟

جناب اسد عباس: جناب چیئرمین! میرا اگلا ضمنی سوال جز(د) کے حوالے سے ہے۔ جواب میں انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی راولپنڈی میں تعینات ڈاکٹرز کی جو تعداد دی گئی ہے وہ بھی غلط ہے۔

جناب چیئرمین: اسد عباس صاحب! آپ جز(د) کے حوالے سے پہلے سوال پوچھ چکے ہیں۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال جناب محمد ندیم قریشی کا ہے۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 771 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ملتان نشتر ہسپتال اور نشتر میڈیکل کالج میں تعینات سٹاف اور خالی اسامیوں سے متعلق تفصیلات

*771: **جناب محمد ندیم قریشی:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ملتان نشتر ہسپتال اور نشتر میڈیکل کالج کے سالانہ اخراجات کتنے ہیں علیحدہ علیحدہ تفصیل دی جائے؟

(ب) نشتر ہسپتال اور نشتر میڈیکل کالج میں کون کون سی اسامیاں کس کس عہدہ و گریڈ کی خالی ہیں؟

(ج) نشتر میڈیکل کالج میں پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسر، اسسٹنٹ پروفیسر اور دیگر ٹیچنگ سٹاف کی کون کون سی اسامیاں ہیں کتنی پر ہیں اور کتنی کس عہدہ و گریڈ کی خالی ہیں؟

(د) نشتر میڈیکل کالج میں ایم بی بی ایس اور دیگر کس کس ڈگری کی تعلیم دی جاتی ہے؟

(ہ) ایم بی بی ایس کی کلاسز میں داخل طالب علموں کی تعداد کلاس وائز اور ان کے اخراجات بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رشدہ لودھی):

(الف) (i) نشتر ہسپتال، ملتان 24-2023 کا سالانہ خرچہ 6,757.350 ملین تھا اور یہ تمام غیر ترقیاتی بجٹ تھا۔

(ii) نشتر میڈیکل کالج، ملتان 24-2023 کا سالانہ خرچہ 7,59.257 ملین تھا اور یہ تمام غیر ترقیاتی بجٹ تھا۔

(ب) فہرست (ضمیمہ الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) فہرست (ضمیمہ ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) نشتر میڈکل کالج ملتان میں ایم بی بی ایس، بی ڈی ایس، پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ (دوسالہ)، ایم فل، بی ایس این (چار سالہ نرسنگ پروگرام)، ایم ایس نرسنگ اور چار سالہ بی ایس پروگرام کی ڈگریاں جاری کی جاتیں ہیں۔ علاوہ ازیں ایف سی پی ایس / ایم ایس / ایم ڈی کی ڈگریوں کی تعلیم بھی لیول تھری اور لیول فور پنجاب ریزیڈنسی پروگرام کے تحت دی جاتی ہیں۔

(ہ) ایم بی بی ایس کی کلاسز میں داخل طالب علموں کی تعداد اور ان کے اخراجات درج ذیل ہیں۔

سال اول: ایم بی بی ایس تعداد 309 طلباء و طالبات اور ان کے متفرق اخراجات مبلغ -/83,740 روپے سالانہ فی طالب علم ہیں۔

سال دوم: ایم بی بی ایس تعداد 316 طلباء و طالبات اور ان کے متفرق اخراجات مبلغ -/70,040 روپے سالانہ فی طالب علم ہیں۔

سال سوم: ایم بی بی ایس تعداد309 طلباءو طالبات اور ان کے متفرق اخراجات مبلغ -/70,040 روپے سالانہ فی طالب علم ہیں۔

سال چہارم: ایم بی بی ایس تعداد 336 طلباء و طالبات اور ان کے متفرق اخراجات مبلغ -/70,040 روپے سالانہ فی طالب علم ہیں۔

سال پنجم: ایم بی بی ایس تعداد336 طلباء و طالبات اور ان کے متفرق اخراجات مبلغ -/70,040 روپے سالانہ فی طالب علم ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ندیم قریشی: جناب چیئرمین! میں نے اس سوال کے جز(د)اور جز(ہ)میں محکمہ سے دو سوالات کئے تھے کہ نشتر میڈیکل کالج میں ایم بی بی ایس اور دیگر کس کس ڈگری کی تعلیم دی جاتی ہے؟جواب کے جز(د) اور جز(ہ)سے یہ چیز بڑی واضح ہوتی ہے کہ اس ہسپتال کی بہت اہمیت ہے۔کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج اور علامہ اقبال میڈیکل کالج کے بعد یہ صوبہ پنجاب کا تیسرا بڑا ٹیچنگ ہسپتال ہے۔میں نے جز(ج)میں سوال کیا تھا کہ یہاں پروفیسر،ایسوسی ایٹ پروفیسر،میڈیکل آفیسر اور دیگر جو vacant posts ہیں ان کا جواب دیا جائے؟ابھی آپ نے فرمایا کہ میری بہن پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت کا آج وقفہء سوالات کا پہلا دن ہے۔میں نے پرویز الہیٰ انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کے حوالے سے بھی اپنے سوالات کو زیادہ طویل نہیں کیا لیکن آج میں اس ایوان کے سامنے ایک چیز رکھنا چاہوں گا۔کسی شاعر نے کہا تھا:

درد ہو یا درد کا احساس ہو
کچھ نہ کچھ تو آدمی کے پاس ہو

جناب چیئرمین! میرے سوال کے جز(ج)کا جواب آج یہ بتا رہا ہے کہ جنوبی پنجاب کے لوگوں کو نشتر میڈیکل کالج اور نشتر میڈیکل ہسپتال کی کتنی ضرورت ہے اور موجودہ سرکار کے ہاں اس کی کتنی اہمیت ہے مجھے جواب پر اعتراض نہیں ہے۔آپ کی اور اس پورے ایوان کی توجہ اس طرف

دلانے کا مقصد یہ ہے کہ جنوبی پنجاب کے لوگوں کے ساتھ موجودہ حکومت کی کتنی دلچسپی ہے اور وہاں کے لوگوں کو کتنی health facilities مل رہی ہیں؟ پنجاب کے تیسرے بڑے ٹیچنگ ہسپتال میں پروفیسرز کی 47 sanctioned seats ہیں تو اُن میں سے 28 seats filled and 19 seats vacant ہیں جب کہ میری معلومات کے مطابق وہاں 40 seats vacant ہیں۔ ایسوسی ایٹ پروفیسرز کی 33 seats vacant ہیں، اسسٹنٹ پروفیسر کی 22 seats vacant ہیں۔ ایک اور حیران کُن figure جو انہی کے جواب میں ہے وہ میں اس ایوان کے سامنے پیش کر رہا ہوں اتنے بڑے ٹیچنگ ہسپتال اور اتنے بڑے میڈیکل ہسپتال میں پچھلے دو سال سے ڈائریکٹر فنانس کی seat vacant ہے، ایڈمنسٹریٹو کی seat پر کوئی شخص نہیں ہے، B&AO کی seat vacant ہے، ہیلتھ ایجوکیٹر کی seat نہیں ہے، فارماسوٹیکل کیمسٹ کی seat نہیں ہے، male, female demonstrator کی seat vacant ہے۔ ان کے اپنے جواب کے مطابق 414 sanctioned seats میں سے 198 seats vacant ہیں یعنی 50 posts vacant فیصد ہیں جہاں پر جنوبی پنجاب کے لوگ علاج معالجے کے لئے آتے ہیں جو پورے پنجاب کا 34 فیصد ہے۔ وہاں کے میڈیکل ٹیچنگ ہسپتال میں 50٪ seats vacant ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: قریشی صاحب! آپ ذرا تشریف رکھیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! معزز ممبر نے اس بات کی نشاندہی کی ہے اور انہوں نے ویسے تو جنوبی پنجاب کے حوالے سے بات کی ہے لیکن میرے علم میں ہے کہ یہ پورے پنجاب کا issue ہے کہ ہمارے چھوٹے اور بڑے ہسپتالوں میں کافی عرصہ سے vacant seats کا issue چلا آ رہا ہے۔ انہوں نے generally کہا ہے کہ مجھے سوال کے جواب پر کوئی اعتراض نہیں اور انہوں نے آپ کے جواب پر کوئی اس طرح کا technical question کیا بھی نہیں ہے لیکن اُن کا vacant seats کے حوالے سے بڑا concern show ہو رہا ہے۔ میں اس ایوان کی کارروائی کو چونکہ کافی عرصے سے دیکھ رہا ہوں تو ہر دور میں یہ سوال اٹھتا ہے کہ vacant seats کو fill نہیں کیا جا رہا۔ آپ سے میری یہ گزارش ہے کہ آپ اس کے بارے میں محکمہ سے ایک واضح پالیسی لے کر ہاؤس کو آگاہ کریں کہ vacant seats کے حوالے سے آئندہ چھ ماہ، ایک سال یا دو سال کی کیا پالیسی ہے وہ اس issue کو کس

طرح سے address کرنا چاہ رہیں ہیں؟ آپ اس کی detailed statement اس ایوان کے سامنے رکھیں۔ اب وقفہ ءسوالات کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رُشدہ لودھی) :
جناب چیئرمین! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتی ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)
صوبہ بھر میں پرائیویٹ میڈیکل کالجز کی بڑھتی تعداد اور مہنگی میڈیکل کی تعلیم سے متعلق تفصیلات

***830: جناب محمد الیاس:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں پرائیویٹ میڈیکل کالجز کی تعداد تیزی سے بڑھ رہی ہے اور گورنمنٹ سطح پر کافی مدت سے کوئی نیا میڈیکل کالج نہ بنا ہے جبکہ طلباء کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے جس کی وجہ سے میرٹ تقریباً 93/92 فیصد تک پہنچ گیا ہے اور غریب آدمی کا بچہ پرائیویٹ سیکٹر میں میڈیکل کی تعلیم حاصل نہیں کر سکتا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ میڈیکل کی تعلیم جو سرکاری کالجز میں چند ہزاروں سے مکمل ہوتی ہے اور پرائیویٹ سیکٹر میں یہی تعلیم تقریباً ڈیڑھ کروڑ روپے میں حاصل کی جاسکتی ہے؟

(ج) کیا حکومت ہر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر میں میڈیکل کالج قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کیا چنیوٹ میں بھی میڈیکل کالج قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجہ بیان کی جائے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ لیول پر میڈیکل کالج اور یونیورسٹی قائم کرنے سے بڑے شہروں پر آبادی کا لوڈ کم ہو جائے گا اور غریب آدمی کو تعلیم اس کی دہلیز پر مل جائے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رُشدہ لودھی):

(الف) صوبہ بھر میں 19 پبلک سیکٹر میڈیکل و ڈینٹل کالجز ہیں اور پرائیویٹ سیکٹر میں 49 میڈیکل و ڈینٹل کالجز ہیں۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ سال 2000 تک 11 پبلک سیکٹر اور 9 پرائیویٹ سیکٹر میڈیکل کالجز کام کر رہے تھے۔ سال 2001 سے 2018 تک 8 پبلک سیکٹر میڈیکل کالجز کا اضافہ ہوا اور پرائیویٹ سیکٹر میں 38 میڈیکل و ڈینٹل کالجز قائم ہوئے۔ اس طرح سال 2018 تک مجموعی طور پر 19 پبلک سیکٹر میڈیکل و ڈینٹل کالجز اور 49 پرائیویٹ سیکٹر میڈیکل و ڈینٹل کالجز اپنی تعلیمی سرگرمیاں جاری کئے ہوئے تھے۔ ماضی قریب میں نارووال میڈیکل کالج نارووال تعمیر ہوا ہے۔ علاوہ ازیں دو مزید ڈینٹل کالجز بھی تعمیر ہو چکے ہیں۔ بہاولنگر میں بھی ایک میڈیکل کالج اے ڈی پی سکیم کے تحت تکمیل کے مراحل میں ہے۔

(ب) سرکاری میڈیکل کالجز میں 5 سال کی فیس اوسطاً -/90000 روپے ہے جبکہ پرائیویٹ میڈیکل کالجز میں پانچ سال کی اوسطاً فیس ایک کروڑ سے ڈیڑھ کروڑ روپیہ ہے۔

(ج) سرکاری سطح پر ایک نئے میڈیکل کالج بمعہ ٹیچنگ ہسپتال تعمیر کرنے کی لاگت تقریباً 20۔ارب روپے آتی ہے۔ لہٰذا محدود وسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اور میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت نئے میڈیکل کالجز تعمیر کرنے کی تجویز بذریعہ سمری حکومت پنجاب کو بھجوا دی ہے۔ مزید برآں اس میں پسماندہ اضلاع کو ترجیح دینے کی تجویز بھی دی گئی ہے اور مرحلہ وار باقی اضلاع میں بھی اس ماڈل کے تحت میڈیکل کالجز قائم کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔ وہ تمام اضلاع جس میں میڈیکل کالجز نہ ہیں ان میں مرحلہ وار میڈیکل کالجز تعمیر کرنے کو زیر غور لایا جائے گا۔

(د) ضلعی سطح پر میڈیکل کالج اور ٹیچنگ ہسپتال کے قیام سے نا صرف میڈیکل کی تعلیم کی سہولت میسر ہو گی بلکہ عوام کو بھی علاج معالجہ کی بہتر سہولت میسر ہو گی۔

ساہیوال:ڈی ایچ کیو ہسپتال میں او پی ڈی اور ایمر جنسی میں سہولیات اور ڈاکٹرز سے متعلق تفصیلات

***834: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) DHQ ہسپتال ساہیوال کا OPD اور ایمر جنسی مع تعینات ڈاکٹر کے نام، عہدہ، تعلیمی قابلیت اور ڈومی سائل کی تفصیل دی جائے؟

(ب) اس کی ایمر جنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے اور ایمر جنسی میں کون کون سی سہولیات میسر ہیں ان کی مکمل تفصیل دی جائے اور تعینات سرجن اور فزیشن کے نام، عہدہ، تعلیم، تجربہ اور ان کی ڈیوٹی کی تفصیل دی جائے؟

(ج) اس ہسپتال میں کتنے وارڈ اور بلاک ہیں اور ہر وارڈ میں کتنے ڈاکٹر تعینات ہیں؟

(د) اس ہسپتال میں تعینات فزیشن اور سرجن کے نام، عہدہ، گریڈ مع تجربہ کی تفصیل دی جائے؟

(ہ) اس میں کتنی لیبز Labs اور طبی آلات، ایکسرے، CT Scan مشین و دیگر کون کون سی مشینری ہے مکمل تفصیل دی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رُشدہ لودھی):

(الف) او پی ڈی اور ایمر جنسی میں تعینات ڈاکٹرز کے نام، عہدہ، تعلیمی قابلیت اور ڈومیسائل کی تفصیل (**ضمیمہ الف**) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مزید برآں او پی ڈی اور ایمر جنسی میں تعینات ڈاکٹرز و دیگر عملہ اپنے مقررہ اوقات میں وارڈ روسٹر کے مطابق خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ جن کی تفصیل (ضمیمہ ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ایمر جنسی 100 بیڈز پر مشتمل ہے اور اس میں تمام بنیادی سہولیات میسر ہیں جس میں میڈیسن اینڈ الائیڈ، سرجری اینڈ الائیڈ، آرتھوپیڈک، ٹراما، کارڈیک، پیڈز، گائنی اور کارڈیالوجی کی سہولیات میسر ہیں۔

ایمر جنسی میں سرجن اور فزیشن اپنے مقررہ اوقات میں وارڈ روسٹر کے مطابق خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ سرجن اور فزیشن کی تفصیل (ضمیمہ ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ہسپتال میں 30 وارڈز ہیں اور 08 بلاک ہیں، وارڈ وائز ڈاکٹرز کی تفصیل اینگز (ضمیمہ ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس ہسپتال میں سے فزیشن اور سرجن کی تفصیل (ضمیمہ ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اس ہسپتال میں ایک سنٹرل لیب ہے۔،5 ایکسرے مشینز ہے، ایک سٹی سکین ہے۔ ایک ایم آر آئی مشین۔ ایک میمو گرافی مشین ہے۔ ایک فلوروسکوپی مشین ہے اور 6 الٹراساؤنڈ مشینز ہیں اور دیگر طبی آلات کی مکمل تفصیل (ضمیمہ د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ بھر کے ہسپتالوں میں مستقل ایم ایس تعینات نہ ہونے سے متعلق تفصیلات

***900: محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر کے کن کن بڑے ہسپتالوں میں ایم ایس کی اسامیوں پر مستقل ایم ایس تعینات نہ ہیں ہسپتال وائز بتایا جائے؟

(ب) صوبہ کے کون کون سے بڑے ہسپتالوں میں مستقل ایم ایس تعینات ہیں ان کی الگ سے تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا حکومت صوبہ کے تمام ہسپتالوں میں مستقل ایم ایس تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رُشدہ لودھی):

(الف) دس ہسپتالوں کی فہرست ہے جو محکمہ سپیشلائزڈ کے ماتحت کام کر رہے ہیں جن کی فہرست (ضمیمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 36 ہسپتالوں میں مستقل ایم ایس تعینات ہیں جو کہ محکمہ سپیشلائزڈ کے ماتحت کام کر رہے ہیں جن کی فہرست (ضمیمہ ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اشتہار آنے کے بعد سلیکٹ کرنے والی کمیٹی کے بعد ان اسامیوں پر مستقل ایم ایس تعینات کئے جائیں گے۔

لاہور: سروسز ہسپتال میں ڈیلی ویجز، کنٹریکٹ اور عارضی ملازمین کی تعداد اور مستقل کرنے سے متعلق تفصیلات

***903: محترمہ آشفہ ریاض:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں اس وقت کتنے ملازمین ڈیلی ویجز، کنٹریکٹ اور عارضی طور پر کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور کتنے عرصہ سے کام کر رہے ہیں تفصیل فراہم کریں؟

(ب) ان ملازمین کو مستقل نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) پچھلے پانچ سالوں کے دوران کتنے ملازمین کو مستقل کیا گیا ان کے نام، عہدہ مع گریڈ بتائیں؟

(د) کیا حکومت اس ہسپتال کے تمام عارضی، کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز ملازمین کو مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رُشدہ لودھی):

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں اس وقت کل 187 ملازمین ورک چارج اور ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں جن میں سے 146 ملازمین ڈیلی ویجز اور 41 ورک چارج پر کام کر رہے ہیں جبکہ کنٹریکٹ پر کوئی ملازم نہیں ہے۔ جن کی تفصیل (ضمیمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مختلف اوقات میں مختلف رٹ پٹیشنز دائر کی گئی جو انتظامیہ کی طرف سے سنی گئی اور کورٹ کے آڈرز کے بعد کاغذی کارروائی مکمل کر کے ان ملازمین کو ریگولر کیا گیا۔ حکومت کی طرف سے 29۔ جنوری 2021 سے صوبائی کابینہ نے پالیسی فریم ورک (Policy Framework) منظور کیا جس کے بعد سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ (SHC&ME Dept) نے ایک کمیٹی 5 ممبران پر تشکیل دی

جس نے مورخہ 22-8-2024 کو پالیسی لیٹر S&GAD کی ہدایات کے مطابق جاری کر دیا ہے۔

(ج) پچھلے 5 سالوں کے دوران ریگولر کئے گئے ملازمین کی تفصیل (ضمیمہ ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) بمطابق مراسلہ بتاریخ 22۔اگست 2024 تمام ہسپتالوں کو ہدایات جاری کر دی گئی ہے کہ وہ گورنمنٹ آف پنجاب ایس اینڈ جی اے ڈی کے مراسلہ 29۔جنوری 2021 کے مطابق مزید کارروائی کر لیں۔

پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کا قیام اور بجٹ سے متعلق تفصیلات

***1069: جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کا قیام کس سال میں عمل میں لایا گیا؟

(ب) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کا سالانہ بجٹ کتنا ہے اس کے قیام سے امسال تک سال وار تفصیل پیش کی جائے؟

(ج) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کے قیام کے بنیادی مقاصد کیا تھے کیا وہ مقاصد حاصل کر لئے گئے۔جو مقاصد حاصل کئے گئے۔اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کے قیام سے اب تک صوبہ بھر سے عطائیت کا کس حد تک خاتمہ کیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رُشدہ لودھی):

(الف) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کا قیام پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن ایکٹ 2010 کے تحت کیا گیا تاہم کمیشن نے اپنے باقاعدہ آپریشنز کا آغاز مالی سال 12-2011 میں کیا۔

(ب) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کے لئے مالی سال 25-2024 میں بجٹ کی مد میں 1000 ملین کی گرانٹ کی منظوری دی گئی ہے۔ مزید برآں پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کے قیام سے امسال کی سال وائز بجٹ کی تفصیلات ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کے قیام کے بنیادی مقاصد بمطابق پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن ایکٹ درج ذیل ہیں:-

1- صحت کی خدمات و سہولیات کے معیار کو بہتر بنانا۔

2- عطائیت کا خاتمہ۔

پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کے قیام کے بعد صحت کی سہولیات فراہم کرنے والے 59,000 اداروں کو قانون کے دائرہ میں لے آیا ہے۔ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن نے حکومت پنجاب کی منظوری کے بعد اور تمام سٹیک ہولڈرز کی مشاورت سے تمام صحت کی سہولیات فراہم کرنے والے اداروں کے لئے کم از کم خدمات کے معیار طے کر کے مشتہر کر دیئے ہیں۔ اور ان پر عملدرآمد کی دیکھ بھال کرنے کے لئے نظام وضع کر دیا گیا ہے۔ اور اب تک تسلی بخش عملدرآمد کے بعد 8,522 اداروں کو ریگولر لائسنس جاری کر دیا گیا ہے۔ صحت کی سہولیات کو بہتر بنانے کے لئے 20,375 سہولیات فراہم کرنے والے اداروں (ہسپتال / کلینک / لیبارٹریز / ہومیو پیتھک / طب کلینک) کی inspection کی گئی ہے۔ عطائیت کے خاتمے کے لئے ریگولیشن جاری کئے گئے ہیں اور اب تک 53,337 عطائیت کے اڈوں کو سر بمہر کیا گیا ہے اور ہزاروں عطائیوں کے خلاف کارروائیاں جاری ہیں۔

(د) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن نے اپنے قیام سے اب تک عطائیت کے خاتمے کے لئے انتھک کوششیں کی ہیں۔ اس سلسلے میں اب تک پنجاب بھر میں عطائیت کے مشتبہ 193,724 اڈوں پر چھاپے مارے گئے، جس کے نتیجے میں 53,337 جعلی علاج گاہوں کو سیل کیا گیا۔ ضرورت پڑنے پر بار بار جرم کا ارتکاب کرنے والے دو سو سے زائد عطائیوں کے خلاف پولیس میں مقدمات بھی درج کرائے گئے ہیں۔ عطائیوں کو بھاری جرمانے بھی کئے گئے ہیں۔ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کی ان کارروائیوں کے نتیجے میں 15,580 عطائی عطائیت کو ترک کر کے کوئی دوسرا روزگار شروع کر چکے ہیں اور 7,587 عطائیوں نے عطائیت کو ترک کرنے کے اقرار نامے پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کے شعبہ انسداد عطائیت میں جمع کرائے ہیں۔ مزید برآں یہ بات بھی سامنے آئی کہ پنجاب ہیلتھ

کیئر کمیشن کی کاروائیوں کے خوف سے 13,364 عطائی اپنے اڈے نامعلوم جگہوں پر منتقل کر چکے ہیں۔ جن کو تلاش کر کے ان کے خلاف کارروائیوں کا سلسلہ جاری ہے۔ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کی وجہ سے عطائیت پر بہت حد تک حوصلہ شکنی ہوئی ہے۔ اب عطائی سرعام بورڈ لگا کر کام کرنے کی جرات نہیں کرتے بلکہ گھروں میں چھپ کر یا کسی تعلق دار ڈاکٹر کا نام استعمال کر کے کام کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو بھی تلاش کر کے قانون کی گرفت میں لایا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے بہت کم مدت میں قلیل عملے کے باوجود پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کی انسداد عطائیت کی کارکردگی نا صرف مثالی ہے بلکہ وہ حکومت کی رٹ قائم کرنے میں بھی کافی حد تک کامیاب رہا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں نے ایک بات کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! یہاں پر بات کرنے کی تو کوئی provision نہیں ہے آپ تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں)

جی، ملک صاحب! آپ بات کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! آپ کی دریادلی کا شکریہ۔

(اذانِ مغرب)

جناب چیئرمین: میں سیکرٹریٹ کو کہتا ہوں کہ وہ اس کو technically دیکھ لے۔ بہت شکریہ۔ اس سے پہلے کہ ہم Call Attention Notices لیں۔ یہ ہاؤس جب سے بنا ہے Women Caucus کی تشکیل نہیں ہو پائی۔ میں محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور سے کہوں گا کہ وہ اپنی motion ایوان میں پیش کریں۔

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR WOMEN DEVELOPMENT (Ms Salma Saadia Temur): Thank you Mr Chairman! Before moving the motion let me apprise the House that the Provincial Assembly of the Punjab recognized the need for formal structure to support the political parties special and representation of

women in the legislative procedure. Therefore, it is expedient to establish a women parliamentarian caucus in the Assembly. The Caucus will enhance the role of women in governance, advocate for gender equality and ensure that the women perspectives are integrated in all legislative decisions as they represent approximately half of the total population of Punjab i.e. 62.6 million.

MOTION

ESTABLISHMENT OF WOMEN PARLIAMENTARIAN CAUCUS

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR WOMEN DEVELOPMENT (Ms Salma Saadia Temur): Mr Chairman! I move:

> "That the Women Parliamentarian Caucus be established at the Provincial Assembly of the Punjab consisting of all women members of Punjab Assembly. The honorable Speaker may nominate a select group from the Caucus to formulate the rules of the Caucus. The Women Development Department Punjab and the Punjab Commission of Status of Women shall extend possible support to the said parliamentary Caucus." Thank you very much.

MR CHAIRMAN: The motion moved and the question is:

> "That the Women Parliamentarian Caucus be established at the Provincial Assembly of the Punjab consisting of all women members of Punjab Assembly. The honorable

Speaker may nominate a select group from the Caucus to formulate the rules of the Caucus. The Women Development Department Punjab and the Punjab Commission of Status of Women shall extend possible support to the said parliamentary Caucus." Thank you very much.

(The motion was carried and Women Parliamentary Caucus Stood established)

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب چیئرمین: اب ہم Call Attention Notices لیتے ہیں۔ پہلا Call Attention Notice محترمہ راحیلہ خادم حسین کا ہے، جی محترمہ!

سرگنگارام ہسپتال کے ملازم کی بچی سے زیادتی کی کوشش سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ بیان فرمائیں گی کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سٹی 42 نیوز چینل مورخہ 19۔اگست 2024 کی خبر کے مطابق سرگنگارام ہسپتال کے ملازم کی پانچ سالہ بچی کے ساتھ زیادتی کی کوشش کی گئی، کیا ملزم کو گرفتار کر لیا گیا ہے وضاحت بیان فرمائی جائے۔

(ب) اس واقعہ کی ایف آئی آر کس تھانہ میں درج کی گئی ہے نیز پولیس نے اس واقعہ کے ملزم کو پکڑنے کے لئے اب تک کیا کارروائی کی ہے مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر پارلیمانی امور!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب چیئرمین! سٹی 42 نیوز چینل میں مورخہ 19۔اگست 2024 کے خبر کے متعلق مقدمہ نمبر 1607/2024 مورخہ 20-8-2024 بجرم 509B/511/376 تھانہ سول لائن میں درج رجسٹر ہو چکا ہے اور ملزم گرفتار ہو چکا ہے۔

اس واقعہ کی FIR تھانہ سول لائن میں درج ہو چکی ہے جس کی پراگرس رپورٹ ہمراہ لف ہے۔ مختصر حالات مقدمہ اس طرح ہیں کہ مقدمہ مندرجہ بالا درج رجسٹر ہو کر تفتیش بذریعہ صابر حسین ASI انوسٹی گیشن تھانہ سول لائن لاہور عمل میں لائی گئی، جس نے ابتدائی حالات درج ضمنی کئے جس نے جرم 376/511 ت پ کیا بعد ازاں تفتیش مقدمہ میرے سپرد ہوئی اور دریافت مدعی کا ملاحظہ موقع کر کے نقشہ موقع مرتب کیا۔ ملزم مسمی عابد حسین کو حسب ضابطہ گرفتار کر کے پیش عدالت کر کے 4 یوم کا جسمانی ریمانڈ حاصل کیا۔ ملزم کا potency test کروایا، متاثرہ مقدمہ ہذا حباد ختر جاوید اقبال کی والدہ عطیہ جاوید زوجہ جاوید اقبال سکنہ بند روڈ لاہور کا بیان زیر دفعہ 161 ض ف علیٰحدہ مرتب کر کے لف مثل کیا گیا اور بعد ازاں پیش عدالت کر کے بیان زیر دفعہ 164 ض ف روبرو مجسٹریٹ قلم بند کروایا گیا۔ جس میں متاثرہ کی والدہ نے بیان کیا کہ میں عاقلہ بالغہ ہوں اور اپنے اچھے برے کا سمجھتی ہوں۔ مورخہ 20-8-2024 کو جو مقدمہ درج ہوا ہے غلط فہمی کی بناء پر ہوا ہے۔ میں اپنی بیٹی کا میڈیکل نہ کروانا چاہتی ہوں۔ اس کو کسی نے اغوا نہ کیا ہے اور نہ اس کے ساتھ کسی نے زیادتی کی ہے۔ مقدمہ جھوٹا اور بے بنیاد ہے اس کو خارج کر دیا جائے۔ مجھے کوئی اعتراض نہ ہے۔ مورخہ 31-8-2024 کو ملزم مسمی عابد مسیح ولد سلیم مسیح کو پیش عدالت کر کے discharge کروایا گیا۔ چونکہ متاثرہ مقدمہ حباد ختر جاوید اقبال بعمر 6 سال کی والدہ عطیہ جاوید زوجہ جاوید اقبال کے بیان 164 ض ف کی روشنی میں مقدمہ ہذا قابل اخراج پایا گیا۔ مورخہ 3-9-2024 کو مثل مقدمہ جناب SHO صاحب کے پیش کر کے اخراج رپورٹ مرتب کرائی گئی۔

جناب چیئرمین: محترمہ! کیا آپ جواب سے مطمئن ہیں؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب چیئرمین! میں اس جواب سے مطمئن ہوں۔ یہ خبر جب آئی تھی تو یقینی طور پر انڈیا میں بڑا ہولناک واقعہ ہوا تھا جس کے بعد پاکستان میں بھی بڑی تشویش پھیل گئی تھی۔ میں فیصل کامران DIG آپریشن لاہور کی شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے فوری طور پر اس پر action لیا اور اس کی پوری investigation کی اور اس کی رپورٹ بھی اسمبلی کے اندر بھجوائی۔ ہم ان کے جواب سے پوری طرح مطمئن ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! کیا آپ کو جواب کی سمجھ آئی ہے۔ آپ دیانتداری سے بتائیں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر صاحب نے صحیح جواب دیا ہے۔ میں نے بڑے غور سے جواب سنا ہے۔ مجھے سمجھ آیا ہے۔ آپ تشریف رکھیں اور مجھے اگلے مرحلے پر جانے دیں۔

اگلا توجہ دلاؤ نوٹس جناب محمد اویس کا ہے۔ جی، اویس صاحب!

شیخوپورہ: چوکی کوٹ نور شاہ کے انچارج اور دیگر اہلکاران کا خاتون پر تشدد سے متعلقہ تفصیلات

جناب محمد اویس: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللھم صَلِ علیٰ محمد و علیٰ آلِ محمد۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ کیا وزیر اعلیٰ ارزراہ بیان فرمائیں گی کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ متعدد نیوز چینلز کی مورخہ 17۔اگست 2024 کی خبر کے مطابق ضلع شیخوپورہ فیروزوالا کے علاقہ پولیس سٹیشن فیکٹری ایریا کی چوکی کوٹ نور شاہ کا SHO رانا سجاد اور پولیس اہلکاران نے خاتون پر بہیمانہ تشدد کیا جس سے اس کا نو ماہ کا بچہ پیٹ میں ہی دم توڑ گیا۔

(ب) کیا اس کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اگر ہاں تو اس کی تفتیش کی موجودہ صورتحال سے آگاہ فرمائیں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر پارلیمانی امور!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب چیئرمین! معاملے کی بابت قبل ازانکوائری بذریعہ ایڈیشنل ایس پی شیخوپورہ عمل میں لائی جا چکی ہے۔ انکوائری آفیسر نے تمام متعلقین کو طلب کر کے مفصل انکوائری عمل میں لائی جو دوران انکوائری علی رضا خاوند طیبہ بی بی نے زبانی طور پر بتلایا کہ اس کی بیوی کا گزشتہ برس بھی سات ماہ بعد حمل ضائع ہو گیا تھا اور اس کی بیوی کو اٹھراہ کی بیماری ہے اور اس مرتبہ بھی آٹھ ماہ بعد بیماری کی وجہ سے اس کی بیوی کا حمل ضائع ہوا ہے اور مسمی سلامت علی محلے دار کی موجودگی میں تحریری اسٹام دے دیا ہے کہ اس کی بیوی پر کسی اہلکار نے تشدد نہ کیا ہے اور نہ ہی پولیس تشدد کی وجہ سے اس کی بیوی کا حمل ضائع ہوا ہے وہ کسی پولیس آفیسر کے خلاف کوئی کارروائی نہ کروانا چاہتا ہے مزید

بر آں طیبہ بی بی کو میڈیکل کروانے علاقہ مجسٹریٹ فیروزوالا کی عدالت میں پیش کیا گیا جہاں پر اس نے بیان دیا کہ وہ اپنا میڈیکل نہ کروانا چاہتی ہے جس پر معزز عدالت نے درخواست برائے اجازت میڈیکل مسترد کر دی اور آپ نے پوچھا تھا کیا اس کا مقدمہ درج کیا گیا اور اس کی تفصیل اور موجودہ صورتحال سے آگاہ کریں تو جی نہیں اس واقعے کی بابت کوئی مقدمہ درج نہ ہوا تاہم اس کی تفصیل اس میں بتادی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، اویس صاحب!

جناب محمد اویس: جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ آپ نے بھی جواب سنا ہے اس ایوان میں موجود تمام اراکین نے بھی یہ جواب سنا ہے۔ کیا اس انکوائری کے اندر کوئی ڈاکٹر موجود تھا؟ اگر ڈی پی او نے انکوائری خود سے کی ہوتی تو میں شاید agree کر جاتا، جس ایس پی صاحب نے انکوائری کی ہے کیا انہوں نے میڈیکل بورڈ بٹھایا تھا کہ اس کا پچھلے سال بھی بچہ کس طرح سے فوت ہوا تھا۔ یہ ظلم ہے اگر میں اللہ کے ناموں کے نیچے نہ کھڑا ہوتا تو شاید میں جواب سے agree کر جاتا، وہ نو مہینے کا بچہ اس دنیا میں آنے سے پہلے قتل ہو گیا ہے اس کی دل کی دھڑکن چل رہی تھی یہ سیدھا سیدھا 302 کا پرچہ ایس ایچ او فیکٹری ایریا اور چوکی انچارج پر ہونا چاہئے تھا اور جب تک وہ اپنے عہدوں پر موجود تھے تب تک اس کی انکوائری کیسے ہو سکتی تھی۔ میری اس ایوان سے یہ گزارش ہے یہ interlay non-political matters ہے۔ اللہ کی ذات گواہ ہے مجھے نہیں پتا کہ اس خاتون نے (ن) لیگ کو ووٹ دیا تھا یا پی ٹی آئی کو ووٹ دیا تھا۔ آپ کی چیئر سے میں یہ سوال کرتا ہوں میری گزارش ہے کہ اس پر فوری طور پر ایک کمیٹی تشکیل دی جائے اور اس کی سخت انکوائری کی جائے ان چیزوں کو میڈیکلی بھی چیک کیا جائے اور پولیس کو بھی بلایا جائے اور جب تک وہ پولیس آفیسر ایس ایچ او فیکٹری ایریا اپنے عہدے پر موجود ہے یہ ایوان بھی اگر کوشش کر لے تو میرا خیال ہے کہ انکوائری نہیں ہو سکتی ہے۔ آپ رولنگ پاس کریں کہ اس کو فل فور عہدے سے ہٹایا جائے۔ آپ کے سامنے میں اللہ کو حاضر ناظر جان کر کہہ رہا ہوں کہ مجھے نہیں پتا وہ کس کی ووٹر تھی وہ اس سائیڈ کی ووٹر تھی یا میری ووٹر تھی۔

جناب چیئرمین! سوال صرف اتنا ہے کہ اس بچے کی دل کی دھڑکن موجود تھی نو مہینے اس ماں نے اس کو اپنے پیٹ میں پالا تھا۔ اس معاملے پر احتجاج بھی کیا گیا اور سڑکیں بلاک کی گئیں آج تک اس احتجاج کا کہاں پر نوٹس لیا گیا ہے؟ وہاں پر سینکڑوں لوگ جمع ہوئے ہیں جنہوں نے سڑکوں کو بند کیا اور ان پر تشدد بھی کیا گیا ہے۔ آج میں اس رپورٹ سے بالکل Disagree کرتا ہوں اور میں آپ کی چیئر سے یہ سوال کر رہا ہوں کہ آج کم از کم ہم اس ایوان میں آئے ہیں تو عوام کو تھوڑا سا انصاف بھی فراہم کرنا چاہئے بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب چیئرمین! یہاں پر ڈی پی او تشریف فرما ہیں وہ شیخوپورہ سے تشریف لائے ہوئے ہیں اگر Further details جاننا چاہتے ہیں کیونکہ دیکھیں مجھے تو جو جواب بھیجا گیا ہے اس کے مطابق تو یہ ہے کہ انہوں نے خود مقدمہ نہیں کیا اگر ان کا یہ جواب دیکھا جائے، خاتون کو مجسٹریٹ کے پاس بھی پیش کیا گیا یہاں پر آپ اس میں دیکھیں کہ مزید برآں طیبہ بی بی کو میڈیکل کروانے علاقہ مجسٹریٹ فیروزوالا کی عدالت میں پیش کیا گیا جہاں پر بھی اس نے بیان دیا کہ وہ اپنا میڈیکل نہ کروانا چاہتی ہے جس پر معزز عدالت نے درخواست برائے اجازت میڈیکل مسترد کر دی ایک تو یہ مؤقف کہ عدالت میں بھی پولیس ان محترمہ کو لے کر گئی تو انہوں نے وہاں پر بھی کہا کہ میڈیکل کرواتی تو پتا چلتا اور دوسرا انہوں نے یہ کہا جو پولیس کی مد میں انہوں نے پہلے بات کی ہے وہ بھی میں دوبارہ بتا دیتا ہوں اس میں انہوں نے کہا کہ ان کے شوہر کی طرف سے یہ شروع میں کہا کہ اس کی جو انکوائری تھی وہ ایڈیشنل ایس پی نے کی تھی جو اس جواب میں لکھا ہوا ہے کہ ایڈیشنل ایس پی شیخوپورہ انکوائری عمل میں لائی جا چکی ہے انکوائری آفیسر نے تمام متعلقین کو طلب کر کے مفصل انکوائری عمل میں لائی جو دوران انکوائری علی رضا خاوند طیبہ بی بی جو خاتون جن کے بارے میں یہ بات ہو رہی ہے یہ زبانی طور پر بتلایا کہ اس کی بیوی کا گزشتہ برس بھی سات ماہ بعد حمل ضائع ہو گیا تھا اس کی بیوی کو اٹھراہ کی بیماری ہے اور اس مرتبہ بھی آٹھ ماہ بعد بیماری کی وجہ سے اس کی بیوی کا حمل ضائع ہوا ہے اور مسمی سلامت علی جو ان کا محلے دار ہے اس کی موجودگی میں تحریری اشٹام دے دیا ہے کہ اس کی بیوی پر کسی اہلکار نے

تشدد کیا ہے اور نہ پولیس تشدد کی وجہ سے اس کی بیوی کا حمل ضائع ہوا ہے وہ کسی پولیس آفیسر کے خلاف کوئی کارروائی نہ کروانا چاہتا ہے۔ یعنی کہ پولیس کے بارے میں بھی وہ کوئی کارروائی نہیں کروانا چاہتے اگر تو معزز ایم پی اے صاحب کا ان سے کوئی رابطہ ہے اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ان پر کوئی دباؤ ہوا ہے اور کوئی اس طرح کی چیز ہوئی ہے کیونکہ وہ کہہ رہے ہیں پولیس کے بارے میں بھی کارروائی نہیں کرنا چاہتے تھے اس کے باوجود پولیس ان کو میڈیکل کے لئے مجسٹریٹ کی عدالت میں لے کر گئی تو وہاں بھی جا کے انہوں نے کہا ہم نے میڈیکل نہیں کروانا تو اب یہ جیسے کہتے ہیں ڈی پی او صاحب بھی یہاں پر موجود ہیں تو میں ان کو ڈی پی او کے ساتھ بٹھا دیتا ہوں وہ ان کو further explain کر دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: رانا صاحب آپ تشریف رکھیں جو mover ہیں پہلا حق ان کا ہے۔

جناب محمد اویس: جناب چیئرمین! آپ سینئر پارلیمنٹیرین ہیں اور اس ایوان میں بہت دفعہ آ چکے ہیں۔ آپ کو پتا ہے پولیس بیان حلفی کس طریقے سے لکھواتی ہے۔ اگر انہوں نے یہ نہیں کیا تھا تو اس واقعہ کو نیوز چینلز نے لائیو رپورٹ کیا اور سڑکوں پر احتجاج ہوا ہے روڈز بلاک کی گئی تھیں۔ آپ بھی جانتے ہیں ہماری پولیس یہ بیان حلفی کس طریقے سے لئے جاتے ہیں۔ اگر امریکن پارلیمنٹ CIA chief کو question کر سکتی ہے تو میری آپ سے گزارش ہے ہاؤس کی کمیٹی تشکیل دی جائے اور ہم اس ایس ایچ او کو بھی بلائیں ہم اس ڈی ایس پی کو بھی بلائیں اور ان کو بلا کر اس چیز کو دیکھ لیتے ہیں۔ ڈی پی او صاحب موجود ہیں آپ ان کو بھی اس کمیٹی کا ممبر بنائیں۔

جناب چیئرمین: اچھا آپ اویس صاحب بیٹھ جائیں۔ وزیر پارلیمانی امور! ہم اس حوالے سے ایک کمیٹی بنانے جا رہے ہیں جس کو آپ ہیڈ کریں گے آپ کے ساتھ اس میں ایک ممبر محمد اویس ایم پی اے اور رانا محمد اقبال خان جو اس ہاؤس کے سابق سپیکر ہیں وہ بھی اس کمیٹی کے ممبر ہوں گے۔ یہ تین رکنی کمیٹی باقاعدہ اس issue کو اچھے طریقے سے دیکھے گی کہ کتنے پریشر میں آ کر اس مقدمہ کو واپس لیا گیا ہے۔ اس کا جو جواب آیا ہے کیا وہ genuine ہے۔ یہ کمیٹی ان تمام چیزوں سے اس معزز ہاؤس کو آگاہ کرے گی۔ بہت شکریہ آپ تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! آپ کی کمیٹی پہلے بھی موجود ہے۔

جناب چیئرمین: اس Specific issue کے لئے میں نے الگ کمیٹی بنادی ہے آپ تشریف رکھیں۔ جی، اویس صاحب!

جناب محمد اویس: جناب چیئرمین! میری صرف گزارش یہ ہے کہ آپ کو بھی اندازہ ہو گیا ہو گا کہ جس طریقے سے ایس ایچ او کی جانب سے پریشرائز کیا جارہا ہے۔

جناب چیئرمین: اویس صاحب آپ اس کمیٹی کی رپورٹ کا تھوڑا انتظار کر لیں اس ایشو کو ان شاءاللہ تعالیٰ ایسے نہیں جانے دیں گے۔ اس کمیٹی میں رانا اقبال صاحب، جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن اور آپ تینوں ہی بڑے Honorable ممبر ہیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب چیئرمین! اگر ہمارے معزز رکن کا اس فیملی سے کوئی رابطہ ہے یا بات ہوئی ہے تو بالکل کمیٹی میں بھی ان کو۔۔۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! یہ کمیٹی اس لئے بنائی ہے کہ وہاں پر آپ اویس صاحب سے ساری چیزیں پوچھ سکتے ہیں۔ جو سوال یہاں کر رہے ہیں وہ کمیٹی میں کریں اور کمیٹی 15 دنوں کے اندر اندر اپنی رپورٹ اس ہاؤس میں پیش کرے گی۔ اب یہ دونوں توجہ دلاؤ نوٹسز dispose of کئے جاتے ہیں۔

جناب غضنفر عباس: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: چھینہ صاحب ابھی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ملے گا کیونکہ۔۔۔

جناب محمد حسان ریاض: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب امجد علی جاوید: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

تحاریک استحقاق

جناب چیئرمین: آپ حضرات تشریف رکھیں کیونکہ اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں اور اس کے بعد آپ کو موقع دیا جائے گا۔ جو دوست یہاں پر اجلاس کے شروع ہونے پر آئے ہیں، جو late آئے ہیں ان کے لئے نہیں جو وقت پر آئے ہیں ان کے لئے کہ سپیکر صاحب نے شروع میں ہی اس ہاؤس کو آگاہ کیا کہ ابھی بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں حکومت اور اپوزیشن کے ارکان نے یہ مل کر طے

کیا ہے کہ پوائنٹ آف آرڈرز لئے جائیں گے لیکن ان کا ایک ہی وقت مقرر ہو گا جو routine کے بزنس کے بعد مقرر ہو گا یعنی ابھی ہم second last ایجنڈے تحاریک استحقاق پر جا رہے ہیں تو اس کے بعد ایک بزنس مزید ہے پھر پوائنٹ آف آرڈر ہوں گے۔

(اس مرحلے پر جناب سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: سمیع اللہ صاحب بالکل درست بات کر رہے ہیں کیونکہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی کا آج کا فیصلہ ہے جو right forum ہے۔ وہ سپیکر کے اس conduct کو بھی تھوڑا سا راستہ دے دیتا ہے اور اچھی بات ہے کہ آپ نے پہلے بزنس کے متعلق فیصلہ کیا ہے جو بڑی appreciable ہے۔ جناب ممتاز علی کی تحریک استحقاق نمبر 2024/17 ہے۔ جی، ممتاز صاحب!

رحیم یار خان: شیخ زید ہسپتال کے ایم ایس کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ ناروا سلوک

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں حال ہی وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میرے حلقہ کی ایک غریب مریضہ سرداراں مائی جو شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں علاج معالجہ کی غرض سے داخل تھی۔ ان کے لواحقین نے مجھ سے رابطہ کیا کہ ہسپتال کی انتظامیہ مریضہ کی دیکھ بھال اور علاج پر توجہ نہیں دے رہی۔ اس بابت میں نے 8۔ مئی 2024 کو ایم ایس شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان ڈاکٹر راؤ امجد علی کو اپنے موبائل سے فون کیا اور اپنا تعارف بطور ممبر پنجاب اسمبلی کرایا اور کیس پر بات کرنا چاہی تو موصوف نے تحکمانہ لہجہ میں کہا کہ میں کسی ایم پی اے کو نہیں جانتا ہم اپنی مرضی سے علاج کرتے ہیں۔ آپ کون ہوتے ہیں مجھے ہدایت دینے والے؟ اس کے بعد میری مزید کوئی بات سنے بغیر ایم ایس موصوف نے فون کال کاٹ دی اور اس مریضہ کو جو وارڈ نمبر 20 بیڈ نمبر 31 پر زیر علاج تھی، اسے بغیر علاج کے ہی اسی دن ہسپتال سے ڈسچارج کر دیا اور ان میں سے ایک مریضہ فوت ہو گئی جبکہ دوسری کو زبردستی ڈسچارج کر دیا گیا۔

جناب سپیکر! ایم ایس کے اس عمل سے نا صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 2024/22 جناب اسد عباس کی ہے۔ جی، اسد عباس صاحب!

جناب اسد عباس: جناب سپیکر! میں پہلے بھی دو دفعہ پڑھ چکا ہوں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ایک تحریک استحقاق 60 ایم پی ایز نے دستخط کر کے جمع کروائی تھی لیکن اس کا پتا ہی نہیں چل رہا۔

جناب سپیکر: وہ تحریک استحقاق کہاں ہے جس کے 60 ایم پی ایز signatories ہیں؟ Where is that Privilege Motion میرے پاس لائیں جس پر 60 ایم پی ایز صاحبان کے دستخط ہیں۔ جی، اسد عباس صاحب!

جناب اسد عباس: جناب سپیکر! یہ تحریک استحقاق میں دو دفعہ پہلے بھی پڑھ چکا ہوں جسے آپ نے کمیٹی کو refer کیا تھا لیکن ابھی تک کوئی ایکشن نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: اسد صاحب! کمیٹی کی میٹنگ ہوئی ہے؟

جناب اسد عباس: جناب سپیکر! جون کی بات ہے اور چار مہینے گزر گئے ہیں۔ ہمارا یہ حال ہے تو عوام کا کیا حال ہو گا؟

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ ایسا نہیں ہوتا۔ آپ تشریف رکھیں اور بات یہ ہے کہ آپ کا جو بزنس سپیشل کمیٹی کو refer ہوا ہے تو اسمبلی سیکرٹریٹ میں سپیشل کمیٹی کی میٹنگ کو آپ کو pursue کرنا چاہئے تھا۔ اب استحقاقات کمیٹی form ہو گئی ہے تو اس کے ایجنڈے پر آپ اسے لے کر آئیں اور کمیٹی کی میٹنگ رکھوائیں۔ آپ چیئرمین سے ملیں اور آپ کے honorable members کی equal representation اس کے اندر ہے تو you should be going there اور اس کے بعد رپورٹ لے کر آئیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ استحقاق کمیٹی میں case prove ہو اور اس پر ایکشن نہ ہو it's out of question تو اب آپ نے اسے pursue کرنا ہے۔ تحریک پڑھ لینا ایک حصہ ہے اور اگلا کام کمیٹی کے پاس ہے تو آپ کمیٹی میں اسے pursue کریں if it is readout once تو پھر دوبارہ اسے نہ پڑھیں۔ اگلی تحریک استحقاق محترمہ صائمہ کنول کی ہے۔۔۔ تشریف فرما نہ ہیں لہٰذا اسے pend کیا جاتا ہے۔

ڈائریکٹر جنرل پارلیمانی امور(خالد صاحب)I need that Privilege Motion جس پر 60/65 ایم پی ایز کے دستخط ہیں before this is concluded اگلی تحریک استحقاق محترمہ نادیہ کھر کی ہے۔جی، محترمہ!

کوٹ ادو ڈی ایس پی سناواں کی معزز خاتون رکن اسمبلی سے بد تمیزی

محترمہ نادیہ کھر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میرے حلقہ میں پار کو اور تھرمل پاور کے تقریباً 15 ڈپو اور ملز ہیں لیکن یہاں کے مقامی لوگوں اور ان کے بچوں کو ان اداروں میں ملازمتیں نہیں دی جاتیں جبکہ ان اداروں کے کنٹریکٹ میں شامل ہے کہ یہ مقامی لوگوں کو ملازمتوں میں ترجیح دیں گے لیکن سندھ و بلوچستان کے لوگوں کو ترجیح دی جارہی ہے اور مقامی لوگوں کو درجہ چہارم سویپر / سینٹری ورکرز بھرتی کیا جاتا ہے جو معاہدہ کی خلاف ورزی اور مقامی لوگوں کے ساتھ سراسر ظلم و زیادتی ہے۔ میرے حلقہ کے لوگوں نے تھرمل پاور، پار کو ڈپو، ملز انتظامیہ کے اس ناروا سلوک کے خلاف احتجاج کیا کیونکہ یہ میرے حلقہ کے لوگوں کا جائز مطالبہ ہے اس لئے ان سے اظہار یکجہتی کے لئے میں اپنے شوہر کے ہمراہ مورخہ 2۔ ستمبر 2024 بروز سوموار سہ پہر 3 بجے ان کے احتجاج میں پہنچی لیکن وہاں پر موجود ڈی ایس پی سناواں کوٹ ادو ملک اکبر نے مجھ سے بد تمیزی کی، میرے شوہر اور پر امن مظاہرین کو زبردستی پولیس وین میں ڈال کر لے گئے اور ان کے خلاف جھوٹی ایف آئی آر دے دی۔ ڈی ایس پی سناواں ملک اکبر اور پولیس اہلکاروں نے مجھے بہت ہراساں کیا لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرارداد دیتے ہوئے استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں اس بات پر خوش ہوں کہ میرے سامنے اس وقت ملک احمد خان صاحب ہیں کیونکہ مجھے لگتا ہے کہ آپ بہتر طور پر میرے جذبات کو سمجھ پائیں گے۔ میرے حلقہ پی پی۔277 قصبہ گجرات میں پار کو ہے جو ہمارے ملک کا قومی اثاثہ ہے، تھرمل پاور ہے جہاں پر 15 سے زیادہ ڈپوز ہیں، شوگر ملیں ہیں لیکن وہاں کے لوگوں کو بڑی شکایت ہے کہ

وہاں پر سندھ اور بلوچستان کے بچوں کو jobs دی جاتی ہیں مگر مقامی لوگوں کو نہیں دی جاتیں جبکہ ان کے کنٹریکٹ میں یہ بات شامل ہے۔ بے شک ہم یہ نہیں کہتے کہ صرف ہمیں ہی jobs دیں لیکن کوئی percentage بتادیں کہ اتنی percentage ہے جس پر ہم ہر درجے کی jobs انہیں دیں گے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں گی کیونکہ ہمارے پاس اس وقت آپ کا breech of privilege کا مسئلہ زیر غور ہے جو ایک ڈی ایس پی نے commit کی ہے تو میں اسے کمیٹی کو refer کر دیتا ہوں جہاں آپ اپنا case prove کریں۔ جی، منسٹر صاحب! Should it be referred to the committee?

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

محترمہ نادیہ کھر: جناب سپیکر! مجھے اپنی بات مکمل کر لینے دیں۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ آپ نے جو مانگنا ہے وہ میں نے دے دیا ہے (قہقہہ) چلیں، آپ بولنا چاہتی ہیں تو بات کر لیں۔

محترمہ نادیہ کھر: جناب سپیکر! میری آپ سے یہ request ہے کہ میں نے وہاں پر احتجاج کرنے والے اپنے حلقے کے بچوں کے ساتھ اس احتجاج میں صرف شرکت کی ہے اور ہم ایک جگہ ٹھہر کر احتجاج کرنا چاہ رہے تھے اور اپنا احتجاج ریکارڈ کروانا چاہ رہے تھے لیکن اس پر ڈی ایس پی اور ان کی پوری ٹیم نے اتنی زیادہ بدتمیزی کی اور مسلسل وہ بولتے رہے ہیں جبکہ مجھے بولنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ میرے سامنے 14 بندوں کو جن میں میرے خاندان کے 7/6 لوگ تھے اور باقی سارے معزز لوگ تھے جن میں بزرگ اور طلباء بھی تھے جنہیں وہ اٹھا کر لے گئے ہیں، کچھ بچوں کو تھپڑ بھی مارا، میرے پاس ویڈیوز ہیں میرے شوہر کے ساتھ بدتمیزی کی، جب سارا واقعہ ختم ہو چکا تھا تو ان کو بات ختم کر دینی چاہئے تھی۔ جب میں کسی اور کی گاڑی میں بیٹھی تو 20 سے 25 پولیس اہلکاروں نے میری گاڑی کو گھیر لیا اور مجھے ہراساں کرتے رہے کہ آپ ہماری گاڑی میں تھانے جائیں۔ میں نے انہیں کہا کہ میں جاؤں گی اور ضرور جاؤں گی اور میں سیدھا تھانے جا رہی ہوں لیکن اپنی گاڑی میں جاؤں گی۔ انہوں نے میرا سیل فون بھی کھینچنے کی کوشش کی۔۔۔

جناب سپیکر: جی،thank you، آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے ہم آپ کا matter Privilege Committee کو refer کرتے ہیں اور اگر یہ واقعہ ایسا ہی ہوا تو Privilege Committee اپنی رپورٹ پیش کرے گی تو پھر اس پر ان شاءاللہ جو مناسب ہو گا وہ ہو گا۔

محترمہ نادیہ کھر: جناب سپیکر! میں آخری بات یہ کروں گی کہ ہم شریف لوگ ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: Please اب آپ تشریف رکھیں، ابھی آپ کا بڑا بزنس پڑا ہے۔ آپ کی لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہے۔ اب آپ مجھے بزنس take up کرنے دیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم Adjournment Motion take up کرتے ہیں پہلی Adjournment Motion No.335/24 جناب محمد ثاقب خورشید، جناب امجد علی جاوید، ملک نوشیر خان انجم لنگڑیال، جناب محمد نعیم اختر خان، جناب محمد یوسف، جناب محمد ایوب خان، رانا محمد سلیم، ملک محمد ارشد، جناب محمود احمد، راؤ کاشف رحیم خان اور جناب محمد سہیل خان زاہد کی طرف سے پیش کی گئی ہے تو میں جناب محمد ثاقب خورشید سے کہتا ہوں کہ وہ اپنی تحریک التوائے کار پڑھ دیں۔

پنجاب بھر میں بلدیاتی اداروں کی جانب سے کرایہ داری پر قائم دکانات کی نیلامی کروانے کی خبر سے دکاندار پریشانی کا شکار

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرنا چاہتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ قومی اخبارات اور الیکٹرانک چینلز کے مطابق حکومت پنجاب کی جانب سے پنجاب بھر بالخصوص وہاڑی میں 75 سال سے بلدیاتی اداروں کی جانب سے کرایہ داری پر قائم دکانات کی از سر نو اوپن نیلامی کروانے کا عوام دشمن فیصلہ کیا گیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق پنجاب بھر میں ضلع کونسلز اور میونسپل کمیٹیز نے اپنی اپنی حدود میں مختلف سڑکوں پر چھوٹے دکانداروں کو اپنی گرہ سے دکانات تعمیر کرنے کی اجازت دی اور اس کا کرایہ ضلع کونسل اور میونسپل کمیٹی روز اول سے وصول کر رہی ہے اور موقع بہ موقع کرایہ کی شرح میں اضافہ بھی کیا جاتا رہا ہے۔ اب

اچانک حکومت نے قیام پاکستان سے کرایہ داری پر قائم دکانات کو از سر نو نیلام کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ متذکرہ بالا دکانات تقریباً75 سال سے قائم ہیں، دکاندار اداروں کے defaulter بھی نہ ہیں۔ موجودہ حکومت جو خود روزگار دینے کے نعرہ پر وجود میں آئی ہے، اب ہزاروں خاندانوں سے ان کا زرق چھیننے، معاشی استحصال کرنے اور بے روزگاری کو عوام پر مسلط کرنے کے اقدامات کرنے جارہی ہے جو کسی صورت قابل قبول نہیں ہے۔ ایسے حالات میں جبکہ مہنگائی کے ہاتھوں تنگ اور بجلی کے بلوں کے ستائے ہوئے لوگ خودکشیاں کرنے پر مجبور ہیں۔ ایسے میں اپنے بچوں کے لئے روزی کمانے والے ان دکانداروں پر بھی روزگار کے دروازے بند کرکے انہیں بھی بچوں سمیت خودکشیوں کی طرف دھکیلا جارہا ہے۔ انجمن تاجران کا کہنا ہے کہ 75 سالوں سے ان دکانات سے حلال رزق کمانے والے تاجروں سے روزگار چھیننا کہاں کا انصاف ہے؟ ان کا کہنا ہے کہ تاجروں کے خلاف ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت سازش کی جارہی ہے اور چند سرمایہ دار چھوٹے تاجروں سے رزق چھیننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس صورتحال سے پنجاب بھر میں بالخصوص وہاڑی اور گردونما کے اضلاع میں بے روزگاری کے ساتھ ساتھ امن وامان کا مسئلہ کھڑا ہونے جارہا ہے جو حکومت کے لئے بہت بڑے بُرے نتائج مرتب کرے گا جس سے تاجران اور سول سوسائٹی میں انتہائی بے چینی اضطراب اور غم وغصہ پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے اور اس کو سپیشل کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ اس پر غور وخوض کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں اس کی تھوڑی سی history بتانا چاہتا ہوں کہ پی ٹی آئی کے وزیراعلیٰ سردار عثمان احمد خان بزدار کے دور حکومت 2019 میں پنجاب حکومت نے یہ notification جاری کیا جس کے مطابق صوبائی حکومت کی پراپرٹیز کی کرایہ داری بذریعہ نیلام عام دینے کا حکم دیا۔ بزدار کابینہ نے یہ notification تاجروں اور دکانداروں کی سیاسی وفاداریاں تبدیل کروانے کے لئے جاری کیا تھا۔ 2019 میں تاجروں کے ہمراہ اس وقت کی اپوزیشن اور موجودہ حکومتی پارٹی کے اراکین اسمبلی نے بھرپور احتجاج کیا تھا۔ بزدار کابینہ اس تاجر کُش نوٹیفکیشن پر عملدرآمد کرانے میں ناکام رہی لیکن اب ہماری حکومت اس نوٹیفکیشن پر عمل کروانا چاہتی ہے۔ ہماری گزارش ہے کہ

اس کو ہاؤس کی سپیشل کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ اس میں کوئی فیصلہ کیا جا سکے اور نیلامی کو یکسر روکنے کا حکم صادر فرمایا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن! آپ اس پر جواب منگوالیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس میں تھوڑا سا sentence add کریں گے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس میں صرف دو تین sentences add کروادیں چونکہ میں اس تحریک کا mover بھی ہوں اور اس میں صرف وہاڑی بالخصوص نہیں بلکہ اس میں ساہیوال بھی ہے میونسپل کارپوریشن ساہیوال اور ضلع کونسل ساہیوال میں بھی یہی اقدام ہو رہا ہے۔ پلیز! یہ سارے پنجاب کا matter take up کر لیں چونکہ اس میں جو آپ کے ایم پی ایز اور ممبرز ہیں اس میں رانا محمد سلیم خانیوال سے ہیں اور راؤ کاشف رحیم خان فیصل آباد سے ہیں تو میں یہ گزارش کروں گا۔۔۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! اس کا جواب آ لینے دیں۔ میں نے میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن سے کہا ہے، اس پر جواب منگواتے ہیں۔ آپ اس پر جواب آنے دیں پھر آگے بات کرتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس میں وہاڑی کی بجائے پنجاب کر لیں۔ میں تو یہ گزارش کر رہا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن صاحب! پلیز، اس میں پنجاب کی حد تک جواب منگوا لیں، اس میں جواب پورے پنجاب کی حد تک منگوالیں کیونکہ سارے movers مختلف ڈسٹرکٹ سے belongs کرتے ہیں اور پیچھے بھی اس بات پر سارے معزز ممبران کھڑے ہو گئے ہیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس میں نیلامی کی تاریخ مقرر کر دی گئی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اگر ایسی صورتحال ہے تو اس نیلامی کو تاوقت مؤخر کر دیا جائے جب تک آپ کے سامنے اس کا پورا جواب نہیں آجاتا۔ آپ ان کو instructions دیں کہ اس نیلامی کو تھوڑے وقت کے لئے مؤخر کر دیں تاکہ بات سمجھ آجائے پھر دیکھتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ شازیہ عابد! آپ اپنی تحریک التوائے کار نمبر 24/337 پڑھیں۔

میو ہسپتال لاہور میں سی ٹی سکین مشین خراب ہونے کی وجہ سے مریض پریشانی کا شکار

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ City-42 نیوز چینل کی خبر کے مطابق پنجاب کی قدیم علاج گاہ میو ہسپتال لاہور میں سی ٹی سکین کی مشین بند پڑی ہے۔ ہسپتال کی اکلوتی مشین سی ٹی سکین کے خراب ہونے کی وجہ سے مریض اس سہولت سے محروم ہوگئے ہیں اور ہسپتال میں داخل مریضوں کو ڈاکٹرز پرائیویٹ ہسپتالوں سے سی ٹی سکین ٹیسٹ کروانے کا کہہ رہے ہیں جبکہ مذکورہ ٹیسٹ مہنگا ہونے کی وجہ سے غریب مریضوں کی پہنچ سے باہر ہے۔ اس وجہ سے دور دراز سے میو ہسپتال میں آئے ہوئے مریضوں میں مایوسی پیدا ہو رہی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! پلیز آپ اس پر جواب منگوالیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رشدہ لودھی): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، مذکورہ تحریک التوائے کار کو pend کیا جاتا ہے۔ محترمہ راحیلہ خادم حسین! آپ کی تحریک التوائے کار پہلے پڑھی جاچکی ہے۔ اب آپ تحریک التوائے کار نمبر 24/345 کو پڑھ دیں۔

مناواں گاؤں کی گلیوں میں سیوریج کا پانی کھڑا ہونے کی وجہ سے مختلف بیماریاں پھیلنے کا خدشہ

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ City 42 نیوز چینل کی خبر کے مطابق مناواں گاؤں کی ابتر صورتحال گلیوں میں سیوریج کا پانی کھڑا ہونے کی وجہ سے گہرے کھڈے پڑے ہوئے ہیں۔ لوگوں کا گلیوں سے گزرنا بھی محال ہے۔ بچے گندے پانی کی وجہ سے سکول نہیں جا رہے۔ مذکورہ گاؤں کی گلیوں میں سیوریج کا گندہ پانی جمع ہونے کی وجہ سے مکھیوں اور مچھروں نے اپنے گھر بنا رکھے ہیں۔ پورے گاؤں میں گندے پانی کی وجہ سے تعفن پھیلا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے گاؤں میں وبائیں بیماریاں ملیریا، ٹائی فائیڈ اور خارش وغیرہ جیسی بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ اس کی وجہ سے علاقے کے لوگ بے حد پریشان ہیں۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر پارلیمانی امور! اس کا جواب منگوالیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، ملک احمد خان صاحب! یہ آپ کی تحریک التوائے کار نمبر 24/348 ہے۔ آپ اسے پڑھ دیں۔

جناب احمد خان: جناب سپیکر! میری چار تحاریک التوائے کار ہیں میں صرف دو پڑھ سکتا ہوں؟

جناب سپیکر: جی، آپ کی تحریک التوائے کار نمبر 24/348 یا 24/349 ہیں۔ ایک تحریک التوائے کار پڑھی جا سکتی ہے۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! آپ پھر میری تین تحاریک التوائے کار کو pend کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جناب احمد خان! آپ کون سی تحریک التوائے کار پڑھنا چاہتے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں تحریک التوائے کار نمبر 24/348 پڑھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، پڑھ دیں۔

لاہور: چلڈرن ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ کے آپریشن تھیٹر بند ہونے کی وجہ سے مریض بچوں کے لواحقین پریشانی کا شکار

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ دنیا مورخہ 20۔اگست 2024 کی خبر کے مطابق "چلڈرن ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ کے تھیٹر بند ہو گئے، لاہور اور صوبہ بھر کے بچوں کی جو سب سے بڑی علاج گاہ چلڈرن ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ کے بھی تھیٹرز بند ہو گئے۔ پانی کی لیکیج اور دیگر وجوہات کی وجہ سے تھیٹرز کو بند کیا گیا۔ حکومت نے کروڑوں روپے خرچ کر کے چلڈرن ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ کے تھیٹرز کو اپ گریڈ کیا تھا۔ اپ گریڈیشن کے دوران ایمرجنسی وارڈ کا سنٹرل اے سسٹم بھی چوری ہو گیا۔ ایمرجنسی وارڈ کے تھیٹر میں نیورو سرجری، جنرل سرجری کے آپریشن کئے جاتے ہیں مگر ہسپتال انتظامیہ نے ایمرجنسی وارڈ کے تھیٹرز بند ہونے کا دروازے پر نوٹس لگا دیا۔ آپریشن زیر التواء ہونے کی وجہ سے مریض بچوں کے لواحقین میں بڑی تشویش پائی جاتی ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر پارلیمانی امور! اس کا جواب منگوالیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، امجد علی جاوید! آپ آج بہت بے تاب ہیں۔ ابھی آپ کیوں کھڑے ہو گئے ہیں ابھی آپ کی باری نہیں آئی۔ جناب علی امتیاز تشریف فرما ہیں؟

جناب علی امتیاز: جناب سپیکر! جی۔

جناب سپیکر: آپ کی اور جناب احمد خان کی ایک jointly moved تحریک التوائے کار نمبر 356/24 ہے آپ اسے پڑھنا چاہ رہے ہیں۔ آپ پڑھ لیں نہیں تو اسے pend کرنا پڑے گا۔ اس کے بعد امجد علی جاوید صاحب آپ کی تحریک التوائے کار ہے۔

لاہور: واسا تعمیر شدہ 3 واٹر ٹینکوں میں مبینہ بے ضابطگیوں کا انکشاف

جناب علی امتیاز: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ دنیا مورخہ 23۔اگست 2024 کی خبر کے مطابق۔ "واسا تعمیر شدہ 3 واٹر ٹینکوں میں مبینہ بے ضابطگیوں کا انکشاف "لاہور بارش کے پانی کو محفوظ بنانے کے لئے واسا کے تعمیر شدہ 3 واٹر ٹینکس میں مبینہ بے ضابطگیوں اور بے قاعدگیوں کا انکشاف ہوا ہے ڈائریکٹوریٹ جنرل نے اپنی رپورٹ میں بے قاعدگیوں کو عیاں کر دیا۔ رپورٹ کے مطابق شیر انوالہ واٹر ٹینک بننے کے باوجود بارش کے دوران اس علاقے میں 14 انچ تک بارش کا پانی جمع رہا کشمیر روڈ پر ٹینک بننے کے باوجود 12 انچ تک جبکہ لارنس روڈ پر 10 انچ تک بارش کا پانی جمع رہا، شیر انوالہ گیٹ واٹر ٹینک پر بروقت فورس مین پائپ نہ بچھائے جانے کا انکشاف ہوا ہے، واٹر ٹینک کی چھت میں ڈالی گئی کنکریٹ میں انجینئرنگ قوانین کو پامال کیا گیا واٹر ٹینک کی سیڑھیوں کی تعمیر میں ناقص میٹریل کا استعمال ڈی جی مانیٹرنگ نے فی الفور ریپیئر کا حکم دیا واٹر ٹینک کی تعمیر کے دوران تعمیر کئے گئے پلرز سے سٹیل اور سریا بھی نظر آتا رہا انڈر گراؤنڈ واٹر ٹینک کی تعمیر کے دوران سیڑھیوں کے ساتھ سیفٹی گرل کا استعمال نہ کیا گیا۔ لارنس روڈ واٹر ٹینک کے چیمبر میں الیکٹرک سٹی کا کام بہتر انداز میں نہ کیا گیا۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر پارلیمانی امور! This one is extremely important.

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جی۔

جناب سپیکر: جی، وزیر پارلیمانی امور! ابھی آپ کے علم میں ہے کہ جب پچھلی بارشیں ہوئی تھیں تو this whole place was flooded with water تو ہم یہاں پر یہ water tanks propose کر رہے ہیں کہ Assembly premises میں بھی بنیں تو اس کی report بڑی important ہو گی، یہ بڑی serious باتیں ہیں تو اس پر kindly تھوڑا emphasis کر کے کیونکہ یہ بہت بڑا project تھا اور اگر اس کی افادیت نہیں ہو رہی تو اس سے شہری زندگی کو بڑا نقصان ہو گا۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، جناب امجد علی جاوید آپ کی دو تحاریک التوائے کار ہیں ایک تحریک التوائے کار نمبر 356/24۔ یہ Lahore College For Women University سے متعلق ہے، اور دوسری پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جیسے آپ نے فرمایا میں اس لئے بے چین تھا کہ میری ایک Adjournment Motion پنجابی مزدوروں کا جو بلوچستان میں قتل ہوا ہے اُس کے حوالے سے میں تحریک پیش کرنا چاہتا تھا لیکن چونکہ Business AdvisoryCommittee---

جناب سپیکر: آپ وہ پڑھنا چاہتے ہیں، وہ تحریک آپ کے ہاتھ میں ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! کل کا اجلاس ہے اُس میں---

جناب سپیکر: ہاں آپ وہ تحریک التوائے کار دے دیں لیکن آپ اُس کو ایسے پڑھیں، ایسے دیکھیں کہ وہاں پر شہید ہونے والے پاکستانی ہیں اور مارنے والے دہشت گرد ہیں۔ اس میں یہ رنگ غالب رہنا چاہئے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اُس کو اس طرح دیکھ لیں گے۔

جناب سپیکر: جناب امجد علی جاوید! ابھی آپ کون سی تحریک التوائے کار لینا چاہ رہے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے دوسری گزارش کرنی ہے کہ ایک پاکستان کی، پنجاب کی نا قابل احتساب سمجھی جانے والی کلاس جو privilege class ہے اُس کی تماہ گاہ جم خانہ کے متعلق میں نے ایک تحریک دی تھی اور جناب نے فرمایا تھا کہ میں اس پر بحث کے لئے وقت دوں گا۔

جناب سپیکر: جناب امجد علی جاوید! ایک لمحہ رکئے، آپ بیٹھ جائیں۔ جی، وزیر پارلیمانی امور! ذرا سانوں غریب عوام دا پرسان حال بنو دسو کیویں کریے؟

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جو جناب دا حکم ہووے۔

جناب سپیکر: تسی دسوتے صحیح۔

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں نے آپ کو ساری details دے دی تھیں، جو مجھ سے پوچھی گئی تھیں۔ وہ تمام details میں نے اُسی سیشن میں دے دی تھیں جب آپ نے کہا تھا کہ میں کسی دن اس پر بحث رکھوں گا، جس طرح معزز ممبر بھی کہہ رہے ہیں اس پر open discussion کریں گے۔

جناب سپیکر: تو اس پر بحث کل کے لئے رکھ لیں، کل جم خانہ کے معاملے کو ایجنڈے پر لائیں، کل صبح اس پر بات کریں گے۔ یہ کتنے پیسے تھے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! 417 روپے تھے۔

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! انہوں نے چار سو کچھ لکھا تھا وہاں پر کوئی پانچ ہزار کچھ روپے تھے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! حالت یہ ہے کہ فیصل آباد میں ایک لائل پور کلب ہے اور جتنی آپ کی bureaucracy ہے، وہ سارے کے سارے کیونکہ اُس کو mange کرنے والے 1962 سے citizen body ہے، وہ کہتے ہیں یہ ناکافی کرایہ دیتے ہیں، اس معاہدے کو cancel کر دیں۔ یہ اتنی بڑی زیادتی والی بات ہے۔ مطلب جو citizens bodies ہیں، ان کی کوئی اہمیت نہیں رہ جائے گی۔ it's very strange situation جس کو آپ کو غور سے دیکھنا پڑے گا۔ کل کے لئے اسے ایجنڈے میں ڈالیں۔ امجد صاحب، آپ اس کلب کی membership میں دلچسپی رکھتے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: نہیں سر، میں interested نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: جناب امجد علی جاوید! میرا خیال ہے، آپ تو اپنے ڈیرے پر غریبوں کے ساتھ بیٹھ کر زیادہ خوش رہتے ہیں، ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جی، بالکل ہمیں وہاں خوشی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، اب آپ اپنی تحریک التوائے کار نمبر 24/356 پڑھ دیں۔

لاہور کالج فار وومن یونیورسٹی لاہور میں مردانہ سٹاف متعین ہونے کی وجہ سے طالبات وخواتین سٹاف عدم تحفظ اور جنسی ہراسگی کا شکار

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کار روائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ لاہور کالج فار وومن یونیورسٹی لاہور خواتین کی تعلیم کے لئے مخصوص یونیورسٹی ہے جس میں صرف انتہائی ضروری صورتحال اور موزوں امیدواروں کی عدم موجودگی میں مردانہ سٹاف بھرتی کیا جا سکتا ہے لیکن اس وقت اس یونیورسٹی میں اکثر کلیدی عہدوں، ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کے عہدوں پر مردانہ سٹاف متعین ہے جس کی وجہ سے اس یونیورسٹی کے قیام کا بنیادی مقصد ہی ختم ہو کر رہ گیا ہے۔ خواتین کے لئے الگ یونیورسٹیز کے قیام کا بنیادی مقصد خواتین کو خصوصی معاشرتی اور سماجی پس منظر کی وجہ سے بلا خوف اور بلا جھجک اور صنفی تحفظ کے ساتھ تعلیم حاصل کرنے کے مواقع فراہم کرنا تھا جو اس یونیورسٹی کی موجودہ صورتحال میں پورا ہوتا مشکل نظر آرہا ہے یونیورسٹی میں قواعد کے برعکس مردانہ سٹاف کی بھرمار کی وجہ سے طالبات اور خواتین سٹاف شدید عدم تحفظ اور uncomfortable اور جنسی ہراسگی کا شکار ہیں مردانہ ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کے خلاف خواتین سٹاف اور طالبات کی جنسی ہراسگی اور بدتمیزی کی متعدد شکایات درج کروانے کے باوجود ان کا کوئی ازالہ نہیں کیا گیا یہاں تک کہ ہراسگی کمیٹی کے چیئرمین جو خود ایک مرد ہیں ان کے خلاف بھی ہراسمنٹ کی شکایات موجود ہیں یونیورسٹی کی موجودہ صورتحال انتہائی تشویشناک ہے جو کسی وقت بھی بڑے حادثے اور سیکنڈل کی شکل اختیار کر سکتی ہے اس صورتحال کی وجہ سے یونیورسٹی کی طالبات وخواتین اساتذہ اور سٹاف میں شدید عدم تحفظ اور خوف و پریشانی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ بہت serious matter ہے لہٰذا اس حوالے سے میرے خیال میں کل منسٹر ایجوکیشن ہاؤس میں آجائیں کیونکہ یہ matter میڈیا پر بھی بہت highlight ہوا ہے کیونکہ لاہور یونیورسٹی آف وومن کا بنیادی مقصد تو یہی تھا کہ یہاں پر it will be all women campus.

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جی، بالکل ایسا ہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! پھر یہ اس طرح کیسے ہو گیا کہ وہاں پر مردوں کو ملازمت دے دی گئی اور وہاں کی جو harassment committee ہے it was an issue it was highlighted in media جس پر بہت سے ripples create ہوئے ہیں، تو میرا خیال ہے کہ اس کو ہم کل تک کے لئے رکھ لیتے ہیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے، میں ہائر ایجوکیشن سے اس حوالے سے جواب لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ منسٹر ایجوکیشن کو convey کریں کہ وہ اس کا جواب لے کر آئیں اور وہ دیکھیں کہ harassment committee کے سربراہ ایک مرد کیسے بیٹھے ہوئے ہیں، اس طرح کیسے ہو سکتا ہے؟ جی، امجد صاحب! Thank you for referring it.

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 24/358 جناب شوکت راجہ کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! میں نے پانچ ماہ پہلے 27۔مئی کو اسی طرح کی ایک تحریک التوائے کار نمبر 235 جمع کروائی تھی ابھی تک اس کا کوئی جواب نہ آیا۔

جناب سپیکر: کیا وہ بھی same subject پر ہی تھی؟

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! جی تقریباً وہ same ہی تھی [**********]

جناب سپیکر: نہیں، ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے۔ راجہ صاحب! آپ بہت پرانے پارلیمانی روایات کے آدمی ہیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ ایشو اس نوعیت کا ہے کہ اس میں جو متاثرین ہیں ان میں سے ایک متاثر جس کا نام اگر آپ کہیں تو میں نام بھی لے لیتا ہوں ظہیر احمد سینئر کلرک تھے ان کی بیوی کی خاوند کو معطل کئے جانے کی وجہ سے صدمے سے death ہو گئی اور لوگ طرح طرح کی مشکلات میں گرے ہوئے ہیں بغیر کسی جرم یا بغیر کسی شوکاز نوٹس کے نوکری سے نکال دیا گیا ہے جبکہ ان کی 30،30 سالہ نوکری میں ایک بھی ان کو شوکاز نوٹس یا ان کے خلاف انکوائری نہیں ہے ،اسی وجہ سے ابھی دو مختلف ڈیپارٹمنٹس ہونے کی وجہ سے یہ تحریک میں نے دونوں ڈیپارٹمنٹس میں جمع کروائی ہے کیونکہ یہ بہت بڑی زیادتی کی گئی ہے اور گزشتہ ہفتے 40،50 آدمی اسمبلی کے باہر بھی حاضر ہوئے تھے اور آپ کی خدمت میں بھی حاضر ہوئے تھے۔ یہ ایک بہت بڑا سنگین مسئلہ ہے میں اس تحریک کو پڑھ دیتا ہوں خدارا اس حوالے سے کوئی وقت مقرر کر کے اسے کسی طرف لگائیں اور اس حوالے سے کوئی سپیشل کمیٹی بنائیں، جن لوگوں کی ظلم وزیادتی یا کوئی embezzlement ہو یا کوئی کرپشن میں ملوث ہوں ان کے لئے کوئی سفارش نہیں ہے لیکن جن کی 30 سالہ نوکری میں کوئی کمپلینٹ نہ ہو اور نہ کوئی شوکاز نوٹس ملا ہو، انہیں بلاوجہ سزا دیں اور ان کی زندگیاں تباہ وبرباد کر دیں، ان کے بچوں نے عید بھوک میں گزاری ہے without show cause notice چار ماہ (120 دن) سے زیادہ معطلی نہیں رہ سکتی چھ، چھ ماہ سے وہ جا رہے ہیں ان کو تنخواہیں تک نہیں مل رہی ہیں اور ان کی فیملیاں تباہ و برباد ہو رہی ہیں اور یہ 500 سے زیادہ خاندان ہیں، پرائمری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ میں تقریباً ڈیڑھ سو خاندان شامل ہے اور اڑھائی سے 300 خاندان سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ میں متاثرہ ہے میں آج پھر یہ تحریک التوائے کار پڑھ دیتا ہوں تو میری یہ گزارش ہے کہ وزیر موصوف سے کہیں کہ اس طرف توجہ دیں اور اس حوالے سے کوئی سپیشل کمیٹی بنائیں اس حوالے سے کوئی دن مقرر کریں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

سابقہ سیکرٹری ہیلتھ کا بلاوجہ سینکڑوں ملازمین کو معطل کر کے تنخواہیں بند کرنا

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی

جائے۔معاملہ یہ ہے کہ سابقہ سیکرٹری، ہیلتھ (جناب علی جان) نے پنجاب بھر کے مختلف اضلاع میں سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کے ماتحت اداروں میں کام کرنے والے ملازمین جن میں فارماسسٹ، اسسٹنٹ، کلرکس، ٹیکنیشن اور درجہ چہارم کے ملازمین جن کی تعداد تقریباً اڑھائی سو ہے کو بلاوجہ، بغیر کسی شکایت، بغیر کسی الزام اور بغیر کسی رپورٹ کے معطل کر کے، ان کی تنخواہیں بند کر کے انہیں سیکرٹری آفس close کر دیا تھا۔ معاملہ صرف ان ملازمین کے سیکرٹری آفس close کرنے تک نہیں رکا بلکہ جو ان تمام ملازمین کو لیٹر جاری کیا گیا اس لیٹر کا نمبر 302/420 لکھا اور اسی لیٹر میں درج تھا کہ یہ ملازمین کسی ہسپتال میں enter نہیں ہو سکتے۔ یہ لیٹر نمبر اور آرڈرز کس بات کی عکاسی کر رہے ہیں؟ کیا اس سے زیادہ کوئی توہین آمیز عمل ہو سکتا ہے؟ کیا یہ ملازمین فراڈ اور قتل کے مقدمات میں ملوث تھے کہ ان کے لیٹر کو یہ نمبر دیا گیا؟ حالانکہ کرپٹ بد دیانت اور نااہل ملازمین اور افسران تو اپنی اپنی سیٹوں پر براجمان ہیں انہیں تو کوئی پوچھنے والا ہی نہیں چونکہ وہ سیکرٹری موصوف کے منظور نظر تھے اور جن بے چاروں کا کوئی والی وارث نہیں تھا انہیں معاشرے میں ذلیل و خوار کر دیا۔ اس ظالمانہ اقدام کی وجہ سے ان متاثرہ ملازمین کے بچوں کی تعلیم رک گئی اگر کوئی بیمار تھا تو اس کا علاج رک گیا حتیٰ کہ ان کے چولہے تک بند ہیں۔ ان ملازمین نے بارہا سیکرٹری موصوف سے استدعا کی کہ اگر ان کے خلاف کوئی الزامات ہیں، کوئی ٹھوس ثبوت ہیں تو انہیں شوکاز جاری کیا جائے ان کی انکوائری کرائی جائے اگر وہ قصوروار ثابت ہوں تو انہیں سزا دیں ورنہ یہ ظلم بند کریں اور انہیں نوکری پر بحال کر کے واپس اپنے اپنے اضلاع میں تعینات کریں لیکن چھ ماہ گزرنے کے باوجود ابھی تک ان کی کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ میں نے بھی اس ظالمانہ اقدام کے خلاف پنجاب اسمبلی میں ایک تحریک التوائے کار جمع کروائی تھی لیکن اس کا کوئی جواب آیا اور نہ ان بے چارے مظلوم ملازمین کی کوئی شنوائی ہوئی۔ اب یہ اتنا اہم سلگتا ہوا معاملہ ہے جس کی متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی سے فوری انکوائری درکار ہے تاکہ ان مظلوم ملازمین کو انصاف مل سکے اور جو جو اس ظلم میں شامل ہیں انہیں بھی کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ سابقہ سیکرٹری موصوف کے اس ظالمانہ اور سفاکانہ اقدام سے نا صرف ان متاثرہ ملازمین بلکہ پنجاب بھر کے عوام میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! میں آپ کی اس تحریک التوائے کار کے اندر سے ہی پڑھ کر آپ کو یہ بتا رہا ہوں آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ لوگ پچھلے کتنے ماہ سے بغیر تنخواہ کے کام کر رہے ہیں؟

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! ان کو چھ ماہ سے زائد کا عرصہ ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: اور آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ ان کو بغیر کسی شوکاز کے service terminate کر دیا گیا ہے۔

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! جی، ان کو suspend کر دیا گیا ہے حالانکہ ان کو۔۔۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! کیا ان کو due process کے بغیر نوکری سے معطل کر دیا گیا ہے؟

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! جی، بالکل ان کو due process کے بغیر نوکری سے معطل کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ کہہ رہے ہیں جن کو نوکری سے فارغ کیا ان کی تعداد 600 کے قریب ہے۔

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! یہ پرائمری ہیلتھ کیئر اور سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر دونوں ڈیپارٹمنٹس کے لوگوں کو ملا کر پورے پنجاب کے تقریباً 600 کے قریب ملازمین ہیں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! کیا یہ کلرکس، ٹیکنیشن اور درجہ چہارم کے ملازمین ہیں؟

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! جی، بالکل۔ اس میں ایسے ایسے ملازمین ہیں میں نے case study کئے ہیں جس میں ایک ملازم کو MS appreciation letter دیتا ہے اور جس شخص کو اسی مہینے میں employee of the month declare کیا جاتا ہے اس کو بھی دس دن بعد negative list میں ڈال دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: I am still feeling to comprehend اور میرا خیال ہے کہ میاں صاحب بھی اس حوالے سے کچھ غور و فکر کر رہے ہوں گے کیونکہ with due process کے بغیر کسی کو اس طرح کی سزا نہیں دی جا سکتی۔

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! یہ اتنا بڑا ظلم کیا گیا ہے۔ راولپنڈی والے لاہور close کرنے کے بعد اسے تنخواہ لینے کے لئے رحیم یار خان بھیج دیا۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! کیا ان کو stereo type order کے ساتھ نکالا گیا ہے؟

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! نہیں، ان کو without any show cause نکالا گیا ہے۔ ان ملازمین کی 25، 25 سالہ نوکری میں کوئی کمپلینٹ نہیں تھی۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! ان کو بغیر کسی ثمن کے نوکریوں سے نکالا گیا ہے۔

جناب سپیکر: This is unheard کیونکہ ایسا ہوتا نہیں ہے۔ Honestly speaking میں منسٹر صاحب سے بھی یہ کہوں گا but I still fail to understand کیونکہ گورنمنٹ کا ایک کوڈ ہوتا ہے جس میں آپ کے پاس اگر کسی کے خلاف کوئی شکایت ہو یا آپ کا internal system کسی چیز کو point out کرے تو تب اس پر آپ نوٹس لیتے ہیں اور پھر شوکاز نوٹس جاری کرتے ہیں اور اس شخص کو بُلواتے ہیں اور بُلوا کر بات کرتے ہیں۔ اس کو نوکری سے نکالنے کے لئے پیڈا ایکٹ کی کارروائی ہوتی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سابقہ سیکرٹری ہیلتھ کو رات خواب آیا اور اس نے صبح ان کو نوکری سے فارغ کر دیا۔

جناب سپیکر: پھر آپ prima facie یہ کہہ رہے ہیں کہ 800 یا 900 لوگوں کو بغیر due process نوکری سے نکال دیا گیا ہے۔۔۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! بغیر کسی due process کے ان ملازمین کے ساتھ ظلم کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: ایسے تو نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے تو باقاعدہ PEEDA کی کارروائی ہوتی ہے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اگر کسی سرکاری ملازم کے خلاف کوئی الزام ہو تو باقاعدہ اس کی انکوائری ہوتی ہے لیکن جیسے معزز ممبران کہہ رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تو 900 کے قریب لوگوں کو نکالا گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! رات کو سابقہ سیکرٹری ہیلتھ کو خواب آیا اور انہوں نے صبح اس پر implement کر دیا۔ آپ سابقہ سیکرٹری کو بلائیں۔۔۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! پھر آپ prima facie یہ کہہ رہے ہیں کہ 900/800 بندہ بغیر due process مکمل کرنے کے نکال دیا گیا۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! بالکل بغیر due process کے، بغیر کسی انکوائری کے انہیں نکالا گیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ منسٹر صاحب! میرے خیال میں ایسا ہو نہیں سکتا۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! normally ایسا نہیں ہوتا لیکن سارے معزز ممبران کہہ رہے ہیں کہ بغیر کسی شوکاز نوٹس کے، بغیر due process مکمل کئے انہیں نکالا گیا ہے۔ آپ نے دیکھا ہے کہ PEEDA لگانے کے لئے تین تین دفعہ انکوائریز ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر: اگر کہیں پر کوئی ایسی بات ہو کہ درجہ چہارم کے کسی ایک آدھے بندے کو نکال دیا ہے یا کسی بات پر لیب ٹیکنیشن کو نکال دیا ہے لیکن یہاں تو 900 کے قریب لوگوں کو نکال دیا گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ مہربانی فرما کر سابقہ سیکرٹری کو بلائیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! مجھے بات کرنے کی اجازت دیں۔ منسٹر صاحب! چونکہ this matter is of grave public importance because 900 peoples means 900 families and I sincerely think کہ یہ نہیں ہو سکتا۔ میرے خیال میں معزز اراکین جو بات کر رہے ہیں اس میں کوئی alternate fact ضرور ہو گا۔ ہم اسے pend نہیں کرتے اس کے جواب کے انتظار میں نہیں بیٹھتے ہم اسے کل کے لئے fix کر دیتے ہیں۔ we will put it for the assembly discussion tomorrow.

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! جس طرح 9۔ مئی کے کیسز اب ہم پر بنائے جا رہے ہیں۔ یہ افسران بھی ایسے ہی لیٹر تیار کر لیں گے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): رانا صاحب! 9۔ مئی دا پچھا چھڈ دیو۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! میری بات سنیں۔ تساڈی 9۔ مئی تساڈے نال اے پر اینہاں غریباں دا جنہاں دا چولہا بند ہو گیا اے اینہاں دی 9۔ مئی تے اج شروع ہو گئی۔

جناب محمد شہباز احمد: جناب سپیکر! جس طرح پولیس پرانے ریکارڈ اور تھنوں میں لکھ رہی ہے اسی طرح یہ افسران کریں گے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں Minister Sahib has the floor رانا صاحب! پلیز تشریف رکھیں۔ ہم اسے کل کے لئے fix کر رہے ہیں کل we are putting this Adjournment Motion for discussion, and the Minister for Health will come tomorrow with a reply and explanation.

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کے ساتھ دوسری تحریک التوائے کار پرائمری اینڈ سیکنڈری سے متعلق بھی ہے لہٰذا دونوں کو شامل کر لیں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! ایک سیکنڈ۔

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! اس میں سپیشلائزڈ اور پرائمری دونوں محکمے شامل ہیں۔

جناب سپیکر: یہ دونوں محکموں سے متعلق ہے؟

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): معزز ممبر کہہ رہے ہیں کہ دونوں محکموں کے بارے میں تحاریک التوائے کار ہیں۔

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! اس وقت وہ دونوں محکموں کے سیکرٹری تھے 500 ملازمین ایک ڈیپارٹمنٹ سے ہیں اور 150 ملازمین دوسرے ڈیپارٹمنٹ سے ہیں۔

جناب سپیکر: پھر اس کا جواب آ لینے دیں۔

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! آپ ان دونوں کو کل کے لئے fix کر دیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! اس پر بحث میں کیا ہو گا آپ پھر انہیں refer کریں گے you form a committee and some committees already exist. You should refer this matter to a committee that will meet tomorrow. اور کمیٹی کل ان

دونوں منسٹر صاحبان کو طلب کرے اور اپنی finding دے۔ اگر ہم کل discussion کریں گے تو what is going to be the outcome ?

جناب سپیکر: I am in agreement لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ایسا ہو سکتا ہے اتنا نادر شاہی ہو سکتا ہے ؟منسٹر صاحب! آپ both the honorable Ministers of Health کو بتائیں کہ وہ اس پر کل ہاؤس کو apprise کریں اور اپنا اپنا مؤقف دیں۔ چونکہ معزز ممبران یہ بات کہہ رہے ہیں so I have to give due weight to this لیکن میرا دل نہیں مانتا کہ ایسے ہو سکتا ہے۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! کل صبح آپ کا دل مان جائے گا۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جیسے آپ نے کہا ٹھیک ہے لیکن اگر آپ مناسب سمجھیں تو ایک suggestion تھی کہ وزیر صحت خواجہ سلمان رفیق is a very senior person اگر ان کے under ایک کمیٹی بنا دیں جو ایک آدھ دن میں اپنی findings دے دیں۔

جناب سپیکر: میں تو یہ چاہ رہا ہوں کہ ہاؤس apprise ہو کہ آج کے اس دور میں 2024 میں ایک بندہ جس کے certain rights ہیں وہ employee ہے اس کے rights ہیں تو how could those rights be taken away by some government officials without due process?

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ٹھیک ہے میں دو منسٹر صاحبان کو convey کرتا ہوں۔ بہت شکریہ

جناب احمر بھٹی: جناب سپیکر! آپ جو بات کر رہے تھے میں اس پر تھوڑی سی روشنی ڈالنا چاہتا ہوں کہ قانون میں ایسی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ کوئی سیکرٹری اٹھے اور کسی کو بغیر کسی شوکاز نوٹس کے نوکری سے فارغ کر دے۔ ہاں ایک چیز ضرور ہے کہ جو کنٹریکٹ ایمپلائز ہیں ان کو without stating any cause or reason سیکرٹری یا اس کا جو بھی ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ ہے کسی بھی

وقت فارغ کر سکتا ہے۔ یہ صرف ایک سیکرٹری ہیلتھ کی بات نہیں ہے بلکہ بہت سے اور ڈیپارٹمنٹس میں بھی پچھلے کئی مہینوں سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کہہ رہے ہیں کہ let's say اگر وہ contractual employees تھے۔

جناب شوکت راجہ: نہیں، نہیں۔ یہ سارے مستقل ملازمین ہیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جو معزز رکن اسمبلی کہہ رہے ہیں یہ تو سب کو ہی پتا ہے کہ کنٹریکٹ اور ورک چارج ملازمین کو نکال سکتے ہیں لیکن معزز ممبر راجہ شوکت صاحب جو issue لے کر آئے ہیں وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ permanent employees ہیں لیکن permanent employees کو ایسے نہیں نکالا جا سکتا۔

جناب سپیکر: when Mian Sahib as government is stating than its fair enough میاں صاحب کی سٹیٹمنٹ بہت important ہے وہ کہہ رہے ہیں کہ permanent employees کو ایسے نہیں نکالا جا سکتا اور یہی میرا خیال ہے کہ permanent employees کو ایسے نہیں نکالا جا سکتا تو let the honourable Ministers of Health come tomorrow and apprise the House of their positions پھر کل اسے دیکھتے ہیں۔ کل صبح کے لئے اسے ایجنڈا میں شامل کریں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! میں نے تحریک التوائے کار دی تھی اس میں 2500 گھرانوں کا معاملہ تھا۔ ادھر آپ 900 ملازمین کا کہہ رہے ہیں لیکن ادھر 2500 گھرانوں کا معاملہ ہے جن کی دکانیں ہیں۔

جناب سپیکر: اس میں کہہ دیا ہے اور اسے مؤخر کر دیا ہے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! مؤخر تو کر دی ہے لیکن رپورٹ بھی within week یا کوئی time limit دے دیں۔

جناب سپیکر: ثاقب صاحب! منسٹر صاحب رپورٹ منگوائیں گے اور وہ ضرور آئے گی لیکن اگر آپ ہر چیز کو rush کریں گے تو پھر آخر function بھی تو کرنا ہے۔ چونکہ یہ ایسا معاملہ ہے جیسے

راجہ صاحب بتا رہے ہیں چھ آٹھ ماہ سے ان کی نوکری کا مسئلہ بنا ہوا ہے۔ آپ رپورٹ آنے دیں I will watch for it. Don't worry اسے مؤخر کیا ہے۔

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ کل دونوں تحاریک التوائے کار take up کی جائیں۔

جناب سپیکر: آپ ایک سیکنڈ بیٹھیں میں forgoes لیتا ہوں۔ کل جم خانہ کے متعلق general discussion میں اس کی تفصیل دیں گے۔ کل کے ایجنڈے کے لئے 65 معزز ممبران والی تحریک استحقاق fix کریں اور ساتھ ہی سپیشلائزڈ ہیلتھ اور پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کے ملازمین کا مسئلہ بھی take up کیا جائے گا۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

جناب ندیم صادق ڈوگر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر لینے والوں کی ساری شکلیں میرے سامنے اور چٹیں میرے پاس ہیں۔ میں باری باری کرتا ہوں لیکن اس کے ساتھ یہ بھی ذہن میں رکھنا ہے کہ پونے آٹھ کے قریب ٹائم ہو گیا ہے آج ہم نے اس سارے کام میں بہت ٹائم لیا ہے۔ آج ہمارے پاس ایجنڈے پر لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہے that's an important issue

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! نہیں۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ let me go through it ایک سیکنڈ آپ بیٹھیں۔ ملک ارشد صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔ جی، غضنفر عباس چھینہ صاحب!

پوائنٹ آف آرڈر

جناح ہسپتال لاہور میں کڈنی ٹرانسپلانٹ کے لئے آنے والے بچوں سے نقدی اور زیور چھیننے کا معاملہ

جناب غضنفر عباس: جناب سپیکر! میں آج ہاؤس کے سامنے اور آپ کے سامنے ایک انتہائی دردناک اور دل دہلانے والا واقعہ پیش کر رہا ہوں۔ میرے گاؤں کے ایک بچے کا کڈنی ٹرانسپلانٹ ہونا تھا۔ جناح ہسپتال لاہور والوں نے اسے آج کا ٹائم دیا تھا کہ donor کو لے کر آئیں اس کا سی ٹی سکین ہو گا۔ اس کی donor اس کی چھوٹی بہن تھی جب وہ آج ہسپتال پہنچے تو سی ٹی سکین کا وارڈ

بوائے انہیں وہاں تک لے گیا۔ وہاں پر اس نے ان سے پانچ ہزار روپے لے لئے کہ یہ اس کی فیس ہے اور انتہائی دردناک بات ہے کہ اس نے اس بچی کی بالیاں اتار لیں، جب اندر کمرے میں گئے تو انہوں نے کہا کہ سی ٹی سکین مشین خراب ہے۔ جب وہ بچے باہر نکلے تو وارڈ بوائے اور اس کا دوسرا ساتھی لڑکا بھی غائب تھا۔ ان بچوں نے مجھے فون کیا تو میں نے انہیں کہا کہ یہاں پر جو سکیورٹی انچارج ہے میری اس سے بات کرائیں۔ جب اس سے میری بات ہوئی تو میں نے کہا کہ یہ کیا وقوعہ ہے اس کی انکوائری کرائیں۔ میں موٹروے پر تھا میں نے کہا کہ میں بھی پہنچ رہا ہوں۔ جب میں وہاں پہنچا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے وارڈ بوائے اور اس کے ساتھی لڑکے کو locate کر لیا ہے۔ انہیں ایم ایس کے سامنے پیش کیا تو ایم ایس نے کہا کہ ٹھیک ہے internal انکوائری کر لیتے ہیں۔ جب میں ایم ایس کے پاس گیا تو وہ بہت مصروف تھے۔ میں پانچ دس منٹ تک ان کا انتظار کرتا رہا ہوں اور پھر میں نے ایم ایس سے کہا کہ جناب! میری بھی ایک request ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے بتائیں۔ میں نے ان سے کہا کہ بھکر کے لڑکوں کے ساتھ ہونے والے واقعے پر بات کرنے آیا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے اس معاملے کا علم ہے اور میں نے اس واقعے کے حوالے سے internal inquiry mark کر دی ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ یہ ایک بہت ہی بڑا اور افسوسناک واقعہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہاں ہسپتال میں اس قسم کے روزانہ کئی واقعات ہو رہے ہیں۔ میں نے کہا کہ کیا ان واقعات کی ایف آئی آرز درج ہوتی ہیں؟ انہوں نے جواباً کہا کہ ہاں ایسے واقعات کی ایف آئی آرز بھی درج ہوتی ہیں اور میں نے اس واقعے کے حوالے سے ہسپتال کے سکیورٹی انچارج کو internal inquiry mark کر دی ہے۔ انہوں نے سکیورٹی انچارج کو بُلوالیا اور میں اس کے ساتھ چلا گیا۔ میں نے سکیورٹی انچارج سے پوچھا کہ کیا یہاں پر پولیس کے لوگ موجود ہیں تو اس نے کہا کہ ہاں موجود ہیں۔ اس وقت ایک حوالدار وہاں پر موجود تھا تو اسے ہم نے بُلوالیا۔ میں نے اس سے کہا کہ اس وارڈ بوائے کو اس حوالدار کے حوالے کریں۔ سکیورٹی انچارج نے مجھے کہا کہ میں نے اسے ایم ایس کے سامنے پیش کیا تھا اور انہوں نے اس کو فارغ کر دیا ہے۔ میں نے کہا کہ اس کو بُلوائیں۔ وہ اس وارڈ بوائے کو فون کرتے رہے اور پھر کئی مرتبہ فون کرنے کے بعد اس وارڈ بوائے نے ان سے کہا کہ میری بیوی بیمار ہے اور میں ادھر چلا گیا ہوں۔ قصہ مختصر میں نے حوالدار سے پوچھا کہ اس واقعے کی جو ایف آئی آر درج کی گئی ہے وہ کہاں

ہے؟اس نے کہا کہ ایک security issue کی وجہ سے ڈی ایس پی اور ایس ایچ او آئے ہوئے ہیں۔میں ان کے پاس چلا گیا اور کہا کہ اس واقعے کی ایف۔آئی۔آر درج کی جائے تو انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے ہم اس کی ایف آئی آر درج کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر!وہاں پر مجھے یہ بتایا گیا کہ اس ہسپتال کی سی ٹی سکین مشین خراب ہے۔میں دوبارہ ایم۔ایس کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ یہ اتنا بڑا ہسپتال ہے اور اس کی سی ٹی سکین مشین خراب ہے تو ایسا کیوں ہے؟انہوں نے مجھے بتایا کہ ہسپتال کی سی ٹی سکین مشین پچھلے چار دن سے خراب ہے۔میں نے پوچھا کہ یہ مشین کب تک ٹھیک ہو جائے گی تو انہوں نے کہا کہ اگلے دس دن تک مشین ٹھیک ہو جائے گی۔وہاں پر کچھ لڑکے کھڑے تھے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ ہم جب بھی جاتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ ہسپتال کی سی ٹی سکین مشین خراب ہے۔میری بڑی humble request ہے کہ یہ ایک بڑا ہسپتال ہے اور اس کی سی ٹی سکین مشین کئی دنوں سے خراب ہے تو اس معاملے کی انکوائری کی جائے، اس مسئلے کو ایوان کی کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور یہاں پر ایم ایس کو بُلوایا جائے۔مجھے ایم ایس نے خود کہا ہے کہ اس ہسپتال میں اکثر ایسے واقعات رُونما ہوتے رہتے ہیں۔میرا تعلق ایک انتہائی غریب اور پسماندہ تحصیل سے ہے اگر آپ ان بچوں کو دیکھیں گے تو آپ بھی کہیں گے کہ اتنے غریب بچوں کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: غضنفر عباس صاحب!اس حوالے سے رپورٹ منگوا لیتے ہیں۔

جناب غضنفر عباس: جناب سپیکر!آپ اس واقع کی رپورٹ نہ منگوائیں بلکہ کل ایم ایس کو یہاں بُلوالیں۔پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ ہمارے لئے انتہائی قابل احترام ہیں۔آپ اس حوالے سے کل منسٹر صاحب، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ اور ایم ایس کو یہاں بُلوالیں۔جناح ہسپتال کے ایم ایس کل یہاں آ جائیں۔منسٹر صاحب بھی موجود ہوں گے اور میں بھی موجود ہوں گا اگر میری باتیں درست ثابت نہ ہوں تو پھر آپ جو فیصلہ فرمائیں گے مجھے منظور ہو گا۔

جناب سپیکر: یہ واقعی بہت بُری بات ہے کہ اس طرح سے لوگوں کے اور بچیوں کے زیور چھینے جا رہے ہیں۔پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!آپ کل ایم ایس۔جناح ہسپتال کو یہاں بُلوائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رُشد لودھی): جی، بہتر ہے۔ ایم۔ ایس جناح ہسپتال کو کل بُلوا لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: کل جناب غضنفر عباس چھینہ کو بھی اپنے ساتھ associate کریں۔ یہ خود ساری بات کریں گے۔

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: اب تھوڑا گورنمنٹ بزنس take up کر لیں پھر اس کے بعد پوائنٹ آف آرڈر پر آتے ہیں۔ اب ہم Government Business شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈا پر درج ذیل Government Business ہے:

INTRODUCTION OF BILLS

MR SPEAKER: Minister for Parliamentary Affairs may introduce the Punjab Saaf Pani Authority Bill 2024.

THE PUNJAB SAAF PANI AUTHORITY BILL 2024

MINISTER FOR FINANCE & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Mujtaba Shuja ur Rahman): Mr Speaker! I introduce the Punjab Saaf Pani Authority Bill 2024.

MR SPEAKER: The Punjab Saaf Pani Authority Bill 2024 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering for report within two months.

THE CODE OF CRIMINAL PROCEDURE (PUNJAB AMENDMENT) BILL 2024

MR SPEAKER: Minister for Parliamentary Affairs may introduce the Code of Criminal Procedure (Punjab Amendment) Bill 2024.

MINISTER FOR FINANCE & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Mujtaba Shuja ur Rahman): Mr Speaker! I introduce the Code of Criminal Procedure (Punjab Amendment) Bill 2024.

MR SPEAKER: The Code of Criminal Procedure (Punjab Amendment) Bill 2024 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Home for report within two months.

بحث

امن وامان اور بڑھتی ہوئی قیمتوں پر عام بحث

جناب سپیکر: آج کے ایجنڈے کا اگلا آئٹم Law and Order and Price Hike پر عام بحث ہے۔ بحث کا آغاز متعلقہ وزیر یا پارلیمانی سیکرٹری کی تقریر سے ہو گا تاہم دیگر اراکین جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوا دیں۔ اس سے پہلے وہ معزز اراکین جو Point of Orders پر بڑی بے تابی سے بات کرنے کے منتظر ہیں وہ بات کر لیں۔ سب سے پہلے جناب محمد اطہر مقبول بات کریں گے۔

جناب محمد اطہر مقبول: جناب سپیکر! ضلع لیہ کی تحصیل کروڑ لعل عیسن کا جو نشیبی علاقہ ہے وہاں پر دریائے سندھ کے زمینی کٹاؤ کی وجہ سے سینکڑوں ایکڑ زمین روزانہ کی بنیاد پر erosion کا شکار ہو رہی ہے اور لوگ بے چارے بے گھر ہو رہے ہیں۔ ضلع لیہ کی انتظامیہ صرف ٹک ٹاک اور سلفیز تک محدود ہے اور عملی طور پر ضلعی انتظامیہ لوگوں کی بہتری کے لئے کوئی کام نہیں کر رہی۔ وہاں لوگوں کی رہائش اور ان کے کھانے پینے کے لئے practically کوئی اقدامات نہیں اُٹھائے جا رہے۔ خُدارا

متعلقہ وزیر صاحب کو اس حوالے سے directions دیں کہ وہ اس بابت ایکشن لیں۔ سوشل میڈیا پر لوگوں کے گھروں اور ان کی زمینوں کی تباہی کی videos آ رہی ہیں۔ لوگ بے چارے پریشان ہیں۔ وہاں پر ایک چیک پوسٹ بنی ہوئی ہے اور دریا اس چیک پوسٹ کے بالکل قریب ہے اور اب وہ بھی دریا بُرد ہونے والی ہے۔۔۔

(اذان عشاء)

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈرز کے لئے میرے پاس چار پانچ نام پڑے ہوئے ہیں۔ رانا ارشد صاحب نے آج حلف لیا ہے لہٰذا انہیں بھی بات کرنا کا موقع دینا ہے۔ اس کے بعد Law and Order پر discussion بھی ہے۔

(اس مرحلے پر چیئرپرسن محترمہ راحیلہ خادم حسین کرسئ صدارت پر متمکن ہوئیں)

محترمہ چیئرپرسن: اطہر مقبول صاحب! کیا آپ اپنی بات مکمل کر چکے ہیں یا مزید کچھ کہنا ہے؟

جناب محمد اطہر مقبول: محترمہ چیئرپرسن! میری صرف یہی درخواست ہے کہ آپ منسٹر صاحب سے کہیں کہ وہ ضلع لیہ کی انتظامیہ سے بات کریں۔ خدارا لوگوں پر رحم کھائیں۔ ان کے پاس رہنے کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ ان بے گھر لوگوں کو کھانے پینے کی اشیاء فراہم کی جائیں۔ ان لوگوں کی کوئی settlement کروائیں۔ ان کی زمینیں تو برباد ہو چکی ہیں لیکن کم از کم ان کی رہائش کا بندوبست کیا جائے۔ وہاں پر لوگ بہت پریشان ہیں۔ وہاں پر روزانہ سینکڑوں ایکڑ اراضی دریا بُرد ہو رہی ہے۔

جناب ندیم صادق ڈوگر محترمہ چیئرپرسن! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ چیئرپرسن: جناب ندیم صادق ڈوگر پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

(قطع کلامیاں)

جی، وزیر پارلیمانی امور!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): محترمہ چیئرپرسن! ان سے detail لے لیتے ہیں اور میں متعلقہ محکمے تک ان کی بات پہنچاتا ہوں۔

محترمہ چیئرپرسن: جی، کل کے دن پر اس کو آپ ذرا ensure کر لیں۔ جناب ندیم صادق ڈوگر!

جناب ندیم صادق ڈوگر: محترمہ چیئرپرسن!7۔ستمبر 2024 کو قانون ختم نبوت ﷺ کو آئین کا حصہ بنے ہوئے 50 سال مکمل ہو رہے ہیں تو گزارش یہ ہے کہ 7۔ستمبر 2024 کو سرکاری سطح پر قانون ختم نبوت ﷺ کی گولڈن جوبلی مکمل ہونے پر اُس کو سرکاری طور پر منایا جانا چاہئے اور اگر ہو سکے تو اس کے ساتھ ساتھ پارلیمنٹ کا اجلاس بلا کر اس قانون کو بنانے والوں، قانون کو پاس کرنے والوں اور دیگر تمام عاشقانِ رسول ﷺ کو خراج تحسین پیش کیا جانا چاہئے۔ اس ایوان کو متفقہ طور پر اپنے مسلمان بھائیوں کو یہ یقین دلانا چاہئے کہ ہم اُن کے جذبات کی ترجمانی کر رہے ہیں اور یہ ہاؤس قانون ختم نبوت ﷺ پر ان شاءاللہ تعالیٰ پہرا دے رہا ہے۔ بہت شکریہ۔

محترمہ چیئرپرسن: جی، ڈوگر صاحب! آپ کی گزارش record پر آ گئی ہے۔ جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: محترمہ چیئرپرسن! بہت شکریہ۔ میں آپ کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ آج سے پچاس سال پہلے ختم نبوت ﷺ کا بل پاس کیا گیا تھا ہم جس کلمے کے سائے تلے بیٹھے ہیں اَنا خاتم النبیین علی نبی بعد۔ ہمارے آقا دو جہاں ﷺ نے فرمایا کہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ میں نے اس ایوان میں ایک قرارداد جمع کرائی ہے تو میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ رولز کو معطل کر کے اُس قرارداد کو پڑھنے کی اجازت فرمائی جائے۔ یہ میرے اور آپ کے ایمان کا حصہ ہے یہ میرے اور آپ کے آقائے دو جہاں ﷺ کی ختم نبوت ﷺ کا معاملہ ہے اور میں اُنہیں بھی قابل تحسین سمجھتا ہوں جنہوں نے آج سے پچاس سال پہلے ختم نبوت ﷺ کا بل پاس کیا تھا اور آج ہم بہت خوش قسمت لوگ ہیں کہ ہم اپنے آقا ﷺ کی ختم نبوت ﷺ بل کی گولڈن جوبلی منانے جا رہے ہیں اور آپ کے بہترین علم میں ہے کہ پچھلے دنوں سپریم کورٹ سے verdict جاری ہوا پھر اُس کی دوبارہ درستگی کی گئی تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ پنجاب اسمبلی کے اس ایوان میں اس قرارداد کو پیش کرنا بہت ضروری ہے تو آپ مجھے اجازت مرحمت فرمائیں۔

محترمہ چیئرپرسن: ملک صاحب! آپ کی بات بالکل جائز ہے۔ آپ کی قرارداد under process ہے ان شاءاللہ ایوان آپ کو آگاہ کرے گا تو پھر آپ اُس قرارداد کو ضرور اس ایوان میں پیش کیجئے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: محترمہ چیئرپرسن! بہت شکریہ۔ ایک ساہیوال کا issue ہے اور یہ بہت اہمیت کا معاملہ ہے۔ ایک ادارے نے ساہیوال اور سیالکوٹ کے اضلاع میں development کرنی تھی۔ میں اور ساہیوال کی عوام انتہائی دُکھ اور تکلیف سے گزر رہے ہیں۔ وہ foreign aid ساہیوال کی عوام پر صرف ہونی تھی لیکن ساہیوال کی کوئی ایک بھی گلی اور کوئی ایک بھی سڑک ایسی نہیں ہے جہاں پر دو دو فٹ پانی نہ کھڑا ہو اور یہ اس محکمہ PISP کی نالائقی اور نااہلی کی وجہ سے ہے۔ پچھلے ہفتے اور کل کے اخبارات PISP اور اُس کے ٹھیکیداروں کی بدعنوانی سے بھرے پڑے ہیں۔ پاکپتن روڈ بہت بڑی روڈ ہے جس کی ایک سائیڈ بہت عرصے سے بند پڑی ہے جس کی وجہ سے وہاں پر روز حادثات ہو رہے ہیں جن میں لوگوں کی اموات ہو رہی ہیں۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: ملک صاحب! آپ اپنے پوائنٹ آف آرڈر کو ذرا مختصر کریں اور اگر آپ اپنے ان مسائل کو ایک procedure کے تحت ایوان کے اندر لے آئیں تو ہم concern minister سے باقاعدہ طور پر جواب بھی لے سکتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: محترمہ چیئرپرسن! آپ وزیر برائے پارلیمانی امور کے ذمہ لگائیں کہ وہ کل اس پر رپورٹ منگوائیں اور PISP والے کوئی yard stick اپنائیں کہ وہ war footing basis پر ان کاموں کو مکمل کریں۔

محترمہ چیئرپرسن: جی، وزیر پارلیمانی امور! ملک صاحب نے ایک قرارداد جمع کروائی ہے وہ اپنے علاقے کے معاملے میں concern ہیں میرا خیال ہے کہ آپ وزیر متعلقہ سے ضرور بات کریں کہ وہ ان کی قرارداد کو take up کروا کے ان کے مسائل کو حل کیا جائے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): محترمہ چیئرپرسن! میں کوشش کرتا ہوں کہ کل اس کی رپورٹ آجائے۔

جناب فیلبس کرسٹوفر: محترمہ چیئرپرسن! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ چیئرپرسن: جناب فیلبس کرسٹوفر پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب فیلبس کرسٹوفر: محترمہ چیئرپرسن! بہت شکریہ۔ میں آپ کی توجہ ایک بڑے اہم معاملے پر دلانا چاہتا ہوں کہ جس کی وجہ سے میری پوری مسیح قوم غم و غصے میں ہے۔ ضلع فیصل آباد کے

تھانہ ساہیانوالا میں 15۔جولائی 2024 کو نامعلوم لوگ ایک گھر میں چوری کرتے ہیں۔ پطرس مسیح ولد یعقوب مسیح نامی شخص کی 15 پر کال پر عمران ASI آتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ آپ تھانہ میں آکر درخواست دیں تا کہ آپ کا مقدمہ درج ہو سکے۔ پطرس مسیح تھانہ میں جا کر نامعلوم لوگوں کے خلاف کارروائی کے لئے درخواست جمع کرواتا ہے۔ وہ درخواست سرفراز ASI کو mark ہو جاتی ہے۔ سرفراز ASI مدعی پطرس مسیح کو SHO کے پاس پیش کرتا ہے تو SHO افضل صاحب اپنے طریقے کی عدالت لگا کر اپنے اختیارات سے تجاوز کرتے ہیں اور مدعی سے کہتے ہیں کہ آپ کے گھر میں یہ ساری چیزیں کہاں سے آگئیں؟ پطرس کہتا ہے کہ میں نے درخواست میں جو سامان لکھا ہے وہ حقیقت پر مبنی ہے آپ مہربانی کر کے میری درخواست پر کارروائی کریں لیکن SHO پطرس کی بات پر یقین نہیں کرتا کہ اُس کا تعلق مسیح قوم سے ہے۔ ہم یہ تو سُنتے آئے ہیں اور یہ پنجاب کی روایت ہے کہ جہاں کوئی اس طرح کا مسئلہ ہو جائے تو کہتے ہیں کہ آپ اس پر قسم دیں اور قسم دینا ملزموں کے لئے ہوتا ہے لیکن SHO اپنے سنتری عاطف مسیح کو مدعی کے ساتھ کمال پور میں ایک چرچ میں بھیجتے ہیں اُس چرچ کو کھلوا کر مدعی پطرس مسیح کے ایک ہاتھ میں وہ درخواست دی جاتی ہے اور دوسرے ہاتھ میں انجیل مقدس رکھی جاتی ہے اور اُس سے حلف لے کر اُس کی ویڈیو بنائی جاتی ہے کہ میں حلف دیتا ہوں کہ میں نے اپنے سامان کی چوری کی جو درخواست دی ہے وہ سچ پر مبنی ہے لہٰذا میری اس درخواست پر کارروائی کی جائے۔ وہ جا کر SHO کو دکھائی جاتی ہے اور پھر اس کا مقدمہ درج کرتے ہیں۔ یہ بات جب میڈیا اور مختلف حلقوں میں گھومتی ہے تو وہاں کے جو CPO ہیں وہ اس سے بھی زیادہ کمال کر دیتے ہیں کہ وہ کرسچئن کانسٹیبل جس کو زبردستی SHO نے اس کام کے لئے بھیجا۔ یہاں سب سے پہلے کرسچئن کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے مسیح کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے۔ ہم یہ تو مانتے ہیں کہ جب ہم مجرم ہوتے ہیں تو ہماری بات پر کوئی یقین نہیں کرتا لیکن حالات یہاں تک آگئے ہیں کہ مسیح ہونا یہاں پر جرم ہو گیا ہے کہ ہم مدعی ہیں اور مدعی ہو کر بھی ہماری بات پر یقین نہیں کیا جا رہا، یہ تو حد ہو گئی ہے۔ CPO بجائے SHO پر کوئی کارروائی کرتے لیکن کرسچئن کانسٹیبل کو معطل کر دیتے ہیں۔ میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ SHO نے FIR کے لئے اختیارات سے تجاوز کیا ہے۔ اس کے خلاف مقدمہ درج ہونا چاہئے اور اس کیس کو ایک قرار واقعہ کیس بنانا چاہئے تا کہ آئندہ کوئی اس طرح کسی کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کے لئے کوئی

ایسا عمل نہ کرے۔ میری آپ سے یہ درخواست ہوگی کہ اس پر آپ action لیں اور notice لیں کیونکہ پوری قوم ہماری طرف دیکھ رہی ہے کہ گورنمنٹ اس پر کیا کرتی ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: منسٹر صاحب! یہ بڑا serious issue ہے۔ اس کو take-up بھی کرنا چاہئے۔ اقلیتوں کا تحفظ ہماری ذمہ داری ہے۔ اگر وہ اپنے آپ کو عدم تحفظ کا شکار سمجھیں گے تو یہ ہمارے لئے باعث شرمندگی ہے۔ میری فیلبس کرسٹوفر آپ سے بھی گزارش ہے کہ آپ اس پر باقاعدہ اسمبلی میں لکھ کر کوئی تحریک دیں تاکہ اس پر action لیا جائے۔ منسٹر صاحب! اس پر مہربانی فرمائیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): محترمہ چیئرپرسن! اگر یہ مجھے تھوڑی سی تفصیل دے دیں تو میں ان کو کل اس پر update کر دوں گا۔ اس میں بہتر یہی ہے کہ یہ ایک تحریک التوائے کار جمع کرا دیں تو بڑی تفصیل سے اس کا جواب آ جائے گا۔ اگر پولیس کی جانب سے جواب صحیح نہیں آتا تو پھر سپیکر صاحب کی صوابدید ہے کہ وہ اس پر سپیشل کمیٹی بھی بنا سکتے ہیں۔

محترمہ چیئرپرسن: جناب فیلبس! آپ اس پر ایک تحریک التوائے کار جمع کرا دیں منسٹر صاحب کل اس پر جواب دیں گے۔ اگر آپ مطمئن نہ ہوں گے تو پھر اس پر مزید انکوائری کے لئے آپ کی مدد کریں گے۔

جناب فیلبس کرسٹوفر: ۔جی، مہربانی۔ شکریہ

محترمہ چیئرپرسن: رانا ارشد صاحب!

رانا محمد ارشد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمدللہ رب العالمین۔ اللہ تبارک و تعالیٰ جو وحدہ لاشریک ہے جو رحیم بھی ہے کریم بھی ہے کہار بھی ہے غفار بھی ہے اور شکور بھی ہے۔ زندگی اور موت کا مالک ہے۔ ہم سب کا رازق ہے۔ اس کے کرم سے اور سردار دو جہاں حضرت محمد ﷺ رحمت العالمین خاتم النبیین وہ نہ ہوتے تو یہ جہاں نہ ہوتا۔ ان کے قدموں کی خاک کے صدقے آج میں اپنے قائد محمد نواز شریف صاحب، وزیر اعظم میاں شہباز شریف صاحب اور بالخصوص وزیر اعلیٰ پنجاب اور ایوان میں بیٹھے ہوئے جناب سپیکر صاحب، چیئرمین صاحب، اپنے تمام دوستوں اور اپوزیشن کے دوستوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آج میرا حلف تھا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ مجھے اپنے حلقہ پی پی۔ 133 ننکانہ کی عوام کی خدمت کرنے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب پاکستانی ہیں۔ ہم سب کا اپنا اپنا کردار ہے۔ تمام پارٹیوں کی لیڈرشپ میرے لئے قابل احترام ہے۔ تمام ورکرز میرے لئے قابل احترام ہیں۔ ہمیں گورنمنٹ میں رہ کر اور اپوزیشن کو اپنا مثبت کردار ادا کرنا ہے کیونکہ یہ پاکستان لاکھوں قربانیوں کے بعد حاصل ہوا تھا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مدینہ پاک کے بعد پاکستان پہلا اسلامی ملک ہے جو کلمہ طیبہ کی بنیاد پر بنا تھا۔ ہم سب کے آباؤاجداد کا ایک ہی نعرہ تھا "پاکستان کا مطلب کیا 'لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ" اس پاکستان کو اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ کے کرم سے پاکستان 27 رمضان المبارک کو بنا تھا۔ اللہ نے پھر کرم کیا کہ پاکستان 28۔ مئی 1998 کو ایٹمی طاقت بنا۔ اس وقت کے وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف اور سب نے مل کر اس پاکستان کو ایٹمی طاقت بنایا۔ اللہ تعالیٰ ہماری سرحدوں کے محافظوں اور پاکستان میں بسنے والوں کو اپنا تاریخی کردار ادا کرنے کی اور توفیق عطا فرمائے۔ میرے لئے اپوزیشن کے ممبران بھی اتنے ہی قابل احترام ہیں جتنے حکومتی ممبران ہیں کیونکہ سب اپنے اپنے حلقوں سے ووٹ لے کر آتے ہیں اور سب خدمت کرتے ہیں۔ ہم سب سیاسی لوگ ہیں۔ ہم disputed ہوتے ہیں۔ ہم ووٹ بھی لیتے ہیں اور مخالفت میں بھی ہوتے ہیں لیکن ہم سب کا مقصد ایک ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کی جائے۔ اللہ تعالیٰ اس پاکستان کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

محترمہ چیئرپرسن! میں یہاں یہ بھی عرض کروں گا کہ وزیر پارلیمانی امور بیٹھے ہوئے ہیں اور میری بہن پارلیمانی سیکرٹری ہیلتھ بھی موجود ہیں ضلع ننکانہ میں ہیلتھ سے متعلق تمام سیٹیں CEO نہیں ہے، ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر نہیں ہے اور پھر میرے شاہ کوٹ میں MS بھی چار ماہ سے نہیں ہے۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ مہربانی فرمائیں اور میری معزوزیر اور معزز پارلیمانی سیکرٹری یہاں اپنا کردار ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے عزت دی ہے تو ہم دنیا میں بھی جوابدہ ہیں اور آخرت میں بھی جوابدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ میرا اور آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔ پاکستان زندہ باد۔

محترمہ چیئرپرسن: بہت شکریہ۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! آپ ان کے اپنے حلقہ سے متعلق concerns کو note کر لیں اور منسٹر صاحب کے ساتھ مل کر کوشش کریں اور ان کے حلقہ کی مشکلات کو کم کیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رشدہ لودھی): جی، محترمہ چیئرپرسن!

سید رفعت محمود: محترمہ چیئرپرسن! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ چیئرپرسن: جی، سید رفعت محمود صاحب!

سید رفعت محمود: محترمہ چیئرپرسن! بہت شکریہ۔ میرا تعلق جہلم سے ہے اور میرا حلقہ پی پی۔24 ہے۔ حالیہ بارشوں کے دوران چھوٹے منی ڈیم تحصیل سوہاوا کے اندر بنے ہوئے تھے۔ ان کے ٹوٹنے کی وجہ سے میرے علاقہ میں سیلاب آگیا ہے اور بے شمار دیہات صفحہ ہستی سے مٹ گئے ہیں اور وہاں لوگوں کے گھر تھے جو صفحہ ہستی سے مٹ گئے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ جن لوگوں کے گھروں کا نقصان ہوا ہے حکومت ان کے گھروں کو معاوضہ ادا کرے اور فوری طور پر ان کی چھتوں کا بندوبست کیا جائے۔ اس علاقے میں بہت زیادہ بیماریاں پھیل رہی ہیں۔ جن یونین کونسلوں میں سیلاب آیا ہے وہاں پر کوئی ڈاکٹر موجود ہی نہیں ہے وہاں ڈاکٹروں کی بہت قلت ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ وہاں پر موبائل ہیلتھ ٹیمیں بھیجے۔

میری دوسری گزارش یہ ہے کہ جتنے منی ڈیم ٹوٹے ہیں ان ڈیمز والوں کا بھی بہت نقصان ہوا ہے تو ان کو بھی معاوضہ ادا کیا جائے۔ بہت شکریہ۔

محترمہ چیئرپرسن: بہت شکریہ۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! ابھی سید رفعت محمود نے جو بات کی ہے کہ وہاں پر سیلاب کی وجہ سے بیماریاں پھیل رہی ہیں۔ ان کے concerns کو note کر لیں۔ اس کے علاوہ آپ ان کو یہ بھی بتائیں کہ گورنمنٹ وہاں پر لوگوں کو صحت کی کیا سہولیات دے رہی ہے۔ گورنمنٹ بیماریوں کی روک تھام کے لئے کیا کام کر رہی ہے اس سے بھی ان کو آگاہ کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ رشدہ لودھی): جی، محترمہ چیئرپرسن! note کر لیا ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: آج کی بقیہ کارروائی کل تک ملتوی کی جاتی ہے۔ لہٰذا اب اجلاس مورخہ 6۔ ستمبر 2024 بروز جمعۃ المبارک صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2024

جمعۃ المبارک،6۔ستمبر 2024

(یوم الجمعہ، یکم ربیع الاوّل 1446ھ)

اٹھارہویں اسمبلی: چودھواں اجلاس

جلد 14: شمارہ 2

113

فہرست کارروائی

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

جمعتہ المبارک، 6۔ ستمبر 2024

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آور نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) عام بحث

1۔ امن عامہ پر عام بحث

ایک وزیر ایک وزیر امن عامہ پر عام بحث کے لئے ایوان میں تحریک پیش کریں گے۔

2۔ بڑھتی ہوئی قیمتوں پر عام بحث

ایک وزیر ایک وزیر بڑھتی ہوئی قیمتوں پر بحث کے لئے ایوان میں تحریک پیش کریں گے۔

114

(بی) قاعدہ 87 کے تحت تحریک

تحریک التوائے کار نمبر 195/2024 کے تناظر میں اہمیت عامہ سے متعلق معاملے پر بحث

جناب امجد علی جاوید

جناب سمیع اللہ خان

میاں شاہد حسین خان یہ تحریک پیش کریں گے کہ "اب اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے"

جناب محمد سبطین رضا

راؤ کاشف رحیم خان

جناب محمد نواب خان گوپانگ

جناب ذوالفقار علی شاہ

چودھری جاوید احمد

سردار منصب علی ڈوگر

(تحریک التوائے کار نمبر 195/2024 کی نقل منسلک ہے)

115

صوبائی اسمبلی پنجاب

اٹھارہویں اسمبلی کا چودھواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 6۔ ستمبر 2024

(یوم الجمعہ، یکم ربیع الاوّل 1446ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 11 بجے زیر صدارت جناب سپیکر ملک محمد احمد خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیمO

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَاۨ (38) الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا (39) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (40)

سورۃ الاحزاب (آیات نمبر 38 تا 40)

پیغمبر پر اُس کام میں کچھ تنگی نہیں جو اللہ نے اُن کے لئے مقرر کر دیا اور جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں اُن میں بھی اللہ کا یہی دستور رہا ہے اور اللہ کا حکم ٹھہر چکا تھا (38) یعنی اُن پیغمبروں میں جو اللہ کے پیغام جُوں کے تُوں پہنچاتے اور اُس سے ڈرتے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے اور اللہ ہی حساب کرنے کو کافی ہے (39) محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں لیکن اللہ کے پیغمبر اور نبیوں کی مہر یعنی سلسلہ نبوت کو ختم کر دینے والے ہیں اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے (40)

وَمَا علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ حافظ محمد وسیم عباس نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کوئی سلیقہ ہے آرزُو کا، نہ بندگی میری بندگی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا ﷺ کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے
تجلیوں کے کفیل تُم ہو، مُراد قلبِ خلیل تو ہم
خُدا کی روشن دلیل تُم ہو، یہ سب تمہاری ہی روشنی ہے
بشیر کہیئے، نظیر کہیئے، اُنہیں سراج منیر کہیئے
جو سر بسر ہے کلامِ ربی، وہ میرے آقا ﷺ کی زندگی ہے
عطا کیا مُجھ کو دردِ اُلفت، کہاں تھی یہ پُر خطا کی قسمت
میں اس کرم کے کہاں تھا قابل، حضور ﷺ کی بندہ پروری ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شہباز صاحب!

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! محترمہ صائمہ کنول، ایم پی اے رحیم یار خان سے ہیں۔ ان پر حملہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! تشریف رکھیں۔ مجھے صبح میڈیا کے ذریعے اس بات کا پتا چلا میں نے آپ کے اس point کے اٹھانے سے پہلے ہی دیکھ لیا ہے۔ وہ ہمارے اس ہاؤس کی ممبر ہیں۔ میں نے ان کی کچھ تفصیلات لی ہیں۔ میں آپ کے ساتھ ابھی وہ تفصیلات بھی share کرتا ہوں کہ وہ کیا ہیں۔ اگر ان کے ساتھ کوئی highhandedness یا کوئی زیادتی ہو رہی ہو گی تو وہ ان شاء اللہ نہیں ہونے دیں گے۔

سوالات

(محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع کیا جاتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ جی، محترمہ عظمیٰ کاردار!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 98 ہے، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ موضع امیر اتیجکا کے قبرستان کی چار دیواری کی تعمیر سے متعلق تفصیلات

***98: محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) موضع امیر اتیجیکا ڈاکخانہ بصیر پور تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ قبرستان کا کل رقبہ کتنا ہے کتنے رقبہ پر قبرستان اور کتنا رقبہ خالی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس قبرستان کی چار دیواری نہ ہونے کی وجہ سے خالی رقبہ پر ناجائز قابضین نے قبضہ کیا ہوا ہے یہ ناجائز قابضین کون لوگ ہیں کتنے عرصہ سے قابض ہیں اور ان کے پاس قبرستان کی زمین کا کتنا رقبہ زیر قبضہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ناجائز قابضین نے قبرستان کے خالی رقبہ کو زیر کاشت کیا ہوا ہے اور انہوں نے اپنے زور بازو، دھونس سے اس رقبہ کو اپنی آمدن کا ذریعہ بنایا ہوا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ناجائز قابضین سے رقبہ واگزار کروا کر پورے قبرستان کی چار دیواری بنانے اور ناجائز قابضین کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق):

(الف) موضع امیر اتیجیکا ڈاکخانہ بصیر پور تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں موجود قبرستان کا کل رقبہ 43 کنال اور 2 مرلہ ہے۔34 کنال اور 2 مرلہ جگہ قبرستان کے زیر استعمال ہے جبکہ 9 کنال کا رقبہ خالی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ قبرستان کی چار دیواری نہ ہے۔9 کنال خالی رقبہ پر ناجائز قابضین کا قبضہ تھا جو محکمہ ریونیو تحصیل دیپالپور نے متعلقہ محکمہ پولیس کی مدد سے واگزار کروالیا تھا۔ناجائز قابضین کی تفصیل بمعہ رپورٹ محکمہ ریونیو تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کیونکہ محکمہ ریونیو تحصیل دیپالپور کی جانب سے زیر قبضہ جگہ کو واگزار کروالیا گیا تھا۔جگہ موقع کی تصاویر تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) مذکورہ قبرستان کی زیر قبضہ جگہ کو محکمہ ریونیو تحصیل دیپالپور کی جانب سے واگزار کروایا جاچکا ہے۔البتہ مذکورہ قبرستان کی چار دیواری محکمہ بلدیات سے متعلق نہ ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! ضمنی سوال کریں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال جز(الف) سے ہے۔ یہاں پر ہمارے وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی نے جواب میں لکھا ہے کہ "قبرستان کا کل رقبہ 43 کنال اور 2 مرلہ ہے۔" میرے پاس فرد ملکیت ہے جو سرکاری پٹواری کے ذریعے سے آئی ہے۔ اس میں کل رقبہ 47 کنال اور 19 مرلہ لکھا ہوا ہے۔ اس میں 4 کنال اور 17 مرلہ رقبہ کم ہے۔ کیا وزیر صاحب اس کے متعلق روشنی ڈال سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! میں اس تفصیل سے اپنی بہن کو ابھی چیک کر کے آگاہ کر دوں گا۔ یہاں سیکرٹری صاحب بھی بیٹھے ہیں۔ میں ان سے اس حوالے سے پوچھ لیتا ہوں۔ میں ایک بات اس سوال کے حوالے سے ضرور کرنا چاہوں گا کہ ہماری معزز رکن نے جب یہ سوال کیا تو اس کے بعد اس کو ہمیں چیک کروایا تو یہ واقعی بات ٹھیک تھی کہ وہاں پر نو کنال کے قریب رقبہ پر قبضہ تھا۔ اس کے بعد محکمہ نے کارروائی کر کے تو وہ رقبہ واگزار کروایا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ محترمہ عظمیٰ کاردار کو اس کا credit جاتا ہے کہ انہوں نے سوال کیا اور محکمہ کی اس طرف توجہ دلائی اور یہ مسئلہ حل ہوا۔

جناب سپیکر! انہوں نے جو بات ابھی کی ہے تو میں ڈیپارٹمنٹ سے چیک کر کے اس حوالے سے ان کو مطلع کر دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ وہ دیکھ کر آپ کو بتا دیں گے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال جز(ب) سے ہے کہ جیسے وزیر صاحب نے فرمایا کہ نو کنال خالی رقبہ پر ناجائز قابضین کا قبضہ تھا جو واگزار کروالیا گیا۔ انہوں نے جو ناجائز قبضہ کیا ہوا تھا تو آپ نے ان سے تاوان کیوں نہیں لیا کیونکہ ان کا اس زمین پر تقریباً 30 سے 35 سال سے قبضہ تھا اور انہوں نے ہر سال اس رقبہ سے تقریباً چار پانچ لاکھ روپیہ کمایا ہے۔ یہ ناجائز قبضہ تھا اس لئے جب آپ نے رقبہ واگزار کرایا ہے تو پھر آپ نے ان سے تاوان کے پیسے کیوں نہیں لئے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جب قبضہ واگزار کروایا تھا تو اس پر باقاعدہ لیگل کارروائی ہو رہی ہے۔ اس پر ایف آئی آر کا بھی کہہ دیا گیا تھا

اور وہ ہو چکی ہے۔ اس پر باقاعدہ کارروائی ہو رہی ہے تو یقیناً جب کارروائی مکمل ہو گی جو اس پر بنے گا وہ ڈیپارٹمنٹ ان سے claim کرے گا۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ قبضہ واگزار کروالیا گیا ہے اور اگر ریونیو اتھارٹی کی طرف سے claim بنے گا تو وہ بھی کیا جائے گا۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال ہے جو کہ جز(د) سے ہے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ "مذکورہ قبرستان کی زیر قبضہ جگہ ریونیو تحصیل دیپالپور ان کی جانب سے واگزار کروایا جا چکا ہے البتہ مذکورہ قبرستان کی چار دیواری محکمہ بلدیات سے متعلق نہ ہے"

جناب سپیکر! حقیقت میں ان اداروں کا سربراہ ڈی سی ہوتا ہے اور یہ معاملات بھی ان کے under آتے ہیں۔ میرے خیال میں اگر یہ وہ تاوان کا پیسا نکلوالیں تو اس سے چار دیواری بن جائے تو پھر آئندہ کسی کو قبضے کی جرات نہیں ہو گی۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! میں محکمہ کی طرف سے یہ غلطی تسلیم کروں گا کہ جب یہ جواب میرے پاس آیا تو میں نے اس کو دیکھا تو باقاعدہ ہم نے متعلقہ افسر کو شوکاز نوٹس بھی جاری کر دیا ہے کیونکہ یہ چار دیواری ہماری ہی ذمہ داری ہے اور ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے۔ یہ کام ہم نے ہی کرنا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! Just for my own clarity and the clarity of the House کہ جو قبرستان ہیں وہ تو آپ کے محکمہ لوکل گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! جی، بالکل ہماری ذمہ داری ہے۔ میں اسے تسلیم کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: اس کی جو rotation ہوتی ہے، کسی بھی دیہات میں ہے اور قبرستان کے نام پر ہے تو کیا وہ property automatically seeing/overlook by the Local Government Department.

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! اس میں یہ ہے کہ جہاں جہاں یہ جگہ محکمہ بلدیات کو ٹرانسفر ہو جاتی ہے تو وہ مکمل ہمارے ذمہ آ جاتی ہے لیکن اس کی ڈویلپمنٹ ہمارے ذمہ ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: ان کی تجویز اچھی ہے۔ آپ اسے دیکھیں کہ اگر آپ اسی تاوان کی رقم سے چاردیواری کرا دیں تو بہتری آئے گی۔ اگلا سوال نمبر 100 جناب وقاص محمود مان کا ہے۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! pend کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ سوال pend کیا جاتا ہے۔ یہ کوشش کیا کریں۔ میں نے اسمبلی سیکرٹریٹ سے بھی کہا ہے کہ to make sure the copy of the agenda shall available from next session ایک رات قبل ہر صورت ملے گی اور specially جن لوگوں کے businesses related to question hour or any other. اس پر بڑا time and effort spend ہوتی ہے۔ ڈیپارٹمنٹ جواب تیار کرتا ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! میری اس میں گزارش ہو گی یہ سوال دوسری مرتبہ pend ہوا ہے۔ اگر معزز رکن اس دن تشریف نہیں لاتے تو بار بار سوال pend نہیں کیا جانا چاہئے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میں یہ بات ان سے کہہ رہا ہوں تو next time we will ensure from the Assembly Secretariat کہ جن لوگوں کا business ہو تو ان تک ایجنڈا ایک رات قبل پہنچے یا سارے معزز ممبران تک پہنچے۔ ہم اس کی کوشش کرتے ہیں۔ آپ اس پر کیا کہنا چاہتے ہیں۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! میری گزارش اس میں یہ ہے کہ بار بار سوال آتے ہیں اور ان کے جوابات محکمہ تیار کر کے لاتا ہے اور متعلقہ ممبر نہیں ہوتے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ ویسے بھی یہ سوال آپ سے متعلقہ بھی نہیں ہے۔ یہ سوال پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلقہ ہے۔ اس کو pend نہیں کرتے بلکہ یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 283 محترمہ راحیلہ خادم حسین کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! جو ممبران تشریف نہیں لاتے آپ ان کے سوالات بھی dispose of کر دیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جو ممبران محنت کر کے سوالات دیتے ہیں۔ آپ تھوڑی بہت opportunityتو ان کو دیتے رہیں۔ آپ ایسا نہ کریں۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! اس طرح تو پھر ہمارے محکمے کے سوال ختم ہی نہیں ہوں گے۔

جناب سپیکر: آپ میری بات سن تو لیں ایسے نہیں ہے جو محکمے جواب دے رہے ہیں وہ کل ہم نے محکمہ صحت کے جوابات میں دیکھ لئے لیکن وہ سوال کیونکہ پبلک ہیلتھ سے relatedتھا اس لئے میں نے ان کو کہا ہے۔ آپ ممبر کو اتنی گنجائش تو دے دیں۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! چلیں اس پر آپ کوئی پالیسی طے فرمادیں کہ ایک دفعہ pend کر کے اس کے بعد dispose of کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی ٹھیک ہے۔ then Waqas Mahmood Maan sahib وہ پھر نہیں ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: On his behalf آپ اس کو لینا چاہ رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اجازت ہے۔

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب پلیز۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 304 ہے، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب (PCMMDC) کے تحت مویشی منڈیوں کے ٹھیکہ جات اور بے قاعدگیوں سے متعلق تفصیلات

***304: جناب وقاص محمود مان:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب کیٹل مارکیٹ مینجمنٹ ڈویلپمنٹ کمپنی(PCMMDC)کے تحت صوبہ بھر میں کتنی مویشی منڈیاں ہیں؟

(ب) ان مویشی منڈیوں کا ٹھیکہ جات کتنی مالیت میں فروخت کیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان مویشی منڈیوں میں بیوپاریوں سے اور عوام الناس سے فی جانوراصل رقم سے زیادہ وصول کی جارہی ہے اس کی وجوہات کیا ہیں جبکہ بھوسہ اور پرالی، تندی، چارہ کے لئے علیٰحدہ سے رقم وصول کی جاتی ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق):

(الف) پنجاب کیٹل مارکیٹ مینجمنٹ اینڈ ڈویلپمنٹ کمپنی(پی سی ایم ایم ڈی سی) کے زیر انتظام پنجاب بھر میں115 مویشی منڈیاں ہیں۔

(ب) ان مویشی منڈیوں میں فیس کلیکشن اور متفرق سہولیات کے ٹھیکہ جات برائے مالی سال24-2023 مبلغ پانچ ارب اٹھائیس کروڑ پانچ لاکھ اٹھتر ہزار ایک سو تین روپے (Rs.5,280,578,103)میں نیلام عام کئے گئے ہیں۔

(ج) ان مویشی منڈیوں میں بیوپاریوں اور عوام الناس سے وصول کی جانے والی فیس کی تفصیل درج ذیل ہے:

جانور پر انٹری فیس (ہر جانور کے مالک سے وصول کی جاتی ہے)- بڑا جانور500روپے اور چھوٹا جانور100روپے

توڑی / پرالی فیس- گاڑی کے سائز کے مطابق صرف ڈلوانے والے سے وصول کی جاتی ہے جس کی تفصیل تتمہ 'الف' ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تندی فیس برائے حفاظت جانور (صرف سہولت استعمال کرنے والے مالک جانور سے) بڑا جانور 300روپے اور چھوٹا جانور100روپے یہ تمام فیس نوٹیفائیڈ ہیں جن کے نوٹس تمام مویشی منڈیوں میں مشتہر ہیں اور ٹھیکہ داران کے کنٹریکٹ میں شامل ہیں۔ لہٰذا مویشی منڈیوں میں اصل رقم سے زائد وصولی نہیں کی جاتی۔ یہ بات درست ہے کہ ٹھیکیدار کبھی کبھار زائد وصولی کر جاتے ہیں جسکی شکایت کے اندراج کے لئے کمپنی نے ہیلپ لائن 1233، واٹس ایپ کمپلین نمبر03231233000 اور ہر

منڈی میں شکایات سیل کا نظام وضع کیا ہوا ہے۔ اور موصول ہونے والی ایسی ہر شکایت کا فوری ازالہ کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں آپ کی اس بات کو قابل ستائش سمجھتا ہوں آپ نے یہ جو ابھی رولنگ دی ہے کہ ممبرز کو ان کے بزنس کا کم از کم ایک دن پہلے پتا چل جانا چاہئے یہ بہت بڑی بات ہے اور اس سے ہمیں بڑی favor ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: ملک صاحب ہمیشہ سے ایسے ہی ہوتا تھا یہ پتا نہیں کب روکا اور کیوں روکا اور یہ پھر سے ویسے ہی ہو گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آج کل تو ویسے آپ کو پتا ہے بڑا فاسٹ دور ہے ہمیں بس سوشل میڈیا پر یہ WhatsApp بھی کر دیں تو ہمیں پھر ایجنڈا دیکھنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی ہم دونوں medium use کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ گروپ بنالیں اور اس میں send کر دیں تو سر یہ بہت بڑا کام ہو گا مزید میں آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں Punjab Cattle Market Management & Development Company اس کے بارے میں سوال ہے اور سوال یہ ہے کہ مویشی منڈیوں کے ٹھیکہ جات کتنی مالیت میں فروخت کئے گئے ہیں یہ پورے پنجاب سے متعلق سوال ہے سب سے پہلے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے پورے پنجاب کی Cattle Market کے ٹھیکہ جات کتنی مالیت میں دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے یہ جواب دیا ہوا ہے اس میں لکھا ہوا ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! اس جواب میں لکھا ہوا ہے آپ ذرا جواب کو پڑھ لیں۔ اس میں لکھا ہوا 5,280,578,103 روپے۔

جناب سپیکر: 5,280,578,103 روپے ملک صاحب۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ figure میں نے بھی پڑھے ہیں۔ تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو وصولی ہے در حقیقت پانچ ارب کی نہیں ہو رہی اس سے کوئی 11 گنا زیادہ وصولی ہو رہی میں بتانا یہ چاہ رہا ہوں۔ الحمدللہ 15-2014 میں جب ہماری گورنمنٹ تھی میں نے اسی پنجاب اسمبلی کے فلور پر کھڑے ہو کر سوال کیا تھا۔ اس وقت میاں شہباز شریف صاحب وزیر اعلیٰ تھے انہوں نے پورے پنجاب میں یہ جو مویشی منڈیوں کے ٹھیکے تھے جس میں مویشیوں پر چارجز لگتے تھے انہوں نے ختم کیا تھا۔ ایک تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اسی پالیسی کو اپنانا چاہئے اور میں ساہیوال کی categorically بات کرنا چاہتا ہوں انہوں نے یہ جو ٹھیکے دیئے ہیں ایک وقت تھا جب ضلع کونسل میں ٹھیکے دیئے جاتے تھے۔ آپ کو یاد ہو گا ٹال ٹیکس محصول چونگیوں کے ٹھیکے تھے وہ آپ کی اور ہماری گورنمنٹ نے ختم کئے تھے۔ آج بھی cattle market کے ٹھیکوں کی شکل میں وہ بھتہ خور موجود ہیں۔ ساہیوال میں 200 روپے فیس ہے۔۔۔

جناب سپیکر: Precisely in this whole میری پہلے بات سن لیں جب آپ اتنی بڑی تقریر فرماتے ہیں اس کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ اس میں آپ کا ضمنی سوال کہیں گم ہو جاتا ہے آپ مجھے بتائیں کہ آپ کا ضمنی سوال کیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مجھے آپ کو اور ہاؤس کو صرف یہ بتانا تھا کہ یہ overcharging ہے اور اس کی کوئی monitoring نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ذیشان صاحب ملک صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ کے جو ٹھیکہ جات ہیں ان کو آپ پانچ ارب کچھ کروڑ میں کہہ رہے ہیں لیکن وہ ساہیوال کے ریفرنس دیتے ہوئے ان کا یہ کہنا ہے کہ overcharging کی جا رہی ہے? is this right

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جو ملک صاحب نے بات کی ہے جب یہ کیٹل مارکیٹ کمپنی بنی تھی اس وقت کے وزیر اعلیٰ اور آج کے وزیر اعظم شہباز شریف صاحب کا یہ بڑا ایک flagship project تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں یہ فری بنائی گئی تھی اس میں کوئی fee نہیں رکھی تھی لیکن 2021 میں اس وقت کی حکومت نے اس پر یہ fee چارجز لگائے لیکن اس کے ساتھ ساتھ جو میرے معزز بھائی نے بات کی ہے۔

اس میں ہماری ہیلپ لائن موجود ہے complaints آتی ہیں اور جو complaints آتی ہیں اس پر باقاعدہ ایکشن لیا جاتا ہے۔ جو notified fee ہے وہ notified fee باقاعدہ وہاں display بھی ہوتی ہے یقیناً اس میں کہیں نہ کہیں کوئی گڑبڑ ہوتی ہوگی لیکن جو ہوتی ہے اس کی complaints اگر آتی ہے تو اس پر باقاعدہ action ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب آپ اس کو complaints کی صورت میں either you bring this to the assembly آپ کا یہ جو ضمنی سوال ہے اس کو یہ تو آپ formulate کر لیں question کی شکل میں اور اس کو دوبارہ لکھ کر دے دیں یا compliant file کر دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ کو یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میرا جو ضمنی سوال ہے overcharging کا ہے اس کا یہ properly حل نہیں ہے۔ ساہیوال میں اور پورے پنجاب کے لئے میں چاہتا ہوں جس طرح منسٹر صاحب نے خود admit کیا اور آج کے وزیر اعظم میاں محمد شہباز شریف کا یہ بہت اچھا اقدام تھا۔

جناب سپیکر: انہوں نے admit نہیں کیا آپ اس کو wrongfully construe نہ کریں انہوں نے یہ کہا کہ اتنا بڑا سسٹم ہے پورے پنجاب کے اندر اس کی منڈیاں لگتی ہیں تو کہیں پر اگر کوئی کرپٹ پریکٹس ہوتی ہے تو آپ رپورٹ کریں ہم اس کو درست کریں گے۔ This is what he said۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا جو پہلا portion تھا وہ admit کیا ہے میں اس کی طرف تو آ ہی نہیں رہا ہوں۔ انہوں نے یہ admit کیا ہے کہ یہ فری تھا وزیر اعظم پاکستان نے یہ فری کیا تھا۔

جناب سپیکر: آپ اپنی بات کو روکیں ذرا آپ اصل میں بات کو اتنا لمبا کر دیتے ہیں کہ مجھے comprehend کرنے میں بڑی دقت آتی ہے ان کا مسئلہ یہ نہیں ہے کہ وہاں کوئی corrupt practices ہیں ان کا مسئلہ یہ ہے کہ یہ منڈیاں فری تھی ٹھیکوں پر کیوں چلی گئیں۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! جی میں نے یہ بتایا ہے کہ یہ بالکل اس وقت فری تھی لیکن اس کے بعد 2021 میں اس وقت کی حکومت نے اس پر fee چارجز لگائے تو یقیناً ہم اس پر دوبارہ ڈسکیشن کر رہے ہیں اس پر ہم سوچ رہے ہیں کہ اس کو دوبارہ اسی ماڈل پر لے کے جائیں اور بالکل ان شاء اللہ تعالیٰ اس کو فری کریں گے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب ایک جملے کی بات کے لئے آپ نے 20 منٹ ہمارے لے لئے ہیں اب آپ تشریف رکھیں I have very serious business I have to take up that Gymkhana وہ جو ایک enigma بنا ہوا ہے I have to take up the health issue , law and order کی بحث ہے۔ میری تمام معززاراکین سے درخواست ہے کہ ضمنی سوال precise اور اس کے اندر اس کی جو directness ہے وہ بڑی ضروری ہے۔ اس میں تقریر مت کریں تاکہ وقت بچے کل بھی sight for the good three and half hours but we could not go to the original business which you have requisition the Session and that was law and order ہم اس پر کل پہنچ ہی نہیں سکے تو میری آپ سے درخواست ہے کہ precise please۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، سردار صاحب!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں ملک صاحب کی بات کو سیکنڈ کرتا ہوں سر صرف اور صرف honorable منسٹر صاحب اتنا بتادیں کہ اس پر چیک اینڈ بیلنس کا طریق کار کیا ہے اور monitoring کس طرح کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: Minister Local Government sir you have two issues on hand now ایک یہ کہ یہ منڈیاں فری تھیں اور ان پر اگر دوبارہ یہ ٹیکس یہ ٹھیکے لگ گئے ہیں اور دوسرا کہ اس پر check and balance کا نظام کیا ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! اس میں ہماری ایک ہیلپ لائن ہے اور ایک WhatsApp نمبر ہے یہ ہر منڈی میں ہر جگہ پر display ہوئے ہیں اور وہاں پر ٹھیکوں کی جو fee ہے وہ بھی display پر موجود ہے اگر کوئی overcharging کرتا ہے تو اس کی باقاعدہ اس نمبر پر complaints کی جاسکتی ہے ہمارے پاس complaints آتی بھی ہیں اور اس پر باقاعدہ ایکشن لیا جاتا ہے تو اس کا طریق کار یہی ہو سکتا ہے اگر کہیں پر کوئی ایسی چیز ہو تو complaints کی جائے اور باقاعدہ اس کو ہماری طرف سے ایڈریس کیا جاتا ہے۔ دوسرا میں

دوبارہ سے اس کو repeat کر دیتا ہوں کہ بالکل یہ فری تھا لیکن اس کے بعد 2021 میں اس وقت کی حکومت نے اس پر fee چارجز لگائے اب ہم دوبارہ اس کو اس طرف ان شاءاللہ تعالیٰ لے کے آئیں گے اور اس کو فری کریں گے لیکن کیونکہ اس پر جب ٹھیکے ہو چکے ہوتے ہیں اس دوران آپ اس کو فری نہیں کر سکتے جب اس کا ٹائم پورا ہو گا پھر آپ نئی پالیسی لا سکتے ہیں کیونکہ وہ ٹھیکے پرانی پالیسی کے تحت ہو چکے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی احمد صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ ملک صاحب آپ تشریف رکھیں گے پلیز۔

جناب احمد اقبال چودھری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب احمد اقبال چودھری: جناب سپیکر! مویشی منڈیوں کے حوالے سے جو ایک اہم concern ہے کہ پہلے یہ مویشی منڈیاں local governments respective چلاتی تھیں اور ضلع کونسلیں چلاتی تھیں پھر یہ ٹی ایم ایز کے پاس چلی گئیں اور جب تک منتخب بلدیاتی نمائندوں کی حکومتیں موجود تھیں تو اربوں روپے کا ٹیکس مویشی منڈیوں سے لوکل گورنمنٹس کے پاس جا رہا تھا۔ 2008 سے 2017 کے درمیان جب لوکل گورنمنٹ نہیں تھی تو as an interim companies یہ کمپنیاں بنائی گئی تھیں کیونکہ ان پر کوئی چیک نہیں تھا اور کوئی ownership نہیں تھی۔ اس statement کے مطابق اب لوکل گورنمنٹ 5۔ ارب روپے سے زیادہ کا ریونیو loss کر رہی ہیں کیونکہ یہ مویشی منڈیاں لوکل گورنمنٹ کا حصہ ہیں بھی؟ کیونکہ منسٹر صاحب جواب دے رہے ہیں لیکن یہ لوکل گورنمنٹس کے پاس نہیں ہیں۔ یہ پیسا واپس لوکل گورنمنٹ میں جانا چاہئے۔ اسی طرح کل صاف پانی ایکٹ آیا تو اس کو بھی دیکھنا چاہئے کیونکہ وہ لوکل گورنمنٹ کا ہی ہے۔

جناب سپیکر: ذیشان صاحب! It is very pertinent!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! بالکل یہ ان کی تجویز ہے اور ان شاءاللہ تعالیٰ لوکل گورنمنٹ ایکٹ آئے گا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ یہ تجویز نہیں ہے بلکہ یہ مویشی منڈیاں آج کے نافذ العمل قانون کے مطابق ضلعی حکومتوں یا ضلع کونسلوں کی، آپ کی لوکل گورنمنٹ کی جو bodies ہیں، مویشی منڈیاں ان کے زیر انتظام تھیں۔ جب مویشی منڈیاں آپ کے پاس کمپنی کے تحت آ گئیں this is what he is asking that where that money is landing

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! میں یہی گزارش کر رہا ہوں کہ آج کے موجودہ ایکٹ کے مطابق یہ سارے انتظامات اور ان کی income اس کمپنی کے پاس ہی رہتی ہے لیکن جب ہم نیا لوکل گورنمنٹ ایکٹ لے کر ان شاء اللہ تعالیٰ آئیں گے تو اس میں اس کا حل نکال رہے ہیں اور اسے ہم اس میں شامل کر رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آج کا existing Act کیا ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! دو چیزیں ہیں اس وقت ہمارا جو سسٹم گراؤنڈ پر موجود ہے وہ 15-2014 میں جو انتخابات ہوئے تھے اس کے مطابق ایڈمنسٹریٹرز کام کر رہے ہیں اور 2022 والا ایکٹ موجود ہے تو اس وقت یہ ان کے سپرد نہیں ہو رہا جس کی وجہ یہ ہے کہ 2022 کے ایکٹ میں پورا پورا ضلع ون یونٹ ہے لیکن ایڈمنسٹریٹرز اس وقت کے مطابق موجود ہیں ۔ یہ بھی اس لئے ہے کہ جو پچھلے نظام کے تحت ہماری چیئرمین حضرات کی incumbency مطلب یہ ہو سکتا تھا کہ وہیں پر ہم ایڈمنسٹریٹرز کو بٹھاتے۔ اب اس کا ایک ہی حل ہے کہ جب نیا لوکل گورنمنٹ ایکٹ آئے گا، اس میں ہم اس پر بالکل کام کر رہے ہیں اور اس کو لے کر آئیں گے کہ اس کی آمدن متعلقہ لوکل گورنمنٹ کو جانی چاہئے۔ ہماری یہی تجویز ان شاء اللہ تعالیٰ ہو گی۔

جناب سپیکر: آپ کا اس وقت کیٹل مارکیٹ مینجمنٹ ڈویلپمنٹ کمپنی کا انفراسٹرکچر exist کر رہا ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! جی، بالکل کر رہا ہے۔ وہ لوکل گورنمنٹ سے علیٰحدہ ہے۔

جناب سپیکر: یہ کس کے تابع کام کر رہا ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ کے تحت ایک کمپنی بنائی گئی تھی جس کے تحت کام کر رہا ہے۔ اس کا باقاعدہ ایک بورڈ ہے جو اسے چلا رہا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ آپ کے ساتھ ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! جی، بالکل ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب احمد اقبال چودھری: جناب سپیکر! پہلے ڈویژن کی سطح پر کمپنیاں بنائی گئیں۔ جب گوجرانوالہ کیٹل مارکیٹ کمپنی تھی تو گوجرانوالہ ڈویژن کے ڈسٹرکٹ چیئرمین اس کے بورڈ ممبرز تھے اور پھر step by step اسے کھینچ کر بالکل نکال دیا گیا اور اب ایک provincial کمپنی بنا دی گئی اور یہ لوکل گورنمنٹ کی صرف ایک مثال ہے۔ اس کے علاوہ پارکنگ کمپنیاں اور ویسٹ مینجمنٹ کمپنیاں جن سے کام نہیں ہو رہا لیکن لاکھوں روپے تنخواہیں ہیں تو منسٹر صاحب سے میں یہ request کروں گا، ان کو parallel functions کہتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہاں پر ڈیپارٹمنٹ کے لوگ ہوں گے؟

جناب مشتاق احمد: جناب سپیکر! اس بحث کا کیا فائدہ ہے کیونکہ ہمیں تو سمجھ ہی نہیں آ رہی۔

جناب سپیکر: مشتاق صاحب! Let me communicate first and then you can speak صرف ایک سیکنڈ رکئے۔

سردار محمد علی خان: جناب سپیکر! آواز ہی نہیں آ رہی اس لئے ہم اسے سمجھ نہیں سکتے۔

جناب مشتاق احمد: جناب سپیکر! It is a very interesting discussion and I want to listen to it

جناب سپیکر: کیوں audible نہیں ہے؟

جناب مشتاق احمد: جناب سپیکر! اگر یہاں پر کسی کو آواز سمجھ آ رہی ہے تو بتا دیں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ Somebody from the staff should go to Mushtaq Sahib's seat --- وہاں سنیں کہ audible کیوں نہیں ہے۔ آواز ان تک کیوں نہیں آ رہی؟

سردار محمد علی خان: جناب سپیکر! آواز کی سمجھ ہی نہیں آ رہی اور کل بھی ایسے ہی تھا۔

جناب سپیکر: اگر کوئی کوالٹی میں difficulty آ رہی ہے تو اس کو improve کریں۔ باقی اراکین بھی Are facing the same issue?-

آوازیں: جناب سپیکر! ہمیں احمد اقبال صاحب کی صاف آواز نہیں آ رہی لیکن آپ کی آواز صاف سمجھ میں آتی ہے۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! احمد اقبال صاحب کے لئے بڑا مائیک لگوا دیں تا کہ ان کی بات ہمیں سمجھ آ سکے۔

جناب سپیکر: احمد اقبال صاحب! You should speak on the mic

جناب احمد اقبال چودھری: جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا تھا کہ لوکل گورنمنٹ ایکٹ اس کو بتدریج لوکل گورنمنٹ سے دور لے کر گیا۔

جناب سپیکر: چلیں، اس کی quality of sound better کریں۔ منسٹر صاحب! ایسا کریں کہ just for the understanding of things جو احمد اقبال صاحب کہہ رہے ہیں کہ آپ کی پنجاب میں کیٹل مارکیٹ مینجمنٹ ڈویلپمنٹ کمپنی ہیں، ذرا یہ تھوڑا سا apprise کر دیں کہ اس کا detail organogram, how many employees it has, who the members are, under which Act it is registered, is it governed by Societies Registration Act, what salary the CEO is drawing, and what connection it has with the Local Government Department? ذرا آپ تھوڑی سی تفصیل بتا دیں۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! اس حوالے سے معزز رکن fresh question جمع کروادیں کیونکہ اس کی انفارمیشن ابھی میرے پاس نہیں ہے تو میں اس کی تفصیل ان کے سوال جمع کروانے پر لے آؤں گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ احمد اقبال صاحب! آپ کے سوال کا حل تو اس بات میں ہے لیکن وہ کہہ رہے ہیں کہ اس پر آپ ایک نیا سوال جمع کروادیں۔ یہ fresh question ہے unable to answer this اور یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

جناب شعیب امیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں۔

جناب شعیب امیر: دو مہینے قبل اسی حوالے سے میں نے پہلے ایک تحریک التوائے کار جمع کروائی تھی۔ ہر کیٹل مارکیٹ کے same issues چل رہے ہیں۔ انہوں نے ڈویژن کی سطح پر کمپنیاں بنا دی ہیں جو صرف ٹھیکیداروں کے ساتھ مل کر بدمعاشی کے علاوہ کچھ نہیں کرتیں۔ ادھر لکھا ہوا ہے کہ 500 اور 100 روپے بڑے اور چھوٹے جانور کے لیتے ہیں۔ ایک گاڑی پر اگر آپ بڑا جانور یا چھوٹا جانور لے کر جائیں تو یہ 1000 روپے اس کی انٹری فیس لیتے ہیں۔ اس کے بعد پرالی کا 2000 ہزار 3000 روپے بدمعاشی سے علیٰحدہ لیتے ہیں۔ اگر ان کیٹل مارکیٹس کی جا کر حالت دیکھی جائے تو ادھر جانوروں کے لئے پینے کا پانی ملتا ہے نہ ان کے لئے سایہ ہوتا ہے۔ سہولیات نہ ہونے کے برابر ہیں اور میرے حلقہ چوک اعظم کی منڈی تقریباً 27 کروڑ روپے میں اس وقت نیلام ہوئی ہے۔ اگر موقع پر جا کر دیکھیں تو سالانہ 2700 روپے کے بھی انتظامات نہیں ہیں۔ میری تحریک التوائے کار جمع ہے تو اس کو discussion کے لئے رکھ لیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ جو معزز رکن کہہ رہے ہیں تو یہ frankly speaking میری observation بھی یہی ہے اور اگر ان کے زیر انتظام منڈیاں ہیں تو وہاں پر جو بیوپاری جاتا ہے یا وہاں پر جو عوام جاتی ہے تو وہ بالکل ایک ایسی صورت میں مبتلا ہوتے ہیں کہ وہاں پر کسی قسم کی کوئی سہولیات نہیں ہوتیں، وہاں پر گندگی، غلاظت لامحالہ جانوروں کی منڈی ہے، ہوتی ہو گی۔ میں کہہ

نہیں سکتا لیکن پانچ پانچ ارب روپے کے ٹھیکے لے دیں اور اس کے بعد سہولیات نہ دیں تو بطور وزیر آپ کو اسے چیک کرنا چاہئے۔this is good will for the government

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! جی، بالکل۔ گزارش یہ ہے کہ تحریک التوائے کار کی بات میرے بھائی نے کی ہے جو کہ آئی تھی اور اس کا جواب دے دیا گیا تھا شاید اس وقت میرے بھائی یہاں ہاؤس میں تشریف فرما نہیں تھے۔ آپ نے جو بات کی ہے تو میں خود بھی گیا ہوں اور منڈیوں میں دیکھ کر آیا ہوں تو issues ہیں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہر طرف یہی حالات ہیں۔ اچھے حالات بھی ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، پھر آپ اس کو دیکھیں۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! ہم اس کو بہتر کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! I have to carry on and everybody has something to say

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، ملک صاحب! پھر میں ایجنڈے پر نہیں رہ سکوں گا۔ I have spent already 20 minutes on this آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد نواز خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، نواز صاحب! آپ چونکہ پہلی بار بات کرنا چاہ رہے ہیں تو فرمائیں۔

جناب محمد نواز خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ جو سارا مسئلہ منڈیوں کے حوالے سے چل رہا ہے تو پہلے یہ منڈیاں لوکل گورنمنٹ کے under ہوتی تھیں اور وہی ان کی tendering کراتی تھی اور پھر صفائی وغیرہ کی ساری سہولیات لوکل گورنمنٹ دیتی تھی۔ جو ضلع کونسل کی حدود میں تھیں وہ ضلع کونسل دیتی تھی اور میونسپل کمیٹی کی حدود میں میونسپل کمیٹی سروسز دیتی تھی۔ جب سے یہ منڈیاں ان کمپنیوں کے پاس گئی ہیں تو یہاں پر کوئی سروسز نہیں دی جا رہیں، یہاں پر کوئی بھوسہ، کوئی صفائی اور کچھ بھی سہولت نہیں ہے جبکہ یہاں پر لکھا ہوا ہے کہ ہر چیز دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ میں ڈسٹرکٹ کونسل کا چیئرمین رہا ہوں اور اس وقت میں نے جب estimate لگوایا تو ہمیں اس سے 88 کروڑ روپے ریونیو generate ہونا تھا جو ہمیں اس کے مقابلے میں صفر مل رہا تھا۔ میری گزارش یہ ہے کہ جب بھی لوکل گورنمنٹ ایکٹ بنایا جائے، جس طرح 2008 سے قبل یہ لوکل گورنمنٹ کے پاس ہوتی تھیں تو اسی طرح ان کی tendering لوکل گورنمنٹ کروائے اور لوکل گورنمنٹ کی سب سے بڑی fund generation مویشی منڈیوں سے ہوتی ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: خان صاحب! .thank you جی، محترمہ عظمیٰ کاردار!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میرا سوال نمبر 315 ہے، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: 5 دیہات کو ماڈل ویلج بنانے سے متعلق و دیگر تفصیلات

***315: محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور کے 5 دیہات کو ماڈل Village کے لئے چنا گیا ہے ان کے نام مع یوسی سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان گاؤں میں کیا کیا سہولیات حکومت کی طرف فراہم کی جائیں گی؟

(ج) ان گاؤں میں کون کون سے کام کروائے جائیں گے؟

(د) ان گاؤں کی آبادی کے لئے تعلیم اور فنی تعلیم خاص کر عورتوں کی فلاح کے کون کون سے منصوبہ جات بنائے جائیں گے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق):

(الف) لاہور کے 5 دیہاتوں کو ماڈل Village کے لئے چنا گیا ہے جن کی تفصیل مع مکمل پتا درج ذیل ہے:-

1۔ گاؤں سمسانی کھوئی، یونین کونسل نمبر 115 (پی آئی اے سوسائٹی) تحصیل سٹی، لاہور۔

2۔ گاؤں بھسین، یونین کونسل نمبر 179 (بھسین) تحصیل شالامار، لاہور۔

3۔ گاؤں برکاں خورد، یونین کونسل نمبر 189 (برکی) تحصیل کینٹ، لاہور۔

4۔ گاؤں کوٹ میلہ رام یونین کونسل نمبر 253 (سرائچ) تحصیل ماڈل ٹاؤن، لاہور۔

5۔ گاؤں بچو کی ماجھا، یونین کونسل نمبر 274 (بابلیلانہ اوتاڑ) تحصیل رائیونڈ، لاہور۔

(ب) صاف پانی کی فراہمی، سیوریج کا نظام، پینے کا صاف پانی، سٹریٹ لائیٹ، وال چاکنگ کا خاتمہ، پارکوں کی خوبصورتی، عوامی مقامات کی صفائی، غیر قانونی تجاوزات کا خاتمہ وغیرہ۔

(ج) جواب جز "ب" میں دیا جا چکا ہے۔

(د) ماڈل گاؤں کی آبادی کے لئے تعلیم اور فنی تعلیم خاص کر عورتوں کی فلاح کے منصوبہ جات کے حوالے سے محکمہ تعلیم و دیگر متعلقہ محکمہ جات سے جواب لینا مناسب ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال جز (الف) سے ہے انہوں نے جو پانچ ماڈل ویلجز یہاں پر لسٹ کئے ہیں یہ تقریباً سارے سٹی لاہور میں آتے ہیں۔ سٹی لاہور، تحصیل شالامار لاہور، تحصیل کینٹ لاہور، پھر آگے تحصیل ماڈل ٹاؤن لاہور اور تحصیل رائیونڈ لاہور۔ میں ان سے پوچھنا چاہتی ہوں کیونکہ ہمارا رورل ایریا تو بہت پھیلا ہوا ہے تو کیا وجہ ہے کہ یہ اتنا اچھا پراجیکٹ ہے، انہوں نے اس سارے پراجیکٹ کو لاہور کے ان main key areas میں کیوں ڈیزائن کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ لاہور سارے کا سارا میٹروکارپوریشن اربن ہے اور لاہور میں basically کوئی officially rural area نہیں ہے۔ یہاں تک یہ بات تو ٹھیک ہے اور یہ بات ہو سکتی ہے کہ آپ نے یہ کیوں چنا اور فلاں ایریا کیوں نہیں چنا تو اس میں چوائس ہو سکتی ہے لیکن میں آپ کو ایک چیز بتاؤں کہ الحمدللہ چیف منسٹر پنجاب نے لاہور کی revamping کا ایک پورا پلان دے دیا ہے جس کی tendering بہت جلد شروع ہو رہی ہے ہم zone wise کرنے جا رہے ہیں جس میں یہ تمام کے تمام ایریا کے جو issues ہیں وہ address ہو جائیں گے۔ پہلے فیز میں 6 زون ہوں گے اس کے بعد 3 زون اگلے فیز میں ہوں گے۔ لاہور کے تمام کے تمام ایریا کو totally revamp کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: مجھے آپ کی یہ بات بڑی ٹھیک لگ رہی ہے کیونکہ انہوں نے جو دیہات بتائے ہیں سمسانی کھوئی، برکاں خورد، کوٹ میلہ رام، بچو کی ماجھا، تو یہ لاہور کے پانچ مختلف کونے ہیں۔ one is Wagah Border, second one is near Kahna, third one is near Thoker Niaz Baig, forth one is Kot Radha Kishan side جہاں پر لاہور کی boundary ہے تو میرا خیال ہے کہ .They have made the right choice۔ اگلا سوال جناب محمد الیاس کا ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میرا ایک اور ضمنی سوال ہے اگر آپ اجازت دیں۔

جناب سپیکر: جی، میڈم!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! یہ ضمنی سوال جز(ب) سے ہے اس میں صاف پانی کی فراہمی، سیوریج کا نظام، پینے کا صاف پانی، سٹریٹ لائیٹ کا ذکر ہے تو یہ بہت necessities ہیں اگر محترم وزیر ہمیں بتا دیں کیونکہ پنجاب میں 38 ضلعے ہیں تو کیا ہی اچھا ہو کہ اگر ضلع میں کوئی ایک ماڈل ویلج ہو تو باقی ضلعوں کی بھی بہت حوصلہ افزائی ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! میں اپنی بہن کی correction کر دوں کہ پنجاب میں 41 ڈسٹرکٹ ہیں۔ نمبر 2 یہ سوال چونکہ لاہور سے related تھا تو اس لئے میں نے یہ بات کی۔ اس کے علاوہ بھی حکومت پنجاب کے ہر ضلع میں different program پر کام جاری ہے۔ اگر آپ اس پر fresh question کریں تو آپ کو اس چیز کی تفصیل بھی دے دوں گا۔

جناب سپیکر: آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں یہ ہمارے ذاتی مشاہدے میں بھی ہے کہ آپ یہ کر رہے ہیں ہر ضلع کے اندر ماڈل ویلجز، پہلے پائلٹ کریں پھر hopefully اس میں لے جائیں گے۔

جناب شہباز علی کھوکھر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب!

جناب شہباز علی کھوکھر: جناب سپیکر! یہ گاؤں سمسانی کھوئی میرے حلقے میں آتا ہے تو اس حوالے سے سوال کے جز(ب) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ صاف پانی کی فراہمی، سیوریج کا نظام، پینے کا صاف پانی، سٹریٹ لائیٹ، وال چاکنگ کا خاتمہ، پارکوں کی خوبصورتی، عوامی مقامات کی صفائی، غیر قانونی تجاوزات کا خاتمہ وغیرہ تو آپ ایک کمیٹی بنا دیں، میرے ساتھ میرے گاؤں میں چلیں، یہ میرا ذاتی گاؤں ہے اگر آپ مجھے یہ چیز ثابت کر دیں تو پھر ٹھیک ہے۔ بہت شکریہ

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! میں نے یہ گزارش کی ہے کہ ہم لاہور revamping program میں یہ سب کچھ کرنے جا رہے ہیں۔ میں اپنے بھائی سے یہ گزارش کروں گا کہ ہم نے تین چار ماڈل سٹریٹ بنائی ہیں جس کو سامنے رکھتے ہوئے انہی کی طرز پر پورے لاہور میں یہ کام ہو گا۔ آپ میرے ساتھ چلیں اور آپ وہاں جا کر ان ماڈل سٹریٹس کا وزٹ کر کے آئیں تو آپ دیکھیں گے کہ ہم نے یہ ساری چیزیں وہاں پر رکھی ہیں یا نہیں رکھی۔ آپ یقین مانیے میرے پاس کچھ تصاویر ہیں میں آپ کو بھی بھیجوں گا اور آپ بھی دیکھ لیجئے گا۔ جب لوگوں نے اس کا before and after دیکھا تو ہمیں بہت سارے لوگوں نے اس پر ایک complement دیا کہ لگتا ہے کہ یہ سپین کی گلیاں ہیں لاہور کی گلیاں نہیں ہیں۔

جناب شہباز علی کھوکھر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! تسی بیٹھ جاؤ، رانا صاحب! آپ فرمائیں کیا کہتے ہیں؟

جناب شہباز علی کھوکھر: جناب سپیکر! بات صرف اتنی سی ہے کہ ان کو جواب دیا گیا ہے کہ ہم نے یہ کچھ کر دیا ہے لیکن یہاں تو ہوا کچھ نہیں لیکن منسٹر صاحب تو ابھی بتا رہے کہ ہم کر رہے ہیں۔ انہوں نے ابھی تک کچھ نہیں کیا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے آپ کو سپین کی گلیاں بتا دی ہیں اور مجھے یقین ہے کہ آپ اس بات پر مطمئن ہوں گے۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! ذیشان صاحب نے جو تصویریں لگائی ہیں میں ان کا جواب درست مانتا ہوں۔ انہوں نے سپین کی ہی لگا دی ہے کیونکہ ہمارے ملک میں تو ایسی کوئی گلی نہیں ہے جو تصویریں ہیں۔ یہ ہمیں ابھی تک فائروال کی تصویر نہیں دکھا سکے۔

جناب سپیکر: ذیشان صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہم کرنے جا رہے ہیں تو hopefully ان شاءاللہ یہ ضرور کریں گے۔

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال جناب محمد الیاس کا ہے۔ جناب احسن رضا خان! آپ بات کرنا چاہ رہے ہیں پلیز آپ بات کریں۔

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے یہاں جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ لاہور کے 5 دیہات کو ماڈل Village کے لئے چنا گیا ہے ان کے نام مع یو سی سے آگاہ فرمائیں؟ یہاں پر نمبر 4 پر جواب دیا گیا ہے کہ گاؤں کوٹ میلہ رام یو نین کونسل نمبر 253 (سرائیچ) تحصیل ماڈل ٹاؤن، لاہور ہر سہولت دے دی گئی ہے تو میرے وہاں پر relative رہتے ہیں اور میں خود وہاں پر آتا جاتا رہتا ہوں تو یہ انہوں نے لکھا ہے کہ صاف پانی کی فراہمی ہے جھوٹ ہے، سیوریج کا نظام جھوٹ ہے، پینے کا صاف پانی جھوٹ ہے، سٹریٹ لائٹس بالکل blunder، وال چاکنگ کا خاتمہ بالکل جھوٹ ہے، پارکوں کی خوبصورتی تو وہاں پر پارک ہے ہی نہیں، عوامی مقامات کی صفائی نہ ہونے کے برابر ہے، غیر قانونی تجاوزات کا خاتمہ تو بالکل وہاں پر ہے ہی غیر قانونی تجاوزات، اب دیکھیں یہ اتنا جھوٹ، لاہور میں رہ کر یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم اس طرز کے ماڈل ویلجز پورے پنجاب میں بنائیں گے، یہ میلہ رام جو سرائیچ یو سی ہے اس طرز کے پورے پنجاب کے ماڈل ویلج ہوں گے تو پھر اگر پنجاب کا مستقبل ان وزیروں کے ہاتھوں میں ہے تو پھر پنجاب کا اللہ ہی حافظ ہے۔ یہ CM صاحبہ کے vision کو سبوتاژ کر رہے ہیں، یہ بالکل blunder ہے بالکل جھوٹ ہے اور یہاں پر جو بیوروکریٹس بیٹھے ہیں انہوں نے پراجیکٹ پے پراجیکٹ رکھے ہوئے ہیں، یہ سی ایم صاحبہ کے پاس جاتے ہیں اور وہاں پر پراجیکٹ دکھاتے ہیں، یہ دیکھیں صفائی ہو چکی

ہے، یہ دیکھیں صاف پانی آ گیا ہے یہ فیلڈ ہے یہ سب اچھا ہے، حالانکہ کچھ اچھا نہیں ہے سب fake ہے اور یہ حقائق ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جناب احسن رضا خان! آپ تشریف رکھیں۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! آپ مجھے موقع دیں۔۔۔

جناب سپیکر: ذیشان صاحب! آپ میری بات سن لیں۔ I would request the whole House and all honorable member. Now, Zeeshan Sahib you have to speak your heart out and I know you are doing very good things. میرا یقین ہے کہ آپ بہت اعلیٰ کام کر رہے ہیں لیکن I cannot just take away Malik Shahbaz Khokher's point of view, Mr Ahsan Raza Khan انہوں نے جتنے زور سے بات کی ہے اب اتنے زور سے آپ اس کا دفاع بھی کر لیں۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ میرے بھائی نے میری پوری بات سنی نہیں ہے۔

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: No, no, allow him to speak.

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): آپ ذرا بات سن لیں۔ میں نے یہ بات کہی ہے کہ یہ ہم کرنے جا رہے ہیں۔ اگر ان کو اس بات کی سمجھ نہیں آئی تو میں اس پر کیا کر سکتا ہوں۔ ہم یہ کرنے جا رہے ہیں اور یہ سمجھے کہ یہ ہو چکے ہیں۔ اب یہ بات کچھ اور سنتے ہیں اس کے بارے میں comments کچھ اور کرتے ہیں تو میں اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ یہ ہمارا proposed plan ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! یہ ہمارا proposed plan ہے اب یہ اس کو ذرا سن لیا کریں، اس لئے وہ کہتے ہیں کہ بات پوری سن لیں تو پھر اس پر comments کرنا آسانی ہوتی ہے۔ باقی اگر میرے بھائی کے بارے میں۔۔۔

جناب سپیکر: جناب احسن رضا خان! آپ تشریف رکھیں۔ میری بات سنیں کہ جو جواب میں ذیشان صاحب نے ہاؤس میں لکھ کر دیا ہے اس میں یہ کہہ رہے ہیں کہ ان کو چنا گیا ہے اور ان میں کام کیا جائے گا۔

جناب ذوالفقار علی: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے جواب میں کہا ہے کہ ان گاؤں کو ماڈل ویلج بنا دیا گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ذوالفقار علی صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ ایک سیکنڈ تشریف رکھیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ لاہور کے پانچ دیہات کو ماڈل ویلج کے لئے چنا گیا ہے یہ سوال کنندہ کی بات ہے، ذرا بات کو پڑھ لیں اور سمجھ لیں اور اس کے بعد پھر loud ہوں۔ وہ کہہ رہے ہیں لاہور کے پانچ دیہات کو ماڈل Village کے لئے چنا گیا ہے ان کے نام مع یو سی سے آگاہ فرمائیں؟ وہ یہ جواب دے رہے ہیں کہ لاہور کے 5 دیہاتوں کو ماڈل Village کے لئے چنا گیا ہے جن کی تفصیل مع مکمل پتا درج ذیل ہے۔ تو اس کا اس کے علاوہ کوئی اور مطلب میری سمجھ میں تو نہیں آیا۔ ذیشان صاحب! you are right۔ معزز ممبر اب آپ تشریف رکھیں۔ یہ جو جذبات ہیں یہ آپ کو appetite بتا رہے ہیں کہ کتنی شدت کے ساتھ دیہاتوں میں بہتری کی ضرورت ہے تو میرا خیال ہے آپ اس کو positive لیں، آپ بہت اعلیٰ کام کر رہے ہیں we all know that، آپ دن رات لگے ہوئے ہیں۔ جی، اگلا سوال جناب محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔ تشریف فرما نہیں ہیں۔۔۔

جناب احمر بھٹی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: اب آگے آپ کا ہی وقت جانا ہے میرا تو نہیں۔ جی، سوال لے لیں بتائیں۔

جناب احمر بھٹی: جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ سوال کے جز (5) میں جو ذکر کیا گیا گاؤں بچو کی ماجھا، یہ میرے حلقے میں ہے اور آج سے دو روز قبل میں اور سردار راشد طفیل صاحب دونوں اُس گاؤں میں فوتیدگی پر گئے ہوئے تھے جس pain کا ذکر وزیر صاحب نے کیا ہے اس pain سے ابھی ہم ہو کر آئے ہیں اُس گاؤں میں ایک چھپڑ ہے جس پر قبضے ابھی بھی جاری ہیں، قبضہ ہو رہا ہے آج کے دن میں بھی۔

جناب سپیکر! میں ان سے گزارش کروں گا کہ ایک تو خود اس کی تصدیق کر لیں، اُس کو check کر لیں کہ قبضہ آیا وہاں پر ہو رہا ہے یا نہیں دوسرے نمبر پر یہ the on the floor of House ہمیں assurance دیں کہ یہ جو کہہ رہے ہیں کہ ہم یہ کام کریں گے یہ کب تک کریں گے تاکہ ہمیں پتا تو ہو؟

جناب سپیکر: جی، ذیشان صاحب! کوئی timelines بتا دیں۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! یہ جو میں نے گزارش کی ہے کہ 6 zones کے حوالے سے کیوں کہ لاہور 9 zones پر مشتمل ہے تو zone wise اس پر کام ہو رہا ہے 6 zones کے حوالے سے اسی بجٹ میں schemes already موجود ہیں ان پر کام ایک ڈیڑھ مہینے کے اندر شروع ہو جائے گا، ٹینڈر وغیرہ ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، we move on to the next question now جناب محمد الیاس چنیوٹی تشریف فرما نہیں ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! on his behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بول دیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 325 ہے، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چنیوٹ: پی پی۔95 میں سولنگ اور گلیوں مع سیوریج کی ٹوٹ پھوٹ سے متعلقہ تفصیلات

***325: جناب محمد الیاس:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ پانچ سالہ دور 2018 تا 2023 میں سابقہ پی پی۔94 حالیہ حلقہ پی پی۔95 میں گلی سولنگ، گلیوں کا سیوریج وغیرہ کسی شعبے میں تعمیری کام نہیں ہوا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اندرون شہر نالیاں پی۔ سی۔ سی سلیپ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں جبکہ جگہ جگہ نالے ابل رہے ہیں اور آئے روز گندا پانی سڑکوں پر آیا ہوتا ہے لوگوں کو راستوں سے گزرتے ہوئے سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ میونسپل کارپوریشن چنیوٹ میں موجودہ صفائی والی مشینری یا تو ناکارہ ہو چکی ہے اگر مشینری ہے تو اسکے چلانے والے ڈرائیور نہیں ہیں؟

(د) چنیوٹ میونسپل کارپوریشن کی آبادی کی تعداد اس وقت کیا ہے کتنی پاپولیشن پر ایک خاکروب تعینات کیا جاتا ہے اس وقت خاکروب، ڈرائیور ٹیکس وصول کرنے والے عملے کی کیا تعداد ہے اور کیا عملہ کی تعداد کافی ہے؟

(ہ) کیا حکومت اندرون شہر چنیوٹ کی گلیوں اور نالیوں کی مرمت اس سال کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اور مطلوبہ مشینری خریدنے کے لئے محکمہ کو اجازت دینے، خاکروب اور دیگر عملہ کی کمی کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق):

(الف) یہ درست ہے کہ سال 2018 تا 2023 تک میونسپل کمیٹی چنیوٹ نے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں کوئی سکیم نہ لگائی گئی ہے۔ البتہ ایمرجنسی بنیادوں پر جس میں ٹف ٹائل شادی ملنگ تا میدان ترکھاناں اور چوک شہید تا چوک کمانگراں محرم روٹ کی درستگی کے لئے لگائی گئی۔ اس کے علاوہ محلہ دل خوشاب میں نکاسی آب کا مسئلہ تھا جس کو حل کرنے کے لئے نالہ کی تعمیر کی گئی۔ علاوہ ازیں شہر کے اندر ٹوٹے ہوئے اور بغیر ڈھکن کے مین ہولز کی مرمت کا کام کروایا گیا ہے جبکہ سیوریج اور نالیوں کے لئے کوئی سکیم نہ لگائی گئی ہے۔ حلقہ پی پی۔95 میں اربن حدود کے ساتھ ساتھ دیہی علاقہ بھی شامل ہے۔

(ب) اندرون شہر میں سڑکات پر ٹف ٹائل کا کام MNA NA-100 کی گرانٹ Pak PWD سے سال 22-2021 میں مکمل کروایا گیا ہے۔ البتہ اندرون شہر جس میں سہارن روڈ، جناز گاہ روڈ، سلارہ روڈ، ٹبیانوالہ والا روڈ، حکیم کالونی، محلہ نور والا، محلہ ٹبہ کمانگراں، فضل کالونی، محلہ احمد پورہ، محلہ خان شاہ بخاری، محلہ مسکین پورہ میں نالی اور سیوریج کا کام ہونے والا ہے۔ سہارن روڈ کا سیوریج سسٹم ناکارہ ہو چکا ہے۔ جس کی بحالی ضروری ہے۔

باقی شہر کے اندر جب بھی سیوریج لائن بند ہوتی ہے اس کو فوری کھول کر سیوریج کے پانی کی روانی یقینی بنائی جاتی ہے بلکہ نشیبی علاقوں سے بارش کا کھڑا پانی بذریعہ مشینری فوراً نکالا جاتا ہے اور MC کی طرف سے لوگوں کی شکایات کا بروقت ازالہ کیا جاتا ہے۔

(ج) میونسپل کمیٹی چنیوٹ کے پاس جو مشینری ورکنگ حالت میں ہے اس میں زیادہ تر پرانی مشینری ہے۔ جس سے صفائی کے امور سر انجام دیئے جا رہے ہیں اور کچھ مشینری خراب ہے جس کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ نیز یہ کہ میونسپل آفیسر (سروسز) / سینٹیشن برانچ میں ڈرائیورز کی کل 15 آسامیاں ہیں جن میں سے 4 آسامیوں پر تعیناتی ہے باقی ماندہ ڈرائیورز کی 11 آسامیاں خالی ہیں۔

(د) مردم شماری برائے سال 2017 کے مطابق میونسپل کمیٹی چنیوٹ کی آبادی 274438 افراد پر مشتمل ہے۔ تقریباً 1000 افراد پر ایک خاکروب لگایا جاتا ہے۔

مردم شماری برائے سال 2023 کے مطابق میونسپل کمیٹی چنیوٹ کی آبادی تقریباً 318165 افراد پر مشتمل ہے۔

i۔ خاکروبوں کی کل تعداد: 211 (جس میں 194 ورک چارج 89 یوم) (مستقل 4) (کنٹریکٹ 7) (معذور کوٹا 6)

ii۔ میونسپل کمیٹی چنیوٹ میں ٹریکٹر ٹرالی و فرنٹ بلیڈ کو 8 عدد ورک چارج (خاکروب) چلا رہے ہیں۔

iii۔ عملہ ٹیکس وصولی میونسپل کمیٹی چنیوٹ میں کوئی ورک چارج و خاکروب شامل نہ ہے۔

iv۔ مردم شماری 2017 سے اب تک شہری آبادی کافی بڑھ چکی ہے اور شہر وسیع ہو چکا ہے۔ جس کے مطابق میونسپل کمیٹی چنیوٹ کے پاس موجودہ خاکروب کم ہیں۔

(ہ) i۔ اس سال میونسپل کمیٹی چنیوٹ اندرون شہر گلیوں میں نالیوں اور فرش بندی کا کام کروانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

ii۔ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی فیصل آباد کا ایگریمنٹ ہو چکا ہے جس پر مزید کارروائی جاری ہے۔ دیگر شعبہ جات میں میونسپل کمیٹی چنیوٹ عملہ و مشینری کی بابت حکومتی احکامات کے مطابق عملدرآمد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، no cross talk please۔ کوئی ضمنی سوال؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں کہا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ پانچ سالہ دور 2018 تا 2023 میں سابقہ پی پی۔94 حالیہ حلقہ پی پی۔95 میں گلی سولنگ، گلیوں کا سیوریج وغیرہ کسی شعبے میں تعمیری کام نہیں ہوا؟ جواب میں انہوں نے بتایا کہ یہ کام ہوا ہے اس میں انہوں نے کہا ہے کہ ایمرجنسی بنیادوں پر یہ کام ہوئے ہیں جو انہوں نے گنوائیں ہیں کہ یہ ہوئے ہیں، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایمرجنسی بنیاد پر کتنی amount تک کا کام ہو سکتا ہے اور کیا یہ جو کام کروائے گئے ہیں اس کی کیا کوئی tendering کروائی گئی ہے یا نہیں کروائی گئی؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! ایمرجنسی بنیادوں کا مطلب یہ ہے کہ جو quotation ورک کے لئے کام ہوتے ہیں اس چیز کا میرے بھائی کو بھی پتا ہے باقی اگر معزز ممبر تفصیل چاہتے ہیں تو ٹینڈر کے حوالے سے تفصیل میں ان کو فراہم کر دوں گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے جو پوچھا ہے میں بڑا specific ہوں میں نے جو پوچھا ہے کہ quotation ورک کی ایک limit ہے وہ کتنی ہے اگر وہ limit exceed ہوتی تو پھر وہ quotation ورک tendering process میں جاتا تو کیا اس کی quotation یہ tendering process سے زائد تھی، اگر تھی تو پھر کیا اس کا tender ہوا؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! work Quotation کے حوالے سے ان کا fresh question بنتا ہے میں ان کو تفصیل بتا دوں گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اسی سوال میں یہ سوال ہے اور اس کا جواب ہے یہ fresh question کہاں سے آ گیا؟

جناب سپیکر: جی، ذیشان صاحب! یہ fresh question بنتا ہے آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا نہیں ہے لیکن میں اگلے ضمنی سوال پر آ جاتا ہوں، یہ بنتا نہیں ہے آپ کا حکم ہے تو میں مان لیتا ہوں۔ اب جناب سپیکر انہوں نے یہ کہا ہے سوال کا جز (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ میونسپل کارپوریشن چنیوٹ میں موجودہ صفائی والی مشینری یا تو ناکارہ ہو چکی ہے اگر مشینری ہے تو اسکے چلانے والے ڈرائیور نہیں ہیں؟ اب یہ خود کہہ

رہے ہیں کہ میونسپل کمیٹی چنیوٹ میں ٹریکٹر ٹرالی و فرنٹ بلیڈ کو 8 عدد ورک چارج خاکروب چلا رہے ہیں، یعنی یہ خود ایک crime commit کر رہے ہیں بغیر ڈرائیوروں کے اُن کو خاکروب چلا رہے ہیں کل کو وہ accident کریں گے اس کا کون ذمہ دار ہو گا؟ یہ اختیار کس نے دیا ہے اگر state کے department crime commit کریں گے تو یہ لوگوں سے rule of law کی بات یا قانون پہ عملداری کی بات کیسے کریں گے؟

جناب سپیکر: جی، ذیشان صاحب! ٹریکٹر خاکروب چلا رہے ہیں، ڈرائیور نہیں ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! بالکل اس میں یہ mention ہے یہ یقیناً اگر چلا رہے ہوں گے تو وہ without license تو نہیں چلا سکتے ہیں، یہ بات ان کی ٹھیک ہے اس کو میں ادارے سے check کرتا ہوں اور اس کا باقاعدہ ہم ایکشن بھی لیں گے اگر ایسی کوئی چیز چل رہی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال کے جز (ح) میں انہوں نے کہا ہے کیا حکومت اندرون شہر چنیوٹ کی گلیوں اور نالیوں کی مرمت اس سال کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اور مطلوبہ مشینری خریدنے کے لئے محکمہ کو اجازت دینے، خاکروب اور دیگر عملہ کی کمی کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟ جواب میں انہوں نے کہا ہے میونسپل کمیٹی چنیوٹ عملہ و مشینری کی بابت حکومتی احکامات کے مطابق عملدرآمد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اب یہ حکومتی احکامات کیا ہیں؟ یہ تو ذرا ہاؤس کو upraise کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، ذیشان صاحب! بتائیں کہ حکومتی احکامات کیا ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اور کب تک اس پر عملدرآمد ہو جائے گا اس پر سال تو گزر گیا ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! اس پر میں already ہاؤس کو جو ہمارا ستھرا پنجاب initiative ہے اُس پر بتا چکا ہوں۔ اس سلسلے میں ہمارا tendering process چل رہا ہے، کچھ تحصیلیں ہماری tender out ہو چکی ہیں، کچھ re-tendering میں گئی ہیں، کچھ یہ re-advertisement میں گئی ہیں، وہ ایک سسٹم ہے اس کے تحت جا کر ہونا ہے۔

جناب سپیکر: ذیشان صاحب! آپ ستھرا پنجاب پروگرام میں ہر union council کو تین لاکھ روپیہ دے رہے ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! نہیں۔ وہ اور ہے وہ ہر یونین کونسل کا شیئر PFC share کے تحت جارہا ہے وہ یہ تھا کہ جو ان کے پاس ایڈیشنل پیسے ہوتے ہیں وہ interim دور کے اندر ہی شروع ہوا تھا کہ اُس سے وہ ایک دو سینٹری ورکر hire کر کے، ایک loader rickshaw hire کر کے تھوڑی بہت صفائی کے انتظامات کر سکیں۔ ہم اس کو بڑھا رہے ہیں، ہم اس میں تقریباً 250 household پر ہمارا ایک سینٹری ورکر ہو گا اور اس کے ساتھ ساتھ اس کا نا صرف primary collection بلکہ secondary collection تک end-to-end solution اس پر کر رہے ہیں کہ گھروں سے collection سے لے کے dumping site یا landfill sites تک اس کو پہنچانے تک کا پورا سسٹم کر رہے ہیں اسی کے اوپر outsource ہو رہا ہے جیسے میں نے گزارش کی ہے کہ کچھ ہماری تحصیلیں پہلے phase میں ہو چکی ہیں اور کچھ تحصیل ابھی تک نہیں ہو پائی تھیں اُس کے لئے دوبارہ سے re-bid یا re-tender کا process ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ جواب میں کہہ رہے ہیں کہ سال 2018 تا 2023 تک سالانہ ترقیاتی پروگرام میں کوئی سکیم نہ لگائی گئی ہے۔ اب یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم اس سال municipal committee چنیوٹ کے اندرون شہر فرش بندی کا کام کروانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ کیا انہوں نے بجٹ میں اس کے لئے کوئی پیسے رکھے ہیں اگر نہیں رکھے تو یہ ارادہ کس بات کا رکھتے ہیں، یہ بتادیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! میونسپل کمیٹیز کے اپنے بجٹ ہوتے ہیں تو اس حوالے سے میں معزز رکن کو تفصیلات سے آگاہ کر دوں گا کہ اُن کے ADP کا کیا بجٹ ہے۔

جناب سپیکر: جی، امجد صاحب! let's examine it minutely آپ جو کہہ رہے ہیں

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! ہمارے سوالات رہ رہے ہیں جو معزز ممبران ہیں اُن کے سوالات لے لیں جو تشریف فرما نہیں اُن کے رہنے دیں۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! بقیہ سوالات کے جوابات۔۔۔

جناب سپیکر: جی، we are into the last five minutes آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین کا ہے۔۔۔ وہ تشریف فرما نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 449 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سنبل مالک حسین کا ہے۔۔۔ تشریف فرما نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 482 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب فیصل جمیل کا ہے۔۔۔ تشریف فرما نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 543 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ جی، جناب شہاب الدین خان میں آپ کو floor دیتا ہوں۔ اگلا سوال جناب اسد عباس کا ہے۔ جی، سوال نمبر بول دیں۔

جناب اسد عباس: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 674 ہے، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی پی پی۔18 میں قبرستان میں جگہ کی کمی سے متعلق تفصیلات

***674: جناب اسد عباس:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) راولپنڈی پی پی۔18 میں کہاں کہاں قبرستان ہیں یہ کب بنائے گئے تھے؟

(ب) ان میں قبروں کی گنجائش ہے تو کس کس قبرستان میں جگہ ہے اور کس کس قبرستان میں قبروں کے لئے جگہ نہ ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس حلقہ میں کوئی قبرستان ایسا نہیں ہے جہاں پر مردے دفنانے کے لئے قبر کی گنجائش ہو جس کی وجہ سے قبروں کی بے حرمتی کر کے ایک قبر میں دو دو دفعہ مردے دفن کر دیئے گئے ہیں؟

(د) کیا اس حلقہ میں شہر خموشاں اتھارٹی کوئی نیا قبرستان بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق):

(الف) حلقہ پی پی۔18 راولپنڈی کی 10 یونین کونسلز میونسپل کارپوریشن راولپنڈی کی حدود میں شامل ہیں۔ جن میں یوسی 27 تا 32 اور یوسی 42 تا 45 ہیں۔ ان یونین کونسلز میں 20 عدد قبرستان واقع ہیں جن کی تفصیلات مندرجہ زیل ہے۔

(1)۔ قبرستان خرم کالونی بند کھنہ روڈ، یوسی نمبر 29 (۲)۔ قبرستان کُری روڈ بائیں طرف، یوسی نمبر 29 (۳)۔ قبرستان کُری روڈ دائیں طرف، یوسی نمبر 29 (۴)۔ قبرستان مین چوک چاہ سلطان، یوسی نمبر 30 (۵)۔ بابانور دین محلہ حکم داد گلاس فیکٹری، یوسی نمبر 31 (۶)۔ پراچہ محلہ چوہدری فیروز دین، یوسی نمبر 31 (۷)۔ قبرستان چاہ سلطان، یوسی نمبر 32 (۸)۔ قبرستان فاروقیہ مسجد امر پورہ روڈ، یوسی نمبر 32 (۹)۔ قبرستان شاہ دی ٹالیاں مری روڈ، یوسی نمبر 42 (۱۰)۔ قبرستان کرسچن نزد سینٹ میری سکول مری روڈ، یوسی نمبر 42 (۱۱)۔ قبرستان قدیم مین روڈ ڈھوک کھبہ، یوسی نمبر 43 (۱۲)۔ قبرستان ملکاں ظفر الحق روڈ، یوسی نمبر 43 (۱۳)۔ قبرستان لنک روڈ ملکاں ظفر الحق روڈ، یوسی نمبر 43 (۱۴)۔ قبرستان لنک سٹریٹ ملکاں ظفر الحق روڈ، یوسی نمبر 43 (۱۵)۔ قبرستان قاسم آباد PAF روڈ ڈھوک کھبہ، یوسی 43 (۱۶)۔ قبرستان PAF قاسم آباد نزد جناز گاہ ڈھوک کھبہ، یوسی 43 (۱۷)۔ قبرستان قاسم آباد PAF کرسچن ڈھوک کھبہ، یوسی 43 (۱۸)۔ قبرستان اسلم آباد PAF روڈ ڈھوک کھبہ، یوسی 43 (۱۹) قبرستان کرسچن نزد راول ٹاؤن، یوسی 43 (۲۰)۔ قبرستان ڈھوک الہی بخش، یوسی 44

(ب) متذکرہ بالا قبرستانوں میں جو کہ شہری حدود میں واقع ہیں مزید قبروں کے لئے گنجائش بہت کم رہ گئی ہے۔ اور نئی قبریں صرف اُس جگہ پر بنائی جاتی ہیں جہاں پر پہلے سے کسی قبر کا نام و نشان نہ ہو۔

(ج) جیسا کہ جز (ب) میں اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ مذکورہ بالا قبرستانوں میں گنجائش بہت کم رہ گئی ہے اور نئی قبریں اُس جگہ پر بنائی جاتی ہیں جہاں پر پہلے سے کسی قبر کا نام و نشان نہ ہو۔ تاہم قبروں یا مردوں کی بے حرمتی ہر گز نہ کی جاتی ہے۔

(د) حلقہ پی پی۔18 اور راولپنڈی شہر میں شہر خموشاں اتھارٹی کا باقاعدہ کوئی دفتر موجود نہ ہے۔ بہر حال میونسپل کارپوریشن، راولپنڈی اپنی میونسپل حدود میں قبرستانوں کی دیکھ بھال کر رہی ہے۔ مزید برآں عرض ہے کہ میونسپل کارپوریشن، راولپنڈی کی حدود میں نئے قبرستان کے لئے زمین نہ ہونے کی وجہ سے میونسپل کارپوریشن، راولپنڈی نے موضع رکھ دھمیال اڈیالہ روڈ پر 1000 کنال پر مشتمل جدید قبرستان بمعہ متعلقہ سہولیات کے تعمیر کیا ہے اور راولپنڈی شہر کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے بمطابق فیصلہ کمیٹی مورخہ 07.10.2023 زیر صدارت کمشنر راولپنڈی و سٹیشن کمانڈر، راولپنڈی نے کنٹونمنٹ بورڈ، میونسپل کارپوریشن راولپنڈی و اقلیتوں کے لئے ایریاز مختص کئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

(1) میونسپل کارپوریشن، راولپنڈی 500 کنال (2) چکلالہ کنٹونمنٹ بورڈ راولپنڈی 200 کنال

(3)۔ راولپنڈی کنٹونمنٹ بورڈ 200 کنال (4) برائے اقلیتی کمیونیٹیز 100 کنال میونسپل کارپوریشن، راولپنڈی کے اس اقدام سے آنے والے کئی سالوں تک ضروریات پوری ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب اسد عباس: جناب سپیکر! کل بھی ہمارے ساتھ یہی ہوا ہے کہ سوال ہم کچھ کرتے ہیں جواب ہمیں کچھ ملتا ہے۔ آج بھی یہی position ہے سوال میں نے کیا کہ راولپنڈی پی پی۔18 میں قبرستان کی کمی کے متعلق تفصیلات بتائی جائیں راولپنڈی میں میرے حلقہ کے اندر 5 پوٹھوہار ٹاؤن کی UCs ہیں، 11 metropolitan ہیں، دو کینٹ کی وارڈز ہیں ان کی تعداد 18 بنتی ہے لیکن انہوں نے ٹوٹل 10 یونین کونسلز کا ذکر کیا ہے۔ آپ جز (الف) کے جواب میں دیکھیں یہ ڈیپارٹمنٹ نے لکھا ہے کہ میرے حلقہ پی پی۔18 راولپنڈی کی 10 یونین کونسلز کارپوریشن کی حدود میں شامل ہیں لیکن میری یونین کونسل کارپوریشن کی حدود میں 11 یونین کونسلز ہیں جس میں 5 کنٹونمنٹ بورڈ اور 2 کینٹ کی وارڈز ہیں، ہم ان سے سوال کچھ کرتے ہیں اور یہ اس کا جواب کچھ دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: اسد صاحب! آپ کیا کہہ رہے ہیں میں آپ کی بات سمجھ نہیں سکا؟

جناب اسد عباس: جناب سپیکر! میں کہہ رہا ہوں کہ انہوں نے غلط جواب دیا ہے۔ میں نے اپنا حلقہ پی پی۔18 راولپنڈی کے پورے حلقہ کی یونین کونسلز کے بارے میں سوال پوچھا ہے لیکن انہوں نے ٹوٹل 10 یونین کونسلز کے متعلق جواب دیا ہے جبکہ میری 8 یونین کونسلز اس جواب میں شامل ہی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! اسد عباس صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ ان کا ایریا جو آپ نے اس قبرستان کے ساتھ منسلک کیا ہے لیکن یہ ایریا ان کے حلقے میں شامل ہی نہیں ہے اور یہ جواب اس حلقہ سے متعلقہ ہی نہیں ہے جس کا سوال پوچھا گیا ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! مجھے جو بات سمجھ میں آئی ہے اس کے مطابق ان کا کہنا یہ ہے کہ شہری حدود میں جو ان کا حلقہ آتا ہے اس کی تفصیل اس جواب میں موجود ہے لیکن آپ کا یہ کہنا ہے کہ جو ان کا دیہاتی حلقہ ہے اس کی تفصیلات اس جواب میں موجود نہیں ہیں۔ اسد عباس صاحب! آپ کا سوال یونین کونسلز سے متعلق نہیں تھا۔

جناب سپیکر: اسد صاحب! You have to address the Chair منسٹر صاحب! آپ ایک سیکنڈ تشریف رکھیں۔ آپ کا سوال یہ ہے کہ راولپنڈی پی پی۔18 میں کہاں کہاں قبرستان ہیں یہ کب بنائے گئے تھے؟

جناب اسد عباس: جناب سپیکر! آپ میرے سوال کی ہیڈنگ دیکھیں۔

جناب سپیکر: جی ٹھیک ہے آپ نے سوال کے اوپر جو ہیڈنگ دی ہے اس میں راولپنڈی پی پی۔18 لکھا ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! راولپنڈی پی پی۔18 میں 20 قبرستانوں سے متعلق جواب میں تفصیل دی گئی ہے تو مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ یہی تو کہنا چاہ رہے ہیں. You have to address the Chair.

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس میں 20 قبرستانوں کا ذکر کیا گیا ہے تو معزز رکن کا اس پر کیا اعتراض ہے وہ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں ابھی میں یونین کونسلز کی بات نہیں کر رہا کیونکہ سوال یہ تھا کہ وہاں قبرستان کتنے ہیں؟

جناب اسد عباس: جناب سپیکر! میں نے راولپنڈی پی پی۔18 کے متعلق سوال کیا تھا اس کا جواب انہوں نے غلط دیا ہے، دوسرا انہوں نے کہا ہے کہ راولپنڈی پی پی۔18 میں 18 یا 20 قبرستان ہیں، ایک قبرستان کو انہوں نے یونین کونسلز کے ارد گرد گھما کر چار مرتبہ شامل کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: اسد صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ منسٹر صاحب! معزز رکن یہ کہہ رہے ہیں کہ جن قبرستانوں کا آپ ذکر کر رہے ہیں یہ یونین کونسلز ان کے حلقے میں فعال ہی نہیں کرتی ہیں۔

جناب اسد عباس: جناب سپیکر! نہیں، نہیں۔ وہ یونین کونسلز ہمارے حلقے میں فعال کرتی ہیں لیکن انہوں نے جواب میں کم یونین کونسلز کا ذکر کیا ہے اور ایک قبرستان کو یونین کونسلز کے ارد گرد گھما کر چار مختلف یونین کونسلز میں شامل کر دیا ہے جبکہ قبرستان وہ صرف ایک ہی ہے۔

جناب سپیکر: اسد صاحب! چلیں دیکھ لیں کیونکہ یہ آپ کی بات کافی complicated سی ہے۔ منسٹر صاحب! اس سوال کو دیکھیں اور معزز ممبر سے پوچھیں کہ آپ اس سے drive کیا کرنا چاہ رہے ہیں؟

جناب اسد عباس: جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ میرے حلقے کے اندر قبرستانوں کے لئے جگہ نہیں ہے جبکہ یہ جواب میں فرما رہے ہیں وہاں پر جگہ موجود ہے، وہاں میرے حلقے میں ایک قبر کے لئے بھی جگہ موجود نہیں ہے، ایک قبر میں چار چار مردوں کو دفنایا جا رہا ہے، قبروں کی بے حرمتی کی جا رہی ہے لہٰذا اس پر کوئی ایکشن لیا جائے کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ دوسرا انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے ایک ہزار کنال جگہ قبرستان کے لئے دی ہے جو کہ میرے حلقہ سے تقریباً 40 سے 50 کلومیٹر دور ہے آپ مجھے بتائیں کہ ایک غریب آدمی کس طرح اپنی میت کو اتنی دور دفنانے کے لئے لے کر جائے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! The pertinent point is this کہ کیا آپ اس حلقہ میں شہر خموشاں اتھارٹی کوئی نیا قبرستان بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! اس وقت ہمارے پاس اس شہر خموشاں کے حوالے سے کوئی تجویز نہیں ہے جو میرے معزز بھائی بات فرما رہے ہیں اس حوالے سے جز(ب) میں یہی جواب دیا گیا ہے کہ وہاں پر مزید قبروں کے لئے گنجائش بہت کم ہے یہ بات حقیقت ہے لیکن بقول معزز ممبر کے کہ وہاں پر جگہ نہیں ہے اور اگر ہے بھی تو بہت کم ہے تو اس سلسلے میں ہم دیکھ لیتے ہیں اور معزز ممبر بھی ہمیں کوئی تجویز دے دیں کہ وہاں پر کوئی ایسی state land available ہے تو یہ بتادیں، ہم بھی دیکھ لیتے ہیں پھر ہم ان کو قبرستان بنادیتے ہیں۔

جناب سپیکر: اسد صاحب! اگر آپ کے پاس کوئی land proposal ہے تو اس کے بارے میں بتائیں۔

جناب اسد عباس: جناب سپیکر! ان کو جواب تو صحیح دینا چاہئے تھا لیکن انہوں نے جواب غلط دیا ہے۔

جناب سپیکر: اسد صاحب! اس کو دیکھتے ہیں۔ منسٹر صاحب! اس کے ساتھ ایک بہت اہم بات جو میں چوتھی مرتبہ کر رہا ہوں اس سے پہلے میں نے وزیر پارلیمانی امور! سے بھی کہا ہے اور آج آپ سے بھی کہہ رہا ہوں i have been repeatedly asking the Government اس وقت جو بہت بڑا crises on hand ہے وہ کرسچئن کمیونٹی کے قبرستانوں کا مسئلہ ہے جن کو اپنے مردے دفنانے کے لئے کہیں بھی جگہ نہیں مل رہی and it is alarmingly dangerous یہاں پر اس دن جو تفصیل بتائی گئی ہے آپ اس پر کوئی emergent bases پر کارروائی کریں۔ آپ اس حوالے سے کوئی جگہ acquire کر لیں، بے شک وہ شہروں سے دور ہی ہو، Section(4) لگا دیں، in action کا شکار تو نہ رہیں۔ کرسچئن کمیونٹی کے لئے دقت یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنی میت کو لے کر شہروں، شہروں گھومتے ہیں اور پھر کہیں پر جا کر ان کو مردہ خراب کرنے کے بعد کوئی جگہ ملتی ہے جہاں پر وہ اس کو دفنا سکتے ہیں تو میری یہ آپ کو بہت clearly direction ہے and I am asking this for the fifth time کہ آپ اس حوالے سے کوئی ایک میٹنگ کال کریں اور اس کے بعد آپ کو چاہے گورنمنٹ سے Section(4) apply کرنا پڑتا ہے تو آپ ان کے لئے کوئی specified place ضرور مہیا کریں اور جن شہروں میں یہ دقت آ رہی ہے جیسا کہ راولپنڈی جو ایک بہت گنجان آباد شہر ہے وہاں تکلیف آ رہی ہو گی تو وہاں پر اگر قبرستان کے لئے جگہ دینا مشکل ہے تو آپ شہر سے باہر کہیں ان کو جگہ فراہم کر دیں لیکن آپ یہ قبرستان ضرور بنائیں۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! میں وزیر اقلیتی امور سے جوائنٹ میٹنگ کر کے اس کو discuss کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی ،ٹھیک ہے there is a very serious concern اگلا سوال جناب شہباز احمد کا ہے وہ اسے پیش کریں۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 697 ہے، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جھنگ: میونسپل کمیٹی گڑھ مہاراجہ میں مستقل وڈیلی ویجز ملازمین سے متعلق و دیگر تفصیلات

***697: جناب شہباز احمد:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میونسپل کمیٹی گڑھ مہاراجہ ضلع جھنگ میں کل کتنی گاڑیاں اور ٹریکٹرز ہیں؟

(ب) ان گاڑیوں کے لئے پٹرول اور ٹریکٹرز کے لئے ڈیزل کی مد میں یکم اپریل 2023 تا 30۔اپریل 2024 تک کتنا خرچہ ہوا ہے تفصیل سے بیان فرمائیں؟

(ج) میونسپل کمیٹی گڑھ مہاراجہ ضلع جھنگ میں کل کتنے مستقل ملازمین تعینات ہیں؟

(د) یکم اپریل 2023 سے 30۔اپریل 2024 تک میونسپل کمیٹی گڑھ مہاراجہ میں کتنے ملازمین ڈیلی ویجز پر رکھے گئے ہیں اور ان کے نام مع ولدیت بتائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق):

(الف) میونسپل کمیٹی گڑھ مہاراجہ ضلع جھنگ میں کل 2 ٹریکٹرز اور 2 لوڈر رکشہ شامل ہیں۔

(ب) ان گاڑیوں کے پٹرول اور ٹریکٹرز کے لئے ڈیزل کی مد میں یکم اپریل 2023 تا 30۔اپریل 2024 تک کئے گئے خرچ کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

ایک فیٹ ٹریکٹر: تفصیل خرچہ 1783304

ایک میسی ٹریکٹر: تفصیل خرچہ 1733921

لوڈر رکشہ نمبر 1: تفصیل خرچہ 599723

لوڈر رکشہ نمبر 2: تفصیل خرچہ 588833

(ج) میونسپل کمیٹی گڑھ مہاراجہ ضلع جھنگ میں کل 72 مستقل ملازمین تعینات ہیں۔

(د) یکم اپریل 2023 تا 30 اپریل 2024 تک میونسپل کمیٹی گڑھ مہاراجہ میں 20 ملازمین ڈیلی ویجز پر رکھے گئے ہیں اور ان کے نام مع ولدیت تتمہ 'الف' ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے بہت جامع جواب دیا ہے لہٰذا میں اس سوال کے جواب سے مطمئن ہوں لیکن میری ایک گزارش تھی کہ میری تحصیل میں پانچ ارب روپے سے ماڈل تحصیل بن رہی ہے تو اس پر کام بہت slow ہو رہا ہے، اگر وزیر موصوف اس کام کو تیزی سے کروادیں۔

جناب سپیکر: شہباز صاحب! آپ اس سوال کے جواب سے اس لئے مطمئن ہیں کہ آپ کی تحصیل میں ماڈل تحصیل بن رہی ہے۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! جی، سر بالکل۔

جناب سپیکر: شہباز صاحب! چلیں، آپ کا بھلا ہو۔ آپ کے منہ سے خیر کا جملہ سن کر وزیر صاحب کا سینہ چوڑا ہو گیا ہے۔ we are over with the time for the question hour.

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)
ٹوبہ ٹیک سنگھ گوجرہ شہر میں داخل ہونے والے رکشہ اور چنگ چی سے زائد وصولی سے متعلق تفصیلات

*328: **جناب محمد احسن احسان:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرہ شہر (ٹوبہ ٹیک سنگھ) شہر میں داخل ہونے والے ہر رکشہ اور چنگ چی سے 20 روپے وصول کئے جاتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گوجرہ شہر میں بارہ بجے کے بعد داخل ہونے والے ہر رکشہ اور چنگ چی سے گیارہ گناہ زیادہ رقم وصول کی جاتی ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) یہ فیس کون وصول کرتا ہے اگر ٹھیکیدار کو اس کی وصولی کا ٹھیکہ دیا گیا ہے تو اس کا نام اور یہ ٹھیکہ کتنی مالیت میں دیا گیا ہے اور اس ٹھیکیدار سے آج تک کتنی رقم وصولی کی گئی ہے؟

(د) کیا حکومت رکشہ اور چنگ چی سے جو فیس وصول کی جاتی ہے اس کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق):

(الف) درست ہے مزید اس ضمن میں عرض ہے کہ میونسپل کمیٹی گوجرہ بمطابق گزٹ نوٹیفکیشن 20 روپے یومیہ پارکنگ فیس برائے رکشہ اور چنگ چی وصول کرتی ہے تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ میونسپل کمیٹی گوجرہ بمطابق گزٹ نوٹیفکیشن 20 روپے یومیہ پارکنگ فیس برائے رکشہ اور چنگ چی وصول کرتی ہے۔ مزید یہ کہ گیارہ گنا وصولی کبھی بھی نہ کی گئی ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ برائے مالی سال 24-2023 کے لئے کسی ٹھیکیدار کو ٹھیکہ نہ دیا گیا ہے ۔ محکمانہ وصولی کی جارہی ہے عرصہ 1.7.2023 تا 09.05.2024 تک مبلغ- /4391780 روپے اس مد میں میونسپل کمیٹی کے اکاؤنٹ میں جمع کروائے جاچکے ہیں تفصیل تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2022 کی دفعات 99 و 100 شیڈول 5 پارٹ 1 اور ٹیکسیشن رولز 2016 کے مطابق تمام لوکل گورنمنٹس کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنے ذاتی ذرائع آمدن بڑھانے کے لئے ٹیکس / فیس لاگو کر سکتی ہے حاصل ہونے والی آمدن مفاد عامہ کے لئے خرچ کی جاتی ہے تفصیل تتمہ "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: صلاح الدین روڈ محمود بوٹی کی ٹوٹ پھوٹ سے متعلق تفصیلات

***449: محترمہ راحیلہ خادم حسین:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صلاح الدین روڈ محمود بوٹی لاہور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) سڑک پر بارشوں کے پانی کی وجہ سے گڑے کھڈے پڑے ہوئے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان کھڈوں کی وجہ سے گاڑیوں کا گزرنا بہت مشکل ہو گیا ہے خاص طور پر بارشوں کے دنوں میں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ روڈ کی تعمیر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ صلاح الدین روڈ محمود بوٹی لاہور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ سڑک پر بارشوں کے پانی کی وجہ سے گڑھے اور کھڈے پڑے ہوئے ہیں۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ بارشوں کے دنوں میں ان کھڈوں کی وجہ سے گاڑیوں کا گزرنا بہت مشکل ہو گیا ہے۔

(د) روڈ کو تعمیر کرنے کے لئے تخمینہ مبلغ 95.639 ملین تیار کر دیا ہے۔ اور اس سکیم کو Revamping of Lahore منصوبہ میں شامل کر لیا گیا ہے۔ جیسے ہی گورنمنٹ فنڈ مہیا کرے گی کام شروع کر دیا جائے گا۔

بہاولنگر: چک نمبر 128 مراد تحصیل چشتیاں میں قبرستان کی جگہ پر ناجائز قبضہ سے متعلق و دیگر تفصیلات

***482: محترمہ سنبل مالک حسین:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع چک نمبر128 مراد تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر میں مربع نمبر 24 ایکڑ نمبر22،21،20،19 میں قبرستان کی جگہ پر کچھ لوگوں نے غیر قانونی طور پر قبضہ کر رکھا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ جگہ میں سے ایک ایکڑ قبرستان اور باقی شاملات دیہہ وہ مفاد عامہ کے لئے مخصوص ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ جگہ پر قبضہ گروپ نے قابض ہو کر پختہ چار دیواری (کچھ مکانات) تعمیر کر رکھی ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ جگہ کو قبضہ گروپ سے واگزار کروا کر ان کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اسکی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق):

(الف) یہ درست نہیں کہ مربع نمبر 24 ایکڑ نمبر 19، 20، 21 قبرستان کی جگہ ہے جبکہ مربع نمبر 24 ایکڑ نمبر 22 (8 کنال) قبرستان کی جگہ ہے۔ جبکہ مربع نمبر 24 ایکڑ نمبر 19، 20، 21 ملکیت صوبائی حکومت پنجاب ہے۔ جس میں سے ایکڑ نمبر 19 (2 کنال) ایکڑ نمبر 20 (6 کنال) ایکڑ نمبر 21 (8 کنال) بروئے انتقال نمبر 1031 کچی آبادی سکیم میں الاٹ شدہ ہے۔ تاہم ایکڑ نمبر 19 (6 کنال) ایکڑ نمبر 20 (2 کنال) ملحقہ قبرستان ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ مذکورہ رقبہ میں سے ایک ایکٹر قبرستان کی جگہ ہے اور باقی رقبہ ایکڑ نمبر 19 (2 کنال)، ایکڑ نمبر 20 (6 کنال) ایکڑ نمبر 21 (8 کنال) شاملاٹ دیہہ کچی آبادی سکیم کے لئے مخصوص شدہ ہیں۔ تاہم بقیہ رقبہ ایکڑ نمبر 19 (6 کنال)، ایکڑ نمبر 20 (2 کنال) موقع پر خالی ہیں۔

(ج) یہ درست ہے کہ مربع نمبر 24 ایکڑ نمبر 19 (2 کنال) ایکڑ نمبر 20 (6 کنال)، ایکڑ نمبر 21 (8 کنال) برقبہ 16 کنال غیر ممکن بستی تعمیر شدہ ہے (چار دیواری، پختہ مکانات، تعمیر شدہ ہیں) تاہم مربع نمبر 24 ایکڑ 22 میں قبرستان موجود ہے جس پر

کوئی ناجائز قابض نہ ہے۔ جبکہ ایکڑ نمبر 19 (6 کنال)، 20 (2 کنال) میں چند قبریں ہیں اور باقی رقبہ خالی ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے کہ جگہ کو قبضہ سے واگزار کرا کر ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے کیونکہ رقبہ مذکورہ میں غیر ممکن بستی والی جگہ بروئے انتقال نمبر 1031 مربع نمبر 24 ایکڑ نمبر 19 (2 کنال) ایکڑ نمبر 20 (6 کنال) ایکڑ نمبر 21 (8 کنال) کچی آبادی سکیم میں الاٹ شدہ ہے جبکہ بقیہ رقبہ مربع نمبر 24 ایکڑ نمبر 19 (6 کنال)، ایکڑ نمبر 20 (2 کنال) موقع پر خالی اور ایکڑ نمبر 22 میں قبرستان موجود ہے۔

رحیم یار خان پی پی۔259 میں واٹر فلٹریشن پلانٹس کی دیکھ بھال اور فنڈز سے متعلق تفصیلات

*543: **جناب فیصل جمیل:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔259 ضلع رحیم یار خان میں محکمہ کے تحت کل کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے گئے ہیں؟

(ب) کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹس چالو حالت میں ہیں اور کتنے دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے بند پڑے ہیں؟

(ج) مذکورہ بالا واٹر فلٹریشن پلانٹس کی دیکھ بھال کے لئے سالانہ کتنے فنڈز مختص کئے جاتے ہیں؟

(د) ان فلٹریشن پلانٹس کی دیکھ بھال کے لئے کتنا عملہ تعینات ہے اور ان کو کتنی تنخواہ کی مد میں رقم دی جاتی ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق):

(الف) حلقہ پی پی۔259 میں 25 عدد واٹر فلٹریشن پلانٹس موجود ہیں۔ تمام پلانٹس محکمہ پبلک ہیلتھ و دیگر اداروں کی طرف سے لگائے گئے ہیں۔ محکمہ ضلع کونسل رحیم یار خان کی طرف سے کوئی بھی پلانٹ نہ لگایا گیا ہے۔ جن کی تفصیل تتمہ 'الف' ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تمام پلانٹس چالو اور درست حالت میں موجود ہیں۔

(ج) واٹر فلٹریشن پلانٹس کی O&M اور بجلی کے بلز کی ادائیگی کے لئے درج ذیل تفصیل کے مطابق فنڈز مختص کئے گئے ہیں:۔

تعداد پلانٹس	بل بجلی فنڈز کی تفصیل	O&M فنڈز کی تفصیل
25عدد	25,93,339/-روپے	1,41,50,943/-روپے

(د) محکمہ ضلع کونسل رحیم یار خان کی طرف سے فلٹریشن پلانٹس کی دیکھ بھال کے لئے کوئی بھی عملہ تعینات نہ کیا گیا ہے۔ نیز BHU اور Education Department اور user committees کا عملہ ان پلانٹس کو چلاتا ہے۔ ضلع کونسل رحیم یار خان ان پلانٹس کی O&M اور بل بجلی کی ادائیگی کرتا ہے۔

جہلم: پی پی۔24 میں نیو راجو پنڈی تانالہ گان و دیگر نالوں کی تعمیر و مرمت سے متعلق تفصیلات

***555: سید رفعت محمود:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حلقہ پی پی۔24 میں نیو راجو پنڈی تانالہ گان، کلونت پور تاکس (چک الماس) ان نالوں کی کب تعمیر کی جائے گی ان نالوں کی لمبائی اور چوڑائی کتنی ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) مذکورہ نالوں کی سالانہ مرمت اور تعمیر پر پچھلے تین سالوں کے دوران کتنی رقم خرچ ہوئی تفصیل سال وار فراہم کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان نالوں کی حالت تسلی بخش نہیں ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ نالوں کی تعمیر و مرمت نہ ہونے کی وجہ سے آبادیوں اور آس پاس کے رہائشیوں کو بہت سی تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے حکومت ان نالوں کی تعمیر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق):

(الف) ضلع کونسل جہلم کے سالانہ ترقیاتی پروگرام (24-2023) میں بیان کئے گئے نالہ جات کی کوئی سکیم نہ ہے۔ مذکورہ نالوں کی لمبائی تقریباً 2 کلو میٹر اور چوڑائی تقریباً 2.25 فٹ ہے۔

(ب) مذکورہ نالوں کی مرمت اور تعمیر پر پچھلے تین سالوں میں ہر ضلع کونسل کے فنڈز سے کوئی بھی رقم خرچ نہ ہوئی ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ بات کسی حد تک درست ہے کیوں کہ ان نالوں کا کچھ حصہ پکا نہ ہے۔

(د) مذکورہ نالوں کا کچھ حصہ پکا ہے اور کچھ حصہ کچا ہے۔ کچے حصے کی سکیم کی (Feasibility) جلد تیار کر کے متعلقہ اتھارٹی کے سامنے پیش کر دی جائے گی۔

جھنگ: میونسپل کمیٹی احمد پور سیال میں مستقل وڈیلی ویجز ملازمین اور گاڑیوں، ٹریکٹر سے متعلق تفصیلات

698*: جناب شہباز احمد: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میونسپل کمیٹی احمد پور سیال ضلع جھنگ میں کل کتنی گاڑیاں اور ٹریکٹرز ہیں؟

(ب) ان گاڑیوں کے لئے پٹرول اور ٹریکٹرز کے لئے ڈیزل کی مد میں یکم اپریل 2023 تا 30۔اپریل 2024 تک کتنا خرچہ ہوا ہے تفصیل سے بیان فرمائیں؟

(ج) میونسپل کمیٹی احمد پور سیال ضلع جھنگ میں کل کتنے مستقل ملازمین تعینات ہیں؟

(د) یکم اپریل 2023 سے 30۔اپریل 2024 تک میونسپل کمیٹی احمد پور سیال میں کتنے ملازمین ڈیلی ویجز پر رکھے گئے ہیں اور ان کے نام مع ولدیت بتائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق):

(الف) میونسپل کمیٹی احمد پور سیال ضلع جھنگ میں گاڑیوں اور ٹریکٹرز کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:-

3 ٹریکٹر۔2 لوڈر رکشہ۔1 سکر اینڈ جیٹنگ مشین۔

1 جیپ پوٹھوہار۔1 کلٹس کار

(ب) گاڑیوں کے لئے پٹرول اور ٹریکٹرز کے لئے ڈیزل کی مد میں یکم اپریل 2023 تا 30۔اپریل 2024 تک خرچ کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:-

3۔ٹریکٹر، 2 رکشہ = 4,166,769

سکر اینڈ جیٹنگ مشین = 1,937,945

(ج) میونسپل کمیٹی احمد پور سیال ضلع جھنگ میں 59 مستقل ملازمین تعینات ہیں۔

(د) یکم اپریل 2023 تا 30 اپریل 2024 تک میونسپل کمیٹی احمد پور سیال میں 23 ملازمین ڈیلی ویجز پر رکھے گئے ہیں اور ان کے نام مع ولدیت کی تفصیل تتمہ 'الف' ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اوکاڑہ: رسول پور تحصیل دیپالپور کے قبرستان کی چاردیواری اور جناز گاہ کی تعمیر سے متعلق تفصیلات

***789: چوہدری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ رسول پور تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں موجود قبرستان چاردیواری جناز گاہ اور فلٹریشن پلانٹ سے محروم ہے؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو حکومت مذکورہ بالا سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر رکھتی ہے تو ADP سیکم میں کتنی رقم مختص کرنے کا ارادہ ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق):

(الف) جی ہاں! یہ بات درست ہے کہ مذکورہ قبرستان چاردیواری، جناز گاہ اور فلٹریشن پلانٹ سے محروم ہے۔

(ب) مذکورہ قبرستان میونسپل کمیٹی منڈی احمد آباد تحصیل دیپال پور کی حدود میں ہے۔جی ہاں حکومت مذکورہ بالا سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ADP سال 25-2024 میں شامل کروانے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر: ہماری گیلری میں ایک honorable guest مسٹر جسپال سنگھ تشریف فرما ہیں جو EX-IAS Officer ہیں، ہم ان کو ہاؤس میں آنے پر خوش آمدید کہتے ہیں and I would request Mr Ramesh Sing Arora to welcome him in the House. Please. I give him the floor.

وزیر اقلیتی امور (جناب رمیش سنگھ اروڑا): جناب سپیکر! سب سے پہلے میں دمن بیر سے جسپال سنگھ صاحب جو آئی ایس، ریٹائرڈ آفیسر ہیں جو بھارت سے تشریف لائے ہیں میں ان کو اور ان کے ساتھ میڈم عائشہ کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ اور دمن بیر صاحب بہت زبردست کام کر رہے ہیں کہ سکھ مذہب جس کی بنیاد اس پاکستان کی پوتر دھرتی سے ہے، ننکانہ صاحب گرونانک صاحب کا جمنستان ہے اور بہت سارے heritage آپ کے ضلع قصور میں ہیں اور ضلع قصور میں بہت سارے ایسے گردوارے ہیں جن کا نام۔۔۔

جناب سپیکر: we are shameful وہ گردوارے ہم نے majority میں تباہ و برباد کر دیئے ہوئے ہیں ہم اس پر شرمسار ہیں۔

وزیر اقلیتی امور (جناب رمیش سنگھ اروڑا): جناب سپیکر! ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے ہمیں موقع دیا ہے کہ ہم ان گردواروں کو restore کریں تو میں دمن بیر صاحب کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ یہ جو کام کر رہے ہیں خاص طور پر environment کے حوالے سے بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ پاکستان کی حکومت اور خاص طور پر چیف منسٹر پنجاب committed ہیں کہ اس وقت پنجاب میں جتنا بھی Sikh heritage موجود ہے اس کی restoration کے لئے چیف منسٹر صاحبہ نے خاص طور پر بجٹ مختص کیا ہے، جس پر میں وزیر خزانہ صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس کام کے لئے ایک اچھا خاصا بجٹ مختص کیا ہے اور میں ان کے ہاتھ پیغام بھجواتا ہوں کہ آپ جب واپس اپنے ملک جائیں، ہماری محبت اور ہمارے پیار کا پیغام لے کر جائیں اور ہم دنیا بھر میں بسنے والے سکھوں کو پاکستان میں خوش آمدید کہتے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کی minority ministry اگر صرف ایک یہ کام کر دے جو encroached گردوارے اور مندر ہیں جہاں پر لوگوں نے settlements کر لی ہیں اگر آپ وہ جگہیں واگزار کرواتے ہیں کیونکہ ان کی religious sanctity بھی ہے اور یہی نہیں کہ ان کی صرف heritage value ہے، اگر آپ ان گردواروں اور مندروں کو واگزار کرواتے ہیں تو اس ہاؤس کی پوری unanimous without word آپ کو پوری سپورٹ حاصل ہو گی اگر آپ اس کام کے لئے باہر نکلیں گے۔

وزیر اقلیتی امور (جناب رمیش سنگھ اروڑا): جناب سپیکر! دمن بیر صاحب آپ کا اور میڈم عائشہ آپ کا بہت شکریہ کہ جس طریقے سے آپ دونوں کام کر رہے ہیں اور مجھے امید ہے کہ آپ دونوں کی جو سکھ مذہب کے heritage کو preserve کرنے میں جو contribution ہے اس کی conservation میں سپورٹ کرے گی اور محبت اور امن کا پیغام دے گی۔ میں ایک مرتبہ پھر آپ دونوں کو یہاں ہاؤس میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ بہت شکریہ

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سردار صاحب!

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں لوکل گورنمنٹ کے حوالے سے بات کرنا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! کیا آپ کل بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں تھے؟

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! جی، میں کل موجود تھا۔

جناب سپیکر: آپ نے بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں یہ طے کیا تھا کہ ہم routine کے بزنس کے درمیان پوائنٹ آف آرڈرز نہیں لیں گے لیکن اب آپ خود ہی اپنے کئے ہوئے فیصلے کے خلاف بات کر رہے ہیں۔

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں نے آج سے دو ماہ پہلے ایک point raise کیا تھا کہ حکومت والے صاف ستھرا پنجاب کی بات کرتے ہیں۔ گزارش ہے کہ ضلع لیہ میں سٹی ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر کے درمیان گند کا ایک بہت بڑا ڈھیر لگا ہوا ہے۔ صاف ستھرا پنجاب صرف لاہور نہیں ہے بلکہ جنوبی پنجاب کے علاقے بھی ہیں۔ آپ نے منسٹر صاحب کو direction دی اور منسٹر صاحب نے ڈپٹی کمشنر صاحبہ سے بات کی اس بات کو دو مہینے ہو گئے ہیں لیکن وہاں سٹی میں جو گند ہے جو بیماریاں پھیلانے کا باعث بن سکتا ہے وہ ابھی تک shift نہیں ہوا۔ کیا یہ گورنمنٹ کی writ ہے؟

زیرو آور نوٹس

جناب سپیکر: جی ٹھیک ہے، دیکھتے ہیں۔ آج ہمارے پاس ایجنڈے پر prior to privilege motions زیرو آور ہے۔ پہلا زیرو آور محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔

فیصل آباد تھانہ ٹھیکری والا کی حدود میں اجتماعی زیادتی کے ملزمان کو گرفتار نہ کرنا

محترمہ عظمیٰ کاردار: بہت شکریہ جناب سپیکر! میرا زیرو آور نمبر 159 ہے۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ مجھے اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے پر زیرو آور کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ روزنامہ خبریں مورخہ 18۔اگست 2024 کی خبر کے مطابق فیصل آباد تھانہ ٹھیکری والا کی حدود میں لاہور کی رہائشی مسماۃ ثنا نامی کے ساتھ عمران وغیرہ نے اجتماعی زیادتی کی اور اس سے موبائل فون مع نقدی بھی چھین لی۔ تھانہ ٹھیکری والا میں مقدمہ درج ہونے کے باوجود ملزمان کو پولیس گرفتار کرنے کی بجائے ان کی پشت پناہی کر رہی ہے اور ملزمان مسماۃ ثنا اور اس کے گھر والوں کو جان سے مارنے کی دھمکیاں دے رہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر پارلیمانی امور!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! وہاں سے جو تفصیل بھجوائی گئی ہے وہ اس طرح ہے کہ مدعیہ مقدمہ مسماۃ ثنا مورخہ 14-8-2024 بوقت تقریباً چار بجے شام اپنے دوست محمد وسیم ولد محمد اسلم قوم اوڈ سکنہ چک نمبر 274 ج ب خیر والا بنگلہ کو ملنے پینسرہ فیصل آباد آئی جسے وہ اپنے دوست عبدالرحیم کی حویلی واقع چک نمبر 275 ج ب میں لے گیا اور اپنے دوست عبدالرحیم کو کہا کہ ہمیں دو گھنٹے کے لئے حویلی میں جگہ دے دو۔ عبدالرحیم کی حویلی میں کچھ ہی دیر بعد ملزمان عمران عرف مانی اپنے تین چار نامعلوم ساتھیوں کے ہمراہ آ گیا اور بلیک میل کرنے لگا کہ آپ کو پولیس کو پکڑوا دیں گے ہمیں گھر سے پیسے منگوا کر دو اور مدعیہ کے دوست محمد وسیم کو زدوکوب کرنے لگے پھر میرے دوست محمد وسیم کو باندھ کر علیٰحدہ کمرے میں بند کر دیا۔ الزام علیہان عمران عرف مانی اور اس کے نامعلوم ساتھیوں نے مدعیہ کے ساتھ زبردستی زنا کیا اور اس سے دو عدد موبائل فون چھین لئے۔ کاپی ایف آئی آر ساتھ لف ہے۔ اس

کی تفتیش لیڈی سب انسپکٹر ممتاز حیدر نے ابتدائی امور تفتیش عمل میں لاتے ہوئے نقشہ موقع جائے وقوعہ مرتب کیا۔ مدعیہ مقدمہ کا میڈیکل بذریعہ لیڈی ڈاکٹر کروایا گیا اور سیمپلز / سویپ برائے تجزیہ اور ڈی این اے ٹیسٹ پنجاب فرانزک لیبارٹری بھجوائے گئے۔ مدعیہ نے ملزمان اکمل ولد اقبال، عثمان ولد عباد علی سکنہ ہائے 275 ج ب کو بروئے تتمہ بیان نامزد کیا جن کی گرفتاری مورخہ 16-8-2024 کو عمل میں لائی جا چکی ہے اور جسمانی ریمانڈ کل چودہ یوم حاصل کیا گیا۔ جنہیں گنہگار پا کر مورخہ 30-8-2024 کو حوالات جوڈیشل بھجوا دیا گیا۔ دوران ریمانڈ جسمانی ملزمان مدعیہ victim مقدمہ کو برائے ڈی این اے ٹیسٹ بلایا گیا جو باوجود اطلاع یابی حاضر نہ ہوئی۔ ملزم نامزد ایف آئی آر عمران عرف مانی نے اور ملزم نامزد تتمہ بیان ندیم اقبال نے عدالت سے مورخہ 17-8-2024 کو عبوری ضمانت کرائی۔ مورخہ 26-8-2024 کو مدعیہ victim نے عدالت میں پیش ہو کر ملزمان عمران عرف مانی و ندیم اقبال کے حوالے سے اپنے بیان حلفی جمع کروایا کہ میں نے غلط فہمی اور شک کی بناء پر مقدمہ بر خلاف ملزمان ندیم اقبال اور عمران درج کروایا ہے جو اب معززین علاقہ نے میری تسلی کروا دی ہے اور اب ملزمان کی ضمانت منظور کئے جانے یا انہیں بری کئے جانے پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ لہٰذا بیان مدعیہ victim کی روشنی میں ہر دو ملزمان عمران عرف مانی اور ندیم اقبال کی عبوی ضمانت مورخہ 26-8-2024 کو کنفرم ہو گئی۔ ملزم نامزد ایف آئی آر محمد وسیم عرف چٹا ولد حنیف اور ملزم نامزد تتمہ بیان دانش کو مورخہ 5-9-2024 کو حسب ضابطہ گرفتار کیا گیا جن کا آئندہ ریمانڈ جسمانی حاصل کر کے تفتیش عمل میں لائی جائے گی۔ ملزم نامزد ایف آئی آر عبد الرحیم ولد نعمت اللہ نے اپنی عبوری ضمانت بعد الت جناب ایڈیشنل سیشن جج سے بتاریخ 13-9-2024 تک کروا رکھی ہے۔ مقدمہ عنوان بالا میں دو کس مرکزی ملزمان کے حق میں مدعیہ نے عدالت کے روبرو پیش ہو کر بیان دیا جس پر ان کی ضمانت کنفرم ہوئی اور دیگر دو کس مرکزی ملزمان کو حسب ضابطہ گرفتار کر کے بند حوالات جوڈیشل کروایا گیا ہے۔ جبکہ دو کس ملزمان کو مورخہ 5-9-2024 کو گرفتار کیا گیا ہے جن کا جسمانی ریمانڈ حاصل کر کے تفتیش میرٹ پر عمل میں لائی جائے گی۔ جب کہ ایک کس ملزم مورخہ 13-9-2024 تک عبوری ضمانت پر ہے آئندہ عبوری ضمانت منسوخ کروا کر ملزم کی گرفتاری کو یقینی بنایا جائے گا۔ ملزمان کے خلاف حسب ضابطہ چالان مرتب کیا گیا ہے

علاوہ ازیں پولیس پر ملزمان کی پشت پناہی کرنے یا مدعیہ مقدمہ پر دباؤ ڈالنے کے حوالے سے الزامات درست نہ ہیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! اگر آپ کی اجازت ہو تو میں اس زیرو آور پر تھوڑی سی بات کرنا چاہوں گی۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! This is a very alarming situation جس بچی کے ساتھ یہ واقعہ ہوا ہے یہ میری بیٹی بھی ہو سکتی تھی یہ اس ایوان میں بیٹھے ہوئے جتنے معزز اراکین ہیں ان کی بیٹیاں یا بہنیں بھی ہو سکتی تھیں۔ ہم اپنی بیٹیوں اور بہنوں کی safety کے لئے کیا کر رہے ہیں؟ ہماری وزیر اعلیٰ مریم نواز صاحبہ کی zero tolerance ہے women as for as are concern اگر ایک بچی کسی کو ملنے کے لئے فیصل آباد میں گئی ہے لیکن اسے یہ ناگہانی آفت پڑ گئی اور اس کے ساتھ اجتماعی زیادتی کی گئی۔ کیا ہم اپنی بچیوں کو تحفظ نہیں دے سکتے ہیں؟ کیا ہم نے تالا مار کر انہیں گھروں میں رکھنا ہے؟ کیا وہ اپنے آپ کو اتنا غیر محفوظ سمجھیں کہ وہ گھر سے نکل ہی نہ سکیں تو وہ تعلیم کہاں سے حاصل کریں گی وہ jobs کیسے لیں گی وہ ملک کی اکانومی میں اپنا حصہ کیسے ڈالیں گی؟ کیا ہم ان کو ایک safe environment and safe public spaces نہیں دے سکتے؟ پھر اس سے زبردستی بیان بھی دلوائے جاتے ہیں ملزمان کو ضمانتیں بھی مل جاتی ہیں اور مدعیہ کو دھمکایا جاتا ہے۔ کیا اس بچی کی عزت کے متعلق کسی نے سوچا ہے؟ اس کا مستقبل تباہ ہو گیا ہے لیکن کیا کسی نے سوچا ہے؟ اگر میری بیٹی کے متعلق یہ سارا واقعہ اخبار میں آئے گا تو میری بیٹی کے ساتھ کیا بنے گا؟ وہ تو psychologically ختم ہو جائے گی۔ ہم نے ایسے واقعات کو ختم کرنا ہے ان میں no tolerance , zero tolerance ہونی چاہئے۔ ہماری جو بھی بچی ان حالات کا سامنا کرتی ہے ان ملزمان کو نہ کوئی ضمانت ملنی چاہئے نہ ہی ان کو کوئی رعایت ملنی چاہئے بلکہ انہیں قرار واقع سزا ملنی چاہئے تاکہ کسی کی ہمت نہ ہو کہ وہ کسی کی بچی کے ساتھ یہ سلوک کرے۔

جناب سپیکر: جی، آپ درست کہہ رہی ہیں you are absolutely correct in what you are saying جو آپ نے کہا ہے۔ منسٹر صاحب بتا رہے ہیں کہ ملزمان کو پکڑ لیا گیا ہے ان کے خلاف چالان مرتب کر دیا گیا ہے اس میں جو false implications کی بات تھی اسے rule out کر دیا گیا ہے اور جو ملزمان ہیں انہیں قرار واقع سزا دلوانے کی بات کر رہے ہیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اگر معزز رکن اس کی مزید تفصیل معلوم کرنا چاہیں یا بات کرنا چاہیں تو فیصل آباد سے ڈی۔ آئی۔ جی صاحب تشریف لائے ہوئے ہیں تو وہ ان کو further explain کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا زیرو آور جناب امجد علی جاوید کا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کورونا کے دوران ڈیوٹی سرانجام دینے والے اہلکاروں کو معاوضہ نہ دینے پر تشویش

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرے زیرو آور کا نمبر 163 ہے۔

''میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ مجھے اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے پر زیرو آور کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کورونا کی وباء کے دوران محکمہ صحت کے جن اہلکاروں (ویکسینیٹرز) نے ڈیوٹیاں سرانجام دی تھیں انہیں حکومت کی طرف سے معاوضہ دینے کے لئے ڈیڑھ ڈیڑھ کروڑ روپے کی دو اقساط محکمہ صحت ٹوبہ ٹیک سنگھ کو جاری ہو چکی ہیں لیکن محکمہ صحت کے ضلعی افسران تقریباً عرصہ دو سال گزر جانے کے باوجود کورونا میں ڈیوٹی سرانجام دینے والوں کو معاوضے کی یہ رقم ادا نہیں کر رہے۔ اس صورتحال پر ملازمین میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے۔''

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس ضمن میں حقائق کچھ یوں بیان کئے جاتے ہیں کہ گورنمنٹ آف پنجاب فنانس ڈیپارٹمنٹ لاہور کے بذریعہ اتھارٹی لیٹر نمبر FDW&M-22-1/2022-2023/DHA/2051 مورخہ 18-06-2023 کے تحت -/76,86,000 روپے اور بذریعہ اتھارٹی لیٹر نمبر FDW&M-22/2052/ DHA/2022-2023 مورخہ

18-06-2023 کے تحت -/1,59,88,210 روپے موصول ہوئے۔چیف ایگزیکٹو آفیسر ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ نے ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر ٹوبہ ٹیک سنگھ کو EPI Head TY/9333 میں یہ پیسے بروقت جاری کر دیئے اور ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر (Preventing Services) ٹوبہ ٹیک سنگھ نے بجٹ جاری ہوتے ہی رقم جاری کرنے کے لئے بل مبلغ -/2,36,74,210 روپے ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس میں سال 2023 میں جمع کروا دیئے۔رقم تقسیم کرنے کا عمل وینڈر کی creation اور banking system کے ذریعے اکاؤنٹ کھولنے سے مشروط تھا اور اس بارے میں تمام متعلقہ سٹاف کو مطلع کر دیا گیا تھا کہ وہ اکاؤنٹس آفس میں مطلوبہ معلومات جمع کروائیں لیکن مطلوبہ معلومات بروقت جمع نہ ہونے کی وجہ سے ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس کی طرف سے bills پاس نہیں ہوئے۔تمام مطلوبہ معلومات اکٹھی کرنے کے بعد ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس میں دوبارہ 28-08-2024 کو bills جمع کروائے گئے اور اکاؤنٹس آفس کی جانب سے 05-09-2024 کو -/1,55,65,060 روپے کے چیک جاری کر دیئے گئے ہیں۔تفصیل درج ذیل ہے:۔

کل موصول شُدہ رقم -/2,36,74,210 روپے، جاری کردہ رقم -/1,55,65,060 روپے اور بقایا رقم -/81,09150 روپے ہے۔مندرجہ بالا تفصیلات کے مطابق Government Banking System کی مشروط پالیسی کے تحت کچھ سٹاف کے accounts اکاؤنٹس آفس کے سسٹم میں فعال نہ ہونے کی وجہ سے زیر عمل میں ہیں۔تاہم ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ نے رقم بروقت جاری کرتے ہوئے اور تمام process مکمل کر کے bills ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس میں جمع کروا دیئے ہیں تاکہ field workers کو بروقت ان کا حق ادا کیا جا سکے۔مزید برآں یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی کی جانب سے کسی قسم کی کوئی تاخیر نہ تھی۔چند دفتری معاملات، سٹاف کی مکمل معلومات اور اکاؤنٹس نمبرز وغیرہ نہ ہونے کی وجہ سے تاخیر ہوئی ہے تاہم اس تاخیر میں کسی قسم کی دیدہ دانستہ کوتاہی محکمہ کی طرف سے سرزد نہ ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! میرا خیال ہے کہ کافی وضاحت ہو گئی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جواب حقائق پر مبنی نہیں ہے اور یہ صرف الفاظ کا ہیر پھیر ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ یہ پیسے ادا کر دیئے گئے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ابھی تک یہ پیسے ادا نہیں کئے گئے۔ میرا Zero Hour جانے سے پہلے تک اگر انہوں نے یہ پیسے دے دیئے ہیں تو پھر میں تسلیم کر لوں گا لیکن میری اطلاع کے مطابق ابھی تک field workers کو یہ پیسے ادا نہیں کئے گئے۔ سال 2022 سے یہ پیسے گئے ہوئے ہیں۔ یہ سارا الفاظ کا ہیر پھیر ہے۔ یہ ہر ضلع میں چھوٹے چھوٹے علی جان بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں محکمہ جات سے متعلق جو گستاخیاں کرتا رہتا ہوں یہ اس حوالے سے ایک specially focused task تھا۔ میری اس ایوان سے درخواست ہو گی، میں نے منسٹر صاحب اور سیکرٹری صاحب سے بھی کہا ہے کہ وہاں پر جو لوٹ مچی ہوئی ہے یا لوٹ مچی رہی ہے اس کا ایک internal audit کروایا جائے۔ یہ پیسے سال 2022 سے گئے ہوئے ہیں، لوگ ان کے پیچھے پھر رہے ہیں اور یہ ان سے کمیشن مانگ رہے ہیں اس لئے field workers کو یہ پیسے ابھی تک نہیں ملے۔ یہ ساری کہانیاں گھڑی گئی ہیں کیونکہ ہر ملازم کا اکاؤنٹ ہوتا ہے جس میں اس کی تنخواہ جاتی ہے۔ یہ ساری خود ساختہ کہانیاں بنائی گئی ہیں۔ محکمہ کی طرف سے مفصل رپورٹ آتی ہے اور ہمارے وزراء اس رپورٹ کو اسی طرح پڑھ دیتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں ہماری ساری محنت پر پانی پھیر دیا جاتا ہے۔

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! کچے کے علاقے کے حوالے سے انتہائی اہم بات آپ کی اجازت سے کرنا چاہتا ہوں۔ میں کل سے اس حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ کچے کے علاقے میں ہمارے 12 پولیس اہلکار شہید ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ممتاز علی چانگ صاحب! آپ بات کر لیں۔

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے اس اہم موضوع پر بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ میں پچھلے tenure میں بھی ایم پی اے تھا اور اب بھی ایم پی اے ہوں۔ میں نے ہمیشہ کچے کے علاقے کے حوالے سے بات کرنی چاہی ہے۔ دہشت گردی بلوچستان، خیبر پختونخوا، وزیرستان یا پنجاب میں ہو اس کی مذمت کرنی چاہئے اور اس کے تدارک کے لئے ہمیں فوری اقدامات کرنے چاہئیں۔ اس دہشت گردی کی وجہ سے ہماری قیادت اور ورکروں نے اپنی جانیں قربان کی ہیں۔ ہمیں اپنی فوج پر مکمل اعتماد ہے کیونکہ وہ دہشت گردی کی روک تھام کے لئے لڑ رہی ہے۔ پولیس بھی دہشت گردوں کے خلاف لڑ رہی ہے اور ہم ان سب کو سلام پیش کرتے ہیں۔

جناب سپیکر!1993 میں سندھ میں امن و امان کے حوالے سے حالات بہت خراب تھے۔اس وقت میاں محمد نواز شریف کی حکومت تھی اور اس نے پورے سندھ میں ڈاکو راج کو ختم کیا تھا۔اسی طرح سال 2013 میں میاں محمد شہباز شریف نے کچے کے علاقے میں تمام حالات ٹھیک کئے تھے۔سال 2016 میں میاں محمد شہباز شریف نے دوبارہ کچے کے حالات کو کنٹرول کیا اور وہاں پر تقریباً تمام ڈاکوؤں کا خاتمہ ہو گیا تھا۔سال 2018 میں جب پی۔ٹی۔آئی کی حکومت آئی تو کچے کے علاقے میں حالات پھر خراب ہو گئے۔ان کا لیڈر کچے کے ڈاکوؤں کو پروان چڑھاتا رہا ہے۔ہمیں تمام leadership کا احترام ہے لیکن پی۔ٹی۔آئی کے لیڈر کی تصویر ہمیں یہاں ایوان میں اپوزیشن کے بنچوں پر نظر آتی ہے یا پھر کچے کے علاقے میں نظر آتی ہے۔کچے کے ڈاکو یوٹیوب کے چینل چلا کر ان کے لیڈر کی تصویریں لے کر بیٹھے ہوئے نظر آتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ہم عمران خان کو سپورٹ کرتے ہیں۔میں خود چشم دید گواہ ہوں۔میرے سامنے ڈاکو یہ کہتے تھے کہ اس بندے کو ووٹ نہ دیں بلکہ پی۔ٹی۔آئی کو ووٹ دیا جائے۔میں یہاں پر اس حوالے سے کوئی point scoring یا سیاست نہیں کرنی چاہتا بلکہ میں اور میرے علاقے کے لوگ تو کچے کے ڈاکوؤں کے affectees ہیں۔میں چیف منسٹر صاحبہ اور وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ جب پولیس کے اہلکار کچے کے علاقے میں شہید ہوئے تھے تو وہ وہاں پر پہنچے تھے۔مگر کچے کے حالات کچھ مختلف ہیں۔ہم سیاسی لوگ ہیں۔ہم پچاس ہزار ووٹ لے کر آتے ہیں۔کچے میں operation ہوتا ہے جس پر گیارہ گیارہ ارب روپے خرچ ہوتے ہیں لیکن اس کا result zero نکلتا ہے۔بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ کچے میں کچھ حالات مختلف ہیں۔آپ کچے میں ڈاکوؤں اور بدمعاشوں کو نہ چھوڑیں جو ایسا کرتا ہے اُس کو سزا دیں لیکن اگر کوئی بکری چور یا اُس کا کوئی رشتہ دار ہے اُس پر اگر دہشت گردی کی FIR's ہوں گی،302 کی FIR's ہوں گی تو یہ غلط ہو جائے گا۔2018 میں اگر 100 ڈاکو تھے تو 2022 تک وہ ایک ہزار ڈاکو بن گئے ہیں وہ کیسے ڈاکو بنے؟اُس کی وجہ یہ ہے کہ اس دھندے میں پولیس بھی ملوث ہے۔پولیس کی چند کالی بھیڑوں نے کچے میں زمینیں خریدی ہوئی ہیں اور ٹھیکے پر بھی زمینیں لی ہوئی ہیں۔وہاں پر یہ حال ہے جیسے ہم full fry or half fry انڈا کرتے ہیں۔وہاں پر پولیس والے جس کو موت کے گھاٹ اُتار دیں اُس کو کہتے ہیں کہ ہم full fry کر رہے ہیں، جس کی ٹانگ میں گولی ماریں اُس کو کہتے ہیں کہ ہم

half fry کر رہے ہیں۔ وہ بھی انسان ہیں اگر آپ کچے کے بے گناہ لوگوں کو ڈاکو بناتے جائیں گے تو اس چیز کو روکنا ناممکن ہو جائے گا۔ آپ وزیرستان والوں سے بات کرتے ہیں تو آپ کو کچے والوں سے بھی بات کرنی چاہئے۔ جن لوگوں نے پولیس کے ملازمین کو شہید کیا ہے اُنہیں کیفر کردار تک پہنچائیں لیکن جن بے گناہ لوگوں کو کچے کے ڈاکو بنایا گیا ہے اُنہیں پاکستان کے جھنڈے کے نیچے کھڑا ہونے دیں۔ ہمیں اُن سے بات کر کے وہاں پر ترقیاتی کام کرنے چاہئیں، اُن کے بچوں کو تعلیم دینی چاہئے تاکہ وہ لوگ ہتھیار چھوڑ کر قلم اُٹھائیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہماری ایک سیاسی پارٹی کسی دہشت گرد کو support کر رہی ہو، کوئی دوسری سیاسی پارٹی کچے کے ڈاکوؤں کو support کر رہی ہو یہ بالکل ہی غلط اور نامناسب عمل ہو گا۔

جناب سپیکر! کچے میں پولیس کے 12 ملازمین شہید ہوئے وہاں پر APCs کھڑی تھیں، بکتر بند گاڑیاں کھڑی تھیں پولیس ملازمین اُن گاڑیوں میں وہاں پر اس لئے نہیں گئے کہ وہ fuel بچا رہے تھے۔ ہماری وزیر اعلیٰ صاحبہ کو پتا نہیں ہے وہاں پر corrupt لوگ SHOs لگے ہوئے ہیں تو میں اُن سے request کروں گا کہ وہاں کے لوگوں کا خیال کریں۔ وہاں کے SHOs فلور ملز کے مالک بن گئے ہیں اور وہ Fortuner گاڑیوں پر گھومتے ہیں۔ ہم سُنتے ہیں کہ بلوچستان کے لوگ missing person ہیں میں خود کچے میں بیٹھا ہوں ہمارے کچے کے لوگ بھی 4/4, 3/3 مہینے missing person ہو جاتے ہیں کیونکہ وہاں پر کوئی انصاف نہیں ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ پورے پنجاب میں 5 ہزار انسپکٹر ہوں گے، 2 سو DPOs ہوں گے تو آپ وہاں پر ایماندار DPOs and SHOs تعینات کریں۔ وہاں کے لوگ کہتے ہیں کہ اگر کچے کے علاقے میں آرمی آ جائے تو ہم ہتھیار پھینک دیں گے کیونکہ اُنہیں آرمی سے انصاف کی اُمید ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ کچے کے علاقے میں پولیس آتی ہے تو ہمارا نقصان ہوتا ہے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں اگر آرمی وزیرستان میں آپریشن کر سکتی ہے، بلوچستان میں آرمی آپریشن کر سکتی ہے، کراچی میں آپریشن کر سکتی ہے اور سوات میں آپریشن کر سکتی ہے تو آرمی کچے کے علاقے میں کیوں نہ آپریشن کرے۔ کچے میں نہ کوئی جانی نقصان ہو گا، نہ وہاں کے لوگوں کو کوئی بد اعتمادی ہو گی اور نہ ہی کسی کے ساتھ ظلم ہو گا۔ ہم اس ایوان سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ہم 5 سال خدمت کرنے کے لئے ووٹ لے کر آتے ہیں ہم وہاں پر روزانہ اپنے لوگوں کے لئے فاتحہ خوانی کرتے ہیں اور ہم وہاں پر روزانہ نعشوں کی بات کرتے ہیں۔ پولیس ملازمین

بھی ہمارے بچے ہیں اور وہاں پر جو بے گناہ شہید ہو رہے ہیں وہ بھی ہمارے بچے ہیں۔ میرے پاس بے حساب proof ہیں جو میں وزیر اعلیٰ صاحبہ کو دینا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جناب ممتاز علی! آپ کا بڑا genuine concern ہے آپ اس پر کل بھی بات کرنا چاہ رہے تھے یہ بڑا burning issue ہے۔ آپ کے علم میں ہے کہ جب بھی کبھی اس ایوان میں کچے پر بات ہونی شروع ہوئی ہے تو میں نے ہاؤس کے پورے کام کو روک کر اس مسئلے کی importance کو جانتے ہوئے اس پر بات کرنے کی اجازت دی ہے۔

جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن! جناب ممتاز علی کچے کے علاقے سے بہت متعلقہ شخص ہیں وزیر اعلیٰ صاحبہ خود بھی رحیم یار خان گئی ہیں، وزیر داخلہ بھی وہاں گئے ہیں اور میرے علم میں ہے کہ آئی جی صاحب ہر دوسرے دن وہاں پر جا رہے ہیں تو اس کی political side نہیں ہونی چاہئے۔ لوگوں کی reasons ہوتی ہیں جیسے جناب ممتاز علی کی reason ہو گی، کسی اور شخص کی بھی reason ہو گی وہ اس پر بات کر سکتے ہیں لیکن آپ سے میری یہ درخواست ہے کہ اُس علاقے سے متعلقہ جتنے بھی اراکین ہیں ایک یا دو across the political divide یہ آپ سے بات کر سکتے ہیں۔ حکومت ان کے ساتھ بیٹھ کر ان کا perspective لے کیونکہ یہ آپ کو local insight دیں گے and that insight اُس میں administrative and police کی insight سے by all means یہ اُس کو compliment کرے گی جس سے آپ کو فائدہ ہو گا۔ جناب ممتاز علی!

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! میں 5 سالوں سے 60/50 گن مین اور bullet proof گاڑیوں میں پھر رہا ہوں۔ مجھے ہر 8 دن بعد پولیس کہتی ہے کہ آپ کو high threat ہے۔ میری بہن کے گھر پر بھی ڈاکوؤں نے حملہ کیا اور میرے فارم پر بھی ڈاکوؤں نے حملہ کیا اُس کے باوجود بھی میں کچے کے علاقے میں جا رہا ہوں کیونکہ جان اللہ کی امانت ہے اسی وجہ سے کسی بدمعاش سے مجھے کوئی خوف نہیں ہے کیونکہ اس معاملے میں سیاست دان بھی involve ہیں۔ اس سارے معاملے میں اگر کوئی سیاست دان بھی involve ہے حتیٰ کہ اگر میں بھی اس میں involve ہوں تو پہلے مجھے جیل میں ڈالیں اُس کے بعد دوسروں کو جیل میں ڈالیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ کچے کے علاقے کے اندر جن SHOs کے مفادات ہیں کم از کم اُن کو وہاں سے ہٹائیں گے تو امن و امان ہو گا۔

جناب سپیکر! سوشل میڈیا پر ایک video viral ہوئی ہے اور جب بھی پولیس ملازمین کی شہادتیں ہوتی ہیں تو ایک ہی پولیس والا وہ dead bodies لینے جاتا ہے کیونکہ کچے کے لوگ صرف اُس SHO پر اعتماد کرتے ہیں۔ وہ ایک SHO کے بدلے جیل سے ایک ملزم چُھڑوا کے دیتا ہے، 25 لاکھ روپے نقد دیتا ہے، اُنہیں ایک موٹر سائیکل بھی دیتا ہے اور 4 ہزار bullets دیتا ہے۔ میں اللہ کے ناموں کے نیچے کھڑا ہو کر یہ بات کر رہا ہوں تو اُن پیسوں میں کچھ نیچے اوپر ہو سکتا ہے لیکن باقی سب حقیقت پر مبنی بات ہے اور وہ SHO اس سارے دھندے میں ملوث ہے۔ اگر پولیس اپنے ایک ملازم کے لئے اتنا انتظام کر سکتی ہے تو ہمارے بے گناہ لوگ جن پر تشدد ہو رہا ہوتا ہے تو یہ ایوان، یہ پولیس، یہ انتظامیہ اور یہ حکومت اُن بے گناہ اور مظلوم لوگوں کو ایسی deal کر کے کیوں نہیں چُھڑا سکتی؟

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن! میری گزارش یہ ہے کہ جناب ممتاز علی نے اس مسئلے پر کل بھی بات کی تو مسئلے کا حل صرف یہ ہے کہ جس دن ہم law and order پر بحث رکھیں گے تو ہم کچے کے مسئلے سے ہی شروع کر لیں گے۔ کل بھی یہ معاملہ اسی بات پر pend ہوا اور آج بھی یہ معاملہ اسی بات پر pend ہو جائے گا کیونکہ تھوڑی دیر تک جمعہ کی break کا time ہو جائے گا تو میری یہ درخواست ہے کہ law and order کی بحث میں کچے پر بات ہو گی لیکن جناب ممتاز علی کا مسئلہ seriously needs to be look into ہے اُس میں معزز ممبر ایک پولیس آفیسر پر الزام لگا رہے ہیں تو آپ اس کی ضرور انکوائری کروائیں اور آپ حکومت کے ساتھ معزز ممبر کو بٹھا کر ان کا پورا perspective لیں اور اس میں اگر across the political divide یہ آپ کو کچھ اچھی تجاویز دے سکتے ہیں تو ان کی تجاویز لینی چاہئیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب ممتاز علی! آپ دیکھ لیں نا! آج آپ ساری بحث کچے پر لے گئے ہیں تو میں Monday کو پھر کیا کراؤں گا؟ You force for it اب مجھے اُنہیں بھی time دینا پڑے گا۔ جی، وڑائچ صاحب! آپ بات کریں۔

جناب سجاد احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ جانتے ہیں کہ چند دنوں میں وہاں پر ہمارا ایک SHO شہید ہو گیا، اُس کے بعد 12 پولیس ملازمین ایک دفعہ شہید ہو گئے اور 3 پولیس ملازمین ایک دفعہ شہید ہوئے تو یہ کچے کا issue آج کا نہیں ہے یہ پچھلے 30/25 سال سے چل رہا ہے۔ ہم چھوٹے چھوٹے تھے تو ہم نے ایک ڈاکو نادر جَسکانی کا نام سُنا تھا آج وہاں گلی گلی میں نادر جَسکانی ہے اور اُس کی ایک ہی ذمہ داری ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے ساتھ ہی صوبہ سندھ کا علاقہ ہے جہاں پر پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت ہے اور پچھلے 20 سال سے وہاں پر صرف اور صرف ڈاکوؤں کی نرسری تیار کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! وہاں پر ہمارے بچے شہید ہوئے وہ وہاں پر PC سے جاتے ہیں اُنہیں کچے کے علاقے کی کوئی know-how ہی نہیں ہے کہ کچے کے علاقے کی صورتحال کیا ہے، وہاں پر رہنا کیسے ہے اور وہاں پر لوگ کیسے ہیں آپ وہاں پر کتنے لوگ ماریں گے؟ ہم نے اُن کو isolate کرنا ہے اُن کے بھی بچے ہیں وہ خود بھی نوجوان ہیں وہ پڑھنا بھی چاہتے ہوں گے اگر ہم وہاں پر اُنہیں وسائل دیں یعنی ایک پُل دے دیں، دو سڑکیں دے دیں۔ آپ نے دیکھا کہ پولیس کی جس ویگن میں وہ ملازمین شہید ہوئے وہ ویگن کیچڑ میں پھنسی ہوئی تھی۔ اس کی تجاویز بہت مرتبہ آئی ہیں۔ اگر پانچ، سات یا دس ارب روپیہ لگ جائے گا تو وہاں پر حالات بہتر ہو جائیں گے۔ وہاں صورتحال یہ ہے کہ اسی کچے کے نام پر یہی Interim Government تھی تو جب چودھری پرویز الٰہی نے اسمبلی توڑی تو وہاں پر الیکشن نہیں کرایا گیا۔ یہی پی ڈی ایم کا ٹولہ، یہی حکومت تھی، یہی آئی جی تھا اور یہی ڈی پی او وہاں پر تھا۔ وہاں پر فوج کو لگایا گیا اور وہاں پر سارے کام کئے گئے صرف الیکشن نہیں کرانا تھا اور نہ کوئی آپریشن کیا گیا۔ وہاں پر قتل و غارت کی جاتی ہے لوگوں کو وہاں پر لوٹا جاتا ہے وہاں پر رہنے والوں کے ساتھ ظلم اور زیادتی کی جاتی ہے۔ وہاں پر آپریشن کوئی نہیں ہوتا وہاں پر صرف اور صرف پیسے کمائے جاتے ہیں گندم جب آتی ہے تو ان لوگوں کی گندم لوٹی جاتی ہے۔

(اذان جمعۃ المبارک)

جناب سپیکر: میری اب آپ سے درخواست ہے کہ we are keeping a day on Monday اس دن ہم کچے پر پوری تفصیل سے بات کریں گے۔ میرے پاس آج وقت کی قلت ہے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ایڈیشنل آئی جی صاحب اس وقت بھی بیٹھے ہوئے ہیں اور میرے پاس کچے کی ساری تفصیل موجود ہے۔ ہماری لاء اینڈ آرڈر کی جو کمیٹی ہے میں بھی اس کا ممبر ہوں جسے خواجہ سلمان رفیق صاحب Chair کرتے ہیں۔ ہمیں بہت ساری چیزیں کچے کے بارے میں معلوم ہوتی ہیں۔ آپ ابھی کہیں گے تو اس پر میں ابھی بات کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: ہم اسے Monday کو لیں گے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! مجھے انتہائی افسوس ہوا ہے کہ یہ issue آج کا issue نہیں ہے۔ انہوں نے ہمیشہ کی طرح خود چار سال میں کچھ نہیں کیا اور یہاں پر کھڑے ہو کر point scoring کر رہے ہیں۔ یہ اچھی بات نہیں ہے۔ انہوں نے جس طرح گفتگو کی ہے وہ بنتی نہیں تھی۔ یہ issue پر بات کریں جیسے دوسرے ممبر نے بھی کی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! تشریف رکھیں۔

Let's keep it on Monday and speak like a civilized people. This is very serious issue. اگر کچے کا مسئلہ واقعی کسی نے حل کرنا ہے چاہے آج آپ کی حکومت ہے یا کل ان کی حکومت تھی یا سندھ میں پیپلز پارٹی کی چانگ صاحب کی پارٹی کی حکومت ہے۔ who stops you to make cadet colleges there, who stops you to go and give them the right reasons their پولیس آپریشن سے تو کچا ٹھیک نہیں ہونا۔ آپ investment لے کر جائیں تو ٹھیک ہو جائے گا۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! پچھلے چار پانچ ماہ میں چیف منسٹر صاحبہ نے اربوں روپے کے فنڈز وہاں پر دیئے ہیں۔ انہوں نے پچھلے چار سال میں ایسا نہیں کیا تھا۔ ہماری پولیس وہاں پر جس طرح لڑ رہی تھی اور جس طرح وہ وہاں پر لڑے ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب!Monday کو اس پر بات ہو گی۔ اب آپ سب تشریف رکھیں۔ مجھے ایجنڈے کے مطابق چلنے دیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور(جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):جناب سپیکر! آخری بات یہ ہے کہ ہماری آئندہ جو لاء اینڈ آرڈر کی میٹنگ ہو گی تو اس میں جو بھی متعلقہ ایم پی ایز یا ایم این ایز کچے کے علاقے سے ہیں۔ یہاں خواجہ سلمان رفیق بھی بیٹھے ہیں جو اس کمیٹی کوhead کرتے ہیں میں ان کےbehalf پر یہ بات کہہ رہا ہوں کہ ہم ان ایم پی ایز اور ایم این ایز کو اس لاء اینڈ آرڈر کی میٹنگ میں بلا لیں گے۔ اس میٹنگ میں ہمارے سارے ہوم سیکرٹری صاحب ممبر ہوتے ہیں، آئی جی صاحب اور ہماری ساری سکیورٹی ایجنسیز کے نمائندے ہوتے ہیں۔ ہم اس میٹنگ میں ان کو کچے پر مکمل بریفنگ بھی دیں گے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! بہت شکریہ۔ جی، ممبران تشریف رکھیں۔ آج جمعۃ المبارک ہے اور وقت کی کمی ہے۔ مجھے اپنے ایجنڈا پر جانے دیں۔ کل کے دو important businesses رہتے ہیں۔ یہاں کچے کے حوالے سے بات ہوئی ہے اور یہ معاملہ اس علاقہ کے لئے بہت تکلیف دہ ہے۔ اس لئے ہم نے اپناbusiness چھوڑ کر اس کو لیا ہے۔ میری اب معزز ممبران سے درخواست ہے کہ اس معاملہ پرMonday کو بات ہو گی۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب ہم تحریک استحقاق لیتے ہیں۔ آج ایک تحریک استحقاق ہے۔ میرے مشاہدے میں not as Speaker but as a member also being part of the opposition and Government both میرے مشاہدے میں آج تک 65 سے 70 اراکین کی دستخط شدہ تحریک استحقاق نہیں آئی۔ ان میں سے کوئی ایک معزز رکن بلکہ میں کہوں گا کہ جناب امجد علی جاوید! یہ تکلیف بھی آپ ہی کریں اور اس تحریک استحقاق کو پڑھ دیں کہ اس میں کیا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں کیونکہ ہیلتھ کی تحریک استحقاق پڑھنے جا رہا ہوں میرا زیرو آور جو ہے۔۔۔

جناب سپیکر: وہ چھوڑ دیں یار آگے چلیں۔ زیرو آور گزر گیا آگے چلیں۔

سیکرٹری صحت کا وزیر اعلیٰ کی جانب سے نگران عوامی نمائندوں کی سفارشات پر عمل نہ کرنا

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے معاملہ یہ ہے کہ حکومت پنجاب نے صوبہ بھر میں محکمہ صحت کے تحت قائم کردہ ہسپتالوں اور وزیر اعلیٰ کے صحت میں لئے گئے initiative کی نگرانی اور بہتری کے لئے صوبائی اسمبلی کے منتخب نمائندوں کو نگران مقرر کیا جن کے ذمہ مذکورہ بالا ہسپتالوں کا وزٹ کر کے کارکردگی کا جائزہ اور ہسپتال انتظامیہ کے ساتھ مل کر مریضوں کی شکایات کے ازالے کے لئے اقدامات اور سہولیات کی فراہمی کی رپورٹ وزیر اعلیٰ کو کرنا تھی۔ اختیار اور اقتدار کے نشے میں بدمست سیکرٹری ہیلتھ مسٹر علی جان نے اس عوام دوست فیصلے کی تحقیر کرنے اور عوامی نمائندوں کی بے توقیری کرنے اور مستقبل میں نیب اور اینٹی کرپشن سے ڈرانے کے لئے ان کی سفارشات کا ریکارڈ مرتب کرنے کے احکامات جاری کر دیئے۔ صوبائی وزیر صحت خواجہ سلمان رفیق کی موجودگی میں ایک تقریب کے دوران سیکرٹری مذکور نے ماتحت عملہ اور افسران سے خطاب کرتے ہوئے احکامات جاری کئے کہ وزیر اعلیٰ کی جانب سے ہسپتالوں کے مقرر کردہ نگران عوامی نمائندوں کی ہسپتال کے عملہ کے حوالے سے کسی سفارش پر عمل نہ کیا جائے بلکہ ان کی سفارشات کا ریکارڈ مرتب کیا جائے تا کہ بوقت ضرورت ان کے خلاف استعمال کرنے کے کام آئے۔ مسٹر علی جان سیکرٹری صحت کی اس دیدہ دلیری کے طرز عمل سے نہ صرف میرا بلکہ اس ایوان کے تمام منتخب نمائندوں کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: I am speech less میں اس پر کچھ کہہ ہی نہیں پا رہا ہوں۔ I have no words

Khawaja Sahib

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمرجنسی سروسز (خواجہ سلمان رفیق):
جناب سپیکر! مجھے موقع دیں بات کرنے کا۔

جناب سپیکر: جی پلیز۔

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمرجنسی سروسز (خواجہ سلمان رفیق):
جناب سپیکر! ایک تو میرے پاس آج کا جو اسمبلی بزنس ہے وہ تحریک التوائے کار ہے۔ لیکن اس ایشو پر میں بالکل بات کرنا چاہوں گا کیونکہ honorable members نے بات کی ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ چیف منسٹر صاحبہ نے ہمارے جو honorable ممبران اسمبلی ان کو ہسپتال نوٹیفائی کئے تھے اور اس کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ ہسپتال کی مینجمنٹ کو بہتر کیا جائے اور یہ ایک احسن قدم تھا۔ جس particular واقعہ کا ذکر کیا ہے وہ basically ہم ہر مہینے وائس چانسلر اور پرنسپلز کی ایک میٹنگ کرتے ہیں۔ جس میں جو ہسپتالوں کے ایشوز ہیں چاہے وہ ڈویلپمنٹ کے ہوں چاہے وہ مینجمنٹ کے ہوں اس پر ہم بات کرتے ہیں۔ اس کا بیک گراؤنڈز یہ ہے کہ علی جان سے پہلے میں بات کر چکا تھا اور ہم نے اس میں کلیئر کہہ دیا تھا کہ جو ہمارے honorable members ہیں آپ نے ان کو medicine availability اور patient management میں اور جتنے بھی ایشوز related ہیں ان سے آپ نے آگاہ بھی کرنا ہے ان سے مدد بھی لینی ہے۔ یہ بات ضرور میں بڑے ادب سے کہنا چاہوں گا کہ بعض ہمارے ممبران نے ایم ایس کو یہ بھی کہا کہ ہمیں دفتر دیں ظاہر ہے وہ ممکن نہیں تھا، بعض دوستوں نے یہ بھی کہا کہ transfer posting کر دیں وہ ایک سسٹم کے تحت ممکن ہے لیکن بہت زیادہ تعداد میں ممکن نہیں تھا۔ علی جان نے جو اس وقت بات کی اس نے شروع میں کہا کہ honorable parliamentarian ہے لیکن آخری جو فقرہ تھا وہ نہ کہنا تو بہتر تھا۔ یہ اس کو میں agree کرتا ہوں کہ پانچ اگر بہتریاں تو 10 غلطیاں اس کو نوٹ کر لیں۔ ظاہر ہے ان کے پاس ایم پی ایز نے جانا ہے ایم پی ایز نے ان سے کام بھی کہنے ہیں ایم پی ایز کو لوگوں نے کام کہنے ہیں۔ ہمیں بھی لوگ کام کہتے ہیں patients کا کہتے ہیں transfer posting کا کہتے ہیں۔ ہمیں وہ کام آگے کسی کو کہنے ہیں۔ میری ہمیشہ ذاتی کوشش یہ ہوئی ہے کہ رولز پر compromise نہ ہو بلکہ جس حد تک ممکن ہے میں لوگوں کو accommodate کرنے کی کوشش کروں۔ ہمارے as a department ہمیشہ سے کوشش ہوتی ہے کہ ہم

honorable پارلیمنٹیرین کی respect کریں اور ہم کرتے بھی رہیں گے۔ اور اگر انفرادی طور پر کوئی فقرہ انہوں نے کہا ہے تو ان کو نہیں کہنا چاہئے تھا شکریہ

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! ایک منٹ۔

جناب سپیکر: Raja Sahib I have very little time sir please no raja sahib I am sending this where ever he is . thank you دیکھیں یہ جھگڑا کیا ہے جھگڑا یہ Whether he is on leave or not آپ کے سیکرٹری صاحب کو میں نے سپیکر چیمبر میں بلایا اور بلا کر ان کو میں نے کہا کہ جمہوری حکومت unbridled power کا نام نہیں ہوتی اس پر چیک اور oversight ہوتی ہے اور یہ جو آپ کر رہے ہیں اس پر پارلیمنٹری oversight کے سامنے جواب دہ ہونا پڑے گا۔ I am sending this Privilege Motion to the committee

(نعرہ ہائے تحسین)

وہ کہیں پر بھی ہیں وہ آئیں اور آ کر اپنا جواب دیں اور بتائیں کہ ایم پی ایز اور ایم این ایز ان کو کیا کہتے ہیں۔ اگر وہ اپنے constituents کے problems ان کو بتاتے ہیں اور وہ ایک ہی قلم کی جنبش کے ساتھ پانچ پانچ سو لوگوں کو نوکری سے نکال دیتے ہیں۔ یہ بھی آپ کا مسئلہ ہے آپ اس کو لے لیں ہم رولز کو suspend کرتے ہیں let's suspend the rules تو کل کا جو بزنس ابھی میرے پاس آیا ہے اس میں دو resolutions ہیں۔ وہ ہم لیں گے ایک لیڈر آف اپوزیشن پڑھیں گے اور ایک رانا ارشد صاحب پڑھیں گے اور ایک کل کا جو مسئلہ راجہ شوکت بھٹی صاحب نے اٹھایا جس میں 600 لوگوں کو ایک ہی stereotype order کے ساتھ وہ order بھی کہتے ہیں تو میں پڑھ دیتا ہوں۔ he says an exercise of powers conferred under section 2 of the Punjab Employees Efficiency Discipline and Accountability Act, is referring to the PEEDA. The Chief Minister is please to direct that the notification number such as such the following amendments shall be made اس کے تحت اختیار drive کر کے ایک stereotype order مان لیا اس میں کرپٹ لوگ ہوں گے، مان لیا اس میں کالی بھیڑیں ہوں گی، مان لیا اس میں ایسے technician ہوں گے جو ایکسرے کرتے وقت اس

میں دھاگہ رکھ کے پیسے لیتے ہوں گے یہ سب مان لیا this was the best he could tell me کہ کس بنیاد پر کر رہے ہیں but sir these are the nine hundred peoples, nine hundreds family's Khawaja Sahib and just by one stereotype order please sir.

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمرجنسی سروسز (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! آپ کی directions مجھے رات کو مل گئی تھی اور میں اس ایشو پر کچھ دیر بات کرنا چاہوں گا۔ پہلے اس کا میں بھی بیک گراؤنڈ بتاؤں گا گزارش یہ ہے کہ جب سے ہمیں یہ ذمہ داری ملی ہے honorable چیف منسٹر صاحبہ کی طرف سے اور اس ایوان نے جو مینڈیٹ دیا ہے وہ میرٹ پر کام کرنے کا دیا اور اس چیز کا مینڈیٹ دیا کہ malpractice کو روکیں کسی بھی سطح پر ہو رہی ہے۔ جب یہ مجھے ذمہ داری ملی تھی تو میں صرف دو واقعہ ذکر کروں گا رحیم یار خان میں جو شیخ زید ہسپتال ہے اس کی extension کا کام ہو رہا ہے جو کافی عرصے سے روکا ہوا تھا اور اس سلسلہ میں contractor کو ایک روپے کی payment کی گئی تھی اور کافی عرصے سے وہ معاملہ تاخیر کا شکار تھا۔ اس کا ہم نے نوٹس لیا اور اس کو blacklist کیا اس کا contract ختم کیا اور کیس نیب کو بھیج دیا۔ لاہور کی ایک یونیورسٹی میں 14 کروڑ روپے کا معاملہ تھا آٹھ کروڑ ہم اس میں recover کر چکے ہیں چھ کروڑ کے لئے اینٹی کرپشن کام کر رہی ہے۔ یہاں پر میں یہ ضرور بتانا چاہوں گا کہ میں خدانخواستہ کسی پر تنقید نہیں کرتا لیکن ڈیپارٹمنٹ میں ایک ایسا بھی وقت تھا کہ میڈیکل سٹوڈنٹس وہ پیسے دے کے لگ رہے تھے اور یہ آپ کی علم میں بھی ہو گا اور ہم میں سے کچھ دوستوں کے علم میں بھی ہے۔ تو ہماری ذمہ داری تھی کہ جو ہی ہمیں ذمہ داری ملے ہم کوشش کریں اس کو ہم 100 فیصد تو نہیں روک سکتے ہیں۔ ہم سب جو یہاں بیٹھے ہیں ہمارے معاشرے کی جو صورتحال ہے وہ ہم سب کے سامنے ہے۔ ہمارے honorable MPA s سب سے زیادہ لوگوں کو فیس کرتے ہیں۔ ان کو مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہیں ہم سب ایک ہی قبیلے اور ایک ہی سوچ کے لوگ ہیں۔ یہ جو particular واقعہ ہے اس میں تھوڑی سی تعداد میں بتانا چاہوں گا کہ یہ 253 ہیں لیکن میرے محکمے سے 196 ہیں جن کے خلاف کارروائی کی گئی۔ پورے پنجاب کے ہسپتالوں میں کی گئی، بالکل کی گئی۔ میں نے اپنے طور پر اس کو verify کیا، میو ہسپتال، جناح ہسپتال اور جنرل ہسپتال ساہیوال ایسے مافیا تھے جو عرصہ سے procurement میں بھی issue پیدا کر رہے تھے اور malpractices میں involve تھے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ

سارے ہوں گے۔ بالکل، یہ لوگ آ کر مجھے ملتے رہے اور ان سے میری بات چیت بھی ہوتی رہی۔ بعض اوقات hard talk بھی کی، سننی پڑتی ہے ہم political لوگ ہیں اور ہمیں سننی پڑتی ہے so میں نے ڈیپارٹمنٹ کو discussion کی direction دی۔ ان کی pay سب سے بڑا issue تھا۔ میں نے کہا کہ pay دیں۔ یہ تو بعد میں ثابت ہو گا کہ کون گنہگار ہے اور کون بے گناہ ہے تو pay purpose کے لئے ان کی transfers دوسرے شہروں میں کی گئیں لیکن ان کو join کرنا تھا وہاں پر ڈیوٹی نہیں کرنی تھی۔ 193 میں 127 لوگ ہیں جنہوں نے ایک دفعہ join نہیں کیا۔ ان کو pay مل رہی ہے باقی لوگوں نے joining نہیں کی جو کہ اصولی طور پر انہیں کرنی چاہئے تھی۔ مجھے رات کو جب آپ کی direction ملی اور شوکت راجہ صاحب کی تحریک التوائے کار آئی ہے۔ نئے سیکرٹری صاحب آئے ہیں تو ہم نے اس پر کام شروع کر دیا تھا کیونکہ لوگ ہمیں روز مل رہے تھے۔ آپ کو تو شاید دو چار لوگ ملتے ہیں ہمیں چالیس، چالیس، پچاس، پچاس لوگ مل رہے تھے۔ ہم نے صبح اس پر میٹنگ کر لی ہے اور way forward بنا لیا ہے جس سے میں آپ کو آگاہ کر دیتا ہوں۔ ایڈیشنل سیکرٹری اسٹیبلشمنٹ case to case verify کریں گے جو innocent ہیں وہ innocent ہیں اور جو guilty ہیں وہ guilty ہیں۔ اسے ہم تیزی سے کریں گے اور کل سے اپنا کام شروع کر دیں گے۔ میں یہ بڑی ذمہ داری سے کہنا چاہتا ہوں کہ جو بھی معاملہ ہو گا وہ merit base ہو گا۔ اس پر خدانخواستہ کسی کے خلاف انتقامی کارروائی ہو گی اور نہ ہی کسی کی favor ہو گی۔ اگر کسی بھی معزز ایم پی اے کا کوئی specific case ہے تو ہمیں آگاہ کر دیں procedure and rule کے تحت ہم اس کو scrutinize کر لیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! شکریہ۔ راجہ شوکت صاحب! یہ جو کمیٹی انہوں نے بنائی ہے تو ہم اس کمیٹی کے ساتھ آپ کو associate کرتے ہیں اور آپ اس کمیٹی میں جا کر اس کی hearing proceeding دیکھ لیں۔

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! ہاؤس میں چند گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! I don't have time today نہیں، نہیں۔ میں نے کبھی آپ کو انکار نہیں کیا۔

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! مجھے صرف دو منٹ بات کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! نماز جمعہ کا وقت ہو رہا ہے مختصر بات کیجئے گا۔

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! سیکرٹری موصوف کا اختیار ہی نہیں کہ ایک سے 18 سکیل کو suspend کرنا without شوکاز اور پھر جتنے suspend کئے ہیں کسی ایک کا بھی شوکاز نوٹس منسٹر صاحب دکھا دیں۔ میرے پاس لسٹ میں 158 پرائمری ہیلتھ کے ہیں اور 203 ہائر سیکنڈری ہیلتھ کے ہیں جبکہ انہی کی منسٹری کی راولپنڈی میں بے نظیر ہسپتال کے یہ appreciation certificate میں پورے ہاؤس کو دکھا رہا ہوں کہ اسی مہینے کا employee of the month اس کو declare کر رہے ہیں اور ساتھ ہی اسے negative list میں بھی ڈال رہے ہیں۔ اب میں بتاتا ہوں کہ اس منسٹری میں جو کالی بھیڑیں اوپر تک بیٹھی تھیں، ان کے لئے جو collection کرتے تھے ان کے راستے میں یہ لوگ hurdles تھے اور یہ کہتے کچھ نہیں تھے تو انہیں اس بات کی سزا دی گئی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! کسی کو کوئی شوکاز نہیں دیا، کسی کی 25/30 سالہ نوکری میں کوئی red entry نہیں، کوئی انکوائری نہیں اور بلا جواز suspend کر کے چار چار سو میل دور transfer کر کے کہا کہ وہاں سے اپنی pay collect کریں۔ وہاں پر ریکارڈ نہیں ہے ایک آدمی چار دفعہ وہاں جائے تو ایک مہینے کی تنخواہ آنے جانے میں لگا دے، رہنے میں لگا دے اور ان کے بچے بھوکے مریں۔ جس ڈسٹرکٹ میں وہ تھے ایک آرڈر کریں، جہاں وہ تھے انہیں وہاں واپس بھیجیں اور انکوائری کریں جس کا کوئی قصور ہے گردن اتار دیں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمرجنسی سروسز (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اب چونکہ معزز رکن نے بات کی ہے تو مجھے بھی بات کرنی پڑے گی۔ بے ایمانی کے لئے کرپشن کے لئے، malpractice کے لئے کوئی rules نہیں ہیں اور ان کو روکنے کے rules ہیں، بہت ہی افسوس کی بات ہے نمبر ایک۔ دوسری بات میں کوئی غلط commitment اس معزز ایوان میں نہیں کروں گا case to case ہم دیکھیں گے۔ ہمارے

اپنے لوگ بھی ہیں جو suspend ہیں جن کی ساری زندگی ہمارے ساتھ گزری ہے۔ ہم نے ایک آدمی کو بھی بحال نہیں کیا جو innocent ہیں وہ innocent ہیں اور جو گنہگار ہیں وہ گنہگار ہیں۔ میرا خیال ہے کہ معزز ایوان کی بھی یہ consensus ہے کہ کرپشن پر میرا کوئی compromise نہیں ہے۔ ہم انتظار میں بیٹھے رہے ہیں اور لوگ جرم کرتے رہے ہیں لیکن میں ensure کرتا ہوں کہ rules and regulations کے بغیر ہم کوئی کام نہیں کریں گے۔

جناب سپیکر: خواجہ صاحب! میرے پاس وقت کی بہت قلت ہے، آپ کی سیاسی بصیرت اور آپ کی انتظامی صلاحیت کا سارا ہاؤس معترف ہے۔ آپ کو بطور ایک سیاسی کارکن کے بھی ہم بڑا ایک منجھا ہوا کارکن مانتے ہیں۔ اس مسئلے کا حل آپ نے کمیٹی میں بھیجا۔ ہمارا مطمع نظر، اس ہاؤس کا mover کا the subject matter مطمع نظر ایک ہے کہ کسی کو بھی unheard of سزا دینے کا رواج ہم قائم نہیں رہنے دے سکتے۔ please آپ اس کو ensure کریں، راجہ شوکت صاحب اور اس دن یہاں پر راؤ کاشف صاحب موجود تھے، امجد علی جاوید صاحب تھے، ارشد ملک صاحب تھے and the whole house ثاقب خورشید صاحب تھے تو میری اس حوالے سے درخواست ہے کہ جب آپ کی proceedings ہو رہی ہوں تو آپ جو بھی proceeding کریں you have to come back to the house with the details اور یہ ممبر کو بھی بتائیں۔ اب میرے پاس دو options ہیں کہ جمعہ کی نماز کا وقت ہے we cannot sit now and the important business which we carried over from yesterday for today and the pended business for اس کو ہم پھر Monday کے لئے لے کر جاتے ہیں Monday again . Thank you۔ ملک ارشد صاحب کی آج ایک قرارداد 6۔ ستمبر یوم دفاع کے حوالے سے ہے تو اسے unanimous کر لیں۔ جی، ملک صاحب!

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب محمد ارشد ملک: شکریہ، جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے مجھے 6۔ ستمبر یوم دفاع کے حوالے سے متعلق قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

جناب سپیکر: جی، قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے 6۔ ستمبر یوم دفاع کے حوالے سے متعلق ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: جی، محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

1965 کی پاک بھارت جنگ کے دوران افواج پاکستان کا دلیرانہ دفاع کرنے پر ایوان کا بہادر جوانوں کو خراج تحسین پیش کرنا

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان آج یوم دفاع کے موقع پر قرار دیتا ہے کہ 6۔ ستمبر قومی اہمیت کا حامل ایک ایسا دن ہے جو 1965 کی پاک بھارت جنگ کے دوران بھارتی جارحیت کے خلاف پاکستان کے دلیرانہ دفاع کی قابل فخر مثال ہے۔ یہ ایوان پاکستان کی مسلح افواج کے بہادر جوانوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہے جنہوں نے بے مثال بہادری اور جرات کا مظاہرہ کر کے وطن عزیز کی خود مختاری اور سالمیت کا دفاع کیا۔ یہ ایوان مادر وطن پر جان نثار کرنے والے شہداء اور ان کے خاندانوں کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔ ستمبر 1965 کے ان تاریخ ساز دنوں میں پاکستان کی عوام نے اپنی مسلح افواج کی بھرپور حمایت اور حوصلہ افزائی کر کے بے مثال اتحاد کا مظاہرہ کیا۔ یہ ایوان ملکی سرحدوں کی حفاظت اور امن و سلامتی کو یقینی بنانے میں پاکستان کی بری،

بحری اور فضائی افواج کے کردار کو سلام پیش کرتا ہے۔ یہ ایوان اس عزم کا بھی اظہار کرتا ہے کہ آئندہ بھی اگر ملک کی سلامتی کو کوئی خطرہ درپیش ہوا تو پوری پاکستانی قوم اپنی بہادر افواج کے شانہ بشانہ کھڑی ہو گی اور پاکستان کی آزادی و خود مختاری کے تحفظ کے لئے ان کی ہر ممکن حمایت کرے گی"۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان آج یوم دفاع کے موقع پر قرار دیتا ہے کہ 6 ستمبر قومی اہمیت کا حامل ایک ایسا دن ہے جو 1965 کی پاک بھارت جنگ کے دوران بھارتی جارحیت کے خلاف پاکستان کے دلیرانہ دفاع کی قابل فخر مثال ہے۔ یہ ایوان پاکستان کی مسلح افواج کے بہادر جوانوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہے جنہوں نے بے مثال بہادری اور جرات کا مظاہرہ کر کے وطن عزیز کی خود مختاری اور سالمیت کا دفاع کیا۔ یہ ایوان مادر وطن پر جان نثار کرنے والے شہداء اور ان کے خاندانوں کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔ ستمبر 1965 کے ان تاریخ ساز دنوں میں پاکستان کی عوام نے اپنی مسلح افواج کی بھرپور حمایت اور حوصلہ افزائی کر کے بے مثال اتحاد کا مظاہرہ کیا۔ یہ ایوان ملکی سرحدوں کی حفاظت اور امن و سلامتی کو یقینی بنانے میں پاکستان کی بری، بحری اور فضائی افواج کے کردار کو سلام پیش کرتا ہے۔ یہ ایوان اس عزم کا بھی اظہار کرتا ہے کہ آئندہ بھی اگر ملک کی سلامتی کو کوئی خطرہ درپیش ہوا تو پوری پاکستانی قوم اپنی بہادر افواج کے شانہ بشانہ کھڑی ہو گی اور پاکستان کی آزادی و خود مختاری کے تحفظ کے لئے ان کی ہر ممکن حمایت کرے گی"۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب اجلاس مورخہ 9۔ ستمبر 2024 بروز سوموار دوپہر 2:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2024

سوموار،9۔ستمبر 2024

(یوم الاثنین،4۔ربیع الاوّل 1446ھ)

اٹھارہویں اسمبلی: چودھواں اجلاس

جلد14: شمارہ 3

189

فہرست کارروائی

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

سوموار،9۔ستمبر 2024

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سپورٹس)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) عام بحث

1۔ امن عامہ پر عام بحث

ایک وزیر ایک وزیر امن عامہ پر عام بحث کے لئے ایوان میں تحریک پیش کریں گے۔

2۔ بڑھتی ہوئی قیمتوں پر عام بحث

ایک وزیر ایک وزیر بڑھتی ہوئی قیمتوں پر بحث کے لئے ایوان میں تحریک پیش کریں گے۔

190

(بی) قاعدہ 87 کے تحت تحریک

تحریک التوائے کار نمبر 195/2024 کے تناظر میں اہمیت عامہ سے متعلق معاملے پر بحث

جناب امجد علی جاوید

جناب سمیع اللہ خان

میاں شاہد حسین خان یہ تحریک پیش کریں گے کہ "اب اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے"

جناب محمد سبطین رضا

راؤ کاشف رحیم خان

جناب محمد نواب خان گوپانگ

جناب ذوالفقار علی شاہ

چودھری جاوید احمد

سردار منصب علی ڈوگر

(تحریک التوائے کار نمبر 195/2024 کی نقل منسلک ہے)

191

صوبائی اسمبلی پنجاب

اٹھارہویں اسمبلی کا چودھواں اجلاس

سوموار، 9۔ ستمبر 2024

(یوم الاثنین، 4۔ ربیع الاوّل 1446ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں سہ پہر 3 بج کر 01 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر ملک محمد احمد خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ (1) هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ (2) وَّ اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (3) ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (4)

سورۃ الجمعہ (آیات نمبر 1 تا 4)

جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے سب اللہ کی تسبیح کرتی ہے جو بادشاہ حقیقی پاک ذات زبردست حکمت والا ہے (1) وہی تو ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے محمد ﷺ کو پیغمبر بنا کر بھیجا جو ان کے سامنے اس کی آیتیں پڑھتے اور ان کو پاک کرتے ہیں اور اس سے پہلے تو یہ صریح گمراہی میں تھے (2) اور ان میں سے اور لوگوں کی طرف بھی ان کو بھیجا ہے جو ابھی ان مسلمانوں سے نہیں ملے (3) اور وہ غالب حکمت والا ہے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے (4)

وَمَا علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب الحاج حبیب اللہ بھٹی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

میں گدائے دیارِ نبی ﷺ ہوں پوچھئے میرے دامن میں کیا ہے
مجھ کو نسبت ہے آلِ نبی ﷺ سے ہاتھ میں دامنِ مصطفی ﷺ ہے
میرے مولا توخالق ہے میرا سچا رازق ہے تو مالک ہے میرا
اس لئے میں تجھے مانتا ہوں تو میرے مصطفی ﷺ کا خدا ہے
قدسیوں سے فلک نے یہ پوچھا کیوں زمیں آج دلہن بنی ہے
قدسیوں نے کہا کے زمیں پر آج پھر محفلِ مصطفی ﷺ ہے
مجھ کو ناصر جب موت آئے میری تربت پہ قطبہ لگانا
کہ ہے ثناء خواں یہ خیرالوٰری کا پنجتن کا یہ ادنیٰ گدا ہے

سوالات

(محکمہ سپورٹس)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ سپورٹس سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب احمر بھٹی کا ہے۔ جی، بھٹی صاحب!

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! آج کوئی بھی وزیر اس ایوان میں موجود نہیں ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! تشریف رکھیں۔ ہم نے اجلاس وقت پر شروع کر دیا ہے۔ (قہقہہ)

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! منسٹر صاحبان کو بھی اجلاس میں وقت پر آنا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر: پہلے ہم انتظار کرتے تھے اور آج وقت پر اجلاس شروع کر دیا ہے تو منسٹر صاحبان بھی آجائیں گے۔ (قہقہہ)

سردار محمد اویس دریشک: جناب سپیکر! Call Attention Notice ہے۔

جناب سپیکر: اویس صاحب! پہلے we have to take the Question Hour

جناب احمر بھٹی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرے سوال کا نمبر 332 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: رائیونڈ سٹی میں سپورٹس سٹیڈیم / پلے گراؤنڈ بنانے سے متعلق تفصیلات

***332: جناب احمر بھٹی:** کیا وزیر کھیل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رائیونڈ سٹی ضلع لاہور میں بچوں کے کھیل کے لئے کتنے سپورٹس سٹیڈیم یا کھیل کے میدان ہیں؟

(ب) اگر ہیں تو کن مقامات پر وقوع پذیر ہیں اور ان کی دیکھ بھال کے لئے کتنا سٹاف موجود ہے؟

(ج) اوراگر سٹیڈیم موجود نہیں ہے تو کیا حکومت مستقبل قریب میں کوئی سٹیڈیم یا پلے گراؤنڈ بنانے کاارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں و کھیل (جناب محمد انس محمود):

(الف) رائیونڈ سٹی ضلع لاہور میں بچوں کے کھیل کے لئے ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس کے زیر نگرانی 02 سپورٹس سٹیڈیم / کھیل کے میدان موجود ہیں۔

(ب) سپورٹس سٹیڈیم / کھیل کے میدان اوران کی دیکھ بھال کے لئے سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ کرکٹ فلڈ لائٹ سٹیڈیم بمقام گورنمنٹ ہائی سکول فار بوائز، آرائیاں، رائیونڈ روڈ ضلع لاہور 2022-07-05 کو 74.521 ملین کی لاگت سے مکمل کیا گیا۔ سٹیڈیم کی دیکھ بھال کے لئے 06 ڈیلی ویجز ملازمین یہاں تعینات کئے گئے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام	ولدیت	عہدہ	ڈیوٹی ٹائم
1۔	احسن الٰہی	محمد اسلم	بیلدار	07:00AM TO 03:00PM
2۔	افتخار احمد	محمد احمد	سویپر	07:00AM TO 03:00PM
3۔	ملک خان	محمد امیر	چوکیدار	03:00PM TO 11:00PM
4۔	ماجد امیر	محمد امیر	چوکیدار	03:00PM TO 11:00PM
5۔	ہمایوں شاہد	محمد امیر	چوکیدار	11:00PM TO 07:00AM
6۔	محمد مبین	محمد مجید	چوکیدار	11:00PM TO 07:00AM

2۔ کرکٹ سٹیڈیم جیابگا، لاہور 2021-06-08 کو 27.115 ملین کی لاگت سے مکمل کیا، سٹیڈیم کی دیکھ بھال کے لئے 05 ڈیلی ویجز ملازمین یہاں تعینات کئے گئے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام	ولدیت	عہدہ	ڈیوٹی ٹائم
1۔	شکیل احمد	محبوب احمد	چوکیدار	07:00AM TO 03:00PM
2۔	غلام صابر	محمد اسلم	چوکیدار	03:00PM TO 11:00PM
3۔	سرفراز احمد	افتخار علی	چوکیدار	03:00PM TO 11:00PM

4۔ عمر حیات محمد بوٹا چوکیدار 11:00PM TO 07:00AM

5۔ محمد اویس خضر حیات چوکیدار 11:00PM TO 07:00AM

(ج) رائیونڈ سٹی ضلع لاہور میں 02 سٹیڈیم ہونے کے ساتھ ساتھ ADP2024-25 میں PP-165 میں سپورٹس کمپلیکس اور جیمنیزیم کی سکیم شامل کر دی گئی ہے۔ جس کا تخمینہ لاگت 350.000 ملین روپے ہے۔ عرصہ دو سال میں یہ سکیم مکمل ہو سکے گی۔

جناب احمر بھٹی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ ہے کہ کیا اتنی بڑی آبادی کی تحصیل کے لئے صرف دو گراؤنڈز کافی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں و کھیل (جناب محمد انس محمود): جناب سپیکر! شکریہ۔ معزز ممبر نے بڑا اچھا سوال کیا ہے کہ تحصیل رائیونڈ ایک بڑی تحصیل ہے لیکن میں انہیں بتاتا چلوں کہ ان گراؤنڈز کے ساتھ ساتھ 25-2024 کی ADP میں 350 ملین روپے رکھے ہیں جس سے ان شاءاللہ state of the art complex رائیونڈ میں بنانے جا رہے ہیں جو وہاں کی یوتھ کی تمام سپورٹس کو cater کرے گا۔

جناب سپیکر: پہلے سے موجود ایک گراؤنڈ ناکافی ہے چونکہ رائیونڈ ایک بڑی تحصیل ہے تو اب ایک نیا سپورٹس کمپلیکس with 350 million rupees? Government as proposed in the ADP?

جناب احمر بھٹی: جناب سپیکر! میں ان سے مزید یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اس ADP میں اس کے لئے کوئی جگہ acquire کی گئی ہے یا ابھی تک نہیں کی جا سکی۔ اگر کی ہے تو اس کا تعین کر دیں کہ کس جگہ پر بنا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں و کھیل (جناب محمد انس محمود): جناب سپیکر! معزز رکن کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ محکمہ زراعت کی 137 کنال جگہ رائیونڈ میں موجود ہے in the heart of the city تو اس جگہ کو ہم نے mark کر لیا ہے۔

جناب سپیکر: وہ تو سیکشن 4 کے تحت یہ کر لیں گے۔ جہاں بھی suitable جگہ ہو گی state land لے لیں گے یا کسی سے acquire کر لیں گے۔ وہ تو ہو جائے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں و کھیل (جناب محمد انس محمود): جناب سپیکر! محکمہ زراعت کی یہ زمین ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کے بالکل ساتھ ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: Ahmer you have more supplementary?!

جناب احمر بھٹی: جناب سپیکر! I have two more.

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب احمر بھٹی: جناب سپیکر! اس میں ذکر کیا گیا ہے کہ آرائیاں گاؤں میں بھی ایک سپورٹس سٹیڈیم بنا ہوا ہے جس میں فلڈ لائٹس بھی لگی ہوئی ہیں تو میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ جاننا چاہوں گا کہ کیا یہ فلڈ لائٹس فنکشنل بھی ہیں یا صرف وہاں پر لوگوں کو دکھانے کے لئے لگائی گئی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں و کھیل (جناب محمد انس محمود): جناب سپیکر! آرائیاں سکول فار بوائز میں فلڈ لائٹس فنکشنل ہیں اور جنریٹر کے ذریعے اسے ہم بجلی فراہم کر رہے ہیں۔ وہاں پر جنریٹر کی بھی سہولت موجود ہے۔

جناب احمر بھٹی: جناب سپیکر! جنریٹر کی سہولت موجود ہے لیکن جہاں تک میری معلومات ہیں تو فلڈ لائٹس فنکشنل نہیں ہیں۔ میں نے کل رات ہی چیک کیا ہے۔ ان میں سے کافی ساری لائٹس خراب ہیں تو مہربانی کر کے انہیں ٹھیک کروا دیں۔ دوسرا مجھے یہ بھی بتا دیں کہ یہ گراؤنڈ چونکہ سکول کے ساتھ ملحقہ ہے تو سکول تین بجے کے بعد بند ہو جاتا ہے اور اسے تالا لگ جاتا ہے تو کیا اس کے بعد وہاں کی آبادی کے بچے اس گراؤنڈ کو استعمال کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں و کھیل (جناب محمد انس محمود): جناب سپیکر! جہاں تک ڈیپارٹمنٹ کے جواب کا تعلق ہے تو میری انفارمیشن کے مطابق یہ فنکشنل ہے بہر حال ہم مزید اس معاملے کو inquire بھی کریں گے۔ دوسرا معزز ممبر نے جو سوال کیا ہے تو سکول کی timings کے بعد different teams اور ایسوسی ایشنز وہاں پر میچز کرواتی ہیں اور وہ properly فنکشنل ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: اگر کوئی کمی بیشی ہے تو وہ پوری ہو جائے گی۔

جناب احمر بھٹی: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: جی، رانا آفتاب احمد خان!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ فاضل پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ 350 ملین روپے رکھے گئے ہیں تو یہ کتنے پراجیکٹس کے لئے رکھے ہیں کیونکہ انہوں نے خود یہ بات کی ہے تو کتنی دیر میں اس کی utilization ہو گی اور کتنے پراجیکٹس ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں و کھیل (جناب محمد انس محمود): جناب سپیکر! 2024-25 کی ADP میں 350 ملین روپے رکھا گیا ہے یہ عرصہ دو سال میں مکمل ہو گا اور وہاں پر کھیلوں کی ساری سہولیات مہیا کی جائیں گی۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ کتنے پراجیکٹس ہوں گے؟ دو سال کی مدت میں اس رقم کی utilization ہو گی اس حد تک تو ٹھیک ہے۔ کتنے پراجیکٹس کے لئے یہ some specified ہیں یا all of the Punjab ہیں، تحصیل وار ہیں یا ڈسٹرکٹ وار ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں و کھیل (جناب محمد انس محمود): جناب سپیکر! میں 350 ملین روپے کی تحصیل رائیونڈ کی ایک سکیم کے متعلق بتا رہا ہوں جو پی پی۔165 میں fall ہوتی ہے کیونکہ اس کا جواب تحصیل وائز دیا گیا ہے۔ اگر آپ کہتے ہیں تو پنجاب کی باقی انفارمیشن بھی آپ کو مہیا کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! ایک سپورٹس کمپلیکس ہے جو تقریباً 350 ملین روپے میں propose ہوا ہے جس میں باسکٹ بال، ٹیبل ٹینس، سوئمنگ پول، ہاکی گراؤنڈ and so many other facilities جم وغیرہ ہیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آج چونکہ فاضل وزیر صاحب نہیں ہیں تو انہوں نے فرمایا تھا کہ ہم ہر تحصیل میں ایک کمپلیکس بنائیں گے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بالکل۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میرا مقصد یہ تھا کہ اگر یہ مناسب سمجھیں اور چیک کر لیں کہ ہر تحصیل میں۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! رانا صاحب پوچھ رہے ہیں کیونکہ یہاں پر منسٹر صاحب کی statement on record ہے تو انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ ہم ہر تحصیل میں ایک سپورٹس کمپلیکس لے کر جائیں گے تو آپ کے پاس ڈیپارٹمنٹ بیٹھا ہے تو ان سے پوچھ لیں کہ اس کی کیا صورتحال ہے؟ اس ADP میں اور اگر future میں کرنا چاہتے ہیں تو پھر ensure کر دیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! فنڈز کے متعلق بھی پتا ہونا چاہئے کہ کتنے ہیں؟ آپ 350 ملین روپے کا ایک پراجیکٹ شروع کرتے ہیں جس کے لئے دو لاکھ روپے رکھ دیتے ہیں جس سے وہ تو مکمل نہیں ہو گا؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس حوالے سے محکمہ سے تفصیل لے لیں۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! احمد پور سیال کے گراؤنڈ میں دو، دو فٹ گھاس کھڑی ہے تو مہربانی کر کے اسے تو کٹوا دیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ میری معزز ارکان سے آج یہ درخواست ہو گی کہ we will the restrict the supplementary questions آج تھوڑا سا ایجنڈا جس purpose کے لئے ہم نے اجلاس بلایا تھا اس میں آپ کی general discussion بھی تھی اور

کچھ referred previous transaction of the days سے ہمارا آج کا referral بہت زیادہ ہے تو میری درخواست ہو گی کہ آج minimum supplementary رکھیں پلیز۔

جناب طیاب راشد: جناب سپیکر! جس طرح یہ بتا رہے ہیں کہ سپورٹس کمپلیکس وغیرہ بنے ہوئے ہیں تو جب APS سکول کا واقعہ ہوا تو اس کے بعد سارے سکولوں کے گراؤنڈز میں کھیلنے پر پابندی لگ گئی۔ اب ہر تحصیل یا ضلع میں کہیں کہیں جس طرح شیخوپورہ میں بھی ایک سپورٹس کمپلیکس ہے لیکن اس میں ایک عام بچے یا ایک عام آدمی کی رسائی ممکن نہیں ہے تو میری یہ گزارش ہے کہ جس طرح شیخوپورہ میں ایک کرکٹ سٹیڈیم ہے وہاں ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن نے منع کیا ہوا ہے کہ بچے وہاں پر کرکٹ کی پریکٹس نہیں کر سکتے۔ ہاکی آسٹروٹرف ہے لیکن وہاں ایک specific طبقہ ہے جو کھیل سکتا ہے اور عام پبلک کے لئے وہ open نہیں ہے کہ بچے جا کر پریکٹس کریں تو میری یہی گزارش ہے کہ جب آپ سپورٹس کمپلیکس بنا رہے ہیں تو اس میں عام پبلک کو بھی allow کریں کہ وہ بھی وہاں آ کر اپنی پریکٹس کر سکیں اور کرکٹ یا ہاکی کھیل سکیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ concern ہے کہ جو public money کے ساتھ آپ undertake کرتے ہیں تو پھر such projects اس کو عام پبلک کے لئے کھولتے ہیں یا چند ان افراد کے لئے جو اس کے ممبر بنتے ہیں اور اگر وہ ان چند افراد کے لئے کھلتا ہے جو اس کے ممبر بنتے ہیں تو پھر آپ ان سے فیس لیتے ہیں to maintain that?

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں و کھیل (جناب محمد انس محمود): جناب سپیکر! اس پر پالیسی بن رہی ہے کہ سکولوں کے گراؤنڈز کے حوالے سے بھی ایجوکیشن منسٹر صاحب کے ساتھ کہ ان سکولوں کو سکول کے اوقات کے بعد کھولا جائے اور وہاں عام پبلک بھی۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں ناں، بادی النظر میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب! سوال یہ ہے کہ apparently at the face of it کہ it is a scheme made on public money لیکن ساتھ اس کے یہ سوال بھی ہے کہ آپ نے اس کو maintain بھی کرنا ہے۔ آپ ایک پراجیکٹ public money کے ساتھ conceive کر رہے ہیں اور اس کو restrict کر رہے ہیں those who become the members , those who can maintain it. اب یہ envisage نہیں کیا ہو گا کہ جو

public account کے expenditures میں public trust پر گورنمنٹ سکیم دیتی ہیں، سوال تو آپ کا ٹھیک ہے اور اب اس کی تشریح آپ نے اپنے محکمہ کے ساتھ مل کر کرنی ہے کہ عام آدمی کو اس کا فائدہ کیسے ہو گا تو آپ یہ بھی ضرور رکھیں. it is a good question اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 396 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ سپورٹس کمیٹیوں کی تشکیل اور فنڈز سے متعلق تفصیلات

***396: جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر کھیل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے کھیلوں کے فروغ کے لئے صوبہ بھر کے تمام اضلاع میں سپورٹس کمیٹیاں تشکیل دی ہیں؟

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جو سپورٹس کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں ان کمیٹیوں کے ممبران کے نام اور نوٹیفکیشن کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ج) ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کو گزشتہ پانچ سال کے دوران کتنے فنڈز فراہم کئے گئے کمیٹی نے ان فنڈز کو کہاں کہاں خرچ کیا سال وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں و کھیل (جناب محمد انس محمود):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) سپورٹس بورڈ پنجاب کے آئین جاری کردہ 1985 (Amended upto 2012) کے سیکشن 24 کے تحت ڈپٹی کمشنر ٹوبہ ٹیک سنگھ نے نوٹیفکیشن نمبر 5074/ڈی سی ایچ سی جی مورخہ 17۔دسمبر 2020 کے تحت ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کا نوٹیفکیشن جاری کیا (کاپی برفلیگ "اے" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔ ممبران کی تفصیل بھی نوٹیفکیشن میں درج ہے:

نمبر شمار	نام	عہدہ	
1۔	ڈپٹی کمشنر، ٹوبہ ٹیک سنگھ	چیئرمین	
2۔	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل)	ممبر	
3۔	چیف ایگزیکٹو آفیسر DEA	ممبر	
4۔	آل چیف آفیسر MCS	ممبر	
5۔	آل چیف آفیسر، تحصیل کونسل	ممبر	
6۔	ڈپٹی ڈائریکٹر (کالجز)	ممبر	
7۔	ڈسٹرکٹ سپورٹس آفیسر	ممبر / سیکرٹری	
8۔	محمد شفیق	ممبر	اولمپئین ہاکی پلیئر
9۔	محمد اسجد	ممبر	کبڈی پلیئر
10۔	اظہر اویس	ممبر	مخیر حضرات
11۔	اختر حسین	ممبر	سوشل ورکر
12۔	محمد اسلام	ممبر	فٹ بالر پلیئر
13۔	ام کلثوم	ممبر	سوشل ورکر
14۔	عظمیٰ قیوم	ممبر	سوشل ورکر
15۔	انور بیگ	ممبر	سی ای او ڈسٹرکٹ کونسل
16۔	صفدر علی	ممبر	مخیر حضرات

(ج) سپورٹس بورڈ پنجاب کے سیکشن 26(ii) کے تحت ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی کا فنڈ مندرجہ ذیل پر مشتمل ہوتا ہے:

(i)۔ سپورٹس بورڈ پنجاب کی طرف سے سالانہ گرانٹ

(ii)۔ سپورٹس بورڈ پنجاب کی طرف سے سپیشل گرانٹ

(iii)۔ امدادی رقم

(iv)۔ ٹورنامنٹس / میچز، کیمپس، سٹیڈیم، لوکل کونسل اور پراپرٹیز کی مد میں جمع ہونے والی رقم۔

ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کو گزشتہ پانچ سال کے دوران سپورٹس بورڈ پنجاب کی طرف سے کوئی گرانٹ فراہم نہیں کی گئی۔ جبکہ ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کو سپورٹس سٹیڈیم کی 29 دکانات اور سپورٹس سہولیات کی فیس کی مد میں آمدنی موصول ہوئی ہے اور اس مد میں اخراجات ڈپٹی کمشنر / چیئرمین ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی کی منظوری سے کئے گئے جن کی سالانہ تفصیل برفلیگ "بی" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں، میں نے پوچھا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے کھیلوں کے فروغ کے لئے صوبہ بھر کے تمام اضلاع میں سپورٹس کمیٹیاں تشکیل دی ہیں۔ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ درست ہے اور جز (ب) میں، میں نے پوچھا ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جو سپورٹس کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں ان کمیٹیوں کے ممبران کے نام اور نوٹیفکیشن کی تفصیلات فراہم کی جائیں تو میرا اس میں supplementary question یہ ہے کہ یہ جو کمیٹیاں بنائی گئی ہیں کیا یہ کھلاڑیوں اور ٹوبہ ٹیک سنگھ کی عوام کی حقیقی نمائندگی کرتی ہیں۔ کیا ان کمیٹیوں کی formation میں منتخب نمائندوں سے کوئی رائے لی گئی ہے یا اگر پہلے ایسا نہیں ہوا تو کیا محکمہ اب کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟ اگر ارادہ رکھتا ہے تو کب تک کر دیں گے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں و کھیل!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں و کھیل (جناب محمد انس محمود): جناب سپیکر! یہ کمیٹیاں reconstitute ہونے جا رہی ہیں ویسے بھی ان کے چار سال پورے ہونے کو ہیں 2024 میں ان کا tenure ختم ہو جانا تھا۔ ڈیپارٹمنٹ اس حوالے سے ایک لیٹر نا صرف ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بلکہ تمام اضلاع

میں بھیجے گا کہ honorable members سے suggestions لیں اور جیسے philanthropist یا اچھے players یا Olympians کو add کیا جاتا ہے تو ان کو add کر کے دوبارہ کمیٹیاں بنانے جا رہے ہیں اور ہم پورے پنجاب کے honorable members کی suggestions لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، امجد علی جاوید! it satisfied your question?

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جی، اس حد تک satisfied ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آگے چلیں۔ اگلا سوال بھی آپ ہی کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! نہیں، اس میں بھی ایک چھوٹا سا ضمنی سوال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس میں، میں نے پوچھا ہے کہ ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کو گزشتہ پانچ سال کے دوران کتنے فنڈز فراہم کئے گئے اور کمیٹی نے ان فنڈز کو کہاں خرچ کیا؟ اس میں محکمہ یہ کہہ رہا ہے کہ ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کو گزشتہ پانچ سال کے دوران سپورٹس بورڈ پنجاب کی طرف سے کوئی گرانٹ فراہم نہیں کی گئی۔ ہم دعویدار ہیں کہ ہم سپورٹس کو revive کر رہے ہیں اور اگر کوئی فنڈز ہی نہیں دیئے جا رہے تو پھر یہ کھیلوں کا فروغ کیسے ہو گا؟ ہم کروڑوں روپے کے اشتہار دے رہے ہیں تو پھر ان کا کیا فائدہ ہے؟ اس میں، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اب محکمہ کوئی گرانٹ جاری کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تاکہ کھیلوں کا حقیقی معنوں میں فروغ ہو سکے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں و کھیل (جناب محمد انس محمود): جناب سپیکر! اس میں ڈیپارٹمنٹ self-sustainable model تیار کر رہا ہے جیسا کہ ان کی انکم جو شاپ سے آتی ہے ہم اس میں نیا پلان دیں اگر اس کو commercialize کیا جا سکتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ایک سیکنڈ، جناب امجد علی جاوید! گوجرہ آپ کے ضلع میں ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جی، گوجرہ ہمارے ضلع میں ہے۔ دیکھیں! نرسری وہاں سے آتی ہے لیکن وہاں گرانٹ جا کوئی نہیں رہی۔۔۔

جناب سپیکر: میرا پوچھنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ کی نیشنل ہاکی ٹیم کی feeding nursery گوجرہ سے بڑی کوئی نہیں ہے اور آپ کے سپورٹس بورڈ کا ان سے کوئی تعاون نہیں ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

جناب امجد علی جاوید: اسی وجہ سے اوپر بیڑہ غرق ہو رہا ہے اگر نیچے نرسری نہیں آئے گی، ان کا گلا وہیں گھونٹ دیں گے تو پھر آگے قومی لیول کے کھلاڑی کہاں سے آئیں گے؟

جناب سپیکر: چلیں! ان کو اس بنیاد پر دیکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں و کھیل (جناب محمد انس محمود): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ میں مزید بتاتا چلوں کہ CM صاحبہ نے support persons کے لئے 2 بلین روپے کا Endowment fund بھی رکھا ہے۔ انہوں نے اچھی suggestion دی ہے ہم اس کو take up کرتے ہیں کیونکہ وہی نرسری ہے۔ ان شاءاللہ مزید ہم چیمبر میں بیٹھ کر ان کو مطمئن کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے (جز) ب کے جواب میں یہ تو کہا ہے کہ ہم عوامی نمائندوں سے سفارشات لے رہے ہیں تو اصل میں سوال یہ ہے کہ یہ جو کمیٹیز کی تشکیل ہے اگر آپ دیکھیں کہ کوشش کی گئی ہے کہ ہر شعبہ زندگی کے لوگ ان کمیٹیز میں شامل ہوں اور پوری کوشش کی گئی ہے کہ کوئی عوامی نمائندہ اس کمیٹی میں نہ آجائے اور یہ بھی ڈیپارٹمنٹ نے پوری کوشش کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: I skipped it آپ کہاں سے پڑھ رہے ہیں؟

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ (جز) ب میں ایک چارٹ دیا ہوا ہے جس میں ڈپٹی کمشنر چیئرمین ہیں اور باقی ممبران میں کھلاڑی بھی ہیں، سوشل ورکرز بھی ہیں، مخیر حضرات بھی ہیں اور

آفیسرز بھی ہیں۔ پوری کوشش ہے کہ عوامی نمائندہ اس کمیٹی میں نہ آئے تو میری یہ گزارش ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہاں ہاؤس کو assurance دیں، انہوں نے ابھی فرمایا ہے کہ آئندہ آنے والے ہفتے میں یا مہینے میں یہ کمیٹیاں نئے سرے سے بنیں گی تو اس میں عوامی نمائندگی کی شمولیت کی assurance اس ہاؤس کو دیں کہ اس کمیٹی میں عوامی نمائندے ضرور ہوں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں و کھیل (جناب محمد انس محمود): جناب سپیکر! میں بالکل ہاؤس کو assure کرتا ہوں کہ اسی ہفتے میں لیٹر بھی جائے گا اور honorable members کی طرف سے suggestions بھی لی جائیں گی۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آپ ان کے الفاظ دیکھیں کہ وہ کہہ رہے ہیں معزز ممبران سے صرف سفارشات لی جائیں گی۔ میں کہہ رہا ہوں کہ ان کو کمیٹیوں کا ممبر کیوں نہیں بنایا جا رہا ہے؟ سفارشات تو باہر بیٹھ کر بھی مجھ سے لی جا سکتی ہیں۔

جناب سپیکر: سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ with no offence to any one، آپ نے اس کمیٹی میں ڈپٹی کمشنر کا نام ڈالا، وہ اس کمیٹی کے چیئرمین ہیں، ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر جنرل ہیں، Chief Executive Officers ہیں، all Chief Officers of MC's ہیں تحصیل کونسل کے لوگ ہیں، ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز ہیں۔ یہ ٹھیک ہے یہ relevant لوگ ہیں اور اس کمیٹی میں ہونے چاہئیں۔ یہ ان کی ذمہ داریوں میں سے ایک ذمہ داری ہے اگر یہ اس کمیٹی میں ہوں گے تو اچھی بات ہو گی لیکن جن کی ownership ہو گی، ownership تو public ہو گی تو اگر public کی representation نہیں ہو گی تو پھر کیسے ہو گا؟ یہ تو بڑی بے کار سی composition ہے۔ آپ سوشل ورکرز لے رہے ہیں اچھا کر رہے ہیں سول سوسائٹی آنی چاہئے، آپ olympic players لے رہے ہیں سپورٹس کی representation ہونی چاہئے لیکن public representation کے بغیر کیا کمیٹی ہو گی؟

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! you have very rightly pointed out کہ کیا ہم نے سب چیزیں سول بیوروکریسی کے سر پر چھوڑ دینی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ یہ بے کار سی بات ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! they don't have any interest, they just have a good time اور بنا کر چلے جاتے ہیں and they preside out the meeting اور legislation بھی کرتے ہیں and decide the issue let this parliamentary secretary be in charge of it

جناب سپیکر: I skipped it اگر یہ composition ہے تو یہ composition فیل کرے گی۔ اگر اس میں public کی representation نہیں ہو گی تو آپ کو difficulty رہے گی۔ آپ یہ ensure کریں کہ public representation will be part of the committee.

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں و کھیل (جناب محمد انس محمود): جناب سپیکر! ہم اس کو ensure کرتے ہیں کہ عوامی نمائندوں سے suggestion بھی لیں گے اور کمیٹی میں public representation بھی موجود ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: میرا issue یہ ہے کہ state the government functionaries مگر they should be under the command of the elected person

جناب سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: وہ as a secretary of the committee بیٹھے، and whatever the directions given by the elected people or the Olympians یا جو بھی ہے؟

جناب سپیکر: اس میں public representation سے مراد elected لوگ ہیں۔ جناب امجد علی جاوید! میری درخواست ہو گی کہ I have an extensive business to take care of today. تو اس پر آپ نے precise رہنا ہے to all honorable members, I am requesting.

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! آپ نے چونکہ گوجرہ کا ذکر کیا تو وہ ایک بڑی relevant بات ہے جو ہمارے سارے کھیل کے structure کو تباہ کر رہی ہے۔ ہمارے ہاں ایک Divisional Selection Committee ہوتی ہے، اس میں نہ ضلع ٹوبہ کی کوئی نمائندگی ہے جو پورے پاکستان کو نرسری فراہم کرتی ہے اور نہ جھنگ کی کوئی نمائندگی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جناب امجد علی جاوید! میں آپ کی بات کو مختصر کر رہا ہوں اور مجھے لگ رہا ہے کہ ہم اس شاخ کو ہر طرف سے کاٹ رہے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ایسا ہی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کا شہر گوجرہ اس کو ہم jealously guard کرتے ہیں as a feeding nursery for Hockey of Pakistan اور اگر گوجرہ بیچ میں سے eliminate ہو گا تو پھر آج ہماری ہاکی کی جو حالت ہے، کوئی شک نہیں کہ Hockey Federation سیاست کی نظر ہے، لیکن Sports Board Punjab کی بھی ذمہ داری اس کے ساتھ ہے۔ اب ہم اگلے سوال کی طرف جا رہے ہیں۔ اگلا سوال بھی جناب امجد علی جاوید آپ کا ہے سوال نمبر بول دیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 398 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں کھیلوں کے فروغ کے منصوبہ جات اور گراؤنڈ بنانے سے متعلق تفصیلات

***398: جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر کھیل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے 18-2013 میں صوبہ بھر کی طرح ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بھی کھیلوں کی ترویج کے لئے دیہات میں گراؤنڈ بنانے کا فیصلہ کیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکیم کے تحت ہر ضلع اور تحصیل میں گراؤنڈ بنانے کے لئے سائیٹس کا انتخاب بھی کر لیا گیا تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب کھیلوں کے فروغ کا منصوبہ روک دیا گیا ہے یا ختم کر دیا گیا ہے یا اس کے لئے مختص فنڈز ختم کر دیئے گئے ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمایا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں و کھیل (جناب محمد انس محمود):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سال 18-2017 کے دوران تین (03) سپورٹس سکیمیں منظور ہوئیں اور ان میں سے دو (02) سپورٹس سکیموں کی مکمل سائٹ منتخب کی گئی اور کام مکمل ہوا۔ جبکہ تیسری سکیم جس میں پانچ (05) مختلف گاؤں میں کام ہونا تھا ان میں سے دو (02) گاؤں (چک نمبر 341 گ ب اور چک نمبر 343 گ ب) میں سپورٹس گراؤنڈ مکمل ہوئے۔ باقی تین گاؤں کی سائیٹس مہیا نہیں کی گئیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:

i۔ ڈویلپمنٹ آف فٹ بال گراؤنڈ بھلیر ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ (فلڈ لائٹ)

ii۔ 7 x 7 آسٹر وٹرف ہاکی گراؤنڈ ہاؤسنگ کالونی ٹوبہ ٹیک سنگھ (فلڈ لائٹ)

iii۔ اپ گریڈیشن آف 5 نمبرز سپورٹس گراؤنڈ چک نمبر 343 گ ب، چک نمبر 305 گ ب، چک نمبر 340 گ ب، چک نمبر 334 گ ب، چک نمبر 341 گ ب۔

(ج) یہ درست نہیں ہے۔ مالی سال 24-2023 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی مختلف سپورٹس سکیمیں شامل کی گئی تھیں۔ جن میں دو بڑی اور متعدد چھوٹے دیہات لیول کی (سافٹ اینڈ گرین) سہولیات شامل ہیں۔ ان میں سے کچھ سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں اور کچھ پر کام جاری ہے۔

برفلیگ "A" تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) درست نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) میں کیا یہ درست ہے کہ اس سکیم کے تحت ہر ضلع اور تحصیل میں گراؤنڈ بنانے کے لئے سائیٹس کا انتخاب کیا گیا؟ اس میں یہ بتا رہے ہیں کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 18-2017 کے درمیان تین sports schemes منظور ہوئیں، دو sports schemes کی سائٹ منتخب کی گئی اور کام مکمل ہوا۔ تیسری سکیم میں پانچ مختلف گاؤں

میں کام ہونا تھا، گاؤں چک نمبر 341 اور 343 میں sports ground مکمل ہوئے، باقی تین گاؤں کی سائیٹس مہیا نہیں کی گئیں۔ اس میں ایک تو میرا سوال ہے کہ یہ سائیٹس کس نے مہیا کرنی تھیں؟ دوسرا پوچھا ہے، انہوں نے کہا ہے کہ development of football ground بھلیر ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بنایا گیا۔ یہ محکمے نے بہت بڑا کام کیا، صورتحال یہ ہے کہ اس پر کروڑوں روپیہ لگایا ہے اور ابھی ہینڈ اوور ہوئے تو کچھ سال نہیں ہوئے لیکن اس کی بلڈنگ ایک طرف سے زمین میں دھنسنا شروع ہو گئی ہے جو کسی وقت بھی ایک بڑا حادثہ ہو سکتا ہے۔ یہ ہے کارکردگی اور دوسرا اس سے آگے یہ کہہ رہے ہیں کہ سات بائی سات AstroTurf ہاکی گراؤنڈ ہاؤسنگ کالونی ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بنائی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں، اس گراؤنڈ کو نوٹیفائی کر دیا گیا ہے اور کس نام سے کیا ہے؟ اس AstroTurf پر کروڑوں روپیہ لگا ہے، اب اُس میں جو انہوں نے گنز لگائی ہیں، وہ اس کے سنٹر تک پانی نہیں پہنچاتیں۔ جب AstroTurf کو پانی نہیں ملے گا تو وہ کروڑوں روپیہ ضائع ہو جائے گا۔ محکمہ اب نہ یہ notification کر رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کے پاس یہ تفصیل ہے ڈویلپمنٹ آف فٹ بال گراؤنڈ بھلیر ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ (فلڈ لائٹ) کی cost کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں و کھیل (جناب محمد انس محمود): جناب سپیکر! اس کی تفصیل میرے پاس موجود نہیں ہے۔

جناب سپیکر: امجد صاحب کہہ رہے ہیں کہ اس پر کروڑوں روپیہ خرچہ آیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں و کھیل (جناب محمد انس محمود): جناب سپیکر! یہ بالکل نوٹس میں آ گیا ہے۔ اس پر ہم انکوائری کروائیں گے اور معزز ممبر کو اس کا proper جواب جمع کروائیں گے اور دوسرا جو یہ تین سکیمز رہ گئی ہیں، بنیادی طور پر یہ جگہ دستیاب نہیں تھی۔ معزز ممبر اگر ہمیں کوئی جگہ کا بتا دیں تو ہم وہاں کام کروا سکتے ہیں اور کچھ یہ اکاؤنٹ فور کی 9 کے قریب schemes تھیں جو سپورٹس بورڈ نے take up کی ہیں اُن پر اب کام شروع ہے۔

جناب سپیکر: جی، امجد صاحب میں آپ کا مسئلہ حل کرتا ہوں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ جو دو چیزوں پر اپنی departmental inquiry commit کر رہے ہیں اُس میں آپ یہ دیکھیں کہ پنجاب میں آپ کے پچھلے ادوار میں کئی دیہات کے اندر، کئی رُورل اربن کریکٹر کے چھوٹے ٹاؤنز کے اندر آپ نے بے تحاشہ facilities بنائی ہیں، اب ساری کی ساری تو میں نہیں کہتا لیکن majority abandoned پڑی ہیں for example میں اپنی constituency سے بتا رہا ہوں کہ جو بات شہباز رانا صاحب نے کی ہے، درست ہے کہ وہاں پر قد آدم گھاس کھڑی ہے، آپ کا کوئی سٹاف وہاں پر نہیں ہے۔ اچھی خاصی خطیر رقم کی investment وہاں پر ہوئی ہے، وہاں پر آپ کے instruments لگے ہوئے ہیں جو جسمانی فٹنس کے لئے ہیں، وہاں پر آپ نے equipment دی ہوئی ہے grounds نشہ کرنے والوں کی آماجگاہ بنے ہوئے ہیں، چل نہیں رہے اور آپ نے اُس کا لاک رکھا ہوا ہے اور لاک آپ کھولنے نہیں دیتے۔ AstroTurf ضائع ہو رہے ہیں، پیسے لگنے کے بعد نہ کمیونٹی کو اس کی افادیت ہے، نہ وہ استعمال ہو پا رہے ہیں، آپ اس کی ایک رپورٹ جو اپنی انکوائری کمیٹی کے پاس لے کر جا رہے ہیں۔ اس سوال کو میں Standing Committee on Sports کو refer کر رہا ہوں۔ آپ within two weeks اس کا جواب ہمیں بھجوائیں کہ پنجاب میں ایسی کتنی facilities ہیں جن کو تالے لگے پڑے ہیں اور وہ ساری کی ساری deteriorate ہو رہی ہیں یہ تو بے تحاشہ facilities ہیں اور governments successive میں بنی ہیں sports board is sleeping over it آپ ڈی سی کو اپنے ڈسٹرکٹ کے سپورٹس کا چیئرمین بنا دیتے ہیں اور ڈی سی کے پاس وقت نہیں ہوتا۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! Public Representatives کی اُس میں کوئی گنجائش ہی نہیں ہے۔ youth are not allowed to go into.

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں و کھیل (جناب محمد انس محمود): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرتا چلوں کہ اس ADP میں rehabilitation کے لئے۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! future کے ADP کی کہانی آپ جب لائیں گے ہم دیکھ لیں گے، فی الحال ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ جو اس public money, public exchequer and taxpayer کے پیسے اربوں روپیہ قبرستان بن رہے ہیں، آپ وہ انکوائری کر کے لا کر ہمیں

بھیجیں۔I am referring this matter to the Standing Committees امجد صاحب!

it is referred to the Standing Committee.

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں و کھیل (جناب محمد انس محمود): جناب سپیکر !ہم انکوائری کروا کے رپورٹ آپ کو جمع کروا دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: امجد صاحب! یہ معاملہ کمیٹی کے سپرد کر دیا ہے آپ بھی وہیں جا کر بات کریں۔جی، اگلا سوال نمبر548 سید رفعت محمود کا ہے۔۔۔ تشریف فرما نہیں ہیں۔اُن کی request آئی ہے اس سوال کو pend کیا جاتا ہے۔اگلا سوال سردار محمد اویس دریشک کا ہے.جی، سردار صاحب اپنا سوال نمبر بول دیں۔

سردار محمد اویس دریشک: جناب سپیکر! سوال نمبر612 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں ای لائبریری کے قیام سے متعلق ودیگر تفصیلات

***612: سردار محمد اویس دریشک:** کیا وزیر کھیل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 2014 میں اس وقت کی حکومت نے ای لائبریریز کا منصوبہ شروع کیا تھا؟

(ب) اس منصوبہ کے تحت صوبہ میں کہاں کہاں اور کتنی ای لائبریریوں کا قیام عمل میں لایا گیا؟

(ج) جنوبی پنجاب کے کن کن شہروں میں اس منصوبہ کے تحت ای لائبریری بنائی گئی؟

(د) کیا راجن پور میں بھی ای لائبریری قائم کی گئی تو اس کی لاگت، عملہ کی تعداد، نوعیت وغیرہ کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں و کھیل (جناب محمد انس محمود):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) اس منصوبہ کے تحت فیز 1 میں 20 اضلاع میں 20 ای لائبریریز کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔لاہور، 2۔ شیخوپورہ، 3۔اوکاڑہ، 4۔ٹوبہ ٹیک سنگھ، 5۔ساہیوال، 6۔ملتان، 7۔مظفر گڑھ، 8۔ڈیرہ غازی خان، 9۔بہاولپور، 10۔رحیم یار خان، 11۔گوجرانوالہ، 12۔گجرات، 13۔راولپنڈی، 14۔اٹک، 15۔فیصل آباد، 16۔سرگودھا، 17۔بھکر، 18۔میانوالی 19۔وہاڑی، 20۔نارووال۔

(ج) فیز 1 میں جنوبی پنجاب کے 6 اضلاع میں ای لائبریریز کا قیام عمل میں لایا گیا تھا جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ملتان 2۔وہاڑی 3۔ڈیرہ غازی خان 4۔مظفر گڑھ 5۔بہاولپور 6۔رحیم یار خان۔

(د) جی نہیں! ضلع راجن پور میں فیز 1 میں ای لائبریری کا قیام عمل میں نہیں لایا گیا تھا۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار محمد اویس دریشک: جناب سپیکر! (الف) کیا یہ درست ہے کہ 2014 میں اس وقت کی حکومت نے ای لائبریریز کا منصوبہ شروع کیا تھا؟ (ب) اس منصوبہ کے تحت صوبہ میں کہاں کہاں اور کتنی ای لائبریریوں کا قیام عمل میں لایا گیا۔ (ج) جنوبی پنجاب کے کن کن شہروں میں اس منصوبہ کے تحت ای لائبریری بنائی گئی۔ (د) کیا راجن پور میں بھی ای لائبریری قائم کی گئی تو اس کی لاگت، عملہ کی تعداد، نوعیت وغیرہ کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

جناب سپیکر: آپ نے تو سوال پڑھ دیا لیکن let's take the answer فیز ون میں 20 اضلاع آ گئے۔ جز (ج) میں یہ آپ کو کہہ رہے ہیں کہ 6 اضلاع میں ای لائبریریز کا قیام عمل میں لایا گیا تھا جو 26 اضلاع میں بن چکی ہیں۔

سردار محمد اویس دریشک: جناب سپیکر! میری request یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس ابھی تک نہیں ہے تو مجھے ان سے request کرنی ہے کہ کوئی ہمارے پر تھوڑی سی توجہ کر لیں۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ای لائبریریز راجن پور میں نہیں ہیں؟

سردار محمد اویس دریشک: جناب سپیکر! نہیں ہیں۔ اگر یہاں پر ہمیں ای لائبریری دے دی جائے تو اس کا یقیناً۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ جو پیچھے 12,13 اضلاع رہ گئے ہیں ان میں ایک راجن پور بھی ہے آپ ان میں ای لائبریری بنانے کا کوئی ارادہ رکھتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں و کھیل (جناب محمد انس محمود): جناب سپیکر! یہ e-libraries سپورٹس ڈیپارٹمنٹ سے لے لی گئی ہیں اور Archives Department کے پاس چلی گئی ہیں تو انہوں نے اس کے لئے کوئی funds نہیں رکھے۔

جناب سپیکر: جی، یہ سوال سپورٹس ڈیپارٹمنٹ سے related نہیں ہے سیکرٹری اسمبلی اس سوال کو archives department کے پاس بھیج دیں۔ اگلا سوال بھی سردار اویس دریشک صاحب آپ کا ہے اپنا سوال نمبر بول دیں۔

سردار محمد اویس دریشک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 614 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راجن پور: کوٹ مٹھن اور عمر کوٹ میں گراؤنڈز اور منی سٹیڈیم قائم کرنے سے متعلق تفصیلات

***614: سردار محمد اویس دریشک:** کیا وزیر کھیل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں سرکاری طور پر کھیل کے کتنے منی سٹیڈیم اور گراؤنڈز کہاں کہاں اور کتنے رقبہ پر ہیں ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا حکومت نوجوانوں کو کھیل کی سہولیات مہیا کرنے کے لئے کوٹ مٹھن اور عمر کوٹ جیسے کثیر آبادی والے قصبہ جات میں کھیلوں کا گراؤنڈز اور منی سٹیڈیم قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو کیوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں و کھیل (جناب محمد انس محمود):

(الف) ضلع راجن پور میں سرکاری طور پر کھیلوں کے 5 منی سٹیڈیم اور 6 گراونڈز تعمیر کئے گئے۔

منی سٹیڈیم۔

نام گراونڈز/پتا	دورانیہ تعمیر	رقبہ
کرکٹ سٹیڈیم گورنمنٹ بوائز ہائی سکول راجن پور۔	2021-2017	62 کنال
کرکٹ سٹیڈیم گورنمنٹ بوائز ہائی سکول جام پور۔	2021-2017	58 کنال
سپورٹس کمپلیکس جام پور	2022-2021	85 کنال
کرکٹ اینڈ فٹ بال گراؤنڈز روجھان۔	2021-2017	80 کنال
کرکٹ گراؤنڈز کامرس کالج روجھان۔	2021-2017	22 کنال

گراونڈز۔

نام گراونڈز/پتا	دورانیہ تعمیر	رقبہ
سپورٹس پلے فیلڈ داجل تحصیل جام پور	2022-2021	39 کنال
سپورٹس پلے فیلڈ میونسپل کمیٹی فاضل پور تحصیل راجن پور	2022-2021	55 کنال
سافٹ اینڈ گرین سپورٹس فسیلیٹی عمر کوٹ تحصیل روجھان	2024-2022	08 کنال
سافٹ اینڈ گرین سپورٹس فسیلیٹی کوٹلہ گڈے شاہ تحصیل راجن پور	2024-2022	34 کنال
سافٹ اینڈ گرین سپورٹس فسیلیٹی حاجی پور تحصیل جام پور	2024-2022 (زیر تعمیر)	10 کنال
سافٹ اینڈ گرین سپورٹس فسیلیٹی کوٹلہ مغلاں تحصیل جام پور	2024-2022 (زیر تعمیر)	10 کنال

(ب) جی ہاں! عمر کوٹ میں نوجوانوں کو کھیلوں کی سہولیات مہیا کرنے کے لئے سافٹ اینڈ گرین سپورٹس کا قیام عمل میں لایا گیا جو 8 کنال رقبہ پر مشتمل ہے۔ تاہم سالانہ ترقیاتی پروگرام 25-2024 میں کوٹ مٹھن اور عمر کوٹ میں کھیلوں کے مزید گراؤنڈ اور منی سٹیڈیم کا کوئی منصوبہ شامل نہیں ہے۔ اگلے مالی سال میں فزیبلٹی مکمل ہونے اور فنڈز کی فراہمی پر سپورٹس گراؤنڈ بنایا جاسکے گا۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار محمد اویس دریشک: جناب سپیکر! میرا سوال یہی تھا کہ میرے حلقے میں کوئی stadium ہے یا نہیں ہے کوٹ مٹھن اور عمر کوٹ میں اُن کا جواب آیا کہ سٹیڈیم موجود نہ ہے تو میری پھر سے یہی request ہو گی کہ میرے حلقے میں فوراً کوئی سٹیڈیم دیا جائے یا کوئی سپورٹس گراؤنڈ دیا جائے جو اس وقت تک نہیں ہے جس کے نہ ہونے کی وجہ سے negative impact آرہا ہے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! آپ کا شہر کون سا بنتا ہے؟

سردار محمد اویس دریشک: جناب سپیکر! کوٹ مٹھن ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کے ڈیپارٹمنٹ کی کوٹ مٹھن میں کوئی facility ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں و کھیل (جناب محمد انس محمود): جناب سپیکر! کوٹ مٹھن میں facility نہیں ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! پھر آپ معزز ممبر کو assure کریں کہ آپ ان کے لئے وہاں پر کوئی facility create کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں و کھیل (جناب محمد انس محمود): جناب سپیکر! معزز ممبر کسی جگہ کی نشاندہی کر دیں ان شاءاللہ minimum جو Soft & Green Project اُس کے تحت کوٹ مٹھن کو کوئی project دے دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، سردار صاحب! آپ کوئی جگہ کی نشاندہی کریں۔

سردار محمد اویس دریشک: جناب سپیکر! جگہ موجود ہے، اور میری پرسوں بھائی سے اس سلسلے میں بات بھی ہوئی تھی۔ he was very kind انہوں نے کہا کہ آپ ہمیں یہ identify کر دیں تو میں ان کو سرکاری طور پر بھی identify کروا دیتا ہوں اور وہاں پر گراؤنڈ بھی موجود ہے۔ اگر اُس کو یہ سکیم میں ڈال سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اُس جگہ کو جو آپ کی نئی سکیم ہے اُس میں ڈال سکتے ہیں؟

سردار محمد اویس دریشک: جناب سپیکر! عمر کوٹ ایک بہت بڑا قصبہ ہے۔ یہ سب کچے کے ساتھ ساتھ علاقے ہیں اگر یہاں سپورٹس کی facilities آئیں گی تو میں آپ کو یقین دلا سکتا ہوں کہ وہاں پر جب بچے اور نوجوان سپورٹس میں آئیں گے تو وہ دوسری activity سے دور رہیں گے۔

جناب سپیکر: یہ بڑی ضروری بات ہے۔ یہ trouble ہم روز سنتے ہیں، دیکھتے ہیں تو وہاں سپورٹس کی facilities کے لئے آپ جتنا کر سکتے ہیں کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں و کھیل (جناب محمد انس محمود): جناب سپیکر! بالکل، ensure کرتے ہیں کہ ان کے ساتھ چیمبر میں بیٹھ کر نشاندہی کے بعد اس پر بات کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 911 چودھری محمد اعجاز شفیع کا ہے۔۔۔ تشریف فرما نہیں ہیں۔ ان کی request آئی ہے اس سوال کو pend کر دیں۔ اگلا سوال جناب ذوالفقار علی شاہ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بول دیں۔

قاضی احمد اکبر: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے؟

جناب سپیکر: قاضی صاحب! Now, I move to the next question آپ اگلے سوال پر ضمنی سوال لے لیں ایک جیسی ہی بات ہو رہی ہے۔ قاضی صاحب! I apologize, I moved forward میں آپ کا supplementary کرواتا ہوں۔ جی، شاہ صاحب! سوال نمبر بول دیں۔

جناب ذوالفقار علی شاہ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 939 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چنیوٹ: سٹیڈیم، سپورٹس کمپلیکسز کی تعداد اور میسر سہولیات سے متعلق تفصیلات

*939: **جناب ذوالفقار علی شاہ:** کیا وزیر کھیل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع چنیوٹ میں کتنے سٹیڈیم، سپورٹس کمپلیکسز، بیڈمنٹن ہالز اور کھیلوں کے گراؤنڈ موجود ہیں؟

(ب) کیا کوئی ایسی پالیسی حکومتی سطح پر زیر غور ہے جس میں یہ موجود ہو کہ دیہاتوں میں جہاں سرکاری زمین میسر ہو وہاں پر کھیلوں کے گراؤنڈ یا سٹیڈیم بنائے جائیں گے؟

(ج) کیا قومی کھیل ہاکی کے فروغ کے لئے تحصیل / ضلعی سطح پر آسٹروٹرف کی سہولت فراہم کرنے کا کوئی منصوبہ زیر غور ہے؟

(د) کیا اولمپک کھیل والی بال کے فروغ کے لئے کوئی تربیتی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں و کھیل (جناب محمد انس محمود):

(الف) ضلع چنیوٹ میں درج ذیل سپورٹس گراؤنڈز موجود ہیں۔

1۔ تحصیل سپورٹس کمپلیکس بھوانہ

بیڈمنٹن ہالز: TMA بیڈمنٹن ہال، چناب کلب بیڈمنٹن ہال

گراؤنڈز: ہاکی گراؤنڈ چنیوٹ، کرکٹ گراؤنڈ بھوانہ، فٹ بال گراؤنڈ بھوانہ، فٹ بال گراؤنڈ لالیاں، کرکٹ گراؤنڈ چک نمبر JB/130، کرکٹ گراؤنڈ چک نمبر JB/132، فٹ بال گراؤنڈ چک نمبر JB/195، کرکٹ گراؤنڈ چک نمبر JB/466، کرکٹ گراؤنڈ چک نمبر JB/191۔

(ب) ضلع چنیوٹ کے دیہاتوں میں سپورٹس ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے سافٹ پلے گراؤنڈز بنائے گئے ہیں ضلع چنیوٹ کے دیہاتوں میں چک نمبر JB/195, JB/130,JB/132,JB/466,JB/191 میں سافٹ پلے گراؤنڈ بنائے گئے ہیں۔ فی الحال کھیلتا پنجاب کے تحت ان تحصیلوں میں سپورٹس گراؤنڈز بنائے جائیں گے جہاں سپورٹس کی کوئی سہولیات میسر نہیں ہیں۔

(ج) قومی کھیل ہاکی کے لئے تحصیل / ضلع سطح پر آسٹروٹرف کی سہولت ابھی تک زیر غور نہ ہے۔

(د) ضلع چنیوٹ کے رجسٹرڈ والی بال کلب اپنی سطح پر تربیتی کیمپ لگاتے رہتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب ذوالفقار علی شاہ: جناب سپیکر! سپورٹس ڈیپارٹمنٹ کے پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہاں پر تشریف رکھتے ہیں تو کیا ان کو اس چیز کا علم ہے کہ ہر سپورٹس کے لئے different surfaces پر sports muscles کی physiological growth چاہئے ہوتی ہے اور جب تک آپ وہ surfaces provide نہیں کریں گے تو آپ کے پاس جو بچے کھیلتے ہیں ان کے اندر ability

نہیں ہوتی،physiological ability نہیں ہوتی کہ وہ وہاں پر جا کر کھیل سکیں۔ اگر آپ ہاکی کو فروغ دینا چاہتے ہیں اور اب ہاکی بغیر Astro turf کے نہیں کھیلی جا سکتی کہ جب تک بچے اس پر نہیں بھاگیں گے ان کے sports muscles develop نہیں ہوتے وہ specialized muscles ہوتے اور اسی طرح میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے پاس کچھ Games کھیلی جاتی ہیں جن پر کوئی اخراجات نہیں ہوتے، جس طرح والی بال ہے تو اگر اس کو formalize کر دیا جائے تو ہو سکتا آپ کے پاس کوئی نرسری بن جائے، جیسا کہ ہمارے بھائی ارشد ندیم نے جیولن میں نام بنایا، اللہ تعالیٰ نے ہمارے اوپر مہربانی کی تو ہو سکتا ہے اسی طرح ہمارا کوئی والی بال پلیئر نکل آئے تو کم از کم ان facility دیں انہیں گیند دے دیں ان کو بتا دیں اس کا طریق کار کیا ہے؟ ہر گاؤں کے اندر شام کو دو دو، تین تین نٹ لگے ہوتے ہیں تو ایک چیز چل رہی ہے اس کو formalize کریں لوگ تو موجود ہیں جو کہ کھیلنا چاہتے ہیں اس پر تھوڑا سا effort کریں کیونکہ اس پر کوئی خرچہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: Same goes with kabbadi also, same goes with the volleyball یہ دو کھیل آپ کے دیہات، دیہات میں ہیں لیکن آپ کی اس حوالے سے کوئی patronage ہی نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں و کھیل (جناب محمد انس محمود): جناب سپیکر! میرے پاس جو انفارمیشن موجود ہے اس کے مطابق چنیوٹ میں تربیتی کیمپ لگائے گئے ہیں جن میں ہاکی، ٹائیکوانڈو، بیڈمنٹن، فٹ بال، کبڈی، سوئمنگ، باسکٹ بال اور ٹیبل ٹینس شامل ہیں۔ اگر کوئی ان کے پاس مزید suggestion ہے یا یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ڈیپارٹمنٹ کے جواب سے مطمئن نہیں ہیں تو اس پر ہم۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ کوئی راکٹ سائنس ہے یہ ارشد ندیم نے ایک جیولن پھینکی کچھ عزت بچ گئی، سات لوگ آپ کے اولمپکس کھیلنے گئے ہیں، آپ کی ہر ایسوسی ایشن سیاست کی بدترین آماجگاہ ہے، وہاں پر میری طرح بڑی عمر کے لوگ سپورٹس کے چیئرمین ہیں

اور سارے پولیٹیکل لوگ بیٹھے ہیں، گورنمنٹ spine show کرے، ان کو وہاں سے باہر نکالے۔(نعرہ ہائے تحسین)

We are having a national loss here کیا تعلق بنتا ہے وہاں پر ایک ایم این اے صاحب اس کے پریزیڈنٹ بنے ہوئے ہیں، ایک سینیٹر صاحب ہیں وہ اور کسی چیز کے بنے ہوئے ہیں it is all due to politics we have just ruined the sports یہ واپس نیچے دیہات تک لے جائیں۔ کیا یہ والی بال کوئی راکٹ سائنس ہے اس کے لئے آپ کو، دیہات سے ٹیلنٹ ملے گا آپ کچھ کریں تو سہی you don't have to sit and sleep over it یہ صرف خالی سٹیڈیم بنا کے abandon کرنا تو کام نہیں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں و کھیل (جناب محمد انس محمود): جناب سپیکر! نہیں، اس کو take up کرتے ہیں اور اس چیز کو ensure کریں گے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! Please kindly جب آپ ہاؤس میں آکر جواب دیں تو وہ کوئی جواب تو ہو۔ جی شاہ صاحب! شکریہ۔

جناب ذوالفقار علی شاہ: جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ فٹ بال میں صرف ایک گیند چاہئے ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ ساری ایسوسی ایشنز کو politics free کریں۔ باسکٹ بال ایسوسی ایشن کے ممبر مرحوم ارشد خان لودھی صاحب میرے بزرگ تھے، میرا ان کا بہت بڑا احترام کا رشتہ تھا، وہ فٹ بال ایسوسی ایشن کا الیکشن لڑتے تھے had he anything to do with the football? آپ کریں spine show گورنمنٹ ان کو باہر لائے۔ جی، محترمہ مہوش سلطانہ۔۔۔ موجود نہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 1125 کو pend کیا جاتا ہے۔ اب جناب فیلبس کرسٹوفر کا سوال ہے۔

جناب اسامہ فضل: جناب سپیکر! میرا سوال ابھی رہتا ہے۔

جناب سپیکر: اسامہ صاحب! کیا آپ کا سوال نمبر 498 ہے؟

جناب اسامہ فضل: جناب سپیکر! جی، میرا سوال نمبر 498 ہے۔

جناب سپیکر: جی، اسامہ صاحب! سوال نمبر بولیں۔

جناب اسامہ فضل: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 498 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سال 2024 انڈر 17 ساؤتھ ایشین بیڈمنٹن چیمپئن شپ سے متعلق تفصیلات

***498: جناب اُسامہ فضل:** کیا وزیر کھیل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مارچ 2024 میں انڈر 17 ساؤتھ ایشیئن بیڈمنٹن چیمپئن شپ اسلام آباد میں منعقد ہوئی تھی اس میں صوبہ بھر سے کتنے لڑکے اور لڑکیوں نے حصہ لیا تھا تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) اس میں حصہ لینے والے بچوں کی پوزیشنز کیا رہیں اور پوزیشنز / میڈلز لینے والے بچوں کو کن کن انعامات سے نوازا گیا تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا حصہ لینے والے بچوں کو کوئی تعریفی اسناد سے نوازا گیا ہے تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) حکومت نے بیڈمنٹن میں حصہ لینے والے / پوزیشن حاصل کرنے والے ہونہار بچوں کی کوچنگ اور دیگر سہولیات کے لئے کوئی ادارہ قائم کیا ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں تفصیلات سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں و کھیل (جناب محمد انس محمود):

(الف) مارچ 2024 میں انڈر 17 ساؤتھ ایشیئن بیڈمنٹن چیمپئن شپ پاکستان بیڈمنٹن فیڈریشن نے منعقد کروائی جس میں صوبہ پنجاب سے مندرجہ ذیل کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔

انڈر 15	انڈر 17
1۔ ہارون احمد	1۔ محمد سلیمان
2۔ ہمنہ اِرشاد	2۔ روشانِ احسن
3۔ رومیشہ فیصل	3۔ سمہا نوید
	4۔ خوزیمہ شہزاد
	5۔ فاطمہ ظہیر

ان کی سلیکشن پاکستان بیڈمنٹن فیڈریشن نے اوپن ٹرائل کے ذریعہ کی۔

(ب) مارچ 2024 میں انڈر 17 ساؤتھ ایشیئن بیڈمنٹن چیمپئن شپ میں حصہ لینے والے لڑکے اور لڑکیوں کے نام اور پوزیشن درج ذیل ہیں:-

انڈر-15 میں حصہ لیا	انڈر-17 میں حصہ لیا
ہارون احمد(Bronze)	محمد سلیمان(Silver)
ہمنہ ارشاد(Bronze)	روشانِ احسن(Silver)
رومیشہ فیصل(Silver)	سمہانوید(Silver)
	خوزیمہ شہزاد(Gold-Double)
	فاطمہ ظہیر(Bronze-Double)

پوزیشن حاصل کرنے والے بچوں کو صرف میڈلز سے نوازا گیا تھا۔

(ج) تاحال ان بچوں کو تعریفی اسناد سے نہیں نوازا جاسکا۔

(د) پاکستان بیڈمنٹن فیڈریشن کی طرف سے پوزیشن حاصل کرنے والے کھلاڑیوں کی کوچنگ اور دیگر سہولیات کے لئے کوئی درخواست محکمہ سپورٹس اینڈ یوتھ افیئرز پنجاب کو موصول نہیں ہوئی۔ پاکستان بیڈمنٹن فیڈریشن کی طرف سے باضابطہ درخواست موصول ہونے پر سپورٹس انڈومنٹ فنڈ سے کوچنگ اور دیگر سہولیات مہیا کی جائیں گی۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب اسامہ فضل: جناب سپیکر! مارچ 2024 میں انڈر 17 ساؤتھ ایشیئن بیڈمنٹن چیمپئن شپ اسلام آباد میں منعقد ہوئی تھی، اس میں کتنے لڑکے اور لڑکیوں نے حصہ لیا تھا اس کی تفصیل سے آگاہ کیا ہے۔ انہوں نے اس میں پوزیشنز اور جو میڈلز وغیرہ بچوں نے لئے ہیں ان سے بھی اس ہاؤس کو آگاہ کیا ہے لیکن یہ ایک بڑی حیران کن بات ہے کہ جو بچے پوزیشن ہولڈرز ہیں ان کے لئے ان کی طرف سے کچھ اقدامات نہیں کئے گئے، ان کو کوئی تعریفی اسناد یا کوئی کیش پرائز نہیں دیا گیا، جس طرح ہمارے neighboring provinces نے کیش انعام پوزیشن ہولڈرز بچوں کو دیا ہے تاکہ وہ appreciate ہوں اور ان میں مزید confidence آئے لیکن ان کی طرف سے

اس طرح کا کوئی اقدام نہیں کیا گیا تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ delay کرنے کی کیا وجہ ہے اور کیوں ہم اپنے بچوں کو appreciate نہیں کر پا رہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں و کھیل (جناب محمد انس محمود): جناب سپیکر! انڈر 17 ساؤتھ ایشین بیڈمنٹن چیمپئن شپ، سپورٹس بورڈ پنجاب کے تحت نہیں ہوئی تھی لیکن ہم نے properly ان کو convey کیا ہے کہ آپ سپورٹس ڈیپارٹمنٹ کو لیٹر لکھیں ہم ان شاءاللہ ان بچوں کو بلائیں گے ان کو appreciation letters بھی دیں گے اور ان کو آنے والے وقت میں facilitate بھی کریں گے۔

MR SPEAKER: Usama Sahib! You are satisfied with the answer?

جناب اسامہ فضل: جناب سپیکر! I am not satisfied with the answer لیکن اس کی تفصیل میں جانے کے لئے وقت چاہئے تو پھر ہم مزید کیا کر سکتے ہیں کیونکہ اب بچے تو واپس آ گئے ہیں اور جو پوزیشنز انہوں نے لینی تھیں وہ لے لی ہیں؟ مگر ہماری طرف سے ان کو appreciate کرنے کے لئے کچھ نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر: اسامہ صاحب! ساؤتھ ایشیئن بیڈمنٹن چیمپئن شپ، سپورٹس بورڈ پنجاب کے تحت نہیں ہوئی اس حوالے سے انہوں نے آپ کو تفصیل فراہم کر دی ہے، وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ ہمارے متعلقہ نہیں تھا۔

جناب اسامہ فضل: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ میرا ایک ضمنی سوال سپورٹس سے متعلقہ ہے کہ میری constituency میں عبدالحکیم سٹیڈیم جو میرے والد صاحب مرحوم کی کاوش سے تقریباً 250 ملین یا 300 سو ملین روپے کی لاگت سے بنا تھا تو میں آپ کی بات سن رہا تھا وہ اسی چیز کا شکار ہے آج تک نہ اسے بچوں کے لئے کھولا گیا اور نہ اس کو کسی سپورٹس یا کسی facility کے طور پر استعمال کیا جانے دیا جا رہا ہے اور جب ہم ڈی سی کے پاس گئے ہیں وہ ڈی ایس او کے پاس ریفر کر دیتے ہیں مطلب جو چیز ان کو take up کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر: اسامہ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ I hope your secretary is in the galleries. Is he? اب دیکھیں مسئلہ یہ ہے کہ یہاں پر پورے پنجاب کی representation بیٹھی ہوئی ہے on both sides of the eye میں randomly کسی کو کہوں گا تو آپ کی کسی sports facility کے بارے میں I can give you in writing یہی بات سامنے آئے گی جو کہ ابھی یہاں پر رانا شہباز اور اسامہ صاحب کر رہے ہیں یہ تمام locked پڑی ہیں and it is public money اور آپ نے اگر کچھ public money سے بنی facilities کھولی ہیں آپ اس کی ممبر شپ دے رہے ہیں and it is just for those people those who can pay for the membership یہ تو آپ کے sports complexes کی سٹوری ہے جو آپ نے چھوٹے گرین سکیم میں گراؤنڈز دیئے ہیں، پچھلی گورنمنٹ پی ٹی آئی کی تھی اس سے پہلے پی ایم ایل (این) کی گورنمنٹ تھی all those properties are lying abandoned literally I couldn't find a better word than that قد آدم گھاس ہو گئے ہیں، بند پڑی ہیں، لاک پڑی ہیں، آپ کچھ بنیادی سوالات کا جواب حل کر کے آئیں کیونکہ تمام ممبرز آپ سے یہی بار بار پوچھ رہے ہیں we will keep the sports, I am taking the last question now we will keep the sports question hour once again اور ممبرز کی participation کا لیول اس کا آپ کو اندازہ نہیں ہے it's a very long list ہر جگہ پر یہ تکلیف ہے اور آج اگر آپ یہ کھیل کے میدان آباد نہیں کر پائیں گے تو یہ سراسر آپ کی زیادتی ہو گی، چیف منسٹر صاحبہ اس سے زیادہ آپ کو facilitate نہیں کر سکتی ہیں، She the government and cabinet is giving as much as you are asking آپ کی ہر initiate کو own بھی کر رہی ہیں تو اس کے بعد اگر پیچھے گراؤنڈ میں آپ کی from the department lethargic position رہے گی that will be a curse تو اس کو ذرا آپ نوٹ کریں۔ I have to move forward with the business please, thakyou جی، محترمہ شازیہ عابد تشریف فرما ہیں!

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کہاں پر ہیں، آپ نظر نہیں آ رہی ہیں؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! آپ بالکل سامنے دیکھیں۔

جناب سپیکر: آج آپ اپنا محلہ چھوڑ کر وہاں چلی گئی ہیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں نیا محلہ بسانے کی کوشش کر رہی ہوں۔ میرا سوال نمبر 1396 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راجن پور ضلع میں سپورٹس کلب کی تعمیر و مرمت اور فنڈز سے متعلق تفصیلات

***1396: محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر کھیل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا تحصیل راجن پور میں سپورٹس کلب تعمیر کیا گیا ہے؟

(ب) اگر تعمیر کیا گیا ہے تو کیا حکومت نے سال 2023 اور 2024 میں اس کی تعمیر و مرمت کے لئے کتنا فنڈ رکھا ہے۔ مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں و کھیل (جناب محمد انس محمود):

(الف) تحصیل راجن پور میں کوئی سپورٹس کلب تعمیر نہیں کیا گیا۔

(ب) تحصیل راجن پور میں کوئی کلب تعمیر نہیں کیا گیا اور حکومت نے سال 2023 اور 2024 میں اس کے لئے کوئی فنڈ نہیں رکھا۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! اس میں سپورٹس کلب کے حوالے سے سوال کیا گیا تھا کہ تحصیل راجن پور میں کوئی سپورٹس کلب ہے تو حکومت نے تو اس پر صاف جواب دے دیا ہے کہ وہاں نہ کوئی سپورٹس کلب ہے اور نہ کوئی 24-2023 میں اس حوالے سے کوئی بجٹ رکھا گیا ہے تو میرا سوال یہ ہے کہ تحصیل راجن پور پسماندہ ترین ضلع ہے، تحصیل راجن پور میں ابھی تک تو سپورٹس کلب نہیں ہے تو کیا یہ آئندہ کوئی وہاں پر سپورٹس کلب بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ اس طرح کے ضلع میں سپورٹس کلب نہ ہونا یہ بہت بڑا ظلم ہے کیونکہ وہاں نوجوانوں کے لئے اس طرح کی کوئی facilities نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! میری آپ سے درخواست ہے کہ انہوں نے جواب میں لکھ دیا ہے کہ نہیں ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتادیں کہ سپورٹس کلب بنانے کا کوئی ارادہ رکھتے ہیں یا نہیں یا صرف جواب ہی دے دیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، جواب ای سمجھیے یا کوئی اگے ارادہ کروگے؟ کیا راجن پور والوں کو انسان سمجھیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں و کھیل (جناب محمد انس محمود): جناب سپیکر! راجن پور والے بالکل ہمارے بھائی ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کے سپورٹس بورڈ کے کھاتے میں تو نہیں لگ رہے؟ جی، اویس صاحب!

سردار محمد اویس دریشک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں نے خود راجن پور سٹی کے اندر ایک بہت اچھا سٹیڈیم بنوایا ہوا ہے۔ اس وقت راجن پور سٹی کے اندر ایک سٹیٹ آف دی آرٹ سٹیڈیم موجود ہے۔

جناب سپیکر: ہم سپورٹس کلب کی بات کر رہے ہیں۔

سردار محمد اویس دریشک: جناب سپیکر! میں کلب پر آجاتا ہوں۔ وہاں پر جمنیزیم موجود ہے۔ میں نے جمنیزیم کے اندر سامان رکھوایا تھا، یہاں پر آپ سے میری ایک استدعا ہے کہ اس سامان کو وہاں سے office holders کے گھروں میں shift کیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر: اویس صاحب! میں پارلیمانی سیکرٹری سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ آپ کو facilitate کرتے ہیں آپ اور شازیہ عابد صاحبہ دونوں چلے جائیں this issue is important for Rajanpur آپ لوگوں کے ساتھ پہلے ہی کافی issues ہیں تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ انہیں اپنے آفس میں بلائیں and you can use the assembly chambers, make the secretary sahib sit with the honourable members اور انہیں facilitate کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں و کھیل (جناب محمد انس محمود): جناب سپیکر! میں دونوں معزز ممبران کے ساتھ آج ہی بیٹھتا ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ، میڈم شازیہ آپ کا بھی شکریہ۔

قاضی احمد اکبر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، قاضی صاحب!

قاضی احمد اکبر: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 612 کے حوالے سے اس میں جو E libraries کی لسٹ دی گئی ہے اس میں میرے حلقے حضرو میں بھی ایک E library مکمل بن کر deserted پڑی ہوئی ہے اور کوئی محکمہ بھی اس کی ownership لینے کے لئے تیار نہیں ہے۔

جناب سپیکر: قاضی صاحب! میں خود اس پر بات کرنا چاہتا تھا I think other than Lahore باقی ہر جگہ پر یہ مسئلہ ہے۔ چونکہ معزز پارلیمانی سیکرٹری کہہ رہے ہیں کہ this is not our subject anymore it has gone to the Archives Department and I believe Archives Department was part of the sports previously. Now, it has been given as a different department تو دیکھتے ہیں کہ اسے کب ایجنڈے پر لاتے ہیں لیکن یہ ضروری ہے اور لائبریریز سے بڑے مستفید ہو سکتے ہیں اور یہ ایک اچھی facility ہے۔

قاضی احمد اکبر: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: میڈم شازیہ صاحبہ! آپ کا ایک اور سوال ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1408 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راجن پور: ضلع بھر میں محکمہ سپورٹس کے دفاتر و ملازمین کی تعداد اور خالی اسامیوں سے متعلق تفصیلات

***1408: محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر کھیل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع راجن پور محکمہ سپورٹس کا سال 23-2022 اور 24-2023 کا بجٹ کتنا ہے؟

(ب) سال 24-2023 میں کتنا بجٹ کھیلوں پر خرچ ہوا تھا۔ کس کس کھیل پر خرچ ہوا ہے؟

(ج) ضلع راجن پور میں سپورٹس کے کتنے دفاتر اور ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(د) ضلع راجن پور کے دفاتر میں کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں و کھیل (جناب محمد انس محمود):

(الف) ضلع راجن پور میں سپورٹس کا سال 23-2022 کا بجٹ -/1081400 روپے ہے۔
ضلع راجن پور میں سپورٹس کا سال 24-2023 کا بجٹ -/1085117 روپے ہے۔

(ب)

خرچ شدہ بجٹ -/1085087 روپے

1۔بیڈمنٹن 2۔رسہ کشی
3۔کبڈی 4۔والی بال
5۔دنگل 6۔فٹ بال
7۔آرچری 8۔اتھلیٹکس
9۔ٹیبل ٹینس

(ج) **ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس راجن پور:**

نمبر شمار	نام	عہدہ	نمبر شمار	نام	عہدہ
1۔	ایاز حسین کھرانی	ڈسٹرکٹ سپورٹس آفیسر	2۔	ریاض احمد ڈوگر	اسسٹنٹ
3۔	محمد باقر	نائب قاصد	4۔	صفی اللہ	چوکیدار
5۔	عبداللطیف	چوکیدار			

تحصیل سپورٹس آفس راجن پور:

سٹاف Nil

تحصیل سپورٹس آفس جام پور:

نمبر شمار	نام	عہدہ	نمبر شمار	نام	عہدہ
1۔	انیس الرحمان	تحصیل سپورٹس آفیسر	2۔	الن خان	چوکیدار جیمنیزیم
3۔	اختر خان	چوکیدار جیمنیزیم	4۔	سجاول خان	چوکیدار جیمنیزیم
5	وقار الحسن	سویپر جیمنیزیم			

تحصیل سپورٹس آفس روجھان:

سٹاف Nil

(د) ضلع راجن پور میں درج ذیل اسامیاں خالی ہیں۔

نام اسامی	تعداد	سال
تحصیل سپورٹس آفیسر	02	2022
اسسٹنٹ جیمنیزیم	01	2023
جونیئر کلرک	06	2022
الیکٹریشن	02	2017
پلمبر	02	2017
نائب قاصد	01	2017

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! جز(د) میں یہ سوال کیا گیا تھا کہ ضلع راجن پور کے دفاتر میں کون کون سی اسامیاں خالی ہیں۔ اس کی تفصیل دی گئی ہے میں جناب پارلیمانی سیکرٹری سے صرف ایک سوال کرنا چاہتی ہوں کہ کیا ان اسامیوں کو fill کرنے کا ارادہ بھی رکھتے ہیں۔ اگر ارادہ رکھتے ہیں تو کب تک؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں و کھیل (جناب محمد انس محمود): جناب سپیکر! جو خالی اسامیاں ہیں بالکل محکمہ انہیں fill کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ جلد ہی یہ اسامیاں advertise کریں گے اور ان کو fill بھی کریں گے۔

جناب سپیکر: یہ اسامیاں آپ fill کریں گے یا ڈی سی fill کرے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں و کھیل (جناب محمد انس محمود): جناب سپیکر! ڈی سی چیئرمین ہوتا ہے لیکن میری information کے مطابق یہ اسامیاں ڈیپارٹمنٹ ہی fill کرے گا اور ڈیپارٹمنٹ ہی اس پر decision لیتا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں آپ کہتے ہیں تو مانتے ہیں۔ I hope it satisfies the question

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔وقفہ سوالات ختم ہوا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں و کھیل (جناب محمد انس محمود): جناب سپیکر! میں بقیہ سوال کا جواب ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوال کا جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا۔

نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

لاہور: محکمہ سپورٹس کے ملازمین اور کلاس فور میں بھرتی کئے گئے ڈیلی ویجز ملازمین سے متعلق تفصیلات

***1301: جناب فیلبس کرسٹوفر:** کیا وزیر کھیل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور محکمہ سپورٹس میں کتنے ملازمین ہیں سکیل وائز تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے سال 2023 اور 2024 میں کلاس فور میں ڈیلی ویجز ملازمین بھرتی کئے، ان کی سکیل وائز تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ج) سال 2023 اور 2024 میں ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں کتنا فنڈز رکھا اس میں کتنا خرچ ہوا مکمل تفصیل بیان فرمائی جائے؟

وزیر کھیل، محنت و انسانی وسائل (جناب فیصل ایوب کھوکھر):

(الف) ضلع لاہور محکمہ سپورٹس میں 28 ملازمین ہیں جن کی سکیل وائز تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام آفیسر / آفیشل	عہدہ	سکیل
1۔	تنویر عباس	ڈسٹرکٹ سپورٹس آفیسر، لاہور	17
2۔	وقار سکندر	تحصیل سپورٹس آفیسر، تحصیل لاہور سٹی، لاہور	16
3۔	محمد نعمان شریف	تحصیل سپورٹس آفیسر، تحصیل شالیمار، لاہور	16
4۔	محمد ناصر	تحصیل سپورٹس آفیسر، تحصیل لاہور کینٹ، لاہور	16
5۔	آصف نعیم ورک	تحصیل سپورٹس آفیسر، تحصیل ماڈل ٹاؤن، لاہور	16
6۔	ندیم نعیم	تحصیل سپورٹس آفیسر، تحصیل رائیونڈ، لاہور	16
7۔	محمد اصغر	اسسٹنٹ، جیمنیزیم ہال، لاہور	16

8۔	اسد عباس	جونیئر کلرک، جمینیزیم ہال، لاہور	11
9۔	محمد فرید خان	جونیئر کلرک، ڈسٹرکٹ سپورٹس Play، لاہور	11
10۔	آغا اصغر علی خان	جونیئر کلرک، تحصیل سپورٹس آفس، تحصیل لاہور سٹی، لاہور	11
11۔	محمد سلیم ظفر	جونیئر کلرک، تحصیل سپورٹس آفس، تحصیل ماڈل ٹاون، لاہور	11
12۔	محمد آفتاب	جونیئر کلرک، تحصیل سپورٹس آفس، تحصیل رائیونڈ، لاہور	11
13۔	محمد امجد	جونیئر کلرک، تحصیل سپورٹس آفس، تحصیل لاہور کینٹ، لاہور	11
14۔	محسن جعفر	نائب قاصد، ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس، لاہور	01
15۔	محمد سعید	نائب قاصد، جمنیزیم ہال لاہور	01
16۔	ندیم اقبال	بیلدار، سپورٹس فسلیٹی پڈھانہ، لاہور	01
17۔	عثمان شاکر	چوکیدار، میاں میر سپورٹس کمپلیکس، لاہور	01
18۔	رانا حیدر علی خان	چوکیدار، میاں میر سپورٹس کمپلیکس، لاہور	01
19۔	صابر منیر	چوکیدار، ملٹی پرپز سپورٹس فسلیٹی آر-ٹو بلاک جوہر ٹاون، لاہور	01
20۔	محمد فیاض	چوکیدار، ملٹی پرپز سپورٹس فسلیٹی آر-ٹو بلاک جوہر ٹاون، لاہور	01
21۔	احسان اللہ	چوکیدار، جمینیزیم ہال، لاہور	01
22۔	سید ارمغان علی زیدی	چوکیدار، جمینیزیم ہال، لاہور	01
23۔	عرب گُل	چوکیدار، جمینیزیم ہال، لاہور	01
24۔	عرفان مسیح	سویپر، جمینیزیم ہال، لاہور	01
25۔	شفقت مسیح	سویپر، جمنیزیم ہال، لاہور	01
26۔	محمد اخلاق	سویپر، ملٹی پرپز سپورٹس فسلیٹی آر-ٹو بلاک جوہر ٹاون، لاہور	01
27۔	محمد رابیل	سویپر، میاں میر سپورٹس کمپلیکس، لاہور	01
28۔	نو بہار	سویپر، کرکٹ گراؤنڈ نواب ٹاون، لاہور	01

(ب) ضلع لاہور محکمہ سپورٹس نے سال 2023 میں کوئی کلاس فور ڈیلی ویجز ملازم بھرتی نہیں کئے ہیں۔ جبکہ سال 2024 میں کلاس فور ڈیلی ویجز بھرتی کئے گئے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام کلاس فور وڈیلی ویجز ملازم	عہدہ	نمبر شمار	نام کلاس فور وڈیلی ویجز ملازم	عہدہ
1۔	کاشف رضا ولد افتخار احمد	بیلدار	12	احسان میراج ولد میراج دین	چوکیدار
2۔	زین رفیق ولد محمد رفیق	بیلدار	13	وقاص احمد ولد مبارک علی	چوکیدار
3۔	فقیر رفیق ولد محمد رفیق	بیلدار	14	علی اعظم ولد غلام نبی	چوکیدار
4۔	حسن اعجاز ولد اعجاز حسین	بیلدار	15	محمد رشید ولد عبدالمجید	چوکیدار
5۔	محمد عفیف بدر ولد عبدالحفیظ	بیلدار	16	غلام عباس ولد محمد آصف	چوکیدار
6۔	محمد ناصر ولد محمد عارف	بیلدار	17	غلام علی ولد صفدر علی	چوکیدار
7۔	بابر حسین ولد شامت علی	بیلدار	18	محمد جمشید ولد محمد طفیل	چوکیدار
8۔	حسن رضا ولد محمد حسین	چوکیدار	19	عبدالرحمان ولد اسماعیل	چوکیدار
9۔	اسد علی ولد سرور علی	چوکیدار	20	سید محب علی ولد سید محبب علی	چوکیدار
10۔	احتشام علی ولد محمد شہزاد علی	چوکیدار	21	حافظ محمد قربان ولد محمد امین	چوکیدار
11۔	عادل خلیل ولد خلیل احمد	چوکیدار			

(ج) ضلع لاہور محکمہ سپورٹس نے سال 2023 اور 2024 میں تنخواہوں کی مد میں فراہم کردہ فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	کیفیت سٹاف	فراہم کردہ فنڈ	اخراجات
1۔	تنخواہ ریگولر ملازمین	888,424,16	444,327,16
2۔	تنخواہ ڈیلی ویجز ملازمین	46,434,973	46,323,259

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! آپ نے rules کی معطلی کے لئے تحریک move کرنی ہے۔

Mr Sami Ullah Khan MPA, has given notice of motion to amend the Rules of the Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. He may move the motion for suspension of rules."

MR SAMI ULLAH KHAN: Mr Speaker! I move:

"That the requirements of Rule 244 (A) of Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997, may be dispensed with under Rule 234 for taking motions for amendment in the said rules."

MR SPEAKER: The motion moved and now the question is:

"That the requirements of Rule 244 (A) of Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997, may be dispensed with under Rule 234 for taking motions for amendment in the said rules."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Mr Sami Ullah Khan may move the motion for leave of the Assembly.

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں ترامیم کرنے کی تحریک پیش کرنے کی اجازت

MR SAMI ULLAH KHAN: Mr Speaker! I move:

"That leave be granted to move the proposed amendments in the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR SPEAKER: The motion moved and now, the question is:

"That leave be granted to move the proposed amendments in the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997."

(The motion was carried and leave was granted.)

MR SPEAKER: Mr Sami Ullah Khan may move the motion for consideration of the proposed amendments.

MR AFTAB AHMAD KHAN: Mr Speaker! Are you not supposed to provide a copy of the amendments?

MR SPEAKER: I will provide the copies.

MR AFTAB AHMAD KHAN: Mr Speaker! I think it is mandatory to provide a copy of the amendments to the members before they are put before the House.

جناب سپیکر: رانا صاحب! پلیز ایک سیکنڈ تشریف رکھیں۔ آپ کے علم میں ہے اور وقفہ سوالات کے دوران آپ کے ہی ایک نکتے پر اس Chair پر بیٹھ کر میں نے ایک رولنگ دی تھی کہ We are taking these rules at par with the National Assembly, and I believe that it is in your memory.

MR AFTAB AHMAD KHAN: Mr Speaker ! I agree with you but ....

جناب سپیکر: رانا صاحب! ذرا سن لیں۔ allow me to complete it. اس میں آپ کے سوال کا جواب ہے۔ Now that report is to be laid that committee has worked میں بھی ایک دن آپ کے ساتھ بیٹھا تھا آپ نے بھی وقت دیا تھا We all participated into that and finally it was decided that those amendments which can make the committees effective, which can make the House effective ان

amendments کو at par with National Assembly کر لیں یہ رولنگ کے اندر تو موجود تھا۔ اب اس کے بعد اس کا document آپ کو provide کریں گے اگر آپ اس میں اپنی input بھی دینا چاہیں تو چونکہ میں نے whole House کو کمیٹی بنا کر کیا تھا اس کے بعد اس کی سب کمیٹی بنی تھی that was the right procedure اس میں ہمارا notice پورا ہوا اس میں سارا procedure dispense with ہوا اس کے ساتھ ہم آپ کو further یہ opportunity دے رہے ہیں کہ جب آپ کے پاس کاپی آجائے تو آپ اپنی تجاویز لے کر آجائیں تو ہم گزٹ کے اندر آپ کی ان تجاویز کو notify کرتے ہیں جو at par with National Assembly کوئی سہواً رہ جاتی ہے کوئی غلطی سے رہ جاتی ہے یا کسی کا کوئی مدعا بیان کرنے میں کوئی تنگی رہ جاتی ہے تو اگر آپ کی طرف سے اس میں لکھی پڑھی input آجائے گی تو we will incorporate that before notification.

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال نہیں کیا I was a part of it مگر most of members were not present

جناب سپیکر: ہم سب کو اس کی کاپی دے رہے ہیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! جب وہ کاپی آجاتی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ہم اس کی کاپی آپ کو provide کریں گے تو آپ اس کے اندر اپنی input دیں گے چونکہ اس کا ایک format ہے۔ رولز کے لئے تو ہمارے پاس ایک طریق کار ہے جو اس chapter میں دیا ہوا ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ تحریک move ہوئی ہے ہم نے oppose نہیں کیا مگر میرے خیال میں legally speaking اس کی کاپی ضرور دی جائے۔ you have to provide a copy of the propose amendment. اگر آپ دے دیتے تو ہم پڑھ لیتے۔

جناب سپیکر: تمام معزز ممبران کو copies دے دی جائیں۔ جی، سمیع اللہ خان صاحب!

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں ترامیم پیش کرنے کی تحریک

MR SAMI ULLAH KHAN: Mr Speaker! I move:

"That the proposed amendments in the Rules of the Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997, be taken into Consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That the proposed amendments in the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab be taken into consideration at once."

(The motion was carried)

MR SPEAKER: Now we take up the proposed amendments in the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab as detaild in Annexure.

Sinec there in no amendment in them, the question is that the proposed amendments in the Rules of Procedure of Provinical Assembly of the Punjab, as detaild in Annexure, do stand part of the Rules.

(The proposed amendments stood part of the Rules)

MR SPEAKER: Mr Sami Ullah Khan may move the motion for passage of the proposed Amendments.

MR SAMI ULLAH KHAN: Sir! I move that the proposed amendments in the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab be passed.

MR SPEAKER: The motion moved and the question is that the proposed amendments in the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab be passed.

(The proposed amendments were passed)

MR SPEAKER: At this point I request that copies of the amendments be provided to all honorable members irrespective and any amendment making it at par because it is expedient, it is necessary, it is must that after the 18th amendment, this House has wasted almost precious 12 years for that process of devolution. Unless the rules are taken at par with the National Assembly, after the 18th amendment, no function of government and this House can be done respectively according to the Constitution. It is a constitutional collapse if it is not rightly done. I would urge all the honorable members to give their input if they find any anomaly regarding ministries that have been devolved to the departments and those rules that have not been taken into account accordingly. So, please give your input before the notification, sir.

تمام معزز ممبران کو اس کی کاپیاں provide کی جائیں۔

پنجاب لوکل گورنمنٹ کاکس کے قیام کے لئے تحریک کا پیش کیا جانا

MR SPEAKER: Now, Ahmad Iqbal Chaudhary, may move the motion for establishment of Punjab Local Government Caucus.

MR AHMAD IQBAL CHAUDHARY: Mr Speaker! Thank you, Before moving the motion let me apprise the House, that the Constitution of Pakistan instructs the province to establish a Local

Government system under Article 140 (A). **Article 140 (A)** states "Each Province shall, by law, establish a local government system and devolve political, administrative and financial responsibility and authority to the elected representatives of the local governments." In order to ensure compliance of Article 140 (A) and use the wisdom of the House for constant improvement in one of the most important legislative function of the Assembly and in view of the great interest of all members of the House in local governments. It is important to develop a caucus of members on this important subject. The caucus will enhance the role of legislator to advocate for better local governance and ensure that legislative perspectives are integrated in all decisions regarding the first year of government. The caucus will also monitor the implementation of policies affecting local government to provide a platform for cross parties' collaboration and organized capacity building initiatives for relevant lawmakers. Therefore it is expedient to establish a Punjab Local Government caucus.

Mr Speaker! I move:

> "That a Punjab Local Government Caucus be established at the Provincial Assembly of the Punjab consisting of all members of Punjab Assembly, who have held elected offices in local governments and for members who are interested to join the Local Government Caucus." The honorable Speaker may nominate a select group from the

caucus to formulate the rules of the said caucus. The Local Government and Community Development Department Punjab and its attached companies, bodies, authorities and departments shall extend possible support to the Punjab Local Government Caucus.

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That a Punjab Local Government Caucus be established at the Provincial Assembly of the Punjab consisting of all members of Punjab Assembly, who have held elected offices in local governments and for members who are interested to join the Local Government Caucus." The honorable Speaker may nominate a select group from the caucus to formulate the rules of the said caucus. The Local Government and Community Development Department Punjab and its attached companies, bodies, authorities and departments shall extend possible support to the Punjab Local Government Caucus.

(The motion was carried and the Punjab Local Government Caucus stood established.)

پنجاب بارڈر ایریاز ڈویلپمنٹ کاکس کے قیام کے لئے تحریک کا پیش کیا جانا

MR SPEAKER: Now, Malik Ahmad Saeed Khan, may move the motion for establishment of Punjab Border Areas Development Caucus (PBADC).

MALIK AHMAD SAEED KHAN: Mr Speaker! Before moving the motion let me apprise the House as the constitution of Pakistan obliged the state promotes social and economic wellbeing for all its citizens. The border areas of Punjab especially those that share boundaries with India and India occupied Jammu and Kashmir. Basics unique challenges including under develop infrastructure, inadequate health care and lack of education facilities. These remote areas comprising 11 districts and 28 constituencies have historical lack behind the region in terms of development and in order to ensure the development of these strategically important areas and to use the wisdom of the House to bring the concern of these regions into focus. It is important to establish a caucus dedicated to addressing these issues. This caucus will enhance the role of legislator in advocating for the development of border areas and ensure that the unique challenges faced by these regions are considered in all legislative and policy decisions. The Punjab Border Area Development Caucus (PBADC) will monitor the implementation of development projects to provide a platform for cross parties' collaboration and organized capacity building initiatives for lawmakers concerned with the border region development. Therefore, it is expedient to establish a Punjab Border Area Development Caucus (PBADC).

Mr Speaker! I move:

"That a Punjab Border Area Development Caucus (PBADC) be established at the Provincial Assembly of the Punjab consisting of all members of this Assembly, who represents border constituencies or have a special interest in the development of border regions. The honorable Speaker may nominate a select group from the caucus to formulate the rules of the said caucus. The Punjab Planning & Development Department as well as other relevant provincial departments and authorities shall extend possible support to the Punjab Border Area Development Caucus (PBADC)."

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That a Punjab Border Area Development Caucus (PBADC) be established at the Provincial Assembly of the Punjab consisting of all members of this Assembly, who represents border constituencies or have a special interest in the development of border regions. The honorable Speaker may nominate a select group from the caucus to formulate the rules of the said caucus. The Punjab Planning & Development Department as well as other relevant provincial departments and authorities shall extend possible support to the Punjab Border Area Development Caucus (PBADC)."

(The motion was carried and the Punjab Border Area Development Caucus (PBADC) stood established.)

EXTENSION IN LAYING OF REPORTS

MR SPEAKER: Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for extension of laying of the reports of committees.

MINISTER FOR FINANCE AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Mujtaba Shuja Ur Rehman): Mr Speaker! I move:

That extension up to 13th November 2024, be granted for laying of reports of committees in respect of the following Assembly business.

1) Reports of Special Committees No.1,2,3 and 4
2) Reports of Privilege Motions No.3,5,6,7,9,10,11,12,13,19 and 20/2024
3) Call Attention Notice No.48/2024 and 41/2024, moved by Mr Aftab Ahmad Khan MPA (PP-108)
4) Adjournment Motion No.56/2024, moved by Sardar Muhammad Ali Khan MPA (PP-02)
5) Adjournment Motion No.119/2024, moved by Mr. Amjad Ali Javed MPA (PP-121)

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

That extension up to 13th November 2024, be granted for laying of reports of committees in respect of the following Assembly business.

1) Reports of Special Committees No.1,2,3 and 4
2) Reports of Privilege Motions No.3,5,6,7,9,10,11,12,13,19 and 20/2024

3) Call Attention Notice No.48/2024 and 41/2024, moved by Mr Aftab Ahmad Khan MPA (PP-108)

4) Adjournment Motion No.56/2024, moved by Sardar Muhammad Ali Khan MPA (PP-02)

5) Adjournment Motion No.119/2024, moved by Mr. Amjad Ali Javed MPA (PP-121)

(The motion was carried and extension was granted.)

LAYING OF REPORTS

MR SPEAKER: Minister for Parliamentary Affairs may lay the Reports of Committees.

MINISTER FOR FINANCE AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Mujtaba Shuja Ur Rehman): Mr Speaker! I lay the reports of Special Committee No.1 in respect of the following:

1) Call Attention Notice No.39/2024, moved by Ms Rahila Khadim Hussain, MPA (W-304)

2) Privilege Motion No.04/2024, moved by Mr Shahid Javed, MPA (PP-115)

MR SPEAKER: The reports have been laid.

توجہ دلاؤ نوٹس

MR SPEAKER: Now we take up the Call Attention Notices.

جناب شوکت راجہ: جناب سپیکر! مجھے ایک منٹ بات کرنے کا موقع دے دیں۔

جناب سپیکر: راجہ شوکت بھٹی صاحب! مجھے تھوڑا سا وقت دیں۔ ابھی آپ تشریف رکھیں۔ سردار محمد اویس دریشک!

راجن پور: تھانہ کوٹ مٹھن پولیس کے تشدد سے رکشہ ڈرائیور کی ہلاکت

110: سردار محمد اویس دریشک: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھانہ کوٹ مٹھن ضلع راجن پور کی پولیس نے 17 سالہ رکشہ ڈرائیور دلشاد کو پُل قادرہ سے اُٹھایا اور تھانہ میں بند کر دیا۔ اس کے بھائی نے پولیس متعلقہ تھانہ سے اپنے بھائی کو گرفتار کرنے کی بابت معلومات حاصل کیں تو اسے بتایا گیا کہ اس کو ایک نامعلوم مقدمہ میں ملوث ہونے اور شک کی بنیاد پر اُٹھایا ہے اور صبح تفتیش کے بعد چھوڑ دیں گے۔ صبح مدعی مقدمہ اپنے بھائی کو ملنے کے لئے تھانے پہنچا تو گرفتار بھائی نے بتایا کہ پولیس نے اس پر بہت تشدد کیا ہے اور سر پر سوٹے مارے ہیں اور بتایا کہ رہائی کے بدلے اڑھائی لاکھ روپے کی demand کی ہے۔ وقوعہ ہٰذا 21۔ جولائی 2024 کو ہوا اور اگلے دن صبح 10 بجے مدعی مقدمہ کو اُس کے بھائی کے فوت ہونے کی اطلاع دی گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کا مقدمہ نمبر 24/702 تھانہ کوٹ مٹھن ضلع راجن پور میں مدثر سرگانہ سب انسپکٹر اور چند سپاہیوں کے خلاف درج ہوا اس مقدمہ پر پولیس انچارج ضلع راجن پور نے اب تک کیا کارروائی کی ہے مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر پارلیمانی امور!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اندریں بارہ رپورٹ متعلقہ DSP/SDPO حاصل کی گئی۔ بمطابق رپورٹ متذکرہ دلشاد بٹوانی جو مقدمہ نمبر 694/2024 مورخہ 21۔ جولائی 2024 بجرم 379 ppc تھانہ کوٹ مٹھن میں مطلوب تھا۔ CIA سٹاف سرکل صدر راجن پور نے گرفتار کر کے بند حوالات CIA سٹاف کیا۔ مورخہ 23/22۔ جولائی 2024 کی درمیانی شب متذکرہ دلشاد بٹوانی نے حوالات کی چھت کے گاڈر سے لٹک کر خُودکُشی کر لی جس کی نعش کو آئندہ بغرض پوسٹ مارٹم DHQ ہسپتال راجن پور منتقل کیا گیا۔ بعد پوسٹ ماٹم نعش میڈیکل بورڈ نے ظاہری طور پر نعش کا ملاحظہ کرنے پر درج ذیل تحریر کیا:۔

A 20 year male lying on autopsy table with eyes closed and mouth open, rigorous mortis semi present in postmortem staining present. Following things are noted: No putrefaction, polling of blood on dependent area of the body, no mark of violence all over the body.

متذکرہ دلشاد بٹوانی پر تشدد نہ ہوا ہے جو کہ میڈیکل رپورٹ سے عیاں ہے تاہم مورخہ 23۔جولائی 2024 کو مسمی اعجاز عادل مدعی مقدمہ کی تحریری درخواست پر مقدمہ نمبر 702/2024 بجرم 155/c Police Order 2002 302/34 ppc تھانہ کوٹ مٹھن درج ہوا۔ چونکہ متذکرہ کی موت پولیس حراست میں ہوئی اس لئے بمطابق قانون The torture in custodial death prevention and punishment Act 2022 کے تحت مثل مقدمہ FIA کو بھجوائی گئی ہے۔ اس وقت مثل مقدمہ FIA کے پاس ہے اور مقدمے کی تفتیش FIA میں کی جارہی ہے۔ معاملے کی انکوائری کرائی گئی ہے دوران انکوائری اڑھائی لاکھ روپے demand کے متعلق کوئی بھی ثبوت پیش نہ ہوا ہے لہٰذا یہ الزام دورانِ انکوائری درست ثابت نہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر! اس نوٹس کے جز (ب) کا یہ جواب بھیجا گیا ہے کہ مقدمہ مذکورہ بغرض تفتیش و آئندہ کارروائی FIA کو ارسال ہو چکا ہے تاہم دورانِ ڈیوٹی غفلت اور لاپرواہی کے مرتکب ملازمان کے خلاف محکمانہ کارروائی کرتے ہوئے سزائیں دی گئی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1. Mudassar Hassan Sargana SI: Reduction in pay by two stages.
2. Saqib Shahzad HC: Reduction in pay by two stages.
3. Ghulam Abbas, Ghorsawar Constable: Reduction in pay by one stage.
4. Nadir Manzoor, Driver Constable: Reduction in pay by one stage.
5. Muhammad Qasim, Constable: Dismissal from service.
6. Basit Ali, Constable: Dismissal from service.

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ سردار محمد اویس دریشک!

سردار محمد اویس دریشک: جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہ رہا تھا کہ میں اس سلسلے میں DPO صاحب سے ملا تھا. And DPO was very kind انہوں نے بہت receptive and responsive طریقے کے ساتھ میری بات سُنی اور انہوں نے مجھے ensure کیا کہ جو بھی ذمہ دار ہیں انہیں سزا ملے گی۔ میری صرف اتنی گزارش ہے کہ یہاں پر پولیس کا narrative ہے کہ اُس نے خودکشی کی اور مدعی کہہ رہا ہے کہ ہمیں مارا گیا۔ میری ادنیٰ سی گزارش ہے کہ ہمیں اس چیز کو ضرور دیکھنا چاہئے کہ custody کے اندر خودکشی کیسے ہو گئی؟

جناب سپیکر: It will have a forensic and postmortem report will tell the story. کہ اگر اُس کو تشدد سے مارا ہے تو postmortem report میں ہو گا اور اگر اُس نے suicide commit کی ہے تو postmortem report سے تو پوری بات کُھل جائے گی۔

سردار محمد اویس دریشک: جناب سپیکر! میری آپ سے صرف یہ submission ہے کہ اس قسم کی چیزیں اگر ہوتی ہیں تو اس کا سدباب ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! آپ درست کہہ رہے ہیں لیکن چونکہ یہ matter of forensics ہے It will rely upon the medico legal and if the medico legal says that he has been murdered in Police custody. تو وہ کیفر کردار تک پہنچیں گے اور اگر اُس نے خودکشی کی ہو گی تو پھر وہ بھی رپورٹ میں آجائے گا۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں نے postmortem report پڑھی ہے اُس میں last line میں لکھا ہوا ہے No mark of violence all over the body. تو اُس میں تو تشدد نہیں آیا اور میں نے over all جو پڑھا ہے اُس کی کاپی بھی معزز ممبر کے پاس ہے تو یہ اُس میں دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: Let the Police investigate.

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں معزز محرک کو یہ بتانا چاہوں گا کہ RPO and DPO صاحب خود اِدھر آئے ہوئے ہیں تو ملازمین کو سزا دی گئی ہے اور یہ کیس

Police Order, if torture and custodial death prevention and punishment Act 2022 کے تحت مزید تفتیش کے لئے FIA کے پاس چلا گیا ہے۔DPO صاحب کی طرف سے مجھے بتایا گیا ہے کہ اُس نے اپنا صافہ اپنے گلے میں ڈال کر اور گاڈر سے لٹک کر خودکشی کی تو اُس وقت ڈیوٹی پر جو دو لوگ تھے اُنہیں dismissal from service کیا گیا ہے اور باقیوں کو already سزا دی گئی ہے۔یہ کیس اس وقت FIA کے پاس ہے وہ اس کو further investigate کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: Let the report come sir.جی، حنبل ثناء کریمی صاحب!

قصور تھانہ سٹی چونیاں میں پولیس تشدد سے رضوان نامی شخص کی ہلاکت سے متعلق تفصیلات

111: جناب حنبل ثناء کریمی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نیوز چینلز مورخہ 5۔ستمبر 2024 کی خبر کے مطابق تھانہ سٹی چونیاں ضلع قصور میں پولیس نے مویشی چوری کے الزام میں رضوان نامی شخص کو تشدد کر کے ہلاک کر دیا؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ ذمہ داران پولیس اہلکاران کے خلاف درج کر لیا گیا ہے اگر ہاں تو اس کی تفتیش کی موجودہ صورتحال سے آگاہ کیا جائے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر پارلیمانی امور!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! بروئے رپورٹ ڈی ایس پی چونیاں سرکل قصور اس معاملے کی بابت عرض ہے کہ مورخہ 3-9-2024 کو مدعی محمد امین ولد سراجدین قوم رحمانی ساکن ہرچوکی کی تحریری درخواست متعلق مویشی چوری بر مقدمہ نمبر 1360/24 مورخہ 3-9-2024 بجرم 379 ت پ۔ تھانہ سٹی چونیاں بر خلاف ملزمان رضوان، سلیمان پسران محمد طفیل قوم رحمانی ساکنائے ہرچوکی تھانہ سٹی چونیاں مع تین کس نامعلوم درج رجسٹر ہو کر تفتیش بذریعہ محمد شفیق صابر ایس آئی تھانہ سٹی چونیاں عمل میں لائی جا رہی تھی جو تفتیشی آفیسر محمد شفیق، صابر ایس آئی تھانہ سٹی چونیاں نے ملزم نامزد ایف آئی آر مسمی رضوان

ولد محمد طفیل قوم رحمانی ساکن ہرچوکی کو مورخہ 5-9-2024 کو حسب ضابطہ گرفتار کر کے ہمراہ لا کر بند حوالات تھانہ کروایا جو بوقت قریب 2 بجے دن ملزم رضوان ولد محمد طفیل کی اچانک طبیعت خراب ہونے پر فوری طور پر ہسپتال ٹی ایچ کیو چونیاں زیر نگرانی ذیشان خان ٹی ایس آئی مع ملزمان بسواری سرکاری گاڑی بھجوایا گیا جو میڈیکل آفیسر ٹی ایچ کیو ہسپتال چونیاں نے ابتدائی طبی امداد دی اور کہا کہ مذکورہ ملزم کی شوگر بہت ہائی ہو چکی ہے اور مذکورہ ملزم کو جناح ہسپتال لاہور refer کر دیا گیا ہے جو مذکورہ ملزم محمد رضوان ولد محمد طفیل کو بحفاظت ذیشان خان ٹی ایس آئی محمد طفیل کانسٹیبل 511/C محمد حنیف کانسٹیبل 865/C جناح ہسپتال لاہور روانہ کیا گیا جو بوقت 6 بجے شام ذیشان خان ٹی ایس آئی نے بذریعہ ٹیلیفون بتایا کہ مسمی محمد رضوان ولد محمد طفیل قوم رحمانی ساکن ہرچوکی کو لے کر جناح ہسپتال لاہور گئے جو میڈیکل آفیسر جناح ہسپتال نے چیک کیا اور ڈیتھ سرٹیفکیٹ میں received dead لکھ کر دے دیا اور متوفی کی موت کی تصدیق کر دی۔ مسمی محمد رضوان ولد محمد طفیل کی موت کے متعلق کارروائی زیر دفعہ 174 ضابطہ فوجداری عمل میں لاتے ہوئے وجہ موت معلوم کرنے کے لئے نعش متوفی بغرض پوسٹمارٹم مورخہ 5-9-2024 بابا بلھے شاہ ہسپتال قصور بھجوائی جو متوفی کے حقیقی والد مسمی محمد طفیل ولد محمد سلمان قوم رحمانی ساکن ہرچوکی نے مورخہ 5-9-2024 کو بیان حلفی برا شتام دیا کہ میرے بیٹے کی موت طبعی واقع ہوئی ہے اور کسی نے کوئی تشدد وغیرہ نہ کیا ہے۔ میں کسی کے خلاف کوئی کارروائی نہ کروانا چاہتا ہوں جو نعش بعد از پوسٹمارٹم برائے کفن دفن حوالہ وارثان کی گئی ہے۔ بعد ازاں متوفی کا میڈیکل بورڈ نے پوسٹمارٹم کرنے کے بعد رپورٹ جاری کی جو ملاحظہ رپورٹ پوسٹمارٹم کیا گیا جس میں درج ذیل ریمارکس دیئے گے۔ Examination of Neck, no ligature mark found on neck and dissection hyoid bone found intact, other parts of neck are healthy. Description of injuries, no mark of violence found on body متوفی کی پوسٹمارٹم رپورٹ میں final opinion بعد از موصول ہونے پنجاب فرانزک سائنس اتھارٹی رپورٹ مجاز میڈیکل بورڈ مرتب کرے گا۔ ہسپتال کا ریکارڈ، بیان حلفی والد متوفی اور پوسٹمارٹم رپورٹ کی کاپیاں فائل میں موجود ہیں۔

جناب سپیکر: Humbal Sahib I think it is a self-explanatory report, let the detail of the forensic science lab come than اس کے بعد پھر دیکھ لیں گے۔

جناب حنبل ثناء کریمی: جناب سپیکر! میں نے جب یہ سوال جمع کرایا تھا اس وقت تک پوسٹمارٹم رپورٹ نہیں آئی ہوئی تھی۔

جناب سپیکر: جی، پوسٹمارٹم رپورٹ آگئی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے فرانزک سائنس اتھارٹی کو بھیجا ہوا ہے۔ اس کی رپورٹ آ لینے دیں۔ ہم اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کر دیتے ہیں۔ اگر آپ کی کوئی query رہے گی تو پھر اس کو دیکھ لیں گے۔

جناب حنبل ثناء کریمی: جناب سپیکر! اس کے لواحقین احتجاج کر رہے تھے تو محترم ڈی پی او اور ایس پی انویسٹی گیشن نے ان سے کچھ commitments کی تھیں۔ Kindly انہیں ensure کریں کہ وہ ایف آئی آر ختم کی جائے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ پولیس کو instruction دیں کہ ان کے لواحقین کو بلوائیں۔ ہم اس توجہ دلاؤ کو dispose of کر رہے ہیں۔ اگر کوئی query فرانزک سائنس اتھارٹی کی جانب سے آجائے گی تو پھر اس کو دیکھ لیں گے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس میں ان کے والد صاحب کا بیان حلفی لگا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: میں نے وہ دیکھ لیا ہے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ڈی پی او خود بھی یہاں پر موجود ہیں۔

جناب سپیکر: آپ ان کو instructions دے دیں۔ یہ توجہ دلاؤ نوٹس dispose of کیا جاتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد اجمل خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، اجمل خان صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد اجمل خان): جناب سپیکر! ہمارے ایم پی اے رانا عبدالمنان صاحب ہیں۔ ان کو آج پولیس نے مظفر گڑھ میں گرفتار کیا ہے۔ میری درخواست ہے کہ آپ ان کے production order جاری کریں کیونکہ اسمبلی کا اجلاس جاری ہے۔

جناب سپیکر: اجمل صاحب! ان کو کیوں گرفتار کیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد اجمل خان): ان پر انتظامیہ کے ساتھ جھگڑے کا ایک controversial case تھا۔

جناب سپیکر: ان کا AC کے ساتھ جھگڑا ہے۔ کیا ان کی bail reject ہو گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد اجمل خان): جناب سپیکر! یہی کیس ہے اور ان کی bail reject ہو گئی ہے۔ آپ Production Order جاری کریں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ میں اسے دیکھ لیتا ہوں۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب احمد اقبال چودھری صاحب! آپ اپنی تحریک استحقاق پڑھیں۔

پرنسپلز آف پالیسی کی سالانہ رپورٹ کا ایوان میں پیش نہ کیا جانا

جناب احمد اقبال چودھری: جناب سپیکر! میں ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ:

1. آئین کے آرٹیکل 29 کے سب آرٹیکل (3) جسے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 130 کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے کے تحت حکومت کے لئے یہ لازم قرار دیا گیا ہے کہ Principles of Policy کی سالانہ رپورٹ اسمبلی میں پیش کی جائے گی۔ آرٹیکل 29(3) کا متن یوں ہے:۔

"In respect of each year, the President in relation to affairs of the Federation and the Governor of each province in relation to the affairs of the province, shall cause to be prepared and told before

the National Assembly, or the case may be, the Provincial Assembly, a report on the observance and implementation of the principles of policy and provision shall be made in the rules of procedure of the National Assembly or as the case may be, the Provincial Assembly for discussion on such report."

2. اسی طرح آئین کے آرٹیکل 160 کے سب آرٹیکل (5) جسے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 128 کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے کے تحت حکومت کے لئے یہ لازم قرار دیا گیا ہے کہ National Finance Commission کی رپورٹ اسمبلی میں پیش کی جائے گی۔

3. اسی طرح قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 132 کے تحت کسی بھی قانون کے تابع رپورٹ پیش کرنا ضروری ہیں۔

"70 (a) the question shall relate to privilege granted by the Constitution, the law or the rules, made under any law.

آئین پاکستان اور پنجاب اسمبلی کے قواعد کی واضح provision کے باوجود Principles of policy کی سالانہ رپورٹ پیش نہیں کی گئی جو درج ذیل کی بابت ہوتی ہے:۔

Islamic way of life.

Protection of Local Government Institution.

Parochial and similar other prejudices.

Full Participation of woman in National life.

Protection of Family.

Protection of Minorities.

Promotion of Social justice and Eradication of Social evils.

مفاد عامہ کے معاملات کے بارے میں حکومت کی ذمہ داری سے ایوان کی آگاہی انہیں رپورٹس کے ذریعے منظر عام پر آسکتی ہیں۔ اسی لئے آئین پاکستان نے ان رپورٹس کو اسمبلی میں زیر بحث لانے کے لئے mandatory قرار دیا ہے۔ ان رپورٹس کو اسمبلی میں پیش نہ کر کے نا صرف میرا

بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہٰذا میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: احمد صاحب fairly speaking آپ نے بڑے اہم نقطے کی طرف یہ معاملہ اٹھایا ہے کیونکہ یہ principles of policy جو ہیں یہ جب ہماری constitute assembly اپنی parliamentary debates میں constitution frame کر رہی تھی تو principles of policy کا chapter انہوں نے fundamental rights کے طور پر adopt اس لئے نہیں کیا کہ گورنمنٹ اس کی رپورٹ through legislative and assembly business submit کرتی رہے گی اور courts کی Judicial Scrutiny میں نہیں جائے گا تو یہ تو This amounts to a constitutional collapse یہ کتنے سال سے رپورٹ submit نہیں ہوئی یہ آپ نے کوئی detail دیکھی ہے۔

جناب احمد اقبال چودھری: جناب سپیکر! یہ رپورٹس periodically آتی ہیں بعض دفعہ کئی کئی سال نہیں آتی اور پھر اکٹھی بہت ساری رپورٹس lay کر دی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: There is no reports since last eight years

جناب احمد اقبال چودھری: جناب سپیکر! جی اسی طرح ہے۔

جناب سپیکر: یہ تو constitutional collapse ہے۔

جناب احمد اقبال چودھری: جناب سپیکر! اسی طرح دیگر بھی بہت ساری رپورٹس ہیں جو ابھی تک ہاؤس میں lay نہیں ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب principles of policy کی رپورٹ میں تو وہ پھر جو حکومت کی اور اس پارلیمان کی آئین کے ساتھ ایک رشتہ داری ہے وہ تو پھر نکاح ٹوٹ رہا ہے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں اس کو دیکھ لیتا ہوں یہ تو میرے بھی بالکل knowledge میں نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میرے لئے خود alarming ہے مجھے تو پتا ہی نہیں اسمبلی سیکرٹریٹ اس کی تفصیل تیار کرے کہ کون کون سی رپورٹ اسمبلی میں پیش ہونی چاہئے اور نہیں ہوئی۔ یہ تفصیل Minister Parliamentary Affairs کو دیں اور National Finance Commission کا اور public policy کی رپورٹس کا matter ہم Privilege Committee کو بھیج رہے ہیں۔ اس کو میاں صاحب دیکھیں اور اس میں خود associate ہوں۔ جی، رانا صاحب پلیز!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! جو reports جہاں پر اسمبلی میں submit ہوتی ہیں the honorable ذالفقار علی شاہ صاحب نے شاید اس دن پوائنٹ آؤٹ کیا تھا at the initial stage of this assembly

جناب سپیکر: Shah Sahib you pointed this out, right?

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! تو ایشو یہ ہے کہ وہ رپورٹس آنی تو بعد کی بات ہے آج تک کبھی discuss بھی نہیں ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: I will ensure that sir اور یہ دیکھیں نا تو clear لکھا ہے 70. (a) The question shall relate to a privilege granted by the Constitution, the law or the rules made under any law. It's a matter of grave concern اس کو unattended چھوڑا ہی نہیں جا سکتا تھا جی یہ matter کمیٹی کے سپرد کریں اور اس کی رپورٹ جب بھی آپ کا next Session ہو ہاؤس میں پیش کی جائے خالد صاحب (ڈی جی پارلیمانی امور) یہ تو بڑی alarming بات ہے۔ پھر تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ اسمبلی یہ space خود چھوڑتی جا رہی ہے تو پھر کسی سے کیا شکوہ پھر elected representatives, why would people look towards them جو ان کا basic function ہے وہی پرفارم نہیں ہو رہا ہے۔ this is very strange. Principles of policy is basically government, that is governance it's a constitutional collapse, I اور principles of policy کی رپورٹ نہیں ہے تو reiterate تو یہ اس کی رپورٹ جب بھی next Session call ہوتا ہے may it be in next three days آپ دو دن میں یہ رپورٹ تیار کریں گے اور یہ Privilege Committee کو

جائے گی۔matter یہ Chairman Privilege Committee available in the House آپ کے پاس آ رہے ہیں آپ کی کمیٹیز اب فارم ہو گئی ہیں you should convene the committees. You don't need to sit for the approval of the Speaker آپ اپنی کمیٹیز convene کریں اور یہ جو provisions کے general constitutional failure ہیں ان کو تو دیکھیں ذرا اور ایم پی اے صاحبان کا public representative کی عزت و ناموس کی بہت بڑی تکریم ہے یہ آپ کے ذمہ ہے لیکن یہ تو پورے ہاؤس کی تکریم اڑانے والی بات ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! جی ان شاء اللہ

جناب سپیکر: I have to rush for Islamabad, I gave to beg pardon کچھ بزنس میں نے pend کیا تھا میاں صاحب Adjournment Motions ہم لے رہے ہیں and the pended businesses is related to the Adjournment Motions and the Adjournment Motions was related to Gymkhana Club so I am opening the debate for that جی، امجد علی جاوید صاحب!

جناب غضنفر عباس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: چھینہ صاحب تہاڈا ہسپتال والا مسئلہ لینا۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! اتنا تو آپ کو ضرور احساس ہونا چاہئے کہ but this law and order situation should be on top priority

جناب سپیکر: It's just for 15 minutes

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! 15 منٹ کی بات نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میری بات تو سنیں آپ ایک سیکنڈ بیٹھیں گے I have to take Adjournment Motion first before the discussion sir آپ تو اس کے حافظ ہیں اس معاملہ کو میں تو 15 منٹ میں ختم کر رہا ہوں۔ امجد صاحب جی پلیز۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! آج احمد صاحب نے آئین کے آرٹیکل کو فلاں رولز کے ساتھ ملا کے پڑھنے کی بات کر کے ڈاکٹر شیر افگن کی یاد کو تازہ کیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی Adjournment Motion تھی میں نے اس کے لئے rules suspend کئے وہ ہو گیا۔ do you want to speak on that Gymkhana. Amjad Sahib has the floor جو mover تھے اس Adjournment Motion کے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اپنی بات کا آغاز آپ کی نظر ایک شعر سے کرتا ہوں:

جنہیں پیاس تھی انہیں کم سے کم
جو نہ تھی پیاس تو خُم پے خُم
ساقیا، تیرے میکدے کا یہ نظام ہے کہ مذاق ہے

جناب سپیکر! یہ جو Adjournment Motion ہے یہ پاکستان کی 78/77 سالوں کی کہانی ہے۔ آج ہم تباہی کے جس دہانے پر کھڑے ہیں یہ اس کی ایک کلاسک مثال ہے کہ اس ملک کے ساتھ اشرافیہ نے کیا کیا ہے اور کیا کرتی چلی آ رہی ہے اور ابھی تک اپنا روّیہ بدلنے کے لئے تیار نہیں یہ آج پاکستان کے اس وجود پر سوال اٹھنا شروع ہو گئے ہیں۔ ایسی صورتحال میں بھی اس کو بمبوڑنے سے باز نہیں آ رہی ہے۔ یہ ایک جم خانہ نہیں ہے یہ پورے پاکستان اور پنجاب کے اندر پھیلے ہوئے جم خانہ کا ایک نظام ہے۔ جو اس proletariat class اور privilege class کلاس اور اشرافیہ جو اس ملک کے وسائل پر نا صرف قابض ہے بلکہ اس کے بڑے حصے سے مستفید ہو رہی ہے۔ آج پورے پنجاب کے اندر ایک ایسی صورتحال کھڑی ہے جس پر ایک Adjournment Motion میاں ثاقب خورشید صاحب بھی لائے ہیں۔ اس پر بات ہو رہی ہے کہ ایک ہماری اشرافیہ کلاس گورنمنٹ کو مشورہ دے رہی ہے کہ 78/77 سالوں سے جو لوگ چھوٹی چھوٹی دکانیں بنا کر سڑکوں کے کنارے بیٹھے ہیں اور سرکار کو آدھے آدھے مرلے کی دکان کا پانچ، سات ہزار روپیہ کرایہ دے رہے ہیں۔ آج وہی لوگ کہہ رہے ہیں کہ ان کی re auction کی جائے۔ وہ پورے پنجاب کے اندر لوگوں کے روزگار چھینے جا رہے ہیں اور وہاں یہ پریکٹس ہو رہی ہے کہ وہ لوگ جو سالوں سے بیٹھے ہیں ان کو نئے سرے سے نیلام کرنے جا رہے ہیں اور لوگ اپنی روزی سے پریشان ہو کر جلسے، جلوس کر رہے ہیں اور مختلف دروازے

کھٹکھٹا رہے ہیں۔ اس ایوان کے اندر بھی ہم یہ ایشو لے کر آئے ہیں کہ یہ لوگ جو اپنی روزی کما رہے ہیں اور سرکار کو اس کا ایک معقول کرایہ دے رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی جیب ذاتی گرہ سے انہوں نے وہ دکانیں تعمیر کی ہوئی ہیں، انہیں تو یہ کہا جا رہا ہے کہ آپ نیلام عام دوبارہ کریں کیونکہ آپ کا کرایہ کم ہے جبکہ دوسری طرف کھربوں روپے کی وہ جائیداد جو سرکار کی ملکیت ہے، ہر شہر کے اندر ہے جہاں پر جم خانے بنائے گئے ہیں اور مزید بنائے جا رہے ہیں۔ میں اس ہاؤس سے مطالبہ کرتا ہوں کہ اس کلاس کو اگر اپنی عیاشیاں درکار ہیں تو پھر وہ اپنے خرچ پر کریں۔ ہمارے خون اور پسینے سے نہ کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اس ہاؤس کے توسط سے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ پچھلے 78/77 سالوں سے جو کھربوں روپے ان کے ذمہ بنتا ہے اس کا "تاوان" ان سے وصول کیا جائے۔

جناب سپیکر: وزیر پارلیمانی امور صاحب! آپ سن رہے ہیں؟

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں سن رہا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ کہانی رانا آفتاب صاحب کے کان سے بھی گزرے گی۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں وی جواب دیاں گا۔

جناب سپیکر: جی، جی، اسیں تہاڈے کولوں جواب لیندے ای نئیں کیونکہ سانوں پتا اے تہاڈی اشرافیہ نال تعلق داری دا۔ اچھا گزارش یہ ہے کہ ایہہ "تاوان" پینا اے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ بڑی رقم بنے گی۔۔۔

جناب سپیکر: امجد صاحب یہ کہہ رہے ہیں۔۔۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! امجد صاحب اپنی بات کر لیں پھر میں اس کا جواب آپ کو پڑھ کر بتا دوں گا۔

جناب سپیکر: لیکن اس کے ساتھ آپ یہ بھی دیکھ لیں کہ آئین پاکستان اور اس ملک کے تمام قوانین کے تحت equity کا ایک concept ہے۔ اب equity کیا کہتی ہے constitution کہتا ہے کہ آپ public کے exchequer پر fair play سب کو دیں گے۔ جم خانہ سروسز دے رہا ہے تو ان کا

گیٹ پوری پبلک کے لئے اوپن ہو اور اگر وہ پوری پبلک کے لئے نہیں ہے بلکہ چند مخصوص افراد کے لئے ہے جو کہ اشرافیہ ہیں، امیر لوگ ہیں تو state land پر 5 ہزار روپے فی ایکڑ ان کو سالانہ ٹھیکے پر دینا جس کی اربوں روپے قیمت ہو تو پھر امجد صاحب جو آج saffron میں ہیں، وہ ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ "تاوان" دیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

منسٹر صاحب! آپ اس کو protect کرتے ہیں تو کر لیں پھر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں بالکل بھی یہاں پر protect کرنے نہیں آیا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ امجد صاحب کی "تاوان" والی بات سے متفق ہیں؟

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں متفق ہوں لیکن آپ اس کا جواب سنیں گے تو آپ کو پتا چلے گا کہ کیا کہانی ہے۔

جناب سپیکر: امجد صاحب! ایک دفعہ آپ تشریف رکھیں اور پہلے منسٹر صاحب کو جواب دینے دیں۔جی، فرمائیں!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ نے اس پر discussion کروانی ہے تو سب کو بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، میں کہتا ہوں کہ ان کی بات ہو جائے تا کہ کھل کر جواب آ جائے۔جی، منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! پتا چل جائے ناں کہ کیا وجہ ہے کہ اس کی 5 ہزار روپے لیز کیوں ہے اور اس کے پیچھے کہانی کیا ہے تو میں اس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے آیا ہوا تحریری جواب پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! انہوں نے کہا تھا کہ 417 روپے ماہانہ فی کنال لیز پر دیا ہوا ہے۔ اس کا پورا جواب اس طرح سے ہے کہ رقبہ تعدادی

117 ایکڑ 7 کنال صوبائی نزول لینڈ مبلغ 1600 روپے سالانہ پر 1913 میں 1921 تک لاہور جم خانہ کلب کو ٹھیکے پر دیا گیا۔

جناب سپیکر: امجد صاحب! اس کو آپ لکھ لیں اور میری طرف دیکھیں۔ منسٹر صاحب کو نہ گھوریں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں نے یہی کہا ہے ناں کہ اس کی ساری تفصیل آئی ہے۔ 1913 سے 1921 تک لاہور جم خانہ کلب کو 1600 روپے سالانہ کے حساب سے 117 ایکڑ 7 کنال ٹھیکے پر رقبہ دیا گیا۔ اس کرایہ داری لیز کی توسیع یکم اپریل 1921 تا یکم اپریل 1960 مزید 40 سال کے لئے مبلغ 1600 روپے سالانہ پر بھی ٹھیکے میں توسیع دی گئی جس کی کاپی لگی ہوئی ہے۔ (شیم شیم)

جناب سپیکر: یہ "تاوان" تو pre partition بھی جاتا ہے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جی۔

آوازیں: اشرافیہ پر لعنت۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پنجابی کی کہاوت ہے کہ "اناونڈے شیرینی مڑ مڑ اپنیاں نوں"۔ اے آپ ای اپنے آپ نوں ونڈی جاندے نیں۔

جناب سپیکر: امجد صاحب! آپ بیچ میں interrupt نہ کریں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس وقت sub-continent تھا اور اس وقت تو یہاں پر "گوراراج" تھا۔ اس کے بعد انہوں نے بتایا ہے کہ کالونیز ڈیپارٹمنٹ بورڈ آف ریونیو پنجاب نے بذریعہ چٹھی نمبری 5596/1960/ C-4841 بتاریخ 25۔ اگست 1960 کو مزید 40 سال کے لئے مبلغ 1600 روپے سالانہ پر 1960 تا 2000 تک بحق لاہور جم خانہ کلب کرایہ داری لیز میں توسیع کر دی گئی۔

جناب سپیکر: اناللہ و انا الیہ راجعون۔

آوازیں: جناب سپیکر! لعنت اشرافیہ پر لعنت۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! پاکستان بننے کے بعد بھی پھر اسی 1600 روپے لیز میں توسیع کر دی گئی۔ آخری توسیع اس کی 1996 میں ہمارے چیف منسٹر سردار عارف نکئی صاحب تھے جو کہ جم خانہ کلب کے ممبر بھی تھے۔ وہ جب وہاں گئے تو انہوں نے اگلے 50 سال کے لئے ان کو کہا کہ مبلغ 5 ہزار روپے سالانہ پر میں اگلے 50 سال کی لیز میں توسیع کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ہم یہی تو آپ سے کہہ رہے ہیں۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): اپریل 1996 کو اس وقت کے چیف منسٹر نے اگلے 50 سال کے لئے 5 ہزار روپے لیز میں توسیع کر دی۔ اس کے بعد ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جواب آیا ہے کہ حکومت پنجاب کی پنجاب میں جم خانہ کلب بنانے کا تعلق پنجاب کابینہ کی منظوری سے جم خانہ کلب کو زمین لیز پر دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ کابینہ کے فیصلے کی روشنی میں کالونیز ڈیپارٹمنٹ نے 10۔ مئی 2023 کو تمام اضلاع کو شرائط و ضوابط ارسال کر دیئے ہیں۔ اب یہ جو پورے پنجاب میں جم خانہ کلب بن رہے ہیں وہ 2023 میں کابینہ کے فیصلے کے مطابق بن رہے ہیں۔

جناب سپیکر: میں دو باتیں کہہ دوں۔ The story does not end here I have memberships of clubs جن کے آپ سب لوگ ممبر ہوں گے، میں بھی ہوں گا but my problem with this case is the worst type of exploitation with the state land under what circumstances any government has the right to give the state land without the market price on rent. Can it be given sir? It cannot be given. Now Gymkhana is a body statutory I don't know it's a body corporate it is registered under society registration act. I have got no interest in that under which regulation it is governed as a private members club but they

charge from their members upon their fees in million upon membership they take monthly expenses, bills but why on the cost اورof the public of Punjab sir. This a state land it's a Nazool land آپ ایک کلب کو 5 ہزار روپے سالانہ پر یعنی 1916 میں 1600 روپے تو اس وقت ایک معقول معلوم ہوتی ہے کہ کرایہ داری کے لئے لکھی جائے تو جب انگریز کلب بنا رہا تھا تو اس کو احساس تھا کہ state land لیتے ہوئے تو اس کے بعد یہ جو elite capture اور وہ پشت بان انگریز کے بعد جو آ کر بیٹھے، آئین بن گیا، قوانین بن گئے لیکن اتنی دیدہ دلیری اور اس طرح سے اگر لیز قائم رکھنا ہے تو market price پر rent دیں۔ we will have no objections.(نعرہ ہائے تحسین)

اور یہ کمیٹی دو ہفتے کے we are creating a Special Committee on this اندر اپنی رپورٹ بنا کر آپ کے ذریعے گورنمنٹ کو بھی بھیجے گی اور اس پر we are making the proceedings public not in camera, open public proceedings کے اندر یہ کارروائی ہو گی۔ یہ elite capture کی worst example ہے how can we think that a club, I can use میرا یا ممبران کا ذاتی طور پر اس کی ممبر شپ سے concern نہیں ہے these are the people in saffron color جو پانچ پانچ ہزار لوگوں کے کام کر کے اپنے ڈیروں میں خوش رہنے والے لوگ ہیں۔ none of our member is going to take that membership, I will ensure that, but یہ کرایہ دینا پڑے گا۔ اس کا تاوان کہہ رہے ہیں، make the TORs of that میں لکھ کر I will pass a standing order today, I will pass a standing order..

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ بات کریں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! I totally agree with your suggestion کہ this is a prime land اور اس کا ایک reasonable rent ہونا چاہئے۔ I don't disagree to مگر پنجاب میں ایسے clubs بھی ہیں in my own city جہاں پر انگریزوں کی

آخری نشانی DC president ہوتا ہے باقی چار ممبرز elected ہوتے ہیں اور سیکرٹری elected ہوتا ہے but he is just a dummy جیسے کہتے ہیں کہ ایک چپڑاسی گیا تے گھر کہنے لگا کہ میرا بستر بندھ دیو۔۔۔

جناب سپیکر: راناصاحب! کہاں پر؟

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! فیصل آباد میں۔۔۔

جناب سپیکر: Will see to it

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! وہ 9 million rupees کی ممبرشپ دیتے ہیں and there is the long queue، اور اس کا بھی کچھ کریں۔ سب سے interesting چیز ہے کہ یہ تو پانچ ہزار روپے دے رہے ہیں وہاں تو ان کے نام کی لیز ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ چناب کلب کی بات کر رہے ہیں؟

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! جی، میں چناب کلب کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے چناب کلب کو بھی دیکھ لیتے ہیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! It should be across the board.

جناب سپیکر: یہ elite capture غنڈہ گردی نہیں چل سکتی۔ Will see to it. (نعرہ ہائے تحسین)

I am killing the debate now Ahmad Sahib, I am referring , you know that I have the commitment which I have to honor and

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: سمیع اللہ خان صاحب! آپ مجھے تھوڑا ٹائم دیں۔ Minister for Parliamentary Affairs(Mr. Mujtaba Shuja ur Rahman) is the most relevant man today.

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! کسی نے پچاس سال کے لئے لیز نہیں دی اس میں جو بھی آفیسرز آتے ہیں وہ پانچ کے ساتھ زیرو لگا کر اس کو پچاس سال کر دیتے ہیں۔ ایک آدمی کی اپنی مدت

پچاس سال نہیں ہے تو وہ کیسے پچاس سال کی لیز دے سکتا ہے۔ اس میں سارا جھوٹ ہے، یہ کبھی 1880 کا قانون دیکھنے لگ پڑتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ آپ ایک سیکنڈ تشریف رکھیں۔ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن! Special Committee اور جو اس کا SRO ہے تو just میرا I concern I have got nothing to do with the business of Gymkhana neither I am interested to call them here میرا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے میرا تعلق آپ کے SMBR office سے ہے میں اس سے یہ پوچھ رہا ہوں کہ وہ یہ رپورٹ دے کہ how can a senior member Board of Revenue who is looking over the nazul land how he can commit the nazul land at the rate of rupees five thousand per annum.

چودھری جاوید احمد: جناب سپیکر! یہ پورے پنجاب کے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ اس بات کو رہنے دیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! All respected members to please be seated رانا شہباز احمد صاحب! آپ تشریف رکھیں گے۔ Minister has the floor please.

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! انہوں نے جو آخری پیراگراف بھیجا تھا وہ باقی پنجاب میں بھی جو جم خانے ہیں، انہوں نے interim setup میں کہا ہے کہ ہر ضلع میں جم خانہ بنائیں۔ اس کے rules and regulations بنے ہوئے ہیں وہ انہوں نے مجھے نہیں بھیجے مگر وہ بھی انہوں نے بنا دیئے ہیں یہ Cabinet decision ہے لیکن یہ جم خانہ 1913 کا ہے اس کے علاوہ لاہور میں ایک رائل پام کلب بھی ہے اس کی زمین بھی اونے پونے ریٹ پر دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ I will tell you a story

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جناب امجد علی جاوید! آپ ایک سیکنڈ تشریف رکھیں۔I will tell you a story میں نے وہ details Public Accounts Committee کی رپورٹ میں دیکھی ہیں جس میں ایک retired Lt. General, Minister for Railways، وہ میں نے ساری رپورٹس پڑھی ہیں and I am driving this authority from the parliamentary proceedings of the National Assembly. میرا concern اس کلب کے ساتھ یا جم خانہ سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ I am asking your government and your officials to please tell us how can that state land which came to their notice through Assembly proceedings since last so many weeks now and it is lying with for their answers اور وہ یہ بتا رہے ہیں کہ پانچ ہزار روپے میں دی اور ان کے پاس اختیار کوئی نہیں ہے۔imposition of the tawan is the word sir,

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ بالکل بجا کہہ رہے ہیں but it should be across the board باقی پنجاب میں بھی ہیں۔

جناب سپیکر: آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! جو لیز ہوئی ہے اس کا تو price کا معاملہ ہے جس کی لیز ہی نہیں ہے اس کا کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، we will see to it یہ ہم TORs میں ڈالیں گے۔ جی، جناب امجد علی جاوید! You should conclude it now.

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہی کہنے جارہا ہوں جو آپ نے فرمایا ہے کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم اس کو کینسل نہیں کرسکتے ہیں۔ وہ اس نظام کے براہمن ہیں جو اوپر بیٹھے ہیں اور جو نیچے شودر بیٹھے ہیں جو پہلے state کو پیسے دے رہے ہیں ان کو تو کہہ رہے ہیں کہ ان کی لیز کینسل کرو اور ان کے کرائے نامے کینسل کرو۔۔۔

جناب سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! میں سمجھ نہیں پایا کہ اس نظام میں براہمن کون ہیں اور شودر کون ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ہماری اشرافیہ اور ہماری political elite جو اس نظام پر قابض ہیں یہ اس نظام کے براہمن ہیں جو سارے نظام کو کنٹرول کرکے بیٹھے ہیں اور شودروں کی کلاس جو ہے۔۔۔

جناب سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! ایک سیکنڈ، Minister for Parliamentary Affair! آپ اس کمیٹی کے ممبر ہیں we are constituting a special committee which will look into this matter and this Parliamentary Committee made under these rules inquisitorial authority کے تحت یہ اپنی رپورٹ اس ہاؤس کو submit کرے گی اور اس میں دو TORs ہیں at the rate on which that land should have been given is the market rate of rent جو state determine کرتی ہے اور NO. 1 - how this process which is part کے ذریعے ہوتا ہے۔ open auction of the law was violated.

No-2 , how can the governments functionaries can sit over 70 سال سے یہ جانتے ہوئے کہ ایسا نہیں کیا جاسکتا دانستہ کیسے کرسکتے ہیں؟ (نعرہ ہائے تحسین)
اور جو باقی clubs ہیں ان کو بھی ساتھ دیکھیں گے۔

چودھری جاوید احمد: پورے پنجاب میں یہی حال ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ایک TOR میری طرف سے بھی شامل کریں۔۔۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ تو پانچ ہزار روپے دے رہے ہیں لیکن چناب کلب والوں کی تو لیز ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: چناب کلب کو بھی پارٹ بنائیں؟

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! جی، اس کو بھی پارٹ بنائیں۔

جناب سپیکر: یہ بھی دیکھتے ہیں، یہ بھی اس میں ڈال لیں گے یہ elite capture ختم ہو گا۔ یہ میں اپنے SRO میں لکھ دیتا ہوں۔

(اس مرحلے پر جناب چیئرمین جناب سمیع اللہ خان کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب امجد علی جاوید: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب چیئرمین! شکریہ۔

جناب شہباز احمد: جناب چیئرمین! اس کمیٹی میں اپوزیشن ممبران کو بھی شامل کریں۔

جناب چیئرمین: ایک منٹ میں آپ کو floor دیتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ چونکہ سپیکر صاحب کمیٹی بنانے کے آرڈر تو کر گئے ہیں لیکن ممبران کے نام بعد میں فائنل کرنے ہیں تو اپوزیشن بھی اپنے نام سیکرٹریٹ میں جمع کرا دیں، ابھی صرف کمیٹی کا فیصلہ ہوا ہے۔ اب ہم General discussion شروع کرتے ہیں۔ جی، order in the house جو معزز ممبران راہداریوں میں کھڑے ہیں اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں، جی، امجد علی جاوید صاحب!

جناب امجد علی جاوید: جناب چیئرمین! میں صرف آخری بات کرنا چاہتا ہوں کہ جو TORs بنائے ہیں میں اُس میں ایک submission کرنا چاہتا ہوں کہ پورے پنجاب کے اندر اس وقت ہاہاکار مچی ہوئی ہے لوگوں کے کرایہ داری کے معاہدے ختم کئے جا رہے ہیں جب تک ان سے پیسے وصول نہیں ہوتے تب تک ان کو کوئی حق حاصل نہیں ہے کہ وہ کسی کرایہ دار کو جو پانچ سات ہزار روپیہ مہینہ 50 فٹ کا دے رہا ہے اُن کے یہ معاہدے کینسل کریں اُن کی نیلامیاں کریں پہلے ان کا فیصلہ کریں پھر اُن سے پیسے مانگیں۔

سرکاری کارروائی

بحث

امن عامہ اور بڑھتی ہوئی قیمتوں پر عام بحث

جناب چیئرمین: وہ کمیٹی میں یقیناً مجھے لگتا ہے کہ آپ ہوں گے کیونکہ آپ اس کے محرک ہیں تو اُس میں آپ یہ فیصلہ لیں۔ ہم اب government business شروع کرتے ہیں۔

جناب احسن رضا خان: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: تمام معزز ممبران براہ کرم اپنی seats پر تشریف رکھیں۔ میں آپ تمام معزز ممبران کے points سنوں گا۔ اب وزیر پارلیمانی امور، آپ اس law and order کی صورتحال پر general discussion شروع کریں۔ اگر آپ کی detailed statement کی ضرورت ہو تو آخر میں آپ detailed statement کو sum up کریں گے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): I move for general discussion on law and order.

جناب چیئرمین: جی، thank you۔ جی، رانا آفتاب احمد خان!

جناب آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! I think its look like more of a fish market than assembly آپ ان کو بٹھائیں گے تو میں بات کروں گا I am not standing in a walima تمام معزز ممبران بیٹھ جائیں یا بات کر لیں۔

جناب چیئرمین: جی، جو معزز ممبران سامنے کھڑے ہیں یہ اپنی نشستوں پر بیٹھ جائیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! I think the House is not serious on government law and order discussion پر you can see the mood of the members

جناب چیئرمین: امجد علی جاوید صاحب! یہ کوئی طریق کار نہیں ہے کہ آپ راہداریوں میں کھڑے گپ شپ لگا رہے ہیں جس نے گپ شپ لگانی ہے وہ باہر لابی میں چلا جائے۔ تمام معزز ممبران اپنی

نشستوں پر تشریف رکھیں یہ اس ہاؤس میں کوئی طریق کار نہیں ہو رہا اور یہ اپوزیشن کے ممبران صاحبان راہداریوں میں مت کھڑے ہوں آپ معزز ممبران لابی میں چلے جائیں یا اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ رانا صاحب آپ بھی اپنے ممبران کو request کر دیں۔ معزز ممبران سے گزارش ہے کہ آپ اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں یا باہر لابی میں تشریف لے جائیں۔ جی رانا صاحب!

جناب آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! there is a saying کہ intelligence without ambition is just like a bird without wings یہاں پر جتنے لوگ بیٹھے ہیں they believe in ambition but they are more ambitious then ambition میری گزارش یہ ہے کہ this shows the temperament, whether it is this side or other side...

جناب چیئرمین: جو تین معزز ممبران راہداریوں میں کھڑے ہو کر 15 منٹ سے گپ شپ کر رہے ہیں یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! یہ جو ہماری law and order situation ہے I think this is worst in the history of Pakistan and Punjab کیونکہ ہماری priorities بڑی مختلف ہو گئی ہیں نہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس وقت ہم نے law and order maintain کرنا ہے because the administration and the police are not working according to the rules of law or according to the book. They are working according to the wishes of the people who are ruling it اس وقت سب سے اہم چیز دیکھیں what are the reasons rate of crime? ہے number one point is population exposure, population اتنی بڑھ رہی ہے اور آپ کو سمجھ نہیں آ رہی کہ ان کو control کیسے کرنا ہے۔ Population کے بڑھنے کے بعد، پھر unemployment ہے اور unemployment کی وجہ کیا ہے؟ because the lack of government policy یہاں آپ کی unemployment ہو رہی ہے، بے روزگاری بڑھ رہی ہے، اور بے روزگاری کے ساتھ ساتھ ملیں بند ہو رہی ہیں۔ آپ کا سارا

collapse system کر رہا ہے ۔اس کے بعد جو سب سے اہم چیز ہے، وہ that is the dispensation of justice جب آپ کے معاشرے میں آپ کو انصاف نہیں ملے گا تو یہ آپ کی قتل وغارت بڑھتی جائے گی۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ یہاں پر عدالت میں IG صاحب نے Chief Justice of Lahore High Court کے سامنے خود اعتراف کیا تھا کہ 3 لاکھ 62 ہزار مقدمات کا challan submit نہیں ہوا۔ آپ دیکھیں اگر اتنی بڑی ratio جن کا آپ challan submit نہیں کر سکتے ہیں، جو challan submit کرتے ہیں، ان میں یہ ہوتا ہے کہ اُنہوں نے اپنے بوگس witnesses دیئے ہوتے ہیں آگے عدالتیں بھی بے بس ہوتی ہیں and the conviction rate is such low, it's about four percent اُس پر جا کر وہ سارے بری ہو جاتے ہیں۔ جب مدعی دیکھتا ہے کہ میرا انصاف نہیں ہو رہا، then he puts up his gun تو وہ خود مارنا شروع کر دیتے ہیں کیوں کہ جب عدالتوں میں انصاف نہیں ملتا، تو آپ دیکھتے ہیں کہ یہ police encounter ہو رہے ہیں this is the normal word جو آج کل چل رہا ہے۔

جناب چیئرمین! آپ دیکھیں کہ چوری ڈکیتی راہزنی یہ rate of crime کتنا بڑھا ہے یہ آپ نے کبھی سوچا ہے۔ آپ کا صرف یہ کام رہ گیا ہے یہاں پر ہمارے فاضل ممبر بھی آئے ہوئے ہیں کیا آپ اس کو صرف political victimization کرنا چاہتے ہیں، آپ land grabbing کرنا چاہتے ہیں، آپ قبرستان میں جائیں وہاں سے گزریں گے آپ دیکھیں گے کہ بڑے بڑے ٹانڈے خان لوگ وہاں پڑے ہوئے ہیں کسی کو پتا بھی نہیں اُنہوں نے سوچا تھا کہ کبھی ہمارے بغیر یہ کچھ نہیں چل سکتا۔

جناب چیئرمین! آج یہاں پر آپ بیٹھے ہیں کل ہمارے یہ چودھری وڑائچ صاحب بیٹھ سکتے ہیں this is temporary phase of life مگر آپ اس politics کو ذاتیات پر نہ لے کر جائیں this is also one of the factor جب آپ اپنے ایس ایچ اوز لگواتے ہیں یا جب آپ interviews کرتے ہیں، آپ کس طرف چل رہے ہیں، آپ نے اس پولیس کو استعمال کرنا ہے۔ سرکاری officers یا تو سرکار کا ہوتا ہے یا اپنی ذات کا ہوتا ہے کل یہی پولیس والے میرے کہنے پر بھی کریں گے مگر I will never do that because سب سے اہم چیز کہ ہمارے میں we lack tolerance, patience نہیں ہے آج آپ نے ایک چھوٹا سا جم خانہ کا ایشو اُٹھا لیا

ہے بڑی اچھی بات ہے۔ اگر آپ جم خانہ کا کچھ کر لیں گے مجھے ضرور بتائیں آپ اُن کے پیچھے پڑ گئے ہیں ادھر law and order کا آپ کو فکر نہیں ہے کہ اس وقت آپ نکلیں گے آپ کو نہیں پتا کہ مال روڈ پر کیا ہو رہا ہے آپ کو کیا پتا ہے کہ جب ہم رات کو سوتے ہیں تو after daylight ہم گھر چلے جاتے ہیں we can't travel ایک ایک گاؤں میں آٹھ آٹھ ڈکیتیاں ہو رہی ہیں اور جب میں یہاں پر پولیس والے سنیں گے میں اُن پر تنقید کروں گا یہ کل کہیں گے رانا آفتاب کا کوئی کام نہ ہو، میرا کیا کام ہے ؟ I am very simple citizen I have seen all behind bars آپ بھی میرے ساتھ گرفتار ہوئے رہے ہیں آج الگ بات ہے آپ اُدھر بیٹھے ہوئے ہیں، آپ جب میرے ساتھ ہوتے تھے آپ کو ہمیشہ میں ایک چیز کہتا تھا کہ وقت بدلتا ہے۔

جناب چیئرمین ! آج میرا بڑا بوجھل سا دل تھا کہ میں نے شیخ امتیاز محمود کو کہا کہ آپ خاموشی سے چلے جائیں ورنہ یہ جانے کے بعد تمہارے اوپر تین مقدمات اور ہو جائیں گے۔ ہر وقت 9۔مئی کا یہاں فلسفہ آجاتا ہے اب آپ 9۔مئی کو چھوڑ دیں۔ اب تو یہ 9۔ستمبر ہے آج مجھے اس وقت بڑا افسوس ہوا کہ there is always a limit, the sky should not be the limit آپ اس پولیس کو استعمال کر رہے ہیں، district administration کو استعمال کر رہے ہیں، آپ اُنہیں کہہ رہے ہیں کہ اپوزیشن والوں کو کریں۔ آج آپ کا ایم پی اے گرفتار ہوا ہے، ہمیں زیادہ تکلیف ہوئی ہے مگر آپ across the board merit پر بات کریں۔ جب میں نے یہ issue اُٹھایا تھا کہ پاکستان میں جو societies بن رہی ہیں یہ ایک بہت بڑا لینڈ مافیا ہے اُس میں جو سرکاری کھالہ جات تھے وہ حکومت کی ملکیت تھی وہ تو آپ پیسے collect نہیں کر سکے آپ جم خانہ کلب کے پیچھے پڑ گئے ہیں۔ میں نے کہا چلیں، فیصل آباد میں بھی چناب کلب ہے اس کی تو لیز ہی نہیں ہے، اس کلب کے ممبر 90،90 لاکھ روپے دے کے ممبر شپ حاصل کر رہے ہیں that is just a restaurant آپ لاء اینڈ آرڈر کی بات کرتے ہیں، آپ ان کی کیا ٹریننگ کر رہے ہیں what measures have you adopted to stop corruption? کون سا پولیس آفیسر ہے جو چوری کی گاڑی پر سیر نہیں کرتا ہے، کون سا پولیس آفیسر ایسا ہے جو اپنی تنخواہ میں اپنے بچوں کو ایچیسن کالج میں پڑھا سکتا ہے، کون سا پولیس آفیسر ایسا ہے جو ان کلبوں کی payment کرتا ہے، کون سا پولیس آفیسر ہے ایسا ہے جو لاہور کے ڈی ایچ اے میں اپنا گھر نہیں بنا رہا ہے، کون سا پولیس

آفیسر ایسا ہے جس کا باہر کاروبار نہیں ہے یہاں پر تھوڑی گڑبڑ ہوتی ہے تو چلو جی کینیڈا کا ویزا اور وہاں پر جا کر permanent residency لے لی اور وہاں جا کر کافی شاپ کھول لیتے ہیں، وہاں پر یہ بہرے بنے ہوتے ہیں؟ انہوں نے ہماری حفاظت کرنی ہے جنہوں نے اپنی حفاظت کے لئے 20،20 گارڈز رکھے ہوتے ہیں جو کہ ان کے آگے پیچھے پھرتے ہیں اور یہ نفرت پھیلاتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ انگریز اپنی نشانی چھوڑ گئے ہیں۔ دیکھیں گورے کا جو نظام تھا اس نے آپ کو بہت کچھ دیا ہے he gave you the best irrigation system,he gave you the best education system انہوں نے آپ کو بیسٹ ریلوے سسٹم دیا اور آپ نے سب کو اکھاڑ دیا۔ آپ نے کہا گورا ایسے پھرتا اور ایسے بیٹھتا تھا، یہ امتحان میں آتے ہیں اور آپ نے ان کو مال روڈ پر اکیڈمی بنا کر دے دی ہے یہ آفیسر بنتے بعد میں ہیں لیکن چودھری پہلے بن جاتے ہیں، یہاں پر پہنچنے کے لئے آپ کو hardwork کرنا پڑتا ہے political struggle کرتے ہیں تو آپ کو ٹکٹ مل جاتی ہے، الیکشن لڑ کر جیت جاتے ہیں اور اپوزیشن میں بیٹھ جاتے ہیں، لوگوں کی آپ سے توقعات ہوتی ہیں۔ آپ پاکستان کے نظریے پر آئیں، میں نے پہلے بھی بات کی ہے کہ ہم نے پاکستان اس لئے opt کیا تھا کہ ہمارے بزرگ آئے تھے اور ان کا آدھا خاندان شہید اس لئے ہوا تھا کہ یہاں پر ہمارا کوئی مستقبل ہو گا لیکن یہاں پر نفرتوں کی جنگ ہو رہی ہے کیا، آپ کے ان رویوں سے بلوچستان، فرنٹیئر اور سندھ کے لوگ ہمارے پنجاب کے لوگوں سے پیار کرتے ہیں تو وہ بالکل بھی نہیں کرتے ہیں ہم بہت آتے جاتے رہتے ہیں لہٰذا آپ ان نفرتوں کو کم کریں، آپ دیکھیں کہ آپ کی لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے کیا priorities ہیں؟ آپ تو ٹریفک کا نظام نہیں ٹھیک کر سکتے، آپ نے جب کسی آفیسر کو ملنا ہو تو کیا حال ہوتا ہے، میں نے ایک آفیسر کو غلطی سے کال کر لی کیونکہ میں نے آج تک کبھی کسی کو بھی کال نہیں کی تھی because I know what they are going do it. اس کا PA مجھے آگے سے کہتا ہے کہ آپ کو صاحب کے ساتھ کام کیا ہے میں نے اسے کہا کہ میرے ابھی اتنے بُرے حالات نہیں ہوئے کہ میں تینوں اپنا کم دساں۔ آپ کو یہ سوچنا پڑے گا you are heading to a disaster کہ یہ وقت بدل جانا ہے، آپ نے بھی کافی تکلیفیں کاٹی ہوئی ہیں try to realize آپ اپنی priorities fix کریں، لاء اینڈ آرڈر کے لئے آپ لوگوں کو کون سا انصاف دے رہے ہیں؟ میں نے یہاں ہائی کورٹ میں بھی دیکھا ہے کہ آپ نے سیاسی بنیادوں پر اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل بنائے تھے جو ابھی تحصیل دار

کے پاس بھی پیش نہیں ہوئے ہیں۔ آپ کی postings ہو رہی ہیں آپ postings کا انفراسٹرکچر بڑھا رہے ہیں۔ لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے یہ عرض ہے کہ خدارا 9۔ مئی کی جان چھوڑ دیں enough is enough. اب آپ دیکھیں ایک ممبر بے چارہ شیخ امتیاز اس کو دیکھ کر دل بہت دکھی ہوا کہ اس کو ہتھکڑی لگا کر لایا گیا اس کے ساتھ اس کی بیوی کھڑی ہوئی تھی، قسم خدا کی میں اس کو ملنے نہیں جا سکا I have tears in my eyes کہ میں اس کو جا کر کیا دیکھوں، یہ ایک اسمبلی کا ممبر ہے اور اس کا کوئی قصور نہیں ہے؟ آپ صبح جائیں گے اور کہیں گے جی کہ اس کو فلاں کیس میں ڈال دو I have a humble background میری تو کوئی ملاقات بھی نہیں آنی ہے یہ امتیاز صاحب کی تو چلو ملاقات آ گئی ہے اگر ہم ایک political vision کے ساتھ کام کر رہے ہیں اور لاء اینڈ آرڈر کی بات کر رہے ہیں تو ایک saying میں آپ کو ضرور بتاؤں گا اس میں یہ ہے failures are the foundation upon which you build your fortresses of success ہم نے failures نہیں کئے ہیں کیونکہ you can never learn from my experience you have to learn from your own experience اس وقت جو حالات ہیں نا they are very very alarming either you will have to do something آپ یہ کہتے ہیں جی two third majority اس کو دے دیں then what بادشاہی تو میرے رب کی رہنی ہے، اللہ کی حکومت رہنی ہے، آپ نے بھی چلے جانا ہے آپ سے پہلے بھی یہاں پر بہت آئے ہیں میں نے بھی یہاں دیکھا ہے اور آپ نے بھی دیکھا ہے۔ میں بھی 1988 سے آ جا رہا ہوں مگر آپ کیا دیکھتے ہیں کہ law and order situation کا کوئی حال ہے؟ آپ اس police سے توقع کرتے ہیں کہ یہ investigation کرے گی۔ آپ ان سے توقع کرتے ہیں جو عیش و عشرت کی زندگیاں گزار رہے ہیں تو کیا یہ ہمیں انصاف دیں گے، ججز کی طرف میں نہیں جانا چاہتا لیکن جو ججز خود انصاف مانگ رہے ہوں وہ ہمیں کیا انصاف دیں گے؟ نیلسن منڈیلا نے کہا تھا کہ غربت کبھی بھی خیرات سے ختم نہیں ہوتی بلکہ انصاف کرنے سے ختم ہوتی ہے اور آپ ہمیں یہ انصاف دے رہے ہیں کہ ہمارے لوگ جیلوں میں مر رہے ہیں۔ آج محترمہ یاسمین راشد کدھر ہے؟ آج میں عمران خان کی بات کرتا ہوں، عمران خان کا آپ نے کتنا ٹرائل کر لیا ہے تو وہ ایک شیر دل آدمی ہے، بیٹھا ہوا ہے۔ کل ہم جلسے پر گئے ہیں، آپ نے ہمیں جلسہ کرنے نہیں دیا، جلسہ ہو جاتا تو کیا ہو جانا تھا

دو لاکھ یا پانچ لاکھ آدمی آجاتے I would not use that word we call them watchdogs وہ اس لئے رکھے ہوتے ہیں جس ویلے دو چودھریاں دی گل ہون لگے تے چوکیدار ایویں ہی فائر کر دیندا اے تا کہ کتھے صلح نہ ہو جاوے۔ آپ نے ہمیں جلسہ دیا ہم چلے گئے ہیں، کھائیوں سے ادھر سے ہو کر پہنچ گئے ہیں، وہاں پر لاکھوں لوگ تھے، کیا فرق پڑا؟ آپ لوگوں کے دلوں میں اپنے لئے نفرت ڈال رہے ہیں and this is going to result another big factor for the law and order آپ یہاں پر کہہ رہے ہیں کوئی بات ہی نہیں ہے، لوگ روٹی کو ترس رہے ہیں۔ اب شوگر ملز کا جو مافیا ہے میں جانتا ہوں کہ آپ نظریاتی آدمی ہیں، بے شک آپ جہاں پر بھی بیٹھے ہیں، آپ کو پتا ہے کہ آپ کے زمیندار is the backbone of the country, agriculture country ہے میں ایک زمیندار ہوں اور گندم میں I lost about 4.9 million rupees اب آگے رائس کی فصل آئے گی، میں پھر مر جاؤں گا۔ اگر کماد ہے تو ملز نے کہا کہ ہم نے ملز ہی نہیں چلانی ہیں where will they go آپ زمیندار کا سوچ ہی نہیں رہے ہیں، آپ کہہ رہے ہیں جی ہم نے یہ we are building the castles in the air آپ کو یہ سوچنا پڑے گا کہ یہ اس وقت فیئر ٹرائل ہے، کبھی آپ ملٹری ٹرائل کی بات کرتے ہیں، کبھی آپ کہتے ہیں جی ہم نے یہ anti terrorist court میں لے کر جانا ہے، کر لیں جو بھی کرنا ہے یہ تو میرے رب کو پتا ہے مجھے کیا پتا ہے کہ میں نے اسمبلی سے باہر جانا ہے یا نہیں جانا؟ مگر خدارا parliamentarians this is not becoming of good یہاں پر آپ دیکھیں کہ آج ممبرز کا کیا interest ہے، ادھر آئیں اس چپڑاسی کو ادھر بھیج دیں اس ASI کو ادھر کر دیں، آج یہ کر لیں so what ختم ہو جائے گا، میں ادھر بیٹھا ہوں کل کو چلے جاؤں گا، مگر آپ لوگ دیکھیں ہمارے ساتھ do you think you give آپ ایمانداری سے کہہ دیں کہ I'm a terrorist انہوں نے ہمارے نام PNIL میں ڈال دیئے ہیں، ہائی کورٹ گئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ آپ کو کونسی urgency ہے، پاسپورٹ لائیں ویزا لگا دیں گے۔ میں تو ان کی مرضی کے بغیر اللہ کے گھر نہیں جا سکتا۔ میرا یہ کہنا ہے کہ آپ اس کو ٹھنڈے دل سے سوچیں، یہ لوگ سب جو بیٹھے ہیں یہ سب ایک بڑے دکھی دل سے کہہ رہا ہوں کہ یہ جس وقت سے ہم گزر رہے ہیں law and order کی تو بات ہی نہیں ہے۔ یہ دیکھیں آپ لوگوں کا interest دیکھ لیں no interest لوگوں کا law intrest ادھر گیلری میں پتا نہیں وہ کوئی DSP بیٹھا ہو گا وہ لکھ لے گا آپ کو priorities fix کرنی

پڑیں گیyou have to develop one thing کہ لوگوں کو انصاف دینا ہے، آپ کے constitutionمیں rightsہیں آپ کے preambleمیں ہے ، آپ کے fundamental rightsمیں ہے آپ نے مجھےlife security بھی دینی ہے، یہاں آئے دن بندے مر رہے ہیں وہ کیوں مر رہے ہیں؟ آپ کا ٹریفک کا سسٹم تک ٹھیک نہیں ہو رہا ہے، کبھی آپ کوڑے کا سسٹم شروع کر دیتے ہیں، کبھی آپ دودھ کا سسٹم شروع کر دیتے ہیں تو آپ کے لئے بہت ایک challenging moment ہے آپ نے دیکھا ہے کہ اگر 8۔فروری کو الیکشن ہوا ہے تو آدھے لوگوں کو آپ نے disqualify کیا ہے جو یہاں پر نہیں آسکے۔جو آگئے ہیں ان کوrecountمیں disqualify کر دیا ہےdo you think this thing is going to end somewhere نہیں، مگر آپ جو نفرت پھیلا رہے ہیں تو یہ میری بات آپ آن ریکارڈ لکھ لیں، یہ جتنے یہاں پر بیٹھے ہیں ان کو کہیں ووٹ مانگنے جانے کی ضرورت نہیں پڑے گی کیونکہ کم از کم مجھے یہ پتا ہے کہ لوگ ہمارے ساتھ ہیں اور آپ کو نفرت سے دیکھ رہے ہیں۔ عمران خان کی بیگم بشریٰ بی بی کا کیا قصور ہے اس کا قصور صرف اتنا ہے کہ وہ عمران خان کی بیوی ہے؟ عمران خان کا قصور یہ ہے کہ اس نے ہمیں ایک خوف کے بُت سے نکالا ہے کل جب ہم گرے ہیں، یہاں سردار شہاب الدین صاحب بیٹھے ہیں، وہ بھی گرے ہیں اور میں بھی گرا ہوںwe are old people now but we can fall مگر میں نے جو کل جذبہ دیکھا ہے اس جذبے میں، میں نے یہ ضرور نوٹ کیا ہے کہ لوگوں میں نفرت بڑھ رہی ہے لہٰذا ان نفرتوں کو کم کریں۔ لاء اینڈ آرڈر کو کنٹرول کرنا اب آپ کے بس کی بات نہیں رہی کیونکہ آپ ان کو for your personal vendetta استعمال کر رہے ہیں آپ ان کو جتنی دیر تک اپنے ذاتی مقاصد کے لئے استعمال کریں گے آپ کبھی بھی لاء اینڈ آرڈر کو کنٹرول نہیں کر سکیں گے آخر میں، میں صرف اتنا ہی کہوں گا کہ خدارا ہوش کے ناخن لیں اور بہتری کی طرف جائیں۔ آپ اس طرح نظام کو نہیں چلا سکیں گے۔یہ کام اس طرح نہیں چلے گا، نہیں چلے گا، نہیں چلے گا۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔اب محترمہ شازیہ عابد اپنی بات کریں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! میں آپ کی شکر گزار ہوں کہ آج آپ نے مجھے لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال پر بات کرنے کے لئے ٹائم دیا۔ میں آج کچے کے مسئلے پر focus کرنا چاہتی

ہوں 22۔اگست دن کو دریائے چوکی ماشکا کینٹ II ضلع رحیم یار خان سے پولیس کے نوجوان ہفتہ وار چھٹی پر جارہے تھے وہاں ان کی پولیس وین خراب ہوگئی۔پولیس کے یہ نوجوان ہفتہ وار چھٹی کی خوشی میں بہت خوش تھے اور ویڈیوز بنارہے تھے مگر انہیں پتا نہیں تھا کہ ان کے ساتھ کیا ہونے جارہا ہے۔ میں یہاں بہت افسوس سے کہوں گی کہ پورا دن پولیس وین خراب رہی، پورا دن اس طرح کے خطرناک ایریا میں وہ پولیس نوجوان پھنسے رہے مگر انہیں rescue کرنے کے لئے کوئی بھی نہیں پہنچا۔ میں یہ بات بھی بہت افسوس سے کہوں گی کہ اس طرح کے علاقے میں، کچے کے علاقے میں جب آپ پولیس کے نوجوانوں کو بھیجتے ہیں تو کیا انہیں ایسی گاڑیاں دی جانی چاہئیں جو چلنے کے قابل ہی نہ ہوں؟ کیا انہیں نئی گاڑیاں نہیں دی جانی چاہئیں تھیں؟ اور ان 22/20 نوجوانوں کے پاس صرف چار گنز تھیں اور شاید وہ بھی چلنے کے قابل نہیں تھیں۔ میں یہاں اس معزز ایوان کے توسط سے جناب آئی جی صاحب سے بھی سوال کرنا چاہتی ہوں کہ اس عرصے کے دوران آپ کو جو اربوں روپے کا فنڈ دیا گیا ہے اس کی مکمل تفصیلات ایوان کے سامنے رکھیں کہ وہ اربوں روپے کا فنڈ کہاں گیا؟ وہ فنڈ کہاں خرچ کیا جارہا ہے؟ چونکہ وہاں پولیس کے نوجوانوں کے پاس تو گاڑیاں ہی نہیں ہیں۔ دریائی پٹی کے ساتھ جو پولیس کیمپس بنے ہوئے ہیں وہ in fact کیمپ ہیں وہاں تمبو لگا کر بیٹھے ہیں ان کے پاس نہ چارپائی ہے نہ کسی طرح کے اور وسائل ہیں۔ وہاں نوجوانوں کو بٹھا دیا جاتا ہے جس کی قسمت وہ بچ کر آگیا اور باقی اللہ کے حوالے۔

جناب چیئرمین! میرے علاقے، میرے سرائیکی وسیب میں یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے۔ میں آپ کو تفصیل بتاتی ہوں کہ وہاں ان 22/20 دنوں کے دوران اسی ایریا میں یکم اگست پولیس چوکی بھونگ عقبی ضلع رحیم یار خان پر ڈاکوؤں نے حملہ کر کے چوکی پر موجود تینوں پولیس کے نوجوانوں کو قتل کر دیا۔ 7۔ اگست سومیانی کی چوکی لنڈا موڑ پر ڈاکوؤں نے حملہ کر کے دو کانسٹیبل قتل کر دیئے اور ایک کانسٹیبل شدید زخمی کر دیا۔ اب 22۔ اگست کو ماشکا میں گھات لگا کر 12 پولیس جوانوں کو قتل کر دیا گیا اور 8 زخمی کر دیئے گئے اور ایک کو یرغمال بنا لیا گیا جس کو پولیس نے اپنا بہت بڑا کارنامہ بتایا کہ ہم نے وہ یرغمالی چھڑوالیا مگر اس کے بارے میں بھی رپورٹس ہیں کہ اس یرغمالی کے بدلے ایک خطرناک ڈاکو چھوڑا گیا۔

جناب چیئرمین! اس سارے عرصے کے دوران جہاں یہ سارے حادثات ہو رہے ہیں ان کے بارے میں ہمارے آئی جی صاحب فرماتے ہیں کہ ہم بدلہ لیں گے۔ آپ کس کا بدلہ لیں گے؟ کیا کسی اور قبیلے نے آکر آپ پر حملہ کر دیا تھا؟ یا کسی اور ملک نے آکر ہمارے اوپر حملہ کیا تھا؟ کیا آپ ان ماؤں کو بدلہ دے سکتے ہیں جن کے نوجوان جن کی ویڈیوز موجود ہیں جن کے آخری الفاظ ہیں کہ میری ماں کو بتا دو کہ میں ٹھیک ہوں مگر وہ ٹھیک نہیں تھا اور اسی لمحے اس نے جام شہادت نوش کیا۔ ہمارے وسائل کہاں جا رہے ہیں؟ میرے پاس ثبوت موجود ہیں کہ کچھ پولیس آفیشلز وہاں زمینوں کے مالکان سے زبردستی زمینیں اپنے قبضے میں لے کر کاشت کر رہے ہیں۔ کیا ہمیں ان کا احتساب نہیں کرنا چاہئے؟ کیا آئی جی صاحب اور وزراء صاحبان کو ذمہ داری قبول نہیں کرنی چاہئے تھی کہ ایک ہی جگہ بار بار اتنے بڑے حادث کیوں ہو رہے ہیں؟ کون ان کا پرسان حال ہے؟ کون ان کا وارث ہے؟

جناب چیئرمین! اگر ہم دوسرے پہلو سے اس علاقے کے اتنے بڑے سانحہ کا جائزہ لیں تو کیا وجہ ہے کہ میر اڈی جی خان، میر اجام پور، میر اراجن پور اور میر ارحیم یار خان اس طرح کے گینگز کے زیر اثر ہے یا اس طرح کے گینگز کے قبضے میں ہے اور وہاں no go areas ہیں۔ اگر میں اپنے ضلع راجن پور جو پنجاب کا پسماندہ ترین واحد ضلع ہے اس کا جائزہ لوں تو وہاں یونیورسٹی نہیں ہے، وہاں سوئی گیس نہیں ہے، وہاں پینے کا صاف پانی نہیں ہے، بنیادی انسانی ضروریات کی سہولیات بھی ناکافی ہیں۔ سات لاکھ آبادی پر مشتمل تحصیل روجھان جسے چھوٹو گینگ کے حوالے سے پورا پاکستان جانتا ہے اس کی کل 16 یونین کونسلز میں سے 9 یونین کونسلز میں بوائز ایلیمنٹری سکولز نہیں ہیں۔

جناب شہباز احمد: یہ بجٹ تقریر نہیں ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جی، یہ وہاں کے مسائل ہیں اور آپ اسے مذاق سمجھ رہے ہیں لیکن یہ وہاں کے بہت serious issues ہیں۔ 13 یونین کونسلز میں گرلز ایلیمنٹری سکولز نہیں ہیں، تحصیل روجھان پنجاب کی واحد تحصیل ہے جہاں گرلز کالج نہیں ہے، بوائز کالج میں سٹاف نہیں ہے، THQ ہسپتال میں زچگی کے لئے لیڈی ڈاکٹر نہیں ہے، انفراسٹرکچر اور ہیلتھ کی سہولیات نہیں ہیں۔ ہر سال سیلاب کی تباہ کاریاں الگ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہاں اس طرح کے گینگز پل رہے ہیں، وہاں

اس طرح کی صورتحال ہے کہ آئے روز ہمارے پولیس کے جوانوں کے ساتھ ساتھ وہاں پر موجود لوگ بھی انتہائی خطرے میں ہیں۔ وہاں کی سول آبادی سے بھی لوگوں کو اغوا برائے تاوان کے نام پر اٹھالیا جاتا ہے اور وہاں لوگوں کے گھروں میں تاوان کے لئے پرچیاں ڈالی جاتی ہیں۔ ہمارے ضلع راجن پور کی لاء اینڈ آرڈر کی یہ صورتحال ہے۔ مجھے بہت افسوس ہے کہ اس حادثے کے بعد جب میڈم وزیر اعلیٰ صاحبہ وہاں تشریف لے گئیں آئی جی صاحب بھی گئے مگر ہم انتظار میں تھے کہ شاید ان نوجوانوں کے لئے کوئی امدادی پیکیج کا اعلان کیا جائے گا مگر اس طرح کے کسی پیکیج کا اعلان نہیں کیا گیا صرف آنیاں جانیاں اور فوٹو سیشن کر کے سب لوگ واپس آ گئے۔

جناب چیئرمین: .No cross talk please جی محترمہ!

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! میں جناب کے توسط سے ایوان میں چند تجاویز پیش کرنا چاہوں گی کہ کچے کے اس issue پر کوئی solid اقدامات کئے جائیں تاکہ وہاں کا یہ مسئلہ حل ہو۔ جب صدر پاکستان جناب آصف علی زرداری نے صدارت کا منصب سنبھالا تو ان کے فوراً بعد انہوں نے سندھ میں دو مرتبہ کچے کے issue پر high level میٹنگز کیں۔ میں یہ امید کرتی ہوں کہ جناب وزیر اعظم صاحب اور میڈم وزیر اعلیٰ صاحبہ اس طرح کی فوری میٹنگز لیں گی اور کچے کے علاقے کے مسائل کو address کیا جائے گا۔ وہاں کے جو بھی issues ہیں انہیں حل کیا جائے گا۔ ماچھکہ کے شہید و زخمی اہلکاروں کے لئے حکومت پنجاب بھاری نقد رقوم کا اعلان کرے، آئی جی پنجاب کو In House طلب کیا جائے تاکہ وہ اس گھمبیر صورتحال پر brief کریں اور ان اربوں روپے کا آڈٹ بھی کرایا جائے جو آئی جی صاحب کو ملے ہیں لیکن وہاں تک نہیں پہنچے۔ کچے میں آپریشن سے پہلے پولیس فنڈز کی آڈٹ رپورٹ پیش کی جائے۔ آپریشن میں عام عوام کی عزت اور جان و مال کا تحفظ، چادر چاردیواری کا احترام یقینی بنایا جائے اور جو جرائم پیشہ عناصر اس دلدل سے باہر نکلنا چاہتے ہیں قانون کے مطابق ان کو راستہ دیا جائے۔ پولیس کو جدید اسلحہ اور حفاظتی equipment سے لیس کیا جائے پولیس کی High Command خود حساس چوکیوں پر راتیں گزارے اور آپریشن کو front سے lead کریں۔ operation duties ناتجربہ کار نوجوانوں کی بجائے سینئر اور تجربہ کار جوانوں سے کرائی جائیں۔ دریائے سندھ پر جام پور، کوٹلہ مغلاں اور روجھان کے مقامات پر پختہ پُلیں تعمیر

کی جائیں۔انڈس روڈ پر پولیس پٹرولنگ شروع کی جائے۔ضلع راجن پور اور ضلع رحیم یار خان کے کچے کے علاقے اور ضلع ڈیرہ غازی خان کے security sensitive areasمیں انفراسٹرکچر، سکولز، ہسپتال بنائے جائیں اور وہاں پر لوگوں کو روزگار کے مواقع مہیا کئے جائیں۔ان اضلاع کو اضافی funds دیئے جائیں اور سب سے بڑھ کر سرائیکی صوبے کا قیام آج وقت کی اہم ضرورت ہے۔میرا خیال ہے کہ سرائیکی علاقے کے لوگ اپنی حفاظت تخت لاہور سے زیادہ بہتر کر لیں گے۔Thank you so much.

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔اب شیخ امتیاز صاحب بات کریں گے۔

جناب امتیاز محمود: بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO سب سے پہلے میں سپیکر صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔وہ اس وقت موجود نہیں ہیں لیکن میں ان کا بے حد مشکور ہوں کہ انہوں نے ایک روایت کو برقرار رکھا اور میرے Production Order جاری کئے جس سے اس ایوان کی طاقت بڑھی ہے اور جمہوریت مضبوط ہوئی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: وہ معزز ممبران جو کہ debate میں حصہ لے رہے ہیں میں ان سے کہوں گا کہ آج Law and Order اور Price Hike پر بھی عام بحث ہے لہٰذا جو دوست چاہیں وہ مہنگائی پر بھی بات کر سکتے ہیں۔جی، شیخ صاحب!

جناب امتیاز محمود: جناب چیئرمین! میں جیل میں دیکھ کر آیا ہوں کہ سب سے زیادہ ڈکیتیاں بجلی کے bills بڑھنے کی وجہ سے ہوئی ہیں تو میں اس کا ضرور ذکر کروں گا۔میں اپنے قائد حزب اختلاف، ڈپٹی اپوزیشن لیڈر، پارلیمانی لیڈر اور اپنے colleagues کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔یہ قید کوئی مشکل وقت نہیں ہے، یہ دہشت گردی کے پرچے ہمارے لئے کچھ نہیں ہیں لیکن جب ایک جیتے جاگتے انسان کو غائب کر دیا جاتا ہے تو اس کی فیملی پر جو گزرتی ہے وہ ناقابل بیان ہے۔میرے ساتھیوں نے اس مشکل وقت میں میری فیملی کو جو support دی ہے میں اس پر ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔میں legally ابھی بھی جیل میں ہی ہوں کیونکہ اب بھی باہر پولیس کھڑی ہے جو مجھے یہاں ہتھکڑیوں میں لے کر آئی ہے۔میں پاکستان تحریک انصاف کے workers کے نام ایک message دینا چاہوں گا کہ:

تندی بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اُونچا اُڑانے کے لئے

جناب چیئرمین! پچھلے ڈیڑھ سال سے پاکستان تحریک انصاف نے جس فسطائیت کا مقابلہ کیا ہے، جس طرح انہوں نے جیلیں کاٹیں، جس طرح انہوں نے ریمانڈ اور پتا نہیں کیا کیا برداشت کیا ہے تو وہ ان کی رگوں میں دوڑتا ہوا ایک ایسا خون بن گیا ہے کہ جس کے بارے میں شاعر نے کہا ہے کہ:

رگوں میں دوڑتے پھرنے کے ہم نہیں قائل
جب آنکھ ہی سے نہ ٹپکا تو پھر لہو کیا ہے

جناب چیئرمین! اس سے پہلے کہ میں اپنی تقریر کا باقاعدہ آغاز کروں میں ایک امانت وزیر پارلیمانی امور کے سپرد کرنی چاہتا ہوں۔ جب قیدیوں کو معلوم ہوا کہ میرے Production Order آئے ہیں تو وہ ایک امید کی کرن سمجھ کر میرے پاس آئے۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ آپ نے وزیر اعلیٰ صاحبہ کو ہمارا ایک پیغام پہنچانا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر پارلیمانی امور سے کہوں گا کہ وہ ایک پیغام ضرور لکھ لیں کیونکہ یہ پیغام امانت ہے اور میں یہ امانت آپ کے سپرد کر رہا ہوں۔ قیدیوں نے کہا ہے کہ 17۔مارچ 2024 کو وزیر اعلیٰ صاحبہ ادھر آئی تھیں اور انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ دیت ادا نہ کرنے کی وجہ سے جو غریب لوگ ابھی تک قید ہیں ان سب کا ہرجانہ میں نے ادا کر دیا ہے۔ میں جیل میں کم از کم آٹھ ایسے قیدیوں سے مل کر آیا ہوں کہ جن کا ابھی تک ہرجانہ ادا نہیں کیا گیا اور وہ غریب قیدی تین تین سال سے اپنی سزا بُھگتنے کے باوجود دیت کی ادائیگی نہ ہونے کی وجہ سے ابھی تک جیلوں میں قید ہیں۔ میں وزیر پارلیمانی امور سے درخواست کروں گا کہ وہ یہ پیغام وزیر اعلیٰ صاحبہ کو ضرور پہنچا دیں۔

جناب چیئرمین! 22۔اگست کو صبح دس بجے مجھے گرفتار کیا گیا۔ میرا جرم یہ تھا کہ میں اپنی پارٹی کے جلسے میں شرکت کرنے کے لئے اسلام آباد جا رہا تھا۔ راستے میں مجھے پتا چلتا ہے کہ ہمارا جلسہ منسوخ ہو گیا ہے۔ میرے کچھ کارکنوں کو گرفتار کیا جا رہا تھا اور 60 کے قریب کارکن گرفتار ہو چکے تھے۔ میں ان کو صرف یہ بتانے کے لئے گاڑی سے نیچے اُترا کہ بھائی ہمارا جلسہ منسوخ ہو گیا

ہے اور ہم گھروں کو واپس جا رہے ہیں۔اس جرم کی سزا کے طور پر میرے خلاف دہشت گردی کے دو پرچے درج ہو چکے ہیں۔اس سے پہلے بھی میرے اُوپر دہشت گردی کے 14 پرچے درج ہو چکے ہیں۔میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں نے کبھی زندگی میں کسی کو پتھر نہیں مارا، پتھر مارنا تو دُور کی بات ہے میں نے تو کسی کو کبھی گالی بھی نہیں دی۔

جناب چیئرمین! امن و امان کی صورتحال کیوں خراب ہے؟ میں نے پچھلے 20 دنوں میں جو کچھ دیکھا ہے وہ آپ کے سامنے بیان کروں گا۔میرا سب workers کے لئے ایک پیغام ہے کہ میں پندرہ یا اٹھارہ پرچے درج ہونے کے بعد بھی عمران خان کے ساتھ کھڑا تھا، کھڑا ہوں اور کھڑا رہوں گا۔اب میں اپنے دُکھ اور تکلیف کو ایک side پر رکھ کر system کی بات کروں گا کیونکہ اتفاق سے آج Law and Order پر بات ہو رہی ہے۔یہ ایک coincident ہے اور میں اس کا بھرپور فائدہ اُٹھاتے ہوئے بات کرنا چاہوں گا کہ ہمارے معاشرے میں جرم کیوں بڑھ رہا ہے؟ یہ حقیقت ہے کہ اس کی ایک بڑی وجہ مہنگائی ہے۔ایک آدمی کی تنخواہ 30 ہزار روپے ہے اور اسے 37 ہزار روپے کا بل آ جاتا ہے تو پھر وہ ڈکیتی ہی کرے گا۔میں نے جیل کے اندر پانچ ایسے ڈاکو دیکھے ہیں۔میں نے ان سے پوچھا کہ آپ ڈکیتی کیوں کرتے ہو؟ انہوں نے جواباً کہا کہ کیا کریں جب 30 ہزار روپے تنخواہ ہے اور 37 ہزار روپے بل آ گیا تو پھر ڈاکہ نہ ماریں تو اور کیا کریں؟ بہرحال یہ ان کی ایک logic ہے۔لوگوں کو باقاعدہ طور پر مجرم بنایا جا رہا ہے۔جب آپ کسی آدمی کو غلط گرفتار کریں گے اور اسے مجرموں کے ساتھ قید کر دیں گے تو ظاہر ہے کہ وہ ان سے کچھ سیکھ کر ہی باہر آئے گا۔سب سے بڑی خامی ایف۔آئی۔آر میں ہوتی ہے۔میں بھی ایف۔آئی۔آر پڑھتا ہوں تو اس میں تین، پانچ یا ایک نامعلوم افراد لکھ دیا جاتا ہے۔جب آپ نے صرف یہ لکھ دیا کہ نامعلوم افراد تو جناب چیئرمین! آپ اور مجھ سمیت پورا پنجاب اس ایف۔آئی۔آر میں آ گیا کیونکہ وہ جس کو چاہیں پکڑ کر نامزد کر دیں۔میری اس ایوان سے درخواست ہو گی کہ آپ اس ایف۔آئی۔آر کے system کو بہتر بنائیں اور یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔جب آپ نامعلوم افراد لکھتے ہیں تو اس کی height or weight لکھ دیں، اس کی average عمر لکھ دیں، اس کی داڑھی یا مونچھیں لکھ دیں۔کچھ نہ کچھ لکھ دیں کیونکہ پنجاب کی 12 کروڑ عوام ایک نامعلوم فرد میں آ جاتی ہے اگر آپ عمر لکھیں گے تو شاید اُس میں پنجاب کی آدھی عوام آ جائے گی، اگر آپ اُس کا حُلیہ لکھیں گے تو شاید

اُس سے بھی کم ہو جائے لیکن صرف نامعلوم لکھ دیا جاتا ہے جس میں آپ کو بھی گرفتار کیا جا سکتا ہے اور مجھے بھی گرفتار کیا جا سکتا ہے۔

جناب چیئرمین! ملزم سے تتمہ بیان لکھایا جاتا ہے۔ اب پوری دنیا computerized ہو چکی ہے لیکن میں نے وہاں پر دیکھا کہ ہر ملزم کو ایک تتمہ بیان کے ذریعے نامزد کر کے ملزم بنایا گیا اور تتمہ بیان ہے کیا؟ تتمہ بیان یہ ہے کہ دو سال پہلے کی FIR ہے۔ مجھے گرفتار کیا اُدھر بیٹھا ہوا ایک ASI پرانی تاریخوں میں تتمہ بیان لکھ رہا تھا۔ جس دن تتمہ بیان لکھا جائے کیا اُسی دن رجسٹر نہیں ہونا چاہئے؟ کیا ہمارے پاس کمپیوٹر نہیں ہیں؟ کیا ہمارے پاس عدالتیں نہیں ہیں؟ یہ کیوں ہوتا ہے کہ پولیس آفیسر دو سال پہلے کے مقدمہ کا تتمہ بیان خود لکھ کر اُس میں لوگوں کو نامزد کر دیتا ہے؟ اس کا سب سے بہترین حل ہے کہ جب بھی تتمہ بیان لکھا جائے تو اُس تتمہ بیان کو رجسٹر کیا جائے اگر وہ تتمہ بیان رجسٹر نہیں ہوتا تو اُس کو بالکل نہ مانا جائے۔ اگر آپ آج بھی سارے کے سارے تتمہ بیان اکٹھے کر لیں اور اُن کی handwriting کا forensic کرا لیں اور شاید وہ پولیس افسر اُس وقت موجود بھی نہیں ہو گا، شاید وہ پولیس افسر اُس وقت وہاں سے ٹرانسفر ہو گیا ہو گا جس وقت تتمہ بیان لکھا گیا ہو گا۔ handwriting کسی کی ہو گی، نام کسی اور کا ہو گا اگر آپ تتمہ بیان کا forensic کرا لیں تو آپ کے آدھے تھانے خالی ہو جائیں گے۔ جس بندے کا نام تتمہ بیان میں ڈالا جاتا ہے تو وہ پیسے لے کر پولیس کے پیچھے بھاگتا ہے کہ یہ لو پیسے اور میرا نام نکال دو، یہ لو پیسے اور میرے اوپر recovery نہ ڈالو۔

جناب چیئرمین! اب میں ریمانڈ پر بات کرتا ہوں۔ جب میں حوالات میں بند تھا اور کسی ملزم کو ہتھ کڑیاں لگا کر کچہری لے جاتے تھے جب وہ واپس حوالات میں آتا تھا تو میں پوچھتا تھا کہ تمہارا کیا بنا؟ تو وہ مجھے کہتا تھا کہ مجھے کیا پتا کہ میرا کیا بنا ہے۔ ملزم کا دو دن، تین دن یا دس دن کا remand ہو کے آیا ہے اور ملزم کو پتا ہی نہیں ہے کہ میرے ساتھ ہوا کیا ہے؟ میں آپ کی اطلاع کے لئے یہ بھی عرض کر دوں کہ آپ کے ان تھانوں میں تیس تیس دن سے بغیر گرفتاری کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اور اُن سے گرفتاری ڈالنے کے بھی پیسے مانگے جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین! ایک عمل شناخت پریڈ کا بھی ہے۔ اس ایوان کو ان سب چیزوں پر کام کرنے کی بہت ضرورت ہے۔ لوگ تیس تیس دن سے بیٹھے ہوئے ہیں کیونکہ اُن کی شناخت پریڈ نہیں ہوتی کیونکہ شناخت پریڈ والا مجرم بھی ہو سکتا ہے اور کوئی بے گناہ بھی ہو سکتا ہے لیکن اُس کے اُن تیس دنوں کا کون ذمہ دار ہے کیونکہ اُن تیس دنوں میں اُس کی کسی کے ساتھ ملاقات بھی نہیں ہو سکتی۔ شناخت پریڈ کیسے ہوتی ہے؟ سب سے پہلے آپ کی گرفتاری ہوتی ہے جس میں آپ کی تصویر اُتاری جاتی ہے جب آپ کی تصویر اُتار لی گئی تو پھر آپ کی شناخت پریڈ کیسی؟ اُس کو جیل میں بھیج دیا، مدعی کو تصویر دکھادی کہ یہ بندہ ہو گا اندر جا کر اس کو نامزد کر دینا ہے یہ سب میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ کئی بے گناہ لوگوں کو بھی ایسی شناخت پریڈ میں نامزد کیا جاتا ہے اور کئی لوگوں نے اُٹھ کر کہا ہے میرا اور تمہارا حساب یوم حساب میں ہو گا اور ہم یہاں پر کیا کر رہے ہیں؟ دنیا ایک نئے trend and software کی طرف جا رہی ہے لیکن ہم اُسی پرانے سسٹم میں پھنسے ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں آپ کو ایک واقعہ بتادوں کہ ایک بچہ one way کی خلاف ورزی کر رہا ہے بحریہ ٹاؤن میں ایک نئی سڑک بنی ہے وہاں پر نہیں لکھا ہوا کہ موٹر سائیکل نہیں جاسکتے وہ بچہ اُس سڑک پر چلا جاتا ہے تو one way کی خلاف ورزی پر اُس بچے کا CRO بنا دیا جاتا ہے اور اُس کو کہا جاتا ہے کہ 20 ہزار روپیہ دو تب تمہیں چھوڑیں گے۔ اُس بچے کی ماں جیل کے باہر رو رہی تھی کہ یہ بچہ one wheeling نہیں کرتا بلکہ یہ میرا بیٹا گھر کا خرچہ چلانے کے لئے InDrive and Uber پر bike چلا کر مجھے 8 سو روپے روزانہ کما کر دیتا ہے تو میں تب کھانا پکاتی ہوں اور آپ نے اس کو دو دن سے اندر رکھا ہوا ہے۔ میں نے کسی بندے سے کہہ کر اُس بچے کی رہائی 20 ہزار روپے کی بجائے 10 ہزار روپے میں کروادی تو یہ ہماری پنجاب پولیس کے حالات ہیں۔

جناب چیئرمین! جس طرح ہمیں ایجوکیشن کی ضرورت ہے، جس طرح ہمیں ہیلتھ کی ضرورت ہے اسی طرح اگر آپ نے انصاف کے نظام کو مضبوط کرنا ہے تو غریب آدمی کے لئے legal aid system بنانا پڑے گا۔ جب کسی بچے، ملزم یا مجرم کو کسی عدالت میں لے جایا جاتا ہے تو وہاں ایک طرف سرکاری وکیل کھڑا ہوتا ہے تو دوسری طرف legal aid کے لئے دوسرا وکیل بھی کھڑا ہونا چاہئے۔ اگر سرکاری وکیل کسی ملزم کے لئے 10 دن کا remand مانگتا ہے تو

حکومت کو اُس کے قانونی حقوق کا تحفظ بھی کرنا چاہئے تو اگر کسی غریب کے پاس وکیل کرنے کے لئے فیس نہیں ہے تو اُس کو legal aid system کے تحت facilitate کرنا چاہئے۔ یہاں پر جتنی بھی عدالتیں ہیں وہاں پر ہماری حکومت 3/3, 2/2 وکیل hire کر لے جو عدالتوں میں ہر وقت ایسے غریب ملزموں کے لئے موجود ہوں جن کے پاس وکیل نہیں ہے تو وہ انہیں کم از کم اُن کے legal rights تو بتا سکتا ہے۔ ایسا تو نہیں ہو گا کہ ملزمان کی حاضری لگی اور انہیں عدالت سے باہر بھیج دیا جاتا ہے اور اُنہیں تھانے پہنچنے تک بھی نہیں پتا ہوتا کہ اُن کے ساتھ کیا ہوا ہے۔ وہ شناخت پریڈ پر چلے گئے ہیں، اُن کا ریمانڈ ہو گیا ہے یا وہ بری ہو گئے ہیں تو اگر آپ نے اس پنجاب کی law and order کی صورتحال کو بہتر بنانا ہے تو یہ legal aid system متعارف کرانا بہت ضروری ہے۔ بجلی کے بل اور مہنگائی ڈکیتیوں کی سب سے بڑی وجہ ہے اس کے ساتھ ساتھ تین چیزیں اور بھی بہت اہم ہیں۔ ایک یہ ہے کہ آپ جس شخص کو ملزم ٹھہراتے ہیں اُس کے بھی حقوق ہوتے ہیں، میں نے امریکہ، کینیڈا کا چارٹر پڑھا وہاں پر کسی بھی شخص کو جب گرفتار کیا جاتا ہے تو ہتھ کڑی لگانے سے پہلے اُس کو بتایا جاتا ہے کہ اُس کو کس جُرم میں چارج کیا جا رہا ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ اُس کو بتایا جاتا ہے کہ You have right to remain silent. You have right to access your lawyer. یہ ساری چیزیں اُس کو بتائی جاتی ہیں تا کہ عدالت میں جا کر کوئی بھی چیز اُس کے خلاف استعمال نہ کی جا سکے۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے کہوں گا کہ حوالات میں ملزموں کے حقوق آویزاں ہونے چاہییں اور قیدیوں کے بھی اپنے حقوق ہیں اُن کے حقوق کی لسٹ بھی آویزاں ہونی چاہئے۔

جناب چیئرمین! دنیا کہاں کی کہاں پہنچ گئی ہے لیکن آپ کی جیلیں بہت زیادہ overloaded ہیں جہاں پر improvement کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ دنیا کہتی ہے کہ اگر کوئی شخص پہلا چھوٹا موٹا جُرم کرے تو اُس کو community center میں بھیج دیں دو، تین یا چار مہینے کے لئے اُس کی community service پر لگا دیں۔ اگر وہ پھر کوئی ہلکا پھلکا جُرم کرتا ہے تو اُس کو house arrest کر دیں اُس کو ایک tag لگا دیا جاتا ہے کہ اگر وہ اپنے گھر سے باہر جائے تو وہ tag signal دے دیتا ہے اور اگر وہ کچھ ایسا کرتا ہے تو اُس پر جیل توڑنے کی دفعات لگ جاتی ہیں۔ ہم جیلوں میں اتنا زیادہ خرچہ کر رہے ہیں تو ہمیں ایسے لوگوں کو جیلوں میں بھیجنا چاہئے جو

واقعی جُرم کی دنیا میں ہیں۔ اگر کوئی شخص پہلی دفعہ یا کسی مجبوری کے تحت کوئی جُرم کرتا ہے تو اُنہیں community center or house arrest کرنا چاہئے اور جیلوں میں ایسے مجرموں کو بھیجنا چاہئے جنہیں واقعی جیلوں میں رکھنے کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین! یہاں پر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بہت ہلکی تقریر کرنی ہے لیکن میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ میرے خلاف ایک اور تتمہ بیان لکھا جا چکا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میں نے پہلے دو دہشتگردی کے پرچے دیکھے ہیں تو ایک اور تتمہ بیان لکھا جا رہا ہے۔ اس لئے تتمہ بیان بہت ضروری ہے کہ یہ آپ کے جرم کو آدھے سے زیادہ eliminate کر دے گا۔ بہت شکریہ۔ پاکستان زندہ باد۔

جناب چیئرمین: شیخ صاحب! چونکہ Production Order پر آئے تھے اس لئے میں نے انہیں interrupt نہیں کیا کہ ان کی پوری بات اس ہاؤس کو سننی چاہئے تھی۔ اب ان کے آنے کے بعد والے جو مقررین ہیں ان سے گزارش ہے کہ پانچ منٹ کا وقت مقرر ہے۔ ہمارے پاس فہرست بہت لمبی ہے۔ میں چاہتا ہوں اور میری کوشش ہے کہ جن معزز ممبران نے نام دیا ہے وہ سب بات کریں۔ ممبران اسی صورت بات کر سکیں گے کہ اگر تمام ممبران اپنی بات کو پانچ منٹ تک محدود رکھیں گے تو سارے دوست بات کر لیں گے۔ جی، جناب فیلبس کرسٹوفر!

جناب فیلبس کرسٹوفر: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں سب سے پہلے لاء اینڈ آرڈر پر چھوٹی سی تجویز دینا چاہوں گا کہ یہ جو معمولی نوعیت کے مقدمات ہوتے ہیں ان کا CRO نہیں ہونا چاہئے۔ یہ ایک ہی مہربانی کریں کہ جو سینکڑوں FIRs کورونا کی وجہ سے ہوئیں ان میں بے شمار سٹوڈنٹ اور بچے شامل ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ کورونا چلا گیا ہے تو ان مقدمات کو داخل دفتر فرمایا جائے اور ان تمام سٹوڈنٹس اور بچے ہیں جو شریف شہری ہیں جن پر معمولی نوعیت کے مقدمات ہیں ان کا CRO سے data delete کیا جائے۔

جناب چیئرمین! میں آپ سے درخواست کروں گا کہ پوری دنیا جانتی ہے پاکستان میں 75ویں سالانہ زیارت گاہ مقدسہ مریم شیخوپورہ تحصیل صفدر آباد میں ہوتی ہے اور ہر سال ہی پوری دنیا سے لوگ یہاں آتے ہیں کیونکہ یہ مسیحیوں کا سب سے بڑا مسیحی اجتماع ہوتا ہے۔ یہاں پوری دنیا سے لوگ شرکت کے لئے آتے ہیں۔ ہر سال وہاں پر تمام روڈ سب کچھ مکمل کیا جاتا ہے کیونکہ بے شمار لوگوں کا آنا جانا ہوتا

ہے۔ہمارے لئے خوشی کی بات ہے کہ اس جگہ پر وزیر اعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف خود تشریف لے کر گئیں اور وہاں کے زائرین کے لئے انہوں نے دیکھا کہ یہاں پر شیڈ کی ضرورت ہے تو انہوں نے بھاری فنڈ دے کر اس شیڈ کو تعمیر کرایا۔اس سال وہاں آنے والے تمام زائرین،وہاں کی انتظامیہ کیتھولک کلیسیا دل سے ان کے شکر گزار تھے۔

جناب چیئرمین !میں ایک بات اور بھی کرنا چاہوں گا کہ 7۔ستمبر کو میں بھی زیارت مقدسہ مریم پر حاضری کے لئے گیا تو میں نے پہلی بار یہ دیکھا کہ خانقاہ ڈوگراں سے لے کر مریم آباد تک سڑک اچھی خاصی ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھی۔یہاں پہلی مرتبہ ایسا ہوا کہ اقلیتی منسٹر اور ڈی سی شیخوپورہ میٹنگز کر کے فوٹو سیشن میں مصروف رہے اور اپنی تصاویر کو انہوں نے اول درجہ دیا اور لوگوں کی سہولت کے لئے جہاں کے لاکھوں زائرین نے آنا تھا اس روڈ کو نہ بنایا گیا، جس کی وجہ سے کئی حادثے ہوئے اور جب میں وہاں گیا کیونکہ میں اقلیتی ایم پی اے چاہے حکومتی تھا تو مجھے بڑی شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا کہ جب میرے آرچ بشپ،فادر صاحبان اور سسٹر صاحبان نے بار بار مجھے یہ کہا کہ اس بات کو آپ وزیر اعلیٰ صاحبہ تک پہنچائیں کہ یہ پہلی بار ہوا ہے کہ سالانہ زیارت مقدسہ مریم کے موقع پر روڈز نہیں بنائی گئیں۔

جناب چیئرمین !میں یہاں کسی قسم کی کوئی سیاسی point scoring نہیں کر رہا۔ اس بات میں اگر رتی بھر بھی جھوٹ ہو، آپ ضلعی حکومت کا ماضی کا ریکارڈ چیک کر سکتے ہیں تو میں اسی بات میں استعفیٰ دینے کے لئے حاضر ہوں کیونکہ ہم اپنی قوم کی بات کرنے کے لئے یہاں موجود ہیں اپنی مسیحی قوم کی نمائندگی کرنے کے لئے یہاں موجود ہیں۔ بشپ صاحبان، فادر صاحبان اور سسٹر صاحبان بار بار یہ کہہ رہے تھے کہ فیلیبس صاحب یہ دیکھیں روڈ کا کیا حال ہے ؟ آپ ہم سے وعدہ کریں کہ آپ اس بات کو وزیر اعلیٰ صاحبہ تک پہنچائیں گے تو میں اپنے موجودہ منسٹر رمیش سنگھ اروڑا صاحب سے درخواست کروں گا کہ جو مریم آباد میں ہو گیا خدا کے لئے گردوارا بابا گرونانک صاحب اور کرتار پور میں جب پروگرام ہو تو وہاں اس طرح کے انتظامات نہ کئے جائیں جس سے ہمیں شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے۔میری آپ سے درخواست ہے آپ اس معاملے کو کمیٹی میں بھیج دیں تو میں آپ کا بڑا شکر گزار ہوں گا۔بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد سرفراز ڈوگر!

جناب محمد سرفراز ڈوگر: جناب چیئرمین! یہ میرا حلقہ ہے۔ وہاں کی سڑک کے لئے میں نے اسمبلی میں تین دفعہ قرارداد دی اور میں پہلے تین دفعہ یہاں بات کر چکا ہوں۔ میں نے پورے پنجاب میں اتنی گندی روڈ نہیں دیکھی جس کا معزز ممبر ذکر کر رہے ہیں۔ میں on the floor of the House تین دفعہ کہہ چکا ہوں۔ منسٹر صاحب نے میرے ساتھ بڑی دفعہ وعدے وعید کئے ہیں لیکن آج تک وہاں کچھ نہیں ہوا۔ اب اس کا ایک ٹینڈر لگا ہے۔ شیخوپورہ سے لے کر کارپٹ روڈ بنی ہوئی ہے اور پنڈی بھٹیاں سے لے کر ورکشاپ سٹاپ تک کارپٹ روڈ بنی ہوئی ہے اور جو پانچ کلومیٹر کی روڈ ہے وہاں پر اسے ایک انچ کی layer جسے ٹوکری سڑک کہتے ہیں اسے انہوں نے پاس کر دیا ہے۔

جناب چیئرمین: ڈوگر صاحب! کیا اس سلسلے میں آپ نے کوئی تحریک التوائے کار جمع کرائی ہے۔

جناب محمد سرفراز ڈوگر: جناب چیئرمین! میں پہلے دو تین دفعہ دے چکا ہوں۔ میں نے ابھی تو نہیں دی۔

جناب چیئرمین: فیلبس صاحب! آپ تحریک التوائے کار دیں جس میں اس روڈ کی نشاندہی کریں اور وہاں کے معزز ایم پی اے جناب سرفراز ڈوگر کو بھی ساتھ لے لیں اور مشترکہ طور پر ایک تحریک التوائے کار دیں تاکہ اس پر باضابطہ اجلاس میں بات ہو سکے۔ اس کے بعد وہ کسی کمیٹی میں جائے یا منسٹر صاحب یہاں اس حوالے سے assurance دیں گے۔ بہت شکریہ۔

یہ روایت بنتی جا رہی ہے کہ عام بحث میں جو ممبر تقریر کر لیتا ہے وہ باہر کا رخ کرتا ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ دوسرے آپ کی بات سنیں تو آپ کو بھی اپنی تقریر کے بعد یہاں بیٹھنا چاہئے۔ جی، حسن ملک صاحب!

جناب حسن ملک: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ جناب سپیکر! فارسی کے بہت عظیم مصنف، مفکر، فلاسفر، صوفی شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ ان کی بڑی مشہور کتابیں ہیں لیکن ان میں سے دو گلستان اور بوستان ہیں۔ یہ دو کتابیں پہلے وقتوں میں بادشاہ اپنے بچوں کو امور سلطنت سنبھالنے سے پہلے پڑھایا کرتے تھے۔ آئیچیسن کالج میں بھی انگریزوں کے دور میں اس کی تعلیم دی جاتی تھی تاکہ بہتر طریقے سے لاء اینڈ آرڈر کو سمجھا جا سکے اور ان کے ذریعے آنے والی نسل بہتر پرورش پا سکے جس نے آگے آ کر حکمرانی کرنی ہے۔ میں آپ کو اس میں سے چھوٹی

سی حکایت سنانا چاہتا ہوں کہ نوشیروان عادل بادشاہ کے متعلق شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا کہ وہ ایک دن شکار کے لئے جاتے ہیں اور ان کے ساتھ وزراء اور فوج بھی ہوتی ہے۔ وہ ایک ہرن شکار کرتے ہیں اور جب اس کو پکانے لگتے ہیں تو باورچی بتاتا ہے کہ ان کے پاس نمک نہیں ہے۔ اس وقت ایک وزیر مشورہ دیتا ہے کہ ساتھ والے گاؤں میں ہم چند سپاہی بھیجتے ہیں وہ وہاں سے نمک لے آتے ہیں لیکن بادشاہ ایسا کرنے سے روک دیتا ہے۔ وہ بدمزہ کھانا کھاتے ہیں اور بعد میں وہی وزیر بادشاہ سے پوچھتا ہے کہ اس میں آپ کی کیا حکمت اور دانائی تھی کہ آپ نے نمک لانے سے روک دیا اور ہم نے بدمزہ کھانا کھایا۔ بادشاہ اس کے جواب میں کہتا ہے کہ اگر آج میں اپنے سپاہی چاہے پیسے دے کر ہی نمک لینے بھیجتا تو میری فوج کے باقی سپاہی میرے اس حکم پر پورا گاؤں اجاڑ دیتے میرے اس آرڈر پر اور آج میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ کی جو پولیس فورس ہے وہ ہماری حفاظت کے لئے ہے وہ اس لئے ہے کہ law and order maintain کرے اور وہ عام پبلک کو تحفظ کا ایک ماحول دے امن قائم کرے لیکن یہاں پر میں باقی سب کو چھوڑ کے صرف اپنا بتانا چاہتا ہوں کہ کل ہم ایک پرامن جلسے میں شرکت کے لئے اور میرے ساتھ خوشاب کے پرامن شہری تھے اور ہم لوگ اسلام آباد گئے لیکن ہمارے لئے جتنے خوشاب سے exit کے راستے تھے ہمیں ان میں سے کلر کہار سب سے قریب پڑتا تھا۔ اس کو انہوں نے trailer لگا کے بلاک کر دیا پھر ہمارے پاس ایک option تھی کہ ہم دور اور مسافت طے کر کے ہم للہ کے ذریعے موٹروے پر گئے اور وہاں پر بھی ہم بڑی پولیس گردی کا شکار ہوئے، پولیس نے ہمارے اوپر حملہ کیا لیکن کیونکہ ہماری تعداد زیادہ تھی ہم اپنا راستہ بنا کر موٹروے پر چلے گئے لیکن بعد میں آنے والی ہماری ایک hiace کو جو ہم سے الگ آ رہے تھے اس میں پرامن، نہتے شہری تھے ان میں سے کسی کے پاس flag اٹھانے کے لئے کوئی stick تک نہیں تھی ان سب کو پولیس نے تھانے میں پابند کر لیا اور ان کو پورا دن وہاں پر خراب کرتے رہے، ان سارے لوگوں میں کوئی انجنیئر تھا، کوئی ٹیچر تھا وہ سب پڑھے لکھے پرامن لوگ تھے جن پر شاید آج تک ایک بھی ایف آئی آر نہیں ہوئی ہو گی لیکن انہیں اس پولیس گردی کا شکار بنایا گیا ان کی تذلیل کی گئی اور وہ جا کہاں رہے تھے؟ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ وہ جا رہے تھے اپنے ضمیر کی آواز پر، وہ میری محبت میں یا پی ڈی ایم کی نفرت میں نہیں جا رہے تھے وہ اپنے ضمیر کی آواز پر ایک پرامن جلسہ میں جا رہے تھے جس کا ہمیں این او سی

بھی حکومت نے دیا تھا چاہے وہ فارم 47 کی حکومت ہے لیکن اس این او سی پر جو جلسہ ہو رہا تھا اس کو attend کرنے جا رہے تھے لیکن اس کی بھی اجازت ہمیں نہیں دی گئی جب یہ سب ہم دیکھتے ہیں تو پولیس قطعاً اس کام کے لئے نہیں ہے جس کام کے لئے آپ نے انہیں رکھا ہوا ہے کہ وہ تحریک انصاف کے لوگوں کو، محب وطن لوگوں کو، پڑھے لکھے لوگوں کو دبائے انہیں تنگ کرے اگر اس طرح کیا گیا تو یہ ادارہ تباہ ہو جائے گا امن و امان تباہ ہو جائے گا اس ملک میں پھر یہ امن کا نام لینے والا کوئی نہیں بچے گا میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ اس پر ایکشن لیا جائے اور پولیس کو پولیس کا کام کرنے دیا جائے ہر ادارہ اپنا کام کرے تا کہ ملک جو ہے وہ ترقی کر سکے۔ جہاں تک یہ تعلق ہے کہ ایک دفعہ ہمارے ساتھ 8۔فروری کو زیادتی ہوئی ہمارا مینڈیٹ چھینا گیا اور دوسرا ہمیں احتجاج کرنے بھی نہیں دیا جاتا ہے۔ 8۔فروری کو جو ہمارے وزیر اعظم منتخب ہوئے وہ جیل میں ہیں ان کی فوراً رہائی ممکن بنانی چاہئے کیونکہ لوگوں کی آپ نے دل آزاری کی انتہا کی ہوئی ہے۔ آج مہنگائی آسمان سے باتیں کر رہی ہے، بجلی کے بل دینے کی کسی میں گنجائش باقی نہیں رہی اور پٹرول، ڈیزل کی جو قیمتیں وہ آپ کے سامنے ہیں عام سفید پوش آدمی کا جینا محال ہو گیا ہے۔ آپ ریاست جو ہے وہ اس کے بدلے ہمیں دے کیا رہی ہے، تذلیل کی جا رہی ہے ایک ہماری جیسے کل تذلیل کی گئی ہے۔ میرا تعلق جس حلقے سے میں منتخب ہو کے آیا ہوں وہ وادی سون کا حلقہ ہے وہ ایک جنت نظیر علاقہ ہے لیکن وہاں پر چلنے کے لئے سڑک نہیں ہے اتنے بڑے بڑے گڑھے ہیں کہ لوگوں کا ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا محال ہو گیا اگر بارش ہو جائے تو وہ گھر میں قید ہو کر رہ جاتے ہیں اور یہ ہم نے ان کو دیا ہے یہ سڑک ہم نے ان کو دی ہے ان کا قصور کیا ہے۔ میں تو بلکہ یہ سمجھتا ہوں کہ مصطفی زیدی کا جو شعر وہ شاید وادی سون کی سڑکیں دیکھ کر یہ انہوں نے کہا تھا کہ:

اگر انہی پتھروں پر چل کر آ سکو تو آنا
میرے گھر کے راستے میں کوئی کہکشاں نہیں ہے

آئی ایم ایف کی چھری کے نیچے ہم خوشاب والوں کو اور پورے پاکستان کے لوگوں کو آپ سال میں دو دفعہ ذبح کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ اس پر جشن منایا جائے کہ آئی ایم ایف نے ہمیں ایک قسط عطا

کر دی ہے جو ایک مہنگائی کی نئی لہر لے کر آتی ہے اور اس لہر نے عام بندے کا جینا محال کر دیا ہے۔ خوشاب میں ہمارے پاس پینے کے لئے پانی نہیں ہے، خوشاب میں ہمارے پاس چلنے کے لئے سڑک نہیں ہے، صحت کے لئے کوئی انتظام نہیں ہے اور یہی حال پورے پاکستان کا ہے۔ ہم اگر احتجاج کرنا چاہیں تو اس کے لئے ہمیں اجازت نہیں ہے پولیس ہمیں دباتی ہے اور ناحق کیسز میں involve کر دیتی ہے اور اگر مجھ سمیت ہر خوشاب کا شہری، ہر باشندہ، ہر فرد جب یہ ظلم دیکھتا ہے کہ ایک طرف ہمارے یہ حقوق ہیں ہمارے پاس سڑک نہیں ہے، پانی نہیں ہے اور دوسری طرف ہم بڑے شہروں کو لاہور کو دیکھتے ہیں تو قربانی کی عید کے بعد بکرا عید کے بعد جو آلائشیں اور بکروں کی باقیات ہیں ان کو بھی صاف کرنے کے لئے سڑکوں کو عرق گلاب کے پانی سے جب غسل دیا جاتا ہے تو مجھ سمیت ہر شخص ہر فرد یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ کیا ہم خدا کی کوئی کمتر مخلوق ہیں۔ Are we children of a lesser god? And no one else but I will answer this question Mr. Speaker, no we are not. ہم خوشاب کے لوگ بھی بہت ہی محب وطن ہیں ہر جگہ اپنی جان کے نذرانہ دے رہے ہیں۔ آج اگر پاکستان ایٹمی قوت ہے تو اس میں سب سے بڑا حصہ جو ہم proudly کہتے ہیں کہ ہم atomic power ہیں تو وہ اس ضلع خوشاب کا ہے۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب wind up کریں۔

جناب حسن ملک: جناب چیئرمین! میں ایک منٹ لوں گا۔ ہم نے بہت بڑے بڑے نام پیدا کئے ہیں، خشونت سنگھ subcontinent کا ایک بہت بڑا نام ہے ان کا تعلق خوشاب سے ہے، اس کے علاوہ احمد ندیم قاسمی، واصف علی واصف، عبدالقادر حسن ایسے بڑے نام ہم نے دیئے ہیں۔ لیکن خوشاب کی ترقی سے لوگوں کو محروم رکھا ہوا ہے میں کہتا ہوں کہ خوشاب نے ملک نعیم خان جیسے سیاستدان دیئے ہیں جن کی مخالف بھی تعریف کرتے ہیں۔ ہمیں ہمارا حق دیا جائے ہمارے وزیراعظم کو رہا کیا جائے ان کو دوبارہ سے مسند اقتدار دیا جائے تاکہ یہ ظلم کا اور یہ ناانصافی کا دور دورہ ہے یہ ختم ہو اور ہم ایک دفعہ ترقی کریں اور ہماری دل آزاری نہ کی جائے بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جناب ملک واصف مظہر!

ملک واصف مظہر: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت مہربانی جناب چیئرمین! جب ہم آج امن و امان پر بحث کر رہے ہیں۔ میرے اپوزیشن کے دوستوں کا حق ہے criticize کرنا اور ان کو کرنا بھی چاہئے مگر کیا ہی اچھا ہو کہ اگر کوئی اچھا کام کیا گیا ہے تو اس کی تعریف بھی کرنی چاہئے۔ یہاں پر میں ضرور ذکر کروں گا ہماری پنجاب پولیس کی قربانیوں کا جب 2008 میں دہشت گردی کی لہر تھی۔ اس وقت armed forces دوسرے province میں دہشت گردوں کا مقابلہ کر رہی تھی مگر پنجاب میں صرف اور صرف ان دہشت گردوں کا اگر مقابلہ کیا ہے تو وہ پنجاب پولیس نے کیا ہے۔ اپنی جانوں کی قربانیاں دے کر پنجاب کو محفوظ بنایا ہے تو مجھے یہ کہنے میں کوئی آر نہیں ہے کہ پنجاب پولیس نے اگر اس پنجاب کو محفوظ کرنے کے لئے قربانیاں دی ہیں تو ہمیں وہ بھی consider کرنا چاہئے۔ ابھی پچھلے دنوں ایک تازہ وقوعہ ہوا جس میں ہمارے پنجاب پولیس کے شہداء کچے میں شہید ہوئے ابھی ہماری honorable رکن شازیہ عابد صاحبہ نے بھی ذکر کیا ہمیں کہانی کے دونوں رخ دیکھنے چاہئیں ابھی انہوں نے ہمارے دل افسردہ ہیں ہمیں افسوس ہے ان خاندانوں کے ساتھ ہمیں یکجہتی کا اظہار کرنا چاہئے اور اس ہاؤس کو کرنا چاہئے اور اس دہشت گردی کے خلاف جو کچے میں ہمارے کڑیل نوجوان شہید ہوئے ہیں ان کے ساتھ ہمیں کھڑے ہونا چاہئے اور ضرور ہمیں criticize بھی کرنا چاہئے مگر جو اچھے کام ہوئے ہیں اچھے کاموں کو بھی ہمیں appreciate کرنا چاہئے۔ جہاں پر ذکر ہوا کہ تقریباً 11۔ارب روپے اس کچا آپریشن کے لئے پنجاب پولیس کو دیا گیا تو میں بھی اس چیز کو ضرور اٹھاؤں گا کہ پورے پنجاب کے لئے ہر ڈیپارٹمنٹ کے لئے یہ ہاؤس بجٹ approved کرتا ہے تو اس بجٹ کا audit بھی اس ہاؤس میں present ہونا چاہئے تاکہ ہر چیز کلیئر ہو اور اس ہاؤس کے نمائندوں کو بھی پتا ہونا چاہئے، اس پنجاب کی عوام کو بھی پتا ہونا چاہئے کہ ان کے ٹیکس کا پیسا کہاں کہاں پر لگ رہا ہے۔ یہ پچھلے دنوں ہم نے ایک رجحان دیکھا ہے ہمارے ملتان ڈسٹرکٹ میں بھی اس کو میں specify کروں گا کہ وہاں پر پولیس کے افسران کے بڑے بڑے محل نما دفاتر بنائے گئے ہیں۔ اس میں اگر داخل ہوں تو آپ کو اندازہ ہوتا ہے کہ پتا نہیں سی ایم سیکرٹریٹ بھی شاید یہیں پر بن گیا ہے۔ جب یہ ملک ڈیفالٹ کی سرحدوں پر کھڑا ہے، جب ہم آئی ایم ایف کے آگے ایک ایک ارب کے لئے کشکول اٹھائے پھر رہے ہیں تو کم از کم ہمیں ان عیاشیوں سے پرہیز کرنا چاہئے اور یہ عوام کے پیسے صحیح

عوام کے اوپر ہی لگنے چاہئے نہ کہ کسی افسر کی عیاشیوں کے لئے نہ کہ کسی بیوروکریسی کی بڑی بڑی گاڑیوں پر یہ خرچ ہونے چاہئیں۔

جناب چیئرمین! پچھلے دنوں بلوچستان میں ایک بہت ہی افسوسناک دہشت گردی کی کارروائی ہوئی جس میں پنجاب اور خاص طور پر سرائیکی علاقے کے معصوم شہریوں کو شہید کیا گیا۔ اس میں میرے حلقہ کے نوجوان حافظ وسیم، آصف اور ہمارے ایک حساس ادارے کے نوجوان یاسر بشیر شامل تھے۔ مجھے خوشی ہوئی کہ یاسر بشیر کا تعلق حساس ادارے سے تھا اور اس کے جنازے میں حساس ادارے کے افسران شریک ہوئے مگر افسوس ہوا کہ ان سویلین کے جنازے میں کوئی ایڈمنسٹریشن کا افسر شامل نہیں ہوا۔ ہماری ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کے کان پر جوں تک نہیں رینگی اور میں آج اس ایوان میں مطالبہ کروں گا کہ وہ غریب جو شہید ہوئے ہیں، ان کے بچوں کو کم از کم مالی امداد دی جائے یا کوئی نہ کوئی نوکری دی جائے تاکہ وہ اپنے گھر کا خرچ چلا سکیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں خاص طور پر ذکر کروں گا ملتان میں حالیہ خصوصاً اور پنجاب میں عموماً جو ایک "ہنی ٹریپ" کا کام شروع ہوا ہے۔ مجرمان جو ایک خاتون کے ذریعے کال کرا کے ٹریپ کرتے ہیں۔ ہمارے ضلع ملتان میں پچھلے دنوں محکمہ صحت کے ایک افسر کے ساتھ ایسا ہوا اور اس واقعہ میں مبینہ طور پر پولیس کے serving اہلکار شامل تھے۔ میں آج اس ایوان میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ ہمیں اور اس ایوان میں اور عوام کو بتایا جائے کہ اس واقعہ میں ملوث افسران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے۔

جناب چیئرمین! یہاں پر ہمارے جنوبی پنجاب کے پولیس آفیسر بھی بیٹھے ہیں، میں یہاں پر بات کروں گا جنوبی پنجاب سیکرٹریٹ کی، پچھلے ادوار میں south devolution of power کی بات کی گئی۔ جنوبی پنجاب سیکرٹریٹ بنایا گیا اور کچھ حد تک جنوبی پنجاب کو اس کا حق دیا گیا مگر بدقسمتی سے اس حکومت نے آتے ہی وہ سسٹم reverse کر دیا ہے۔ میں آج یہ دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ ہمارے یہ جو جنوبی پنجاب کے افسر بیٹھے ہیں، یہ ایک کانسٹیبل تک کو ٹرانسفر نہیں کر سکتے تو کیا یہ جنوبی پنجاب کا ڈھکوسلہ بنایا گیا ہے کیونکہ اس سیکرٹریٹ پر اربوں روپے خرچ کئے گئے ہیں، سرکاری افسران وہاں پر تنخواہیں لے رہے ہیں مگر وہ بے دست و پا ہیں اور کوئی کام نہیں کر سکتے ہیں

بلکہ صرف اور صرف Iconically طور پر وہاں بیٹھے ہیں تو میرا اس ہاؤس کی وساطت سے مطالبہ ہے کہ حکومت وقت، حکومت پنجاب، چیف منسٹر صاحبہ جنوبی پنجاب کو جنوبی پنجاب کا حق دیں۔ سرائیکی صوبہ بنائیں اور سرائیکی صوبہ کو سرائیکی وسیب کا حق دیا جائے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جناب میجر (ر) اقبال خٹک!

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! میں ایک قرارداد پیش کرنا چاہتا ہوں تو مجھے قرارداد پیش کرنے کے لئے وقت دیا جائے۔

جناب چیئرمین: رانا صاحب! اسے بعد میں دیکھتے ہیں کیونکہ اس دوران قرارداد آؤٹ آف ٹرن پیش نہیں کی جاسکتی۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! یہ بڑا اہم issue ہے تو مجھے rules suspend کر کے قرارداد پیش کرنے دیں۔

جناب چیئرمین: رانا منور صاحب! ابھی general debate ہو رہی ہے اس لئے اس دوران آپ کی آؤٹ آف ٹرن قرارداد پیش نہیں ہو سکتی۔ آخر میں اسے دیکھ لیتے ہیں۔ جی، اقبال خٹک صاحب!

جناب محمد اقبال: جناب چیئرمین! شکریہ

شکوہ ظلمت شب سے تو کہیں بہتر تھا
اپنے حصے کی کوئی شمع جلا دیتے

جناب چیئرمین! 26۔اگست کو کالا باغ میانوالی میں ایک واقعہ رونما ہوا which was painful جس میں دو شہید ہوئے اور 47 افراد زخمی ہوئے۔ اس طرح کے واقعات ماضی میں بھی ہوئے اور ہو سکتا ہے کہ مستقبل میں بھی ہوں but the painful process or painful thing is کہ جب اس واقعہ کی معلومات completely district administration and police کے پاس تھی، وہ اس کو کیوں نہیں روک سکے جب یہ واقعہ وہاں پر ہو رہا تھا؟ جب یہ سارا کچھ اس علاقے میں چل رہا تھا تو اس وقت وہاں سے مجھے خواتین کی، بزرگوں کی even بچیوں کے ٹیلی فون آئے کہ خدا کا واسطہ ہے کہ کوئی طریقہ نکالو اور ہمیں اس fuss میں سے نکالو but بدقسمتی سے چونکہ میں عمران خان کے علاقے سے ہوں اور اس نفرت کی وجہ سے شاید کوئی بھی

ایڈمنسٹریشن کا آدمی اس کے لئے تیار نہیں کہ وہ میرا فون سنے۔ Ultimately جب رات ہوئی چیزیں automatically settle ہونا شروع ہوئیں اور لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے اور پولیس والے اور ایڈمنسٹریشن والے وہاں سے تقریباً دو کلومیٹر کے فاصلے پر ایک ہسپتال کے اندر چائے پی رہے تھے۔ یہ ایک بہت ہی انہونی قسم کی حرکت ہوئی ہے۔ اگر میری کہیں پر کوئی شنوائی ہو اور اس بات کو نہ کہا جائے کہ چونکہ ہمیں عمران خان سے محبت ہے، اس کو side پر رکھا جائے تو اس واقعہ کی جوڈیشیل انکوائری ہونی چاہئے کہ یہ کیوں ہوا ہے۔ اس سے زیادہ painful اگلی بات یہ ہے کہ جب میں اگلے دن اپنے اس علاقے میں پہنچا تو میں نے ہسپتال کا دورہ کیا۔ جب میں ایم ایس کے پاس پہنچا تو میں نے پوچھا کہ کیا کل کے واقعہ میں زخمی ہونے والوں میں کوئی موجود ہے یا نہیں تو ایم ایس نے برملا کہا کہ کوئی بھی زخمی موجود نہیں بلکہ سارے ہی ڈسچارج ہو گئے ہیں and he was unwilling to go with me the ward side میں نے اس کو مجبور کیا اور کہا کہ چلیں میرے ساتھ اور میں دیکھتا ہوں۔ جب وارڈ میں گئے تو وہاں پر چار سے پانچ زخمی پڑے ہوئے تھے۔ میں نے ایم ایس سے کہا کہ آپ نے تو کہا کہ کوئی زخمی نہیں ہے تو یہ کہاں سے آ گئے ہیں؟ ایم ایس نے کہا کہ نہیں، نہیں ان کو تو ہم نے اصل میں ڈسچارج کر دیا تھا لیکن پتا نہیں یہ کیوں یہاں پر لیٹے ہوئے ہیں۔ یہ بے حسی even اس ڈاکٹر صاحب سے بھی پوچھنی چاہئے کہ آپ نے کس کی نفرت میں یا کس کی محبت میں یہ کیا ہے۔

جناب چیئرمین! اگر میں اس کے background میں جاتا ہوں تو اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ ہماری ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن یا پولیس اور جتنی بھی چیزیں وہاں پر ہیں، وہ اس حکومت سے اس حد تک ڈرے ہوئے ہیں کہ جس وقت بھی پتا چلے گا کہ کسی اپوزیشن ممبر کی انہوں نے بات سنی ہے تو نہ وہ ڈپٹی کمشنر رہے گا، نہ ڈی پی او اور نہ ہی ڈاکٹر رہے گا۔ کم از کم اتنی نفرت نہ پھیلائی جائے۔ میانوالی عمران خان صاحب کا تھا، ہے اور رہے گا اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا کہ یہ میری بات سنتے ہیں یا نہیں۔

جناب چیئرمین! وہاں پر پولیس فورس پر حملہ ہوا place known is Qabul khel یہ بھی عیسیٰ خیل کے ساتھ ایک جگہ ہے۔ میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا کہ کس کی غلطی ہے لیکن وہاں پر میرے ووٹر کا مکمل گھر جل گیا۔ وہ بیچارہ غریب آدمی ہے جس کے گھر کے دو کمرے تھے اور

اس کا مکمل گھر جلا ہوا ہے۔ جب میں پولیس سے پوچھتا ہوں تو وہ کہتے ہیں کہ ہماری فائرنگ سے یہ نہیں ہوا۔ دوسروں کو تو میں پوچھ ہی نہیں سکتا۔ کوئی تو طریقہ ہونا چاہئے کہ اس آدمی کو at least compensate کیا جائے کہ سردیوں کے کپڑے اور باقی چیزیں جلی ہوئی ہیں، کم از کم اس کو یہ احساس دلایا جائے کہ ہم کسی نہ کسی طریقے سپورٹ کریں گے۔

جناب چیئرمین! 27۔ اگست کی بات کرتا ہوں اور میرے بھائی نے کہا ہے کہ ایف سی میں جو ایک incident کے اندر لاء انفورسز کے جو لوگ شہید ہوئے تھے ان میں سے میرے علاقے کا بھی ایک آدمی شہید ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: اقبال صاحب! جلدی سے wind up کریں۔

جناب محمد اقبال: جناب چیئرمین! وہ آدمی جس کا یہ بیٹا تھا، موت سب کو آنی ہے لیکن کمال ہے اس باپ پر جو اپنے خاندان کے پانچ بیٹے اس قوم کے لئے قربان کر چکا ہے جس میں اس کے تین بیٹے ہیں اور دو اس کے بھانجے ہیں لیکن جب میں اس کے گھر میں جاتا ہوں تو وہاں پر نہ تو پانی ہے، نہ بجلی ہے اور نہ سڑک ہے۔ اگر ہم ایک نیزے والے کو جو deserve کرتا ہے کہ اس نے پاکستان کا نام روشن کیا لیکن جس باپ نے پانچ بچوں کا خون اس وطن کے لئے دیا ہے اگر اس کے ساتھ بھی کوئی تھوڑی بہت ہمدردی کی جائے تو اس سے حکومت وقت کو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ میں request کروں گا کہ اس matter کو appropriate level پر لیا جائے اور صوبیدار افضل صاحب کی بات بھی سنی جائے۔

جناب چیئرمین! میں ہمیشہ پانی کی بات کرتا ہوں تو میرے ساتھی بھی میرا joke بناتے ہیں کہ آپ پانی کی بات کرتے ہیں تو پانی کی بات نہ کروں تو کیا کہوں۔

(اذان مغرب)

جناب محمد اقبال: جناب چیئرمین! چاپری ایک واٹر پراجیکٹ ہے جس پر کافی سارا خرچہ ہو چکا ہے وہ ابھی تقریباً کوئی culmination کی stage پر ہے تو اگر ممکن ہو تو اس مسئلے کا بھی کوئی حل نکالا جائے تقریباً تین مہینے پہلے سے میں پٹ رہا تھا کہ ہمارے علاقے میں فلڈ آئے گا اور اس فلڈ نے تباہی پھیر دی ہے even ہمارے قبرستان بھی اس کے اندر چلے جا رہے ہیں ہمیں زمینوں کی تو فکر نہیں

ہے کہ وہ بر دبار ہو رہی ہیں جو بھی ہو رہی ہے اس پر بھی کچھ کیا جائے۔ ہماری سڑک میانوالی سے کالاباغ تک ڈیولائزیشن تھی جو کہ میرے حلقے میں نہیں آ رہی لیکن یہ already ADP کے اندر شامل تھی I don't know کہ کون سی نفرت اور محبت ہے جس کی وجہ سے اس کو ADP میں سے نکال دیا گیا ہے اس کے علاوہ جو ہماری بین الصوبائی روڈ ہے which is known as Kalabagh-Shakardara road اس کے اوپر صرف 16 سے 17 کروڑ روپے لگنے ہیں لیکن اس کے لئے ایک روپیہ بھی مختص نہیں کیا گیا۔ میانوالی کو پچھلی گورنمنٹ میں ڈویژن ڈیکلیئر کیا گیا تھا لیکن اب وہ شاید کاغذوں کی ہی نظر ہو چکا ہے۔so request کروں گا کہ اس کو بھی آگے بڑھا دیا جائے اور اس کو بنایا جائے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ

جناب محمد اقبال: جناب چیئرمین! only last sentence، میانوالی کے جغرافیائی طور پر almost تمام بارڈر KPK کے ساتھ لگ رہے ہیں۔ اس وقت جوا، اسلحہ سمگلنگ اور آئس یعنی ڈرگز ہیں وہ in abundance وہاں پر پائی جا رہی ہے۔ultimately یہی لاء اینڈ آرڈر کو سب سے زیادہ خراب کرنے کے لئے سب سے best source ہو گا so police کو request کروں گا اور maximum پولیس وہاں پر تعینات کی جائے تا کہ ان چیزوں کو روکا جائے اور اگر ان کی سرپرستی میں کوئی چیزیں ہو رہی ہیں تو ان کو بھی روکا جائے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ رانا منور غوث! وہ موجود نہیں ہیں۔ محترم شہاب الدین صاحب!

جناب شہاب الدین خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ آج جس اہم مسئلے پر لاء اینڈ آرڈر اور مہنگائی پر discussion تھی اور یہاں IG کو موجود ہونا چاہئے تھا۔ اگر IG مصروف تھے تو ایڈیشنل آئی جی موجود ہوتے۔I don't know گیلری میں کوئی سینئر آفیسرز ہیں یا نہیں ہیں۔ دوسری بات جو میں government benches کی seriousness دیکھ رہا ہوں، یہ ایوان پنجاب کا سب سے بڑا ایوان ہے اور یہاں پر اس صوبے کی law and order situation پر maximum بحث ہوتی ہے۔ یہ بھی میں خوشی محسوس کر رہا ہوں کہ honorable Minister صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، باتیں سن رہے ہیں اور ان کا شکریہ

جناب چیئرمین: جناب شہاب الدین خان! آپ نے اس ایوان کے بڑے اہم مسئلہ کی طرف سب کی توجہ مبذول کروائی ہے جس پر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ seriousness کا فقدان ہے یہ صرف کسی ایک side پر نہیں ہے۔ یہاں منسٹرز صاحبان کو ہونا چاہئے اور گیلری میں آفیشلز کو ہونا چاہئے۔ آپ اس side پر دیکھ لیں کہ LOP ہیں، آپ کے پارلیمانی لیڈر ہیں، Deputy LOP ہیں یا سینئر لوگ جو اپوزیشن کا چہرہ ہیں ویسے تو سارے قابل احترام ہیں۔ یعنی ہمیں لگتا ہے کہ ہر side پر دلچسپی نہیں ہے تو ہم سب کو اس پر سوچنا چاہئے۔ یقیناً سچی بات ہے میں پیچھے بیٹھتا ہوں تو ان چیزوں کو بھی feel کرتا ہوں اور آج آپ نے اس کی نشاندہی کی ہے تو ہم سب کو اپنی اپنی جگہ اس ماحول کو بہتر کرنا چاہئے۔ اس وقت جو پنجاب کے مسائل ہیں اس میں ٹاپ پر لاء اینڈ آرڈر ہے مہنگائی ہے پھر صحت اور تعلیم بھی آجاتی ہے اور باقی issues بھی ہیں اگر ہم سب اس پر focus کریں، میں تو اس حق میں ہوں کہ یہاں پر ملکی politics کا ذکر بھی ہونا چاہئے بالکل یہ ایوان غیر جماعتی اور غیر سیاسی نہیں ہے ملک کے اندر مختلف سیاسی حوالے سے جو situations ہے اس کا ذکر بھی ہونا چاہئے لیکن اگر ہم دونوں طرف سے focus کریں اپنے پنجاب کے بنیادی ڈیپارٹمنٹس ہیں اور جو پنجاب کے بنیادی issues ہیں تو یہ ایوان زیادہ فعال ہو سکتا ہے آپ کی نشاندہی کا ایک بار بہت شکریہ۔ آپ اپنی بات کو continue کریں۔

جناب شہاب الدین خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں بات کر رہا تھا کہ اس صوبے میں جو لاء اینڈ آرڈر کی situation ہے ہمیں اس کی جڑ تک پہنچنا ہو گا۔ اگر ہمیں اپنے صوبے کو لاء اینڈ آرڈر میں بہتر کرنا ہے تو اس حوالے سے سب سے بڑی بات رانا آفتاب احمد خان کہہ گئے ہیں میں repeat نہیں کروں گا کہ population کا اضافہ، مہنگائی اور بہت ساری چیزیں ہیں، لیکن جو اہم بات ہے یہ ہے کہ 76 سال اس ملک کو بنے ہوئے ہو گئے ہیں۔ پولیس کو اتنا زیادہ politicize کسی حکومت میں نہیں کیا گیا جتنا پچھلے دو اڑھائی سال میں political interference ہماری پولیس فورس میں ہوئی ہے۔ جب آپ ڈی پی اوز، آر پی اوز، یہاں تک کہ میں ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کی بھی بات کر رہا ہوں، ڈپٹی کمشنرز کو سیاسی بنیادوں پر ہم جیسے لوگوں کے کہنے پر لگائیں گے اور اُنہیں ٹاسک دیں گے کہ آپ نے PTI کے ورکرز سے لے کر اس ہاؤس کے، قومی اسمبلی اور سینٹ میں بیٹھے اپوزیشن کے

ممبران کو victimize کرنا ہے، تو اسی آڑ میں چوں کہ ہمیں تو انہوں نے victimize کرنا ہے۔ اگر اس سائیڈ پر میں آپ کو بتا دوں honorable chair اور honorable Minister for Parliamentary Affairs کو کہ آپ ریکارڈ اُٹھا کے دیکھ لیں کہ ان تمام ممبران کے اوپر کتنی جھوٹی FIRs کاٹی گئی ہیں۔ جب ہمارے چیئرمین بانی PTI پر 200 سے زیادہ FIRs ہوں گی، ہم لوگوں پر FIRs ہوں گی، تو اس کی آڑ میں پھر کرپشن کا بازار کھلتا ہے۔ یہ میرا ذاتی تجربہ ہے۔

جناب چیئرمین! ایسے ایسے لوگوں کو تھانوں میں پکڑا جاتا ہے جن کو صرف اور صرف پیسے کی بنیاد پر اُٹھایا جاتا ہے، پیسے لے کر چھوڑ دیا جاتا ہے اور وہی پولیس جب اُن لوگوں کو repeat کرتی ہے تو وہی آج کے نوجوان، جو بے روزگار ہیں، پھر وہ ڈکیتی بھی کرتے ہیں، وہ جرائم بھی کرتے ہیں اور سب کچھ کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین! خدارا! میں ایک واقعہ آپ کے سامنے quote کروں گا کہ پچھلی حکومت میں ایک business tycoon جواب بھی ہے، پہلے بھی تھا، اُس کے نواسے نے کسی ڈیفنس کے تھانہ میں بدمعاشی کی۔ اس وقت کی ہماری حکومت PTI کی حکومت تھی، وہ شخص جرم کرنے کے بعد اپنے private plane پر بیٹھا، دبئی گیا، دبئی سے وہ England چلا گیا۔ وہی عمران خان کی حکومت تھی، یہ معاملہ اس وقت کے PM تک پہنچا تو پرچہ ہوا، نہ کہ پرچہ ہوا بلکہ ہم نے مطالبہ کیا اور پرائم منسٹر نے اُس وقت کے IG کو ہمارے سامنے کہا کہ انگلینڈ سے بھی پکڑنا پڑے تو اس کو وہاں سے پکڑیں، قانون سب کے لئے برابر ہے۔ اور اس وقت کے آئی جی پنجاب غالباً کوئی دستگیر صاحب تھے یا کوئی اور تھے، مجھے اب نام یاد نہیں ہے۔ پولیس کی طرف سے اُن کے والدین کو، اُن کے گھر والوں کو اتنا پریشرائز کیا گیا کہ وہ انگلینڈ سے واپس آیا، وہ جیل میں گیا، اُس کا چالان ہوا۔

جناب چیئرمین! جب انصاف ملک میں نہیں ہو گا، آپ نے ایک تو ٹائم بہت تھوڑا دیا ہے کہ پولیس وہی پولیس اُس نے انصاف بھی کیا چاہئے وہ شخص کتنا بھی بڑا تھا، پولیس کے کچھ اچھے افسر بھی ہیں، اُس وقت ذوالفقار حمید سی سی پی او لاہور تھے۔ اب تو صورتحال یہ ہے کہ کوئی بھی جرم ہو جائے لوگ تھانہ کی طرف جانا بھی پسند نہیں کرتے۔ پہلے ایف آئی آر کٹوانے کے پیسے دیں، پھر investigation میں پیسے دیں، پھر prosecution میں۔

جناب چیئرمین! ہماری سوسائٹی collapse کر گئی ہے۔ خدارا ہم تمام کو، میں تو کہتا ہوں تمام political parties کو بیٹھنا چاہئے۔ کل جو ہمارے ساتھ اسلام آباد میں ہوا، کوئی بات نہیں تھی، پرامن جلسہ تھا، چند لوگوں نے چونگی نمبر 26، جلسہ گاہ سے 10 کلو میٹر دور، وہاں کچھ شر پسند عناصر کو بلایا گیا جو میرے علم میں ہے، پولیس کے ساتھ ان کی تلخی ہوئی۔ آج سارا دن میں TV دیکھتا رہا۔ بہت سارے منسٹر صاحبان ٹی وی چینل پر کہ PTI والے دوبارہ 9۔مئی کرنا چاہتے تھے۔ خدارا 9۔مئی کو چھوڑ دیں۔ ابھی میرا چھوٹا بھائی واصف بات کر رہا تھا کہ ہمارے ساؤتھ پنجاب کے عام مزدور اپنے بچوں کی روزی روٹی کے لئے بلوچستان جاتے ہیں۔ یہ اپنے حلقے کے دو لوگوں کی بات کر رہا تھا، ساؤتھ پنجاب کے لیہ سے چار مزدور شہید ہوئے ہیں، ان کا یہی قصور تھا کہ وہ پنجاب کے رہنے والے تھے۔ جب تک political dialogues نہیں ہوں گے، آپ نے خود بات کی کہ ہمیں overall پاکستان پر بھی بات کرنی چاہئے۔ جب نفرتیں بڑھیں گی وہ مزدور کیا تھے؟ ڈالے پر سیب لینے جاتے تھے اور آکر ریڑھی لگاتے تھے اور پھر بچوں کا پیٹ پالتے تھے۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ چار مزدور لیہ سے، چار ملتان سے، تین خانیوال سے شہید ہوئے ہیں۔ میں واصف کی بات کو second کروں گا کہ اگر کسی force کا شہید ہوتا ہے تو وہاں کی پوری ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن پہنچتی ہے۔ لیکن یہ بیچارے جو اس واقعہ میں شہید ہوئے ہیں، کسی جگہ بھی میں نے کسی ڈی پی او یا ڈپٹی کمشنر کو نہیں دیکھا کہ اُن کے جنازے میں جائیں یا ان کے یتیم بچوں کے سر پر ہاتھ رکھ دیں۔

جناب چیئرمین! بہت لمبی چوڑی گفتگو ہو جائے گی۔ میں صرف اتنی گزارش کروں گا کہ میرے اپنے ضلع کے جو چار شہید ہوئے ہیں، اُن کے پاس صبح کی ہے، شام کی نہیں ہے۔ میں آپ کے توسط سے وزیر پارلیمانی امور جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن سے گزارش کروں گا کہ جو یہ شہید ہوئے ہیں، ڈسٹرکٹ موسیٰ خیل میں اُس میں ساؤتھ کے 18 لوگ تھے اور سارے غریب تھے ان کے لئے امدادی پیکج کا اعلان کیا جائے اور کم از کم کسی ایک minister کی ڈیوٹی لگا کر ان کے گھروں پر ان کو تشریف لے جانی چاہئے اور ان کے یتیم بچوں کے سر پر ہاتھ رکھنا چاہئے۔Thank you very much۔

جناب چیئرمین: جی بہت شکریہ۔ اب جناب احسن رضا!

جناب احسن رضا خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ کافی تفصیل سے ماشاءاللہ گفتگو ہو رہی ہے، لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہم اس ایوان سے کتنے غیر سنجیدہ ہیں کہ اپوزیشن سے اور میرا خیال ہے اِدھر سے بھی جو معزز ممبران ہیں، حاضری تو لگ جاتی ہے لیکن حاضری کے بعد پھر پوری ذمہ داری کے ساتھ اس ایوان کو وقت دینا چاہئے۔ یہ پنجاب کے اہم ترین معاملات ہیں جو ہم یہاں پر زیر بحث لاتے ہیں، لیکن یہ بڑے دُکھ کی بات ہے کہ یہاں پر زیادہ ممبران موجود نہیں ہیں۔ کافی گفتگو ہوئی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: میں وزیر پارلیمانی امور سے یہ کہوں گا کہ باقی سب ممبران کو تو ایوان میں آنا چاہئے، لیکن ابھی حال ہی میں حکومت نے تقریباً 28 پارلیمانی سیکرٹریز کا تقرر کیا ہے۔ اب جتنی سمجھ مجھے ہے پارلیمانی سیکرٹریز کا پورا focus اس ہاؤس کے اندر ہونا چاہئے اُن کی بنیادی ذمہ داری اس ہاؤس کے اندر ہے باقی چلیں منسٹر صاحبان کی مختلف میٹنگز ہوتی ہیں۔ حکومت ان 28 پارلیمانی سیکرٹریز کو ہی پابند کر دے کہ جب ہاؤس چل رہا ہو تو وہ یہاں ہاؤس میں حاضر ہوں تو ہم کو چاہئے کہ ہم بہتری کے لئے ابتداء تو کریں لہٰذا میری آپ سے یہ گزارش ہو گی کہ پارلیمانی سیکرٹریز کو ہاؤس میں ہر صورت موجود ہونا چاہئے۔ جی احسن رضا خان صاحب!

جناب احسن رضا خان: جناب چیئرمین! یہاں پر بہت زیادہ گفتگو ہوئی ہے، میں KPK سے اپنی بات کا آغاز کروں گا، میرے خیال میں ان کو KPK میں حکومت کرتے ہوئے 11 سال یعنی ان کا یہ تیسرا tenure ہے۔ یہ ماشاءاللہ سے پنجاب کی بات تو کرتے ہیں لیکن ان کا وہاں KPK میں یہ حال ہے کہ وہاں کی اسمبلی میں نسوار ان کے ایجنڈے پر ہوتی ہے، یہ جو نسوار منہ میں رکھتے ہیں اور سارا نشہ آئس سے لے کر ہیروئن، چرس اور افیون یہ تمام KPK سے پنجاب میں آتا ہے اور اس کو اٹک میں پنجاب پولیس روکتی ہے اور یہ یہاں پر آ کر بڑی بڑی باتیں کرتے ہیں۔ یہاں پر victimization کی بہت باتیں ہو رہی ہیں کہ ہمارا لیڈر جیل کے اندر ہے، آپ کے لیڈر نے پاکستان کو تباہ کر دیا ہے، پاکستان کو بنے ہوئے 77 سال ہو چکے ہیں ان 77 سالوں میں اگر ان کے پانچ سال نہ ہوتے تو پاکستان اس وقت بہت آگے نکل جاتا، تمام اداروں کو politicize آپ نے کیا ہے، پولیس کو politicize آپ نے کیا ہے، فوج کو بھی آپ نے politicize کرنے کی کوشش کی وہ تو اس پاکستان پر میرے اللہ

کا کرم ہے کہ اس کی حفاظت میرے اللہ پاک نے کرنی ہے ورنہ آپ نے اس کو تباہ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی، دہشت گردی پنجاب میں ہو تو اس کو پنجاب پولیس روکے آج ہم مانتے ہیں کہ پنجاب پولیس کا رویہ ٹھیک نہیں ہے تو اس کو ٹھیک ہونا چاہئے، ہم مانتے ہیں کہ سی آئی اے پولیس، پٹرولنگ پولیس اور ٹریفک پولیس اگر چاہے تو میرا خیال ہے کہ یہ 99 فیصد یا 100 فیصد بھی چیزوں کو کنٹرول کر سکتے ہیں لیکن ابھی وہاں پر بھی کمزوریاں ہیں۔ سی آئی اے والے بدمعاشیاں کرتے ہیں اور ان کو بھی حکومت کو کنٹرول کرنا چاہئے۔ آپ یقین کریں جب ہم لاہور سے نکلتے ہیں تو قصور کنگن پور تک ہم اپنے حلقہ میں تین گھنٹے بعد پہنچتے ہیں۔ پنجاب کی ٹریفک پولیس بالکل فیل ہو چکی ہے ان کو ٹریفک کنٹرول کرنی چاہئے۔ پچھلے دنوں ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی ہے کہ دیپالپور روڈ پر پٹرولنگ والے کھڑے ہوئے ہیں اور ایک گوالہ دودھ لے کر گزر رہا ہے اور وہ پولیس والے اس سے دودھ لے رہے ہیں، تو بالکل ان کو کنٹرول کرنا چاہئے لیکن اگر overall صورتحال کو دیکھا جائے تو میرا خیال ہے کہ پچھلے پانچ سالوں میں ان کے دور میں پانچ، پانچ کروڑ روپے دے کر ڈی پی اوز لگتے تھے، ہمیں حکومت میں آئے ہوئے تقریباً چھ ماہ کا عرصہ ہوا ہے اور آپ یقین کریں کہ محترمہ مریم نواز صاحبہ نے جتنا کنٹرول پولیس پر کیا ہے اس کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔ آج ڈی پی او زانٹرویو دے کر میرٹ پر تعینات ہو رہے ہیں، ان کے دور میں ڈی ایس پی کو ایم پی ایز لگواتے تھے لیکن آج میرٹ کی بنیاد پر لگ رہے ہیں، یہ اپنی مرضی کے ایس ایچ اوز لگواتے تھے اور آج یہ یہاں بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں انہوں نے مسلم لیگ (ن) کے ساتھ جو حشر کیا ہے physical torture and mentally torture اس کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی جتنی آپ کے دور حکومت میں victimization ہوئی ہے۔ یہاں پر کافی گفتگو ہو رہی ہے لیکن حقائق کو جھٹلایا نہیں جا سکتا، پاکستان اور پنجاب کی قوم یہ جانتی ہے کہ کس نے کیا deliver کیا ہے، میاں محمد شہباز شریف اور میاں محمد نواز شریف اور آج ان کی بیٹی بھی اسی ڈگر پر چلتے ہوئے پنجاب کو ہی نہیں بلکہ پورے پاکستان کو بدل رہی ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ وہ ایک خاتون ہونے کے باوجود بہت باہمت ہیں اور اس کے برعکس آپ وہ گنڈاپور کو دیکھ لیں جو آج سرعام اتنی بدزبانی کر رہا ہے میں کہتا ہوں کہ اس کی لینگویج ایک کونسلر لیول کی بھی نہیں لگ رہی تھی جو کل اس نے اسلام آباد میں استعمال کی ہے آج تک ہم نے بھی بہت کچھ سہا ہے لیکن ہماری لیڈر شپ نے کبھی ایسی بدتمیزی

اور بد اخلاقی نہیں کی۔ ہم نے اور ہماری لیڈر شپ نے gross route level تک کسی کارکن کی ایسی grooming نہیں ہوئی کہ وہ بداخلاقی اور بدزبانی کا مرتکب ہو۔

جناب چیئرمین: خان صاحب! آپ اپنی speech wind up کریں۔

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! آخر میں، میں اپنے ڈسٹرکٹ کی طرف آؤں گا یہاں پر ہمارے پولیس کے اہل کار بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہمارے قصور ہیڈ کوارٹر سے تحصیل پتوکی کا فاصلہ تقریباً 90 کلومیٹر ہے وہاں پر ایک ایڈیشنل ایس پی کی پوسٹ غالباً 2019 سے sanction ہو چکی ہے لیکن اس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہو رہا کیونکہ ہمارے پتوکی سے جب ایک سائل وہاں جاتا ہے تو وہ بیچارہ 90 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے جاتا ہے لہٰذا اس seat پر sanction ہو چکی ہے اس پر کوئی عملدرآمد کروا دیں۔ یہاں پر ہمارے ایک معزز رکن راشد طفیل صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، جن کا تعلق کوٹ رادھا کشن سے ہے، کوٹ رادھا کشن تحصیل بن چکی ہے وہاں پر judiciary کا سسٹم بھی فعال ہے، وہاں پر اے سی صاحب بھی بیٹھتے ہیں لیکن ابھی تک وہاں پر ایس ڈی پی او کی vacancy fill نہیں ہوئی اور ہمارا تھانہ صدر سرکل قصور ہے وہاں کا ایس ڈی پی او 50 کلومیٹر کا سفر طے کر کے سب ڈویژن کوٹ رادھا کشن بیٹھتا ہے اور وہ کم از کم 50 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے آتے ہیں۔ ضلع قصور کی تقریباً 40 لاکھ آبادی ہے اس کے مقابلے میں ہمارے ضلع شیخوپورہ کی بھی آبادی تقریباً اتنی ہی ہے اور شیخوپورہ کے پاس پولیس کی 3 ہزار 30 نفری ہے اور ہمارے پاس پولیس کی تقریباً 2200 کے قریب نفری ہے تو وہاں پر پولیس کی مزید نفری کی بے حد ضرورت ہے کیونکہ ہمارے ساتھ انڈیا کی باؤنڈری بھی لگتی ہے اور وہاں پر کرائم کی ratio بھی بہت زیادہ ہے وہاں بیلا روشن میں پولیس سٹیشن بنانے کی ضرورت ہے، کوٹ رادھا کشن کو بھی اگر اپ گریڈ کر دیا جائے، یہاں پر منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں تو میری ان سے گزارش ہے کہ میری ان تجاویز کو نوٹ کر لیں تاکہ ہمارے ڈسٹرکٹ قصور میں کرائم کنٹرول ہو سکے اور پولیس مزید اپنی اچھی پرفارمنس دکھا سکے۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ اب جناب سجاد احمد وڑائچ اپنی بات کریں۔

جناب سجاد احمد: ایاک نعبد وایاک نستعین۔ جناب چیئرمین! آج لاء اینڈ آرڈر پر بات کرتے ہوئے جب کچے کے علاقہ کی بات ہو رہی تھی تو میں سمجھتا ہوں کہ ڈی پی او رحیم یار خان۔۔۔

جناب چیئرمین: وڑائچ صاحب! لاء اینڈ آرڈر کے ساتھ ساتھ مہنگائی پر بھی آج عام بحث ہے۔

جناب سجاد احمد: جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ آج جب یہاں پر لاء اینڈ آرڈر اور مہنگائی کی بات ہونی تھی تو آج رحیم یار خان اور راجن پور کے ڈی پی اوز اور آر پی اوز کو بھی یہاں ہاؤس میں موجود ہونا چاہئے تھا۔ ہم پنجاب کی عوام کے پیسے خرچ کر کے یہاں ہاؤس میں آتے ہیں اور ان کرسیوں پر بیٹھ کر گھوم گھوم کر گھروں کو چلے جاتے ہیں اور ہمارا یہاں پر کوئی مصرف نہیں ہے۔ تھوڑے دن پہلے کچے کے علاقے میں ایک ہمارا ایس ایچ او، رانا رمضان اور اس کے کچھ دن بعد ہمارے 12 جوان شہید ہو گئے، اس سے پہلے تین نوجوان تھانہ بونگ کی حدود میں شہید ہوئے اور کچھ راجن پور کے علاقے میں شہید ہوئے ہیں لیکن اس ہاؤس کی اور اس حکومت کی یہ seriousness ہے کہ وہاں پر اگر وزیر اعلیٰ صاحبہ گئی بھی ہیں تو وہ وہاں پر کسی بندے کو نہیں ملی ہیں، وہاں پر سینکڑوں بلکہ ہزاروں سوشل میڈیا کے اکاؤنٹس پر speeches چل رہی تھیں کہ سی ایم صاحبہ وہاں پر آئی ہیں اور لوگ ان سے ملیں گے لیکن ان کا خود اپنا جو ایک میڈیا سیل ہے جس سے وہ ٹک ٹاک پر ویڈیوز بناتی ہیں اس کے ساتھ ہی وہ تشریف لائیں، وہاں ہسپتال میں گئیں اس کے بعد انہوں نے آئی جی صاحب کے ساتھ ایک میٹنگ کی اور اس کے بعد بات ختم ہو گئی۔ یہ وہاں کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ وہاں کے بہت زیادہ مسائل ہیں سب سے پہلے اگر آپ نے کچے کے علاقے کو ٹھیک کرنا ہے تو میں سمجھتا ہوں موجودہ حکومت بلکہ پچھلے 20 سے 25 سال سے بھی زیادہ گورنمنٹ مسلم لیگ نون کی رہی ہے تو ان کا کبھی بھی یہ ایجنڈا نہیں رہا کہ وہاں پر امن و امان قائم ہو۔ ابھی ایک فاضل ممبر بتا رہے تھے کہ 11۔ ارب روپے سے زائد رقم وہاں پر خرچ ہو چکی ہے۔ اگر آپ تجاویز لیں تو وہاں پر اس سے بہت کم پیسوں سے انفراسٹرکچر بن سکتا تھا، وہاں پر سڑکیں بن سکتی تھیں، آپ اس راوی کی مثال لے لیں اس کے ارد گرد 25 کلو میٹر تک آپ پانی چھوڑ دیں تو وہاں پر سڑکیں نہ ہوں جہاں پر پولیس نہ جا سکے تو یہاں پر بھی ڈاکو پیدا ہو جائیں گے۔ وہاں پر دریا کی ایک سائیڈ پر سندھ ہے اور ایک سائیڈ پر راجن پور

کے ساتھ بلوچستان لگتا ہے یہ tri border area ہے اور وہاں آپ نے دیکھا ہے کہ پولیس والوں کی وہ گاڑی کس دلدل میں پھنسی ہوئی تھی، جس پر ڈاکوؤں نے آ کر حملہ کیا ہے اور ہمارے جوان شہید ہوئے ہیں اور ظلم یہ ہے کہ ایک تو ڈاکو پولیس کو مار رہے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ وہاں بیٹھنا پڑے گا۔ میں بطور ممبر اپنی ذمہ داری سمجھتا ہوں اور میں آپ کو، سپیکر صاحب کو، وزراء کو اور تمام ہاؤس کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ صادق آباد تشریف لے آئیں اور ایک اجلاس وہاں پر رکھیں تب آپ کو کچے کے معاملات کا پتا چلے گا۔ وہاں کا جو طریق کار ہے، وہاں رہنے والے لوگوں سے ملیں، وہاں دو دن کا ایک اجلاس کریں، صادق آباد شہر دیکھیں، اس کے حالات دیکھیں۔ وہاں پر ہماری ٹوٹی سڑکیں دیکھیں، وہاں پر ہمارا سیوریج سسٹم دیکھیں۔ آپ دیکھیں کہ وہاں پر روڈ ہی نہیں ہے، وہاں پر انفراسٹرکچر ہے ہی نہیں۔ وہاں پر گورنمنٹ کرنا ہی کچھ نہیں چاہتی تو پھر حالات کیسے ٹھیک ہوں گے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ اگر انہوں نے وہاں پر 11۔ارب روپیہ لگا دیا ہے تو اس کا آڈٹ ہونا چاہئے، ڈی پی او رحیم یار خان کا آڈٹ ہونا چاہئے اور ڈی پی او راجن پور کا بھی آڈٹ ہونا چاہئے۔ 2023 میں جب پرویز الہیٰ نے اسمبلی توڑی تو ہم نے کچے کے علاقے میں ڈاکوؤں کو ختم کرنے کے لئے فوج لگا دی۔ الیکشن کمیشن نے کہا کہ ہمارے پاس لوگ نہیں ہیں ہمارے پاس فورس نہیں ہے اور ہم نے ساری پولیس وہاں پر لگا دی لیکن آپریشن نہیں کرنا تھا صرف آنیاں جانیاں تھیں، وہاں پر صرف فوٹو سیشن تھے اور یہی اربوں روپے کھانے تھے اب دوبارہ بھی وہاں پر یہی ہو گا۔ جب گندم کا سیزن آئے گا تو پولیس جائے گی اور بے گناہ لوگوں کی گندم بھی اٹھا کر لائے گی۔ آپ ان افسران کو اس ایوان میں بلائیں اور یہاں راجن پور اور رحیم یار خان کے نمائندے بھی ہوں۔ پہلے نمبر پر تو میں نے جو تجویز دی ہے کہ دو دن کے لئے اجلاس وہاں پر رکھیں تو آپ کو سمجھ لگ جائے گی کہ وہاں کیا ہو گا؟ اگر یہ اجلاس وہاں نہیں ہو سکتا تو یہاں پر آج جم خانے کی بہت باتیں ہو رہی تھیں ان جم خانے والوں سے کہیں کہ وہاں جم خانہ بنا کر دیکھ لیں تب بھی حالات ٹھیک ہو جائیں گے۔ آپ وہاں پر ایک آفیسر میس بنا کر دیکھ لیں، وہاں پر DHA بنا کر دیکھ لیں تب بھی حالات ٹھیک ہو جائیں گے لیکن اس حکومت کی جنوبی پنجاب کو ٹھیک کرنے کی priority ہی نہیں

ہے۔ یہ تخت لاہور ہمارے لئے نہیں ہے۔ہمارے بچوں کو وہاں پر روزگار نہیں ملتا، نوکریوں میں حصہ نہیں ملتا، ہمارے سکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں اور ہسپتالوں میں ہمیں کچھ نہیں ملتا۔

جناب چیئرمین! جس طرح سندھ میں نوکریوں کے لئے رورل سندھ اور اربن سندھ کے کوٹے ہیں، ہم جنوبی پنجاب کے لوگ اپر پنجاب کے لوگوں سے مقابلہ نہیں کر سکتے، کوٹ سبزل یا ماچھکہ جہاں پر یہ بدامنی ہو رہی ہے اس سکول کا بچہ لاہور کے بچے کے ساتھ کیسے مقابلہ کر سکتا ہے؟ راجن پور کا بچہ راولپنڈی کے بچے کے ساتھ کیسے مقابلہ کر سکتا ہے؟ جب ہم مقابلہ نہیں کر سکتے تو پھر ہمیں اس حساب سے treat کیا جائے کہ ہمیں ہمارے حصے کی چیزیں دیں، ہمیں ہمارے حصے کی نوکریاں دیں، ہمیں ہمارے حصے کے وسائل دیں۔ اس کے بعد جس دلدل میں پولیس کی وہ گاڑی پھنسی ہوئی تھی جس میں وہ نوجوان شہید ہوئے ہیں اگر وہاں پر دو چار ارب روپے لگا کر چار روڈز بن جائیں گی، ان پر کوئی پٹرول پمپ بنالے گا، کوئی دکانیں بنالے گا۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ انڈس ہائی وے پر۔۔۔

جناب چیئرمین: پلیز اب wind up کریں۔

جناب سجاد احمد: جناب چیئرمین! میں آخری بات کر رہا ہوں کہ چار پانچ سال پہلے تک یہ تھا کہ رات کو انڈس ہائی وے پر پولیس کی گاڑی آگے چلتی تھی اور ہائی وے کی ٹریفک گزرتی تھی۔ اس سے کوئی دس پندرہ سال پہلے تک KLP روڈ کے یہ حالات تھے لیکن جب سڑکیں بنیں، انفراسٹرکچر بنا، پٹرول پمپ بن گئے، ہوٹل بن گئے لوگوں نے اپنے ڈیرے ڈال لئے تو وہ چیزیں ختم ہو گئیں۔ اگر وہاں پر انفراسٹرکچر بن جائے گا تو کچے کے حالات بہتر ہوں گے۔ میری دوبارہ گزارش ہے کہ اس ایوان کے سامنے وہاں کے ذمہ داران افسران کو کسی کمیٹی میں بلائیں جہاں بیٹھ کر discuss کریں تب یہ بہتر ہو گا۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ حبیب الرحمٰن گوپانگ صاحب!

سردار حبیب الرحمٰن خان: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں صرف چند منٹ لوں گا، ابھی ہماری پارٹی کی شازیہ بی بی بہن نے کچے کے حوالے سے بات کی تھی۔ میں بھی کچے سے belong کرتا ہوں، ابھی میرے چھوٹے بھائی وڑائچ صاحب بھی بتا رہے

تھے، میں اسی چیز کو آگے بڑھاؤں گا۔ وڑائچ صاحب نے بہت اچھی تجاویز دی ہیں۔ میں یہاں پر یہ بھی بتادوں کہ جو وقوعہ ہوا ہے اس میں ضرور فورس کی غلطی بھی ہے لیکن ہمارے آئی جی اور آر پی او نے بہت اچھا قدم اٹھایا۔ اس پر فوری action لیا جن کی غلطی تھی انہیں فوراً ہٹایا گیا اور بہترین ڈی پی او رضوان گوندل کو وہاں پر تعینات کیا گیا ہے۔ میں سہیل ظفر چٹھہ صاحب کی خوشامد نہیں کروں گا لیکن انہوں نے وہاں پر بہت اچھا کام کیا تھا اور کچے کو ایسے سنبھالا تھا جیسے سنبھالنے کا حق ہوتا ہے جس پر میں انہیں خراج تحسین پیش کروں گا۔ میں ساتھ ہی یہ بھی بتادوں کہ پچھلی دفعہ ایک چھوٹا سا وقوعہ ہوا تھا جس میں ہمارے سپاہی شہید ہو گئے تھے تو ہمارے لیڈر مخدوم سید احمد محمود نے اپنی ذاتی جیب سے ان کی امداد کی ہے اور جو اب شہداء ہیں ان کی بھی مخدوم صاحب امداد کر رہے ہیں۔ میں حکومت اور خصوصی طور پر اپنی وزیر اعلیٰ صاحبہ سے اپیل کروں گا کہ وہ بھی مہربانی کریں اور جن جوانوں نے قربانی دی ہے، شہید ہوئے ہیں ان کے بچوں کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور کیا جائے۔

جناب چیئرمین! جیسے وڑائچ صاحب نے کہا بہت ضروری ہے کہ اگر کچے کو کنٹرول کرنا ہے تو وہاں پر سڑکیں بنائی جائیں، وہاں پر سکول بنائے جائیں، جب سکول بنیں گے تو پٹرول پمپ لگ جائیں گے، روزگار مل جائے گا اور جیسے یہ پہلے آکر وارداتیں کرتے ہیں پھر وہاں کسی واردات کا نام بھی نہیں ہو گا۔ حکومت سے یہی اپیل ہے کہ مہربانی کر کے کچے کو آباد کیا جائے کیونکہ وہاں پر نہ سڑکیں ہیں، سفر کرنے کے کوئی وسائل نہیں ہیں جس وجہ سے چند شر پسند لوگ چھپ کر ہماری فورس پر حملہ کرتے ہیں۔ میں یہاں پر اپنی تمام فورس بمعہ آئی جی صاحب، ڈی آئی جی صاحب، رائے بہادر صاحب اور تمام جو کاوشیں کر رہے ہیں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ تعالیٰ وہ بھرپور طریقے سے اسے نبھائیں گے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب رضی اللہ خان! موجود نہیں ہیں۔ رانا اسد محمود! رانا صاحب بھی موجود نہیں ہیں۔

حافظ فرحت عباس: جناب چیئرمین! وہ ایوان میں موجود نہیں ہیں لہٰذا مجھے بات کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب چیئرمین: چلیں ٹھیک ہے۔ جی، حافظ فرحت صاحب!

حافظ فرحت عباس: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اللھم رب اشرح لی صدری۔ ویسرلی امری۔ واحلل عقدۃ من لسانی۔ یفقھوا قولی۔جناب چیئرمین!مہربانی کہ آج آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ میں آج کسی جماعت کا ممبر یا پنجابی بن کر بات نہیں کرنا چاہتا بلکہ میں آج پاکستانی ہونے کے ناطے سے بات کرنا چاہتا ہوں اور دل سے باتیں کرنا چاہتا ہوں لہٰذا اگر تھوڑا سا زیادہ ٹائم بھی لگ گیا تو مہربانی کر کے دے دیجئے گا۔گزارش یہ ہے کہ ابھی بلوچستان میں 12 پنجابیوں کی شناخت کر کے، ان کا residence area چیک کر کے کہ اگر پنجاب لکھا ہو تو ان کو مار دیا جائے اور ہم نے وہ 12 نعشیں اٹھائیں۔اب تو گوادر سی پورٹ بن گئی ہے پہلے پاکستان میں صرف ایک ہی سی پورٹ کراچی تھی 90 کی دہائی میں کراچی جاتے تھے تو وہاں ایک نعرہ لگتا تھا کہ کراچی صرف مہاجروں کا ہے اور یہاں پنجابی کو مار دو۔ہم 90 کی دہائی میں کراچی سے پنجابیوں کی نعشیں اٹھاتے رہے اور آج بلوچستان سے نعشیں اٹھا رہے ہیں۔اس کے باوجود ہم کبھی بھی بڑے بھائی کے role سے پیچھے نہیں ہٹے۔پنجاب والوں نے آج بھی ہر قوم کو چاہے وہ پٹھان ہوں، چاہے بلوچی ہوں، چاہے سندھی ہوں، چاہے مہاجر ہوں سب کو اپنے سینے سے لگایا ہے کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ ہم پاکستانی ہیں۔اللہ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دین کی حرمت کے بعد اگر کوئی دوسری حرمت آتی ہے تو وہ وطن کی حرمت ہے اور ہم پاکستانی ہونے پر فخر کرتے ہیں مگر آج جو حالات بنتے جا رہے ہیں وہ صرف ایک political will کی مار ہیں۔ where there's a will there's a way. لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہماری will ہی نہیں ہے کہ ہم اس ملک کے لئے کچھ سوچیں اور ہم اس ملک کے عام شہریوں کے لئے کچھ سوچیں۔ہم جب اقتدار میں آتے ہیں تو ہماری سوچ یہ ہوتی ہے کہ ہم نے کرپشن کرنی ہے، پیسہ لوٹنا ہے اور money laundering کرنی ہے۔جب اس ملک کو ٹھیک کرنے کی ہماری نیت ہی نہیں تو پھر یہ ملک کس طرح ٹھیک ہو گا؟

جناب چیئرمین!آج کچے کے ڈاکوؤں کے حوالے سے بات ہو رہی ہے۔یہ آج کا مسئلہ نہیں ہے۔آج تو ہمیں اس کا solution سوچنا چاہئے۔ہم یہاں کھڑے ہو کر تقریر کرتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔اس مسئلے کا solution کیا ہے اور کیا صوبہ پنجاب اکیلا اس مسئلے کو ٹھیک کر سکتا ہے؟ نہیں کر سکتا۔کچے میں رحیم یار خان، راجن پور، کشمور اور گھوٹکی کے علاقے آتے ہیں۔راجن پور کے ساتھ ہی بلوچستان کی سرحد شروع ہو جاتی ہے۔یہ تین صوبوں کا مسئلہ ہے۔میں آپ کی وساطت

سے وزیر پارلیمانی امور سے کہوں گا کہ وفاق اور پنجاب میں آپ کی حکومت ہے، سندھ اور بلوچستان میں آپ کے allies کی حکومت ہے تو اس حوالے سے ایک بین الصوبائی کمیٹی بنائی جانی چاہئے۔

جناب چیئرمین! جب ہم سیاسی طور پر کسی کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور جب ہمیں نظر آتا ہے کہ ہمیں مار پڑے گی تو پھر 9۔ مئی، 9۔ مئی کی گردان شروع کر دیتے ہیں اور فوج کو آگے کر دیا جاتا ہے تاکہ کسی سیاسی جماعت کی فوج سے لڑائی شروع ہو جائے۔ فوج کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ ملک کے اندر کوئی operation کرے۔ فوج کا کام borders کی حفاظت کرنا ہوتا ہے۔ فوج کی ٹریننگ یہ ہوتی ہے کہ اس نے دشمن کے ساتھ لڑائی کرنی ہوتی ہے۔ کچے کے علاقے میں پاکستانی ہیں۔ اگر آپ فوج کو کچے میں بھیجیں گے تو ultimately وہاں پر operation ہو گا۔ اس operation کے نتیجے میں اگر کوئی خاندان اُجڑ جائے گا تو اس خاندان کا چھوٹا بچہ اپنے سینے اور دل میں فوج کے خلاف نفرت لے کر جوان ہو گا۔ ہم نے بلوچستان کے ساتھ کیا کیا ہے؟ یہ ایک سانحہ ہے کہ اختر مینگل صاحب استعفیٰ دے کر ایک side پر ہو گئے ہیں۔ اب علیٰحدگی پسند اور militants کو بات کرنے کا موقع مل جائے گا۔ جب عطاء مینگل کا ایک بیٹا مارا گیا اور دوسرا بیٹا پھر بھی قومی دھارے کی سیاست کر رہا تھا تو ارباب اختیار کو سوچنا چاہئے کہ ایسے کیا حالات پیدا کر دیئے گئے کہ اس کو بھی side پر ہونا پڑا ہے۔ ہمیں ملک کا سوچنا ہے کہ امن و امان کی صورتحال کس طرح ٹھیک ہو سکتی ہے؟ میں کسی کا نام نہیں لوں گا کیونکہ میں آج پاکستانی بن کر بات کر رہا ہوں۔ لاہور کے ساتھ ضلع قصور ہے۔ ضلع قصور پھول نگر میں تاریخ کی سب سے بڑی ڈکیتی ہوتی ہے۔ دونوں sides سے بازار کو بند کر کے 13 کروڑ روپے کی ڈکیتی کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہوا کہ وہاں سے ایک پولیس والا گزر رہا تھا اور اگر وہ اس کو گولی نہ مارتا تو وہ ڈکیت کبھی نہ پکڑے جاتے۔ جب وہ ڈکیت پکڑے گئے تو معلوم ہوا کہ ان میں وزیر صاحب کا ایک پرسنل سیکرٹری شامل تھا۔ جب کوئی حکومت آتی ہے تو وہ حکمران کچے کے ڈاکوؤں کو اپنے مخالفین کے خلاف use کرتے ہیں۔ آپ سیاسی جماعتوں کو بالائے طاق رکھ دیں۔ آپ وہاں پر operation کریں لیکن سیاست نہ کریں۔ ریاست ماں کا کردار ادا کرے۔ ریاست ماں والی ذمہ داری نبھائے۔ کچے کے علاقے کے لوگوں کو تعلیم، صحت کی سہولتیں دیں اور روزگار مہیا کریں۔ پرسوں بتایا جا رہا تھا کہ کچے کے علاقے میں 11۔ ارب روپے خرچ کر دیئے گئے ہیں۔ اس ایوان کی دونوں sides پر رحیم یار خان اور راجن پور کے معزز ممبران بیٹھے

ہوئے تھے اور سب یک زبان ہو کر کہہ رہے تھے کہ عملی طور پر وہاں پر ایک روپیہ خرچ نہیں کیا گیا۔ صرف پی۔ٹی۔آئی کے ممبران نہیں بلکہ پاکستان پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ(ن) کے ممبران بھی کہہ رہے تھے کہ وہاں پر کوئی رقم خرچ نہیں کی گئی تو پھر وہ 11۔ارب روپے کہاں چلے گئے؟ وہ کون سی سلیمانی ٹوپی پہن کر لگائے گئے ہیں کہ نہ وہاں پر infrastructure development ہوئی ہے، نہ کوئی تعلیمی ادارہ بنا ہے اور نہ ہی وہاں پر کوئی نیا ہسپتال بنایا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: اجلاس کا وقت 30 منٹ بڑھایا جاتا ہے۔ حافظ فرحت عباس صاحب! اب آپ wind up کر لیں۔

(اس مرحلے پر اجلاس کا وقت 30 منٹ بڑھایا گیا)

حافظ فرحت عباس: جناب چیئرمین! میں wind up کر لیتا ہوں۔ اب ہمیں حقیقت پر مبنی solution کی طرف جانا ہے۔ جس طرح بلوچ پہاڑوں پر چلے گئے تھے تو ریاست نے ان کے لئے عام معافی کا اعلان کیا تھا۔ ان سے کہا گیا کہ جو ہتھیار ڈال دیں گے ان کے لئے عام معافی ہو گی۔ اسی طرح کچے میں بھی ایک مرتبہ option دیا جائے کہ جو لوگ ہتھیار ڈال دیں گے ان کو معاف کر دیا جائے گا۔ اب کچے والے یوٹیوب چینل بنا رہے ہیں تو پتا چل رہا ہے کہ کچے میں ظلم اور بربریت ہو رہی ہے۔ کچے میں سب لوگ تو ڈاکو نہیں ہیں۔ وہاں پر غریب لوگ بھی بستے ہیں۔ وہاں کے لوگوں سے اسلحہ لیں اور انہیں روزگار دیں۔ ان سے اسلحہ لیں اور انہیں بیج اور کھاد دیں۔ ان لوگوں کو روزگار کے مواقع فراہم کریں تاکہ وہ اپنی نسلوں کو کو چور اور ڈاکو بنانے کی بجائے عام شہری اور محبِ وطن شہری بنائیں۔ اگر کچے کے علاقے کے لوگوں کو بندوق کا اتنا ہی شوق ہے تو آپ وہاں پر کیڈٹ کالج بنا دیں تاکہ ان کے بچے فوج میں چلے جائیں اور کچھ ملک کا فائدہ ہو سکے۔ یہ مسئلہ کافی طویل عرصے سے درد سر بنا ہوا ہے۔ 22۔اگست 2024 کو وہاں پر پولیس کے بارہ جوان شہید ہوئے ہیں اور آج 9۔ ستمبر 2024 ہے یعنی تقریباً تین ہفتے گزر چکے ہیں۔ مجھے بتایا جائے کہ کیا اس حوالے سے Law and Order کمیٹی کی میٹنگ call کی گئی ہے؟ اس حکومت کی یہ seriousness and political will ہے۔ اگر آپ اس مسئلے کو حل کرنا چاہتے ہیں تو عملی طور پر initiatives لئے جائیں۔ صرف فوٹو سیشن کرانے سے یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ یہاں

پولیس کے لوگ اپنی جانیں قربان کرتے ہیں ہم ان کو سلام عقیدت پیش کرتے ہیں اور ہم ان کی خدمات کو سراہتے ہیں۔ہم فوج کی خدمات کو بھی سراہتے ہیں۔موجودہ آئی جی صاحب caretaker setup میں اس بات پر فخر محسوس کرتا تھا کہ میں وزیر اعلیٰ کا ڈرائیور بن گیا ہوں۔ اب وہ deprived ہے کیونکہ اب چیف سیکرٹری ڈرائیور بن گیا ہے۔ڈاکوؤں نے بارہ پولیس اہلکار شہید کئے تھے تو آئی جی صاحب ٹک ٹاک نہ بناتے بلکہ وہاں پر بیٹھتے،operation کو lead کرتے۔ Leading from the front. تاکہ پتا چلتا کہ پنجاب پولیس کو کوئی lead کر رہا ہے۔یہاں تو عجیب تماشا ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین: حافظ فرعت عباس صاحب!wind up کر لیں۔

حافظ فرحت عباس: جی،میں wind up کرتا ہوں۔میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ہر چیز کا حل فوجی operation نہیں ہے کہ کچے میں فوج بھیج دو،سیاسی طور پر کسی کا مقابلہ نہیں کر سکتے تو بہانہ بنا کر بار بار 9۔ مئی کے واقعے کو یاد کروا کر فوج کو آگے کر دو۔اب 9۔ مئی کو چھوڑ دیں۔میرے دل میں ایک قرض ہے۔میرا ایک دوست اور بھائی ہے۔وہ ہماری طرح کا نوجوان ہے۔وہ اس ملک کا وکیل ہے۔میں آپ کو ایک واقعہ سُناتا ہوں۔ایک خاتون Law کی طالب علم تھی۔اسے ایک بڑے وکیل کے بیٹے نے چُھریوں کے وار کر کے شدید زخمی کر دیا لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے بچا لیا۔اس خاتون کا کوئی وکیل کیس لڑنے کے لئے تیار نہیں تھا کیونکہ دوسری طرف ایک بڑا وکیل تھا۔اس پورے پاکستان میں ایک نوجوان وکیل احسان خان نیازی اُٹھا اور اس نے اس بچی کا کیس لڑا اور اس کا ساتھ حیدر مجید نے دیا۔یہ دو وکیل تھے۔ایک بندہ جس کے ماموں کو اُٹھایا گیا ہو،وہ اس کا لیڈر،ہیرو اور ماموں ہے اگر اس نے فرطِ جذبات میں کوئی حرکت کر دی تھی تو ہم اس کی جگہ ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتے ہیں۔ریاست ماں کا کردار ادا کرے۔آج سوا سال ہو چکا ہے اور وہ شخص فوج کی تحویل میں ہے۔ہم نے سوا سال میں بارہا مرتبہ کوشش کی ہے کہ اس سے ملاقات ہو جائے لیکن نہیں ہو سکی۔یہ پڑھے لکھے نوجوان ہیں۔یہ ملک دشمن عناصر نہیں ہیں۔ریاست ماں کا کردار ادا کرے اگر غلطی ہو بھی گئی ہے تو اسے معاف کر دیں۔ایک پنٹ لہرانا اتنی بڑی غلطی بن گئی ہے۔ہم معافی مانگتے ہیں اس بے چارے کو چھوڑ دیں۔وہ اکلوتا بیٹا ہے۔اس کی دو بہنیں ہیں اور

تازہ تازہ اس کی شادی ہوئی تھی۔حیدر مجید اپنے پورے خاندان کا پہلا وکیل بنا تھا۔اس کا تعلق ایک غریب گھرانے سے ہے۔یہ لوگ اس ملک کے شہری ہیں۔میری آپ سب لوگوں سے گزارش ہے کہ اب 9۔مئی کا ڈھول پیٹنا بند کر دیں۔سیاست کا مقابلہ سیاسی میدان میں کریں۔

جناب چیئرمین! میں چند باتیں مزید کرنا چاہتا ہوں۔ابھی حسن اسلم صاحب شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ کی حکایت سُنا رہے تھے۔اس حکایت کے مطابق اُس وقت کے حکمران نے نمک لانے کے لئے اپنے آدمیوں کو نہیں بھیجا کیونکہ وہ تہس نہس کر دیتے۔اب ہو کیا رہا ہے؟ یہاں پولیس کے بڑے افسران بیٹھے ہوئے ہیں وہ میری بات کو نوٹ کر لیں۔9۔مئی کے سانحہ کے حوالے سے ایک ایف۔آئی۔آر نمبر 96/23 درج ہوئی تھی اور اس کے Investigation Officer شاید سب انسپکٹر یا انسپکٹر لیول کے پولیس آفیسر ہوں گے۔اب وہ ریٹائرڈ ہو چکے ہیں۔یہ تھانہ سرور روڈ کی ایف آئی آر ہے اور اس I.O کا نام بھی سرور ہے۔اس ایف آئی آر نے بہت سے لوگوں کو اُجاڑ دیا اور ان کو تباہ و برباد کر دیا ہے لیکن ایک بندے پر اللہ کا کافی فضل ہو گیا ہے اور اس نے ڈی۔ایچ۔اے فیز۔VI میں کوٹھی بنالی ہے۔اس نے مہنگے ترین فیز میں کروڑوں روپے مالیت کی کوٹھی بنالی ہے اور اس Investigation Officer کا نام سرور ہے۔آپ بے شک اس کی تحقیق کر لیں۔اس ملک کا بیڑہ غرق حکمران کرتے ہیں۔جب ہم اپنے مخالفین کا سیاسی طور پر مقابلہ نہیں کر سکتے تو پھر پولیس افسران سے غلط کام کروائے جاتے ہیں۔جب آپ ان سے ایک غلط کام کروائیں گے تو یہ سو اپنے غلط کام کریں گے۔ایک غلط کام آپ کا کریں گے اور ننانویں کام اپنے کریں گے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔اب آپ تشریف رکھیں۔اب سید عامر علی شاہ بات کریں گے۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! ایک آخری بات کر لینے دیں اور مجھے اپنی بات مکمل تو کر لینے دیں۔

جناب چیئرمین: حافظ فرحت عباس صاحب! آپ نے بڑی تفصیل سے بات کر لی ہے۔آپ نے کافی وقت لیا ہے لہٰذا اب تشریف رکھیں۔جی، سید عامر علی شاہ صاحب!

سید عامر علی شاہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب چیئرمین! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے مہنگائی اور امن عامہ پر بات کرنے کے لئے مجھے موقع دیا۔

جناب چیئرمین! مہنگائی کے حوالے سے میری گزارش ہے کہ ہر تھانے میں 35/34 پولیس ملازمین ہیں اگر ہم PC کی reserve force کو اُن تھانوں میں بھیج کر عصر سے لے کر رات 12 بجے تک گشت کرائیں تو ہم اس crime rate میں کافی حد تک کمی لا سکتے ہیں۔ ہم تھانے میں موجود SHOs کے لئے بھی آسانیاں پیدا کر سکتے ہیں جو صبح مثل لے کر عدالت جاتا ہے اور شام کو واپس آ کر تھانے میں اپنی ڈیوٹی دیتا ہے۔ crime rate زیادہ ہونے میں سب سے بڑا کردار مہنگائی کا ہے۔ جنوبی پنجاب میں کوئی انڈسٹری نہیں ہے زیادہ تر لوگوں کا انحصار زراعت پر ہے اور ہمارا کسان گندم سے پِسا چلا آ رہا ہے کسی کو روٹی سستی نہیں ملی لیکن کسان سے گندم سستی خریدی گئی۔ اُس کے بعد مونگ کی فصل آئی تو جو 10 ہزار روپے فی من سے 4 ہزار روپے فی من تک آ گئی ہے۔ اس سے عام کسان کا استحصال کیا گیا اور ہم کسی مزدور یا کسی ملازم پیشہ شخص کو سستی روٹی یا سستا کھانا مہیا نہ کر سکے۔ آج کل چاول کی hybrid فصل اُتر رہی ہے اور میں معذرت کے ساتھ کہنا چاہوں گا کہ ہمارے وزیر زراعت نے آج تک اجلاس میں بیٹھ کر یہ سُننے کی توفیق گوارا نہیں کی کہ گوجرانوالہ سے لے کر راجن پور تک کے لوگوں کے ساتھ کیا ظلم کیا گیا ہے۔ سیڈ کمپنیاں بڑے بڑے لوگوں کی ہیں جن کے نام لیتے ہوئے ہمارے پَر تک جلتے ہیں کہ ہم ان کے خلاف بات نہیں کر سکتے۔ ہمیں مونجی کا جو بیج 140 من فی ایکڑ کا کہہ کر دیا گیا تھا اُس کا 10 یا 20 من جھاڑ ہو رہا ہے۔ یہاں پر کسان کو خودکشی پر مجبور کیا جا رہا ہے اور اُسی وجہ سے امن و امان کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے کیونکہ لوگ سڑکوں پر جا کر راہزنی کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ میں آپ کو یہاں یہ بھی بتاتا چلوں کہ پچھلے ماہ ہمارے احمد پور شرقیہ کے ڈیرہ نواب سٹیشن پر جا کر ایک عورت نے اپنے دو بچوں سمیت خودکشی کر لی۔ ہمارے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے کہ ہمارے لوگ غربت، افلاس اور مہنگائی کی وجہ سے خودکشی کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ سیکرٹری صاحبان بڑے بڑے دفاتر میں بیٹھ کر پالیسیاں بنا رہے ہیں وہ وہاں پر on ground جا کر دیکھیں کہ لوگ کس حال میں اپنی زندگیاں گزار رہے ہیں۔ جب بجلی کا بل آتا ہے تو عام آدمی کو دل کے دورے کی طرح جھٹکا لگتا ہے کہ میرے ساتھ کیا ظلم ہو رہا ہے۔ 200 یونٹ سے جب ایک یونٹ بھی بڑھتا ہے تو سیدھا 6 ہزار روپے کا ڈاکا اُن کی جیب پر ڈلتا ہے۔ ایک عام آدمی جس کے گھر میں موٹر چلتی ہے وہ بھی 200 یونٹ استعمال کر لیتا ہے۔ لوگوں کو نہ سستا آٹا مل رہا ہے، نہ سستا گھی مل رہا ہے اور نہ سستی دالیں مل رہی ہیں لیکن ان

کے لئے ہم کمیٹیاں در کمیٹیاں بنائے جا رہے ہیں کہ کمیٹی بنا دی معاملہ کمیٹی کے سپرد کر دیا پھر وہ کمیٹی جانے اور معاملہ جانے۔ جب کمیٹی آئے گی وہ بتائے گی یا کسی نے تحریک التوائے کار پر کوئی سوال اُٹھا دیا جیسے یہاں پر آج بھی جِم خانہ کے حوالے سے تحریک التوائے کار پیش کی گئی اور پچھلے کئی اجلاسوں سے وزیر خزانہ سے پورے ایوان کی طرف سے پُرزور اپیل ہوتی ہے کہ آپ نے اتنے سستے کرائے پر کیسے جِم خانہ کی زمین دی ہوئی ہے اور وہ کسی کو جواب دہ کیوں نہیں ہیں؟ اب ہمیں اپنے بارے میں سوچنا چاہئے کیونکہ یہ ایوان 12 کروڑ عوام کی نمائندگی کرنے والا ہے اور ہمارے لئے اس وجہ سے بھی یہ سوچنے کا مقام ہے کہ اس وقت یہاں پر کتنے افسران موجود ہیں اور ہمارے اس ایوان کو کتنا سنجیدہ لیا جا رہا ہے؟ ہم نے جب سے اس اسمبلی میں حلف اُٹھایا ہے آج تک کبھی نہیں دیکھا کہ جس محکمے کے بھی سوالات ہوں وہاں پر متعلقہ سیکرٹری صاحبان موجود ہوں۔ ہمیں کم از کم یہ تسلی تو ہو کہ ہماری بات اُن تک پہنچ گئی تو وہ ہماری بات کے حوالے سے ضرور سوچیں گے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ جب بھی اجلاس ہو متعلقہ سیکرٹری اور افسران کو پابند کیا جائے تاکہ وہ ہماری تجاویز کو سُن تو لیا کریں، کیا پتا ہماری کوئی بات اُن کے قابل غور آ جائے اور عمل چاہے وہ اپنی مرضی سے کریں۔ میں ان الفاظ کے ساتھ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ کی بہت مہربانی۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ بریگیڈیئر ریٹائرڈ مشتاق احمد خان صاحب!

جناب مشتاق احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ I hope I am the last speaker and you will give me few minutes extra. میں صحیح بات بتاؤں کہ میں جب بھی یہاں کھڑے ہو کر تقریر کرتا ہوں تو بڑی clarity کے ساتھ تقریر کرتا ہوں And I am very clear what to say and what not to say. آج میں پہلے دن کھڑا ہوں میں clear نہیں ہوں اگر میری تقریر میں disjoint ہو تو اُس پر مجھے معافی دے دینا لیکن میں پھر بھی کوشش کروں گا کہ I remain relevant پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ نے میرے منہ سے کئی دفعہ یہ چیز سُنی ہو گی کہ یہ ہاؤس in having the oversight of the government, serious نہیں ہے، یہ بالکل serious نہیں ہے وہ چاہے یہ side ہو یا وہ side ہو اور میں یہ سمجھ رہا ہوں کہ جو لوگ یہاں آئے ہیں، تقریریں کی ہیں اُٹھ کے چلے گئے ہیں یا اپنی تقریر کرنے سے پہلے ہی چلے گئے

ہیں.I consider them that they were the wise people لیکن انہوں نے کہا کہ ہم ٹائم ضائع نہیں کرتے، اپنی حاضری لگوائی اور یہاں سے چلے گئے اور میں یہ بات بڑے دُکھ کے ساتھ کر رہا ہوں۔ اگر آج law and order پر بات نہ ہوتی تو شاید میں بھی آج نہ آتا۔ اس سارے دُکھ کے اظہار کے بعد اب میں بات کرنا چاہوں گا کہ ایک Police Order 2002 بہت مشہور Police Order ہے جس کے تحت پولیس آج کل function کر رہی ہے اُس کے تحت جتنے perks, privileges, vacancies, budget and autonomy لینی تھی وہ پولیس نے لے لی، successive government نے اُنہیں دے دی جس کو وہ آج تک maintain کر رہے ہیں بلکہ انہوں نے اُس کو بھی بڑھالیا ہے۔ غلط یہ ہوا ہے کہ اُس Police Order 2002 میں تین بڑے strong pillars تھے جن میں سے ایک Public Safety Commission تھا، دوسرا Complaint Authority تھا اور تیسرا District Session Judge کے under ایک کمیٹی بنی تھی جس کا نام شاید Criminal Justice Committee تھا۔ میری گزارش صرف اتنی ہے کہ کیا ہم نے وہ دو کمیٹیاں بنائی ہیں؟ آپ کس ہاؤس کی بات کر رہے ہیں؟ successive government نے اور اس ایوان نے پولیس کو کنٹرول کرنے کے لئے کیا کیا ہے؟ میں بڑا غلط لفظ استعمال کر رہا ہوں کہ ہم نے پولیس کو ایک criminalized force بنا دیا اگر کسی کو شک ہے تو میں اس کی انکوائری کے لئے تیار ہوں۔ میں نے اس ہاؤس کے اندر کہا تھا کہ آپ نے رمضان پیکج دیا اس کی انکوائری کروائیں اور میں نے 17۔اپریل کا question ڈالا ہوا ہے لیکن آج تک وہ اس ایوان میں نہیں آیا اور اُس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا۔ میں facts پر بات کرتا ہوں اس پولیس نے اپنی ایک state بنالی ہوئی ہے اور یہاں پر کس وزیر میں جرات ہے جو پولیس کو یہاں پر بلا کر پوچھے، کون سی کمیٹی ہے، کون سی oversight ہے جس پر آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم law and order کی situation کو maintain کریں گے۔ law and order situation کے بہت سے components ہیں. اس کا legal and Police is only one the front man. system, judicial system and prison system ہے کیا ہم نے کسی ایک کے اوپر بھی کبھی بات کی ہے؟ ہم پانچ منٹ میں آپ سے کیا بات کریں؟ تو میری گزارش یہ ہے کہ اگر آپ نے law and order situation پر improvement کرنی ہے اور آپ اس پر کوئی genuinely

بات کر کے اس صوبہ پنجاب کی بہتری کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اُس کا طریق کار بھی ٹھیک کرنا چاہئے تو پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمیں طریق کار کو ٹھیک کرنا پڑے گا، دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے پاس oversight والی کوئی capacity نہیں ہے، کسی کے پاس بھی capacity نہیں ہے اور اگر capacity ہے تو وزیر برائے پارلیمانی امور ہمیں بتادیں کہ ہم یہ تیر چلا سکتے ہیں۔ آپ چھوڑیں کچے کے علاقے کے معاملات کو اور کچے سے مجھے یاد آیا I am just giving you a fruitful thought, think over it آپ 11۔ارب روپے کی بات کر رہے ہیں okay if there was no Kacha اس پولیس کو 11۔ارب روپے کسی نے دینے تھے؟

جناب چیئرمین! کچا create کیا جاتا ہے 11۔ارب روپے ملے ہیں، آپ 12۔ارب روپے اور بھی دیں گے اور یہ کچا وہیں کا وہیں رہے گا These are the proxies that are being fought sir اس کے اندر کیا کوئی شک ہے۔ ہم اس سے زیادہ serious ہی نہیں ہیں اور ہمارے پولیس والے جو گیلری میں بیٹھے ہوئے ہیں اُن کے ساتھ میرا تھوڑا گلہ یہ ہے کہ They are the superior civil service of Pakistan. Are they doing their duties according to the Constitution? ان کے ساتھ گلہ یہ ہے کہ کیا protection پاکستان میں available نہیں ہے۔ آج حالات یہ ہو چکے ہیں کہ کوئی پولیس والا کسی ایک بندے کے ساتھ رحمدلی کے ساتھ بات کرے تو لوگ اس کی زیارت کرنے کو تیار ہیں۔ اس کی ویڈیو بنتی ہیں جسے پانچ چھ لاکھ بندے دیکھتے ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ آپ کہتے ہیں کہ کالی بھیڑیں ہیں تو پچھلے اڑھائی سال میں ہم نے ساری کالی بھیڑیں اکٹھی کی ہیں جو اس ملک اور پنجاب کا حشر کر رہی ہیں۔ مجھے نہیں معلوم کہ ہم کہاں جا رہے ہیں اور کدھر جائیں گے۔ مجھے یہ سمجھ بھی نہیں آ رہی کہ پولیس والے ایسا ظلم اپنی عوام کے ساتھ کیوں کر رہے ہیں۔ اگر آپ کو کوئی task دیا گیا ہے تو کم از کم آپ کا ضمیر تو جاگ جانا چاہئے۔ آپ کہیں کہ ہم یہ ظلم نہیں کریں گے تو کیا ہو جائے گا۔ میں ایسے پولیس افسران کو خدا کی قسم جانتا ہوں کہ جنہوں نے کہا کہ میں RPO نہیں بنوں گا، میں استعفیٰ دے دوں گا اور گھر چلا جاؤں گا۔ مجھے آپ ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں بھیج دیں۔ I know them personally آپ لوگ یہ کیوں نہیں کر رہے۔ کیا یہ ذمہ داری صرف ہماری ہے۔ کیا یہ ذمہ داری غریب عوام کی ہے۔ یہاں بتایا گیا ہے تو میں دیکھتا ہوں کہ آپ میں سے کون ہے جو انکوائری کروا کر بھیجتا ہے کہ اس نے

اربوں کی پراپرٹی بنائی ہے تو یہاں اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس کے اربوں کو ہم نے واپس لیا ہے۔ آپ نہیں کر سکتے کیونکہ آپ پارٹنر ہیں۔ Partner in crimes cannot carry out and cannot deliver the justice.

جناب چیئرمین! پولیس آرڈر 2002 کے تحت میں اس سوال کے جواب کا انتظار کروں گا کہ مجھے صرف یہ بتادیں پہلے وزیر پارلیمانی امور اس کو لکھ لیں کہ گریڈ 18 اور اس سے اوپر کے کتنے پولیس آفیسرز صرف لاہور میں موجود ہیں۔ اس کا data اگر انہیں وقت ملے تو مجھے اسمبلی میں پیش کر دیں۔ آپ کہتے ہیں کہ ہم نے اتنا بجٹ دے دیا ہے۔ آپ کا کون سا افسر ہے جس کے پاس دو، دو تین ، تین چار، چار گاڑیاں نہیں ہیں۔ آپ کا بجٹ کدھر جا رہا ہے۔ آپ ان کو سارا بجٹ دے دیں حالات اس سے بدتر ہوں گے because there is no oversight ہم یہ سمجھ رہے ہیں کہ DPO کو oversight RPO نے کرنی ہے اور RPO کی IG نے کرنی ہے اور IG کی کس نے کرنی ہے جس نے TikTok بنانی ہے۔ Have a heart, what the hell are we doing with this nation and why are we doing it?

میں بعض اوقات سوچتا ہوں اور اس ہاؤس کو دیکھ کر مجھے ایسا لگتا ہے کہ This is the share wastage of the resources of Pakistan ہم نے کون سے بل پر کام کیا ہے۔ ایک defamation bill بنایا ہے اور ایک Enforcement bill ہے جس پر تھوڑا بہت کام ہوا ہے۔ یہ تو بیوروکریسی کے دو components کی لڑائی ہے۔ ہم اس کے درمیان میں کیوں involve ہو رہے ہیں۔ وہ DMG والے، PMS اور پولیس والے بندوقیں اٹھائیں اور ایک دوسرے کو سیدھا کریں۔ ہمیں کیوں رگڑا جا رہا ہے۔ یہ کیا enforcement bill ہے۔ صرف ایک نئی فورس بنادی جائے جس میں ڈپٹی کمشنر کے پاس FIR کاٹنے کے اختیارات ہوں گے اور کیا ہے۔

جناب چیئرمین! کہنے کو اتنا کچھ جو آپ نے آج پنڈورا باکس کھولا ہے۔ اس کا نتیجہ کچھ نہیں نکلنا۔ میں نے بھی اپنے دل کی بڑھاس نکال لینی ہے اور آپ نے بھی سات منٹ پورے کر کے چلے جانا ہے اور جنہوں نے جانا تھا وہ چلے گئے ہیں۔ ہمارے لاکھوں روپے خدا کی قسم آج ضائع ہو جائیں گے۔ میں قسم کھا کے کہہ رہا ہوں اللہ کی طرف سے عذاب آئے گا اور ہم کچھ بھی نہیں کر سکیں گے۔ یہاں پر وزیر اعلیٰ صاحبہ کو ہونا چاہئے تھا۔ آپ اس ہاؤس کے تقدس اور مقدس کی بات کر رہے

ہیں تو اس کا کون سا تقدس اور کون سا مقدس ہے۔ آپ کچے کی بات کو چھوڑیں۔ یہاں سے باہر پولیس والے بیٹھے ہوئے ہیں آپ ان کے حالات دیکھ لیں تو لوگوں کے رویئے بتاتے ہیں کہ آپ میرے ساتھ کیا سلوک کریں گے۔

جناب چیئرمین! آپ پولیس والے کو ٹھیک نہیں کر سکتے۔ آپ اس کو کہیں کہ سیدھی وردی پہن کر کل آجائے۔ آپ اس کو کہیں کہ تمے صحیح کر کے کل آجائے۔ اس کو کہیں کہ کل ٹیلیفون استعمال نہ کرے کیونکہ وہ ٹیلیفون ایسے استعمال کر رہا ہے۔ I am sorry sir, you are wasting your time, you are wasting our time میں نے کوشش کی اگر آپ کرنا چاہتے ہیں میں ملک کے لاء اینڈ آرڈر کی بات نہیں کروں گا۔ I have been for 12 years in Balochistan آپ بات کریں گے تو ایک ایک بات آپ سے شیئر کروں گا۔ It's too large for this House even to digest it یہ ہمارے سکوپ سے ہی باہر ہے۔ میری گزارش صرف اتنی ہے کہ اگر آپ پولیس کو ٹھیک کرنا چاہتے ہیں تو make necessary amendment in Police Order 2002. آپ نے جو دو کمیٹیاں بنائی ہوئی ہیں جو موجود ہیں براہ مہربانی ان کو ڈسٹرکٹ لیول پر functional کر دیں۔ آپ نے جو امن کمیٹیاں بنانی ہیں اور جو oversight کمیٹی بنائی ہے۔ براہ مہربانی اس کو Give the authority to carry out some verification and site checking. Please don't leave everything to the police officer.

جناب چیئرمین: جی، بہت شکر۔ رانا ارشد صاحب! ایک تقریر جناب طیاب راشد کی ہے اس کے بعد آپ کا ٹائم ہے۔ جی، جناب طیاب راشد!

جناب طیاب راشد: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ آج لاء اینڈ آرڈر پر بات ہو رہی ہے اور inflation پر بات ہو رہی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج جو چوری، ڈکیتی اور لاء اینڈ آرڈر کی بُری صورتحال ہے، یقیناً یہ آج کی کہانی نہیں ہے بلکہ اس سے پچھلی حکومتوں میں بھی کیونکہ ہمارے وزیر پارلیمانی امور صاحب یہ بات کھڑے ہو کر کہتے ہیں کہ انہوں نے یہ کیا انہوں نے یہ کیا تو میں پہلے اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ ہر حکومت کی یہ کہانی ہے لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ approach کا ضرور فرق ہوتا ہے اور جب آپ کی approach کسی مسئلے کے حل کے لئے یا اس

کو ٹھیک کرنے کے لئے positive ہو تو پھر چیزوں کا حل نکل آتا ہے لیکن unfortunately موجودہ حکومت جس کا مقصد نہ تو اس صوبے کی اور پاکستان کی لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کو بہتر کرنا ہے، نہ ان کا مسئلہ اس ملک کی مہنگائی کو ختم کرنا ہے اور نہ اس ملک کی عام عوام کے لئے کچھ بہتر کرنا ہے۔

جناب چیئرمین! میرے ضلع میں جس طرح ابھی حافظ فرحت صاحب نے بات کی کہ بلوچستان میں پنجابیوں کو مارا گیا۔ میرے ضلع شیخوپورہ میں تین نوجوان جو محنت مزدوری کے لئے اور روزگار کمانے کے لئے بلوچستان کا ایک ٹرک ڈرائیور کی صورت میں سفر کرتے تھے۔ ان کو بھی مارا گیا ہے۔ اس کے بعد کسی ایک سرکاری آفیسر نے یا کسی بھی ایک سرکاری نمائندے نے ان کے گھر جا کر ان کو یہ نہیں پوچھا کہ آپ کے ساتھ ظلم ہوا ہے۔ ہم آپ کے غم میں کس طرح شریک ہو سکتے ہیں۔ آپ کے دکھ میں کس طرح شریک ہو سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین! اس سے اگلے دن میں نے یہ دیکھا کہ ایک وزیر نے 27 منٹ اپنی پریس کانفرنس اس بات پر کی کہ عمران خان آکسفورڈ یونیورسٹی کے چانسلر کا الیکشن کیوں لڑ رہے ہیں۔ میں ان وزیر صاحب سے پوچھتا ہوں کیا گورنمنٹ کا یہ issue ہے کہ وہ چانسلر کا الیکشن کیوں لڑ رہے ہیں۔ Is this have any concern with the sitting Government کہ عمران خان چانسلر کا الیکشن کیوں لڑ رہا ہے۔ ہماری approach یہ ہے کہ ہم پاکستان تحریک انصاف کے لوگوں کو آئین پاکستان freedom of association, freedom of speech کا حق دیتا ہے لیکن ہم یہ نہیں کرنے دیتے۔ ہمارے پاس چوری اور ڈکیتی کو کنٹرول کرنے کے لئے ہمارے پاس کوئی ایک طریق کار موجود نہیں ہے کہ ہم لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کو بہتر کر سکیں۔

جناب چیئرمین! میں دو تین issues کی نشاندہی کرتا ہوں کہ میرے ذہن میں ایک بات آتی ہے کہ ہمارے تفتیشی افسران نے کسی raid پر جانا ہوتا ہے تو گاڑی میں پٹرول مدعی سے ڈلواتے ہیں کیونکہ وہ فنڈز ہیں میں یہ بات ڈنکے کی چوٹ پر کہوں گا کہ وہ فنڈز DPO کھاتا ہے، RPO کھاتا ہے اور IG کھاتا ہے۔ یہاں ایک تفتیشی افسر کو وہ فنڈز نہیں ملتے کہ وہ efficiently جو تفتیش اس کے پاس آئی ہے اس تفتیش کو کر سکے۔

جناب چیئرمین! میرا ضلع شیخوپورہ 35 لاکھ کی آبادی پر مشتمل ہے جہاں صرف 3500 پولیس والے ہیں۔ تھانوں میں نفری موجود نہیں اور international standards کے مطابق 500 لوگوں پر ایک پولیس والا موجود ہونا چاہئے۔ کیا ایک SHO 24 گھنٹے ڈیوٹی کر کے efficiently اپنے علاقے کو چلا سکتا ہے۔ اس کا جواب ہے بالکل نہیں چلا سکتا۔ Unfortunately I have to say کہ یہ گورنمنٹ سیاسی طور پر اور معاشی طور پر ناکام ہو چکی ہے۔ میں یہ بات پہلے بھی on the floor of the House کہتا رہا ہوں کہ جب تک اس ملک میں political stability نہیں آئے گی economic stability نہیں آسکتی۔ Political stability لانے کے لئے کوئی agree کرے یا نہ کرے جب تک عمران خان جیل سے باہر نہیں آئے گا اور جب تک عمران خان اس political system کا حصہ نہیں بنے گا، this is a fact کہ پاکستان میں political stability نہیں آسکتی۔

جناب چیئرمین! میں نے گورنمنٹ کی approach کی بات کی ہے اور حالات یہ ہیں۔ میرا تعلق شیخوپورہ سے ہے اور مجھے پتا ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کی بات ہے لیکن میں صرف یہ بات کہوں گا کہ بلدیہ شیخوپورہ کی صورتحال یہ ہے کہ تین ماہ سے بلدیہ کے ملازمین کو تنخواہیں نہیں ملیں۔ یہ پارلیمانی امور کے وزیر بیٹھے ہیں ان کو کہیں پتا کروائیں تین ماہ سے وہ لوگ کس طرح اپنی زندگی کا گزارا کر رہے ہوں گے وہ صبح صبح اٹھ کر ہمارا گند اٹھاتے ہیں جب ہم سو رہے ہوتے ہیں۔ وہاں ایک character موجود ہے اس character کا نام ہے ملک منشا جو سی او ہے اور پچھلے کئی سالوں سے وہ وہاں سی او موجود ہے صرف اس ملک منشا کو پکڑ لیں آپ کو پتا چل جائے گا کہ اس کے پیچھے آپ ہی کی پارٹی کا کون سا بااثر شخص ایک سابق وفاقی وزیر ہے جو نہ اس کو وہاں سے بدلنے دیتا ہے اور وہ وہاں کرپشن کر رہا ہے۔ حکومت کی طرف سے گرانٹ ملی کہ ان مظلوموں کی تنخواہیں دیں، حکومت کی طرف سے گرانٹ ملی کہ جو ٹیوب ویل بند پڑے ہیں واپڈا نے ان کے بجلی کے کنکشن کاٹے ہوئے ہیں ان کے ٹیوب ویلز کے بل ادا کریں۔ آج ایک adjournment motion بھی دی تھی کہ دو علاقے ہیں نبی پورا اور عائشہ پارک ان کے ٹیوب ویلز کئی کئی مہینوں سے بند ہیں سخت گرمی میں وہ لوگ کس طرح پانی کے بغیر گزارا کرتے رہے ہیں i don't have any idea لیکن اس کو گرانٹس ملی۔۔۔

جناب چیئرمین: wind up کریں۔

جناب طیاب راشد: جناب چیئرمین! بس آخری منٹ ہے۔ اس کو گرانٹس ملی کہ وہ اپنے بلدیہ کو چلا سکے but unfortunately اس نے وہ گرانٹس لوگوں پر خرچ کرنے کی بجائے اپنے منظور نظر ٹھیکیداروں کو ان کی payments کی اور ساتھ ہی اس نے چھٹی لکھ دی کہ میں چھٹی پر جانا چاہ رہا ہوں۔ تو میری یہی التجاء ہے کہ گورنمنٹ کو ہوش کے ناخن لینے چاہئے اور عام عوام کے جو مسائل ہیں ان پر اپنی نظر رکھنی چاہئے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: اجلاس کا وقت 30 منٹ اور بڑھایا جاتا ہے اور اب میں گزارش کروں گا رانا محمد ارشد صاحب!

(اس مرحلے پر جناب چیئرمین نے اجلاس کا وقت 30 منٹ کے لئے بڑھادیا)

رانا محمد ارشد: جناب چیئرمین! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد اللہ رب العالمین اللہ تبارک و تعالیٰ جو وحدہ لا شریک ہیں، جو رحیم بھی ہیں، کریم بھی ہیں، قہار بھی ہیں، غفار بھی ہیں اور ہم سب کا رازق ہے زندگی اور موت کے مالک ہیں ان کے کرم سے اور سردار دو جہان حضرت محمد ﷺ رحمت اللعالمین خاتم النبیین ان کے قدموں کی خاک کے صدقے تمام حکومتی ممبران اور اپوزیشن کے ممبران سب اپنے اپنے حلقے کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ہمیں دیکھنا ہے کہ آج law and order کی situation کیسے create ہوئی یہ ایک دن کا زہر نہیں جو اب سب کے سامنے آچکا ہے۔ اگر ہم دیکھیں گے تو 12۔اکتوبر 1999 کو کیا ہوا کہ نواز شریف کو گرفتار کر لیا جاتا ہے اور اس کے بعد مقدمات بنائے جاتے ہیں اور اس کے بعد پھر کیا ہوتا ہے آگے بڑھیں گے تو سارے یہ actor نظر آئیں گے پھر 2013 میں ہنستا بستا پاکستان آگے کی طرف جا رہا تھا پھر 12۔اگست 2013 کو ایک لاہور سے دھرنے کا آغاز ہو کر اسلام آباد پہنچتا ہے اور پھر ایک لندن پلان بنتا ہے اور اس لندن پلان کے نتیجے میں 2017 میں پھر نواز شریف کو ایک آرڈر کے ذریعے بیٹے سے تنخواہ لینے کے جرم میں فارغ کر دیا جاتا ہے۔ میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں جب پاکستان آگے کی طرف جا رہا تھا جب آئی ایم ایف کو خیر باد کہہ دیا تھا، جب 16۔جون 2014 کو نواز شریف نے بطور وزیر اعظم ضرب عضب کا آغاز کیا تھا۔ ضرب عضب کا آغاز کرنے سے پہلے تمام stakeholders کو ملے اور وہاں چک شہزاد بھی گئے تھے اور پھر کیا ہوتا ہے؟ پاکستان پُر امن ملک بنتا ہے، پاکستان میں جو دہشت گردی تھے

ان کا خاتمہ کیا، 80 ہزار سے زائد پاکستانی شہید ہوئے، 10 ہزار سے زائد افواج پاکستان اور پولیس اور سی ٹی ڈی کے جوان شہید ہوئے تو پاکستان پُر امن بنا لیکن ہمیں دیکھنا یہ ہے 25۔جولائی 2018 کو کیسے آر ٹی ایس سسٹم کو بٹھایا گیا، کس طرح پاکستان کے اوپر یہ ایک ٹولے کو مسلط کیا گیا یہ میں نے نہیں کہا تھا اس وقت کے حکمرانوں نے کہا تھا کہ دو کروڑ نوجوانوں کو نوکریاں دیں گے تو کیوں نہیں نوکریاں دی، کیوں نوجوانوں کو دہشت گردی پر مجبور کیا گیا یہ میں نے نہیں کہا تھا کہ 50 لاکھ گھر دیں گے اسی ٹولے نے کہا تھا اور پھر ایک عثمان بزدار اٹھا کر دے گئے اور 12 کروڑ کا پنجاب اس کے حوالے کر دیا اور اس نے اس پنجاب کو تباہ و برباد کیا پنجاب کے اضلاع ٹھیکے پر چڑھا دیئے۔ پھر میں سانحہ ساہیوال کی بات کروں گا جب بچوں کے سامنے ان کے والدین کو شہید کر دیا گیا اور بزدار سرکار کیا کرتا ہے کہ والدین شہید ہو گئے ہیں اور بچوں کو گلدستے دینے وہاں ہسپتال پہنچ جاتا ہے پھر چار سال کہتا رہا میں under training ہوں۔ آج میں سمجھتا ہوں کہ اس کیچے کے علاقے کی بھی investigation کرنی چاہئے بالکل میرے بھائیوں نے ٹھیک کہا تو کیوں نہیں investigation ہونی چاہئے کون کون ان کو promote کرتا ہے۔ وہ جو 12 پولیس کے جوان شہید ہوئے ہیں وہ ہم میں سے کئی کے عزیز و اقارب ہیں وہ بھی کسی بیٹی اور بیٹے کے باپ تھے ان کی بھی ماں انتظار میں تھی کہ بیٹے نے گھر آنا ہے۔ وہ پولیس کے جوان شہید ہو جاتے ہیں ہمیں خوشیاں نہیں منانی چاہئے لیکن یہ میں ضرور عرض کروں گا کہ چیف منسٹر ہمت اور جرات کر کے وہاں پہنچی ہے یہ نہیں کہا کہ وہ بلوچستان میں ہزارہ والے شہداء کی لاشیں لے کر بیٹھے اور پچھلے وقت کا پرائم منسٹر کہتا ہے کہ میں نہیں جاتا وہاں آئی جی گئے اور وزیر داخلہ گئے اس کے باوجود میں سمجھتا ہوں کہ جو بلوچستان میں پاکستانیوں کو شہید کیا گیا وہ میرے شیخوپورہ کے ہوں وہ میرے لاہور یا پنجاب کے ہوں وہ پاکستانی تھے وہ پنجابی تھے۔ اس پر بھی ہمیں دیکھنا ہے کہ وہ دہشت گردوں کو سپورٹ کب کب ہوئی اور 50 ہزار سے زائد دہشت گرد ملک کے اندر کب انٹر ہوتے ہیں۔ یہ کہنا بڑا آسان نہیں نواز شریف کا تو جیل میں بھی اے سی بند کروایا جاتا تھا اور آج مٹن بھی کھاتے ہیں اور شور بھی مچاتے ہیں۔ ہمیں پتا ہے خیبر پختونخوا کا بیڑا غرق کسی اور نے نہیں کیا جو وہاں شہد والے چیف منسٹر ہیں اسی نے کیا ہے۔

جناب چیئرمین: رانا صاحب wind up کریں۔

رانا محمد ارشد: جناب چیئرمین! اس کی investigation ہونی چاہئے میں عرض کروں گا کہ بالکل پولیس کو اپنی ذمہ داریاں نبھانی ہیں میں یہ نہیں کہہ سکتا ایک صوبے کا چیف منسٹر ہو یا صوبے کا آئی جی پنجاب یا چیف سیکرٹری ہو وہ اپنی پوری ٹیم کے کمانڈر ہوتے ہیں کسی کو ڈرائیور کہنا کسی کو کچھ کہنا میں سمجھتا ہوں جو مرضی کہتے رہیں حقائق کو ماننا چاہئے کہ آج چیف منسٹر 18 گھنٹے کام کرتی ہیں اور ان کی ٹیم بھی کام کرتی ہے ہم نے چھ ماہ میں 80 منصوبے inaugurate کئے مجھے خبیر پختونخوا میں کوئی دو منصوبوں کے نام بتا دیں۔

جناب چیئرمین: رانا صاحب بہت شکریہ

رانا محمد ارشد: جناب چیئرمین! بس دو منٹ میں اپنی بات ختم کر رہا ہوں۔ میں 9۔ مئی کا ذکر نہیں کرنا چاہتا لیکن یہاں ذکر ہوا تو 9۔ مئی والے تو اقرار جرم خود کر چکے ہیں ہاں کہ میں نے کور کمانڈر اور جی ایچ کیو کا کہا تھا۔ 2 اکتوبر 1999 کو ہم نے تو ان دفتروں کے باہر احتجاج نہیں کئے تھے۔ یہ کون سی سازش تھی جب 9۔ مئی جیسا بلیک ڈے پاکستان کے اوپر نازل ہوا وہ جناح ہاؤس ہو یا شہداء کی یادگاروں کو کس نے گروایا کس کا ایجنڈا تھا اس پر بھی investigation ہونی چاہئے۔

جناب چیئرمین: رانا صاحب بہت شکریہ۔ جی، اب قاضی احمد اکبر صاحب پلیز!

قاضی احمد اکبر: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم 0 بسم اللہ الرحمٰن الرحیم 0 جناب چیئرمین! شکریہ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ نواز شریف صاحب کے اے سی بند کئے گئے، ان کے پلیٹلٹس کم ہوئے اور وہ ملک چھوڑ کر بھاگ گئے۔ آج عمران خان کا پنکھا بھی بند کیا جاتا ہے لیکن وہ پھر بھی مردوں کی طرح جیل کاٹ رہا ہے۔

جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں floor of the House جناب سپیکر کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے شیخ امتیاز صاحب کو پروڈکشن آرڈر پر اسمبلی اجلاس میں بلایا اور میں سمجھتا ہوں کہ اس سے پورے ایوان کی عزت اور پورے سسٹم کو ایک بہت بڑی طاقت ملی ہے۔ میں یہاں پر ذکر کرنا چاہتا ہوں چونکہ لاء اینڈ آرڈر پر بات ہونی ہے اور بڑی pertinent ہے آئین کے آرٹیکل 15 اور 16 بڑے واضح ہیں جو کہتے ہیں کہ right to Assembly لوگ اکٹھے ہو سکتے ہیں اور اپنے اس حق کو enjoy کر سکتے ہیں۔ ہمیں تین دفعہ اس جلسے کا این او سی جاری کیا گیا جبکہ

تین دفعہ وہ این او سی cancel کیا گیا۔ بالآخر ہمیں این او سی دے دیا گیا لیکن مجھے سمجھ نہیں آتی کہ وہ این او سی جلسہ کرنے کے لئے دیا گیا یا جلسہ روکنے کے لئے دیا گیا؟ حالت یہ تھی کہ جلسے سے دو رات پہلے چھاپوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ میرے حلقے سے محمد زبیر اور اعجاز نمبر دار کو اٹھایا گیا جنہیں دو دن تک تھانے میں رکھا گیا۔ یہ این او سی جو دیا گیا اس کے بعد مارگلہ روڈ بند کر دی گئی، سری نگر ہائی وے choke کر دی گئی، ریڈ زون کو seal کر دیا گیا اور راولپنڈی سے اسلام آباد کے راستے بند کر دیئے گئے۔ فیض آباد پُل بند، کھنہ پُل بند، سٹیڈیم روڈ بند، میٹرو بس بند، اسلام آباد ایکسپریس وے بند، سرینا چوک بند، جی ٹی روڈ بند، موٹر وے سے چکوال روڈ بند، کلر کہار نیلا دلہ چکری انٹر چینج بند، 26 نمبر چونگی بند، سنجانی کے تمام ہوٹل اور دکانیں بند لیکن پھر بھی مثالی جلسہ اور ہزاروں کی تعداد میں لوگ وہاں پر آئے۔ انٹر نیشنل میڈیا میں الجزیرہ ٹی وی نے اس چیز کا اقرار کیا کہ ان تمام رکاوٹوں کو عبور کر کے عمران خان کے مجاہد اس جلسہ گاہ میں پہنچے۔ میں حیران ہوں کہ ایک قانون راتوں رات "پبلک آرڈر" کے نام سے بنایا جس کے تحت تین سال کی قید مقرر کی گئی کہ اس سے اسلام آباد میں کوئی بھی جلسہ نہ ہو کیونکہ اس سے شہریوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین! میں سوال کرنا چاہتا ہوں کہ جتنے کنٹینرز لگا کر بچوں کے سکول بند کئے گئے، دکانیں بند کیں اور کاروبار بند کئے گئے تو کیا شہباز شریف وزیر اعظم اور چیف کمشنر اسلام آباد کو بھی تین سال کی قید کی سزا دینی چاہئے۔ میں حیران ہوتا ہوں کہ ان کے منسٹرز حنیف عباسی صاحب، عطا تارڑ صاحب اور عظمیٰ بخاری صاحبہ نے ایسی ایسی باتیں کی ہیں کہ ایک ناکام جلسہ تھا۔ سوشل میڈیا کا زمانہ ہے تو ہر چیز نظر آتی ہے اور ہر چیز دکھتی ہے۔ میں تو صرف ایک بات کہہ کر اس کو wind up کروں گا کہ:

لاؤ ترازو تول کر ویکھو ساڈا پلڑا بھاری ہے

ان شاء اللہ تعالیٰ

جناب چیئرمین! ہمارے اولمپئین جو ماشاء اللہ گولڈ میڈل لے کر آئے اور ہم نے دیکھا کہ ایک منسٹر صاحب نے وزیر اعظم کو کہا کہ جناب یہ آپ کا وژن ہے۔ کیا بات ہے، زبردست۔ Sir exports 2021 میں 31.5 بلین ڈالر تھیں لیکن آج 30 بلین ڈالر ہیں جو کم ہو جاتی ہیں۔ Highest trade deficit ریکارڈ ہوتا ہے پاکستان کی تاریخ میں minus 44 billion dollar

جی ڈی پی گروتھ 2021 میں 6 فیصد تھی جو آج 2 فیصد ہے تو یہ آپ کا وژن ہے۔ Employment rate ہمارے دور میں 6.3 تھا جو کہ آج 8 فیصد ہے یعنی زیادہ لوگ بے روزگار ہو گئے یہ آپ کا وژن ہے۔ Highest migration in the history of Pakistan دو سال میں 1.8 ملین لوگ پاکستان چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ 16 روپے کا بجلی کا یونٹ تھا جو اب 75 روپے پر ہے۔ 150 روپے لیٹر پٹرول تھا جو اب 280 روپے تک پہنچ چکا ہے۔ 170 روپے کا ڈالر تھا جو کہ اب 280 روپے تک پہنچ گیا ہے۔ 70 روپے کلو گرام والی چینی 140 روپے پر پہنچ گئی ہے۔ 50 روپے کلو گرام والا آٹا آج 120 روپے تک پہنچ گیا ہے جو آپ کا وژن ہے۔ گلف نیوز رپورٹ کرتا ہے کہ 90 فیصد لوگ یو اے ای میں پکڑے جاتے ہیں یا ڈی پورٹ کئے جاتے ہیں جو وہاں پر بھیک مانگتے ہوئے پکڑے جاتے ہیں یہ بھی ہمارے وزیر اعظم کا وژن ہے۔

جناب چیئرمین! میں صرف اتنی بات کروں گا کہ:

پیٹھ پیچھے سے تیرے وار بھی دیکھ آئے ہیں
جو تھا پوشیدہ وہ کردار بھی دیکھ آئے ہیں
خود کو ناقابل تسخیر سمجھنے والے
اپنی آنکھوں سے تیری ہار بھی دیکھ آئے ہیں
خود کو جو چارہ گر قوم کہا کرتے تھے
ہر لب گور وہ بیمار بھی دیکھ آئے ہیں
نہ ڈراؤ آگ سے بیٹا ہوں ابراہیم کا میں
تیرے نمرود کی وہ آگ بھی دیکھ آئے ہیں
جس کو دعویٰ ہے خدائی کا زمین پر
ہم تو وہ فرعون کا دربار بھی دیکھ آئے ہیں
اور کیا چاہئے اے ارض وطن تیرے لئے
طوق بھی چوم لیا دار بھی دیکھ آئے ہیں

بہت شکریہ

جناب چیئرمین: بہت شکریہ، قاضی صاحب! جناب نعیم شفیق۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ ضمیر الحسن بھٹی صاحب۔۔۔ تشریف فرما نہ ہیں۔ جناب حسن بٹر صاحب۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ آپ اپوزیشن کی طرف سے seriousness دیکھ لیں۔ جی، رائے احسن رضا صاحب!

جناب احسن رضا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم0 جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرے بھائیوں نے بہت اچھی باتیں کیں جن میں شہاب الدین خان چونکہ پرانے پارلیمنٹرین ہیں، نے زبردست بات کی، قاضی صاحب نے بھی figures کے ساتھ بات کی اور بڑی خوشی ہوتی ہے جب اس طرح۔۔۔

(اذان عشاء)

جناب چیئرمین: جی، رائے صاحب!

جناب احسن رضا: جناب چیئرمین! Basically تو آج انتہائی افسوس بھی ہو رہا ہے اور حیرانگی بھی ہو رہی ہے کہ ہاؤس کے اندر اتنی کم تعداد آج معزز ارکان کی ہے۔ ایک دو اہم issues تھے جن میں لاء اینڈ آرڈر اور مہنگائی جو ہمارے صوبے کا نہیں بلکہ پورے ملک کا ایک unanimous مسئلہ ہے جس پر آج بحث ہو رہی ہے لیکن گیلری میں اس سے متعلقہ لوگوں کو یہاں پر موجود ہونا چاہئے تھا مگر وہ نہیں ہیں۔ اتنی serious قسم کی debate کے اندر ان کا موجود نہ ہونا ان ساری چیزوں کے ذمہ داروں کا موجود نہ ہونا ایسے ہی لگ رہا ہے کہ سارا وقت ہم فضول بحث کر رہے ہیں اور یہ بھینس کے آگے بین بجانے والی بات ہے۔ ایک منسٹر صاحب کو properly اس ڈیوٹی پر لگا دیا گیا ہے کہ صرف آپ نے بیٹھنا ہے اور باقی سارے ممبران کو میرے خیال میں چھٹی دے دی گئی ہے کہ آپ جو مرضی کریں اور ایک منسٹر صاحب کو یہاں پر بٹھا کر اپوزیشن کی باتیں سنیں اور ان ساری باتوں سے حاصل کیا ہوتا ہے؟ Believe کریں کہ پچھلے سیشن کے دوران میں بھی میں نے چند چیزیں note کی ہیں کہ جناب سپیکر کے کہنے کے باوجود کوئی محکمہ جواب دیتا ہے نہ کسی کی سنتا ہے اور کسی بھی چیز پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوتا۔ پہلے سیشن میں لوگوں نے جو باتیں پیٹ پیٹ کر کی ہیں اپوزیشن کی طرف سے بھی اور حکومتی بنچز کی طرف سے بھی لیکن ان پر کسی قسم کا عملدرآمد نہیں ہوتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ قوم کا پیسا فضول میں ہم ضائع کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! لاء اینڈ آرڈر اور مہنگائی کے حوالے سے بات کروں گا چونکہ میرا تعلق فیصل آباد سے ہے تو وہاں پر 80 فیصد کے قریب فیکٹریاں بند ہو چکی ہیں اور وہاں پر مزدور بے روزگار ہو چکے ہیں۔ فیصل آباد میں پچھلے دنوں بارش ہوئی ہے اور آپ یقین کریں کہ 1122 پر ہسپتال سے مریضوں کو نکالا گیا ہے کیونکہ ہسپتال کے وارڈوں میں بارش کا پانی داخل ہو گیا تو وہاں پر واسا کی یہ صورت حال ہے۔ مہنگائی کا یہ عالم ہے کہ جتنی آج کچے پر بحث ہوئی تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کچہ اور پکا ایک ہی ہو گیا ہے اور اس میں کوئی فرق نہیں رہا۔ جتنی ڈکیتیاں، چوریاں اور جتنی قتل و غارت ہو رہی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ کچے میں تو ہمارے 12 جوان شہید ہوئے ہیں اور ہم سب دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے اور ان کی یہ شہادت اللہ تعالیٰ قبول کرے۔ اگر ہم چیزوں کو one side پر لے کر چلیں گے تو میرے پاس کئی تجاویز ہیں۔ دیکھیں ہم بالکل امید کرتے ہیں کہ ہمارے لوگ کارکردگی دکھائیں، ہمارا پولیس ڈیپارٹمنٹ کارکردگی دکھائے اگر ہم لوگ دوسری side پر بھی تھوڑا سا دیکھیں، کیونکہ تنقید تو بہت زیادہ ہو چکی ہے اگر ہم دوسری side پر جائیں تو ہماری باقی جتنی فورسز ہیں ان کے پاس hospitals ہیں، اچھے ڈاکٹر ہیں اور ان کے پاس فاؤنڈیشن ہے وہاں ان کے بچوں کا علاج بھی ہوتا ہے ان کے بچوں کے لئے سکولز کا بھی انتظام ہے اگر کوئی ان کا شہید ہو جاتا ہے تو ان کے لئے ایک بہترین پیکج بھی ہے لیکن آج تک ہمارے جتنے بھی پولیس کے جوان شہید ہوئے ہیں یا ہماری جتنی پولیس فورس ہے اس کے لئے نہ تو آج تک کوئی فاؤنڈیشن ہے نہ ان کے بچوں کے لئے کوئی تعلیم کی کوئی سہولت ہے۔ دیکھیں ان کے لئے نہ کوئی hospital کی سہولت ہے اگر ہم ان کو سہولتیں دیں گے تو ہم ان سے کارکردگی کا بھی پوچھیں گے۔ میں منسٹر صاحب سے یہ امید کرتا ہوں کہ وہ اس چیز کو نوٹ کریں گے کہ اگر آپ پولیس ڈیپارٹمنٹ کے اندر اس طرح کی facilities دیں گے اور لوگوں کو facilitate کریں گے تو ان شاءاللہ تعالیٰ امید کرتے ہیں کہ وہ کارکردگی بھی اس حوالے سے دکھائیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ قومیں بنتی ہیں لیڈر سے لیکن اس ملک کی بدقسمتی رہی ہے کہ جب بھی کوئی اچھا لیڈر ملک نے دیا ہے تو اس کو اتنی مشکلات face کرنی پڑی ہیں تو آج دیکھ لیں کہ ایک visionary leader جس نے اس قوم کو اٹھانا تھا آج جیل کی صعوبتیں برداشت کر رہا ہے اور ہم سیاست سیاست کھیل رہے ہیں۔ دیکھیں! قومیں لیڈروں سے بنتی ہیں اور لیڈر ہی قومیں بناتے ہیں۔ دیکھیں! آج بھی حقیقت جانیں اور ہوش

کے ناخن لیں جس نہج پر ملک چلا گیا ہے آپ economically دیکھ لیں،لوگ یوٹیلٹی بلز کے حوالے سے کتنے پریشان ہیں۔ہم یہاں پر بیٹھ کر بحث کرتے ہیں اور ان غُرباء کی حالت دیکھیں جو آج اپنے یوٹیلٹی بلز اور مہنگائی کے حوالے سے بڑے پریشان ہیں۔ آپ دیکھ لیں کہ زراعت کا یہ حال ہو گیا ہے کہ تل کی فصل آئی ہے 18 ہزار روپے ریٹ تھا آج 8 ہزار روپے میں بھی کوئی نہیں لے رہا۔ آگے کماد کی فصل آرہی ہے تو وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے کرشنگ سیزن شروع ہی نہیں کرنا۔ آپ پیچھے گندم کی حالت دیکھ لیں، اسی طرح فیکٹریز میں مزدور بے روزگار ہو رہے ہیں میں نے آپ کو پہلے بھی بتایا کہ فیصل آباد میں 80 فیصد کے قریب فیکٹریز بند پڑی ہیں۔ آپ دیکھ لیں کہ ستارہ ایک بڑا نام ہے انہوں نے بھی اپنا یونٹ بند کر دیا ہے۔جب اس طرح کی باتیں ہو رہی ہوں اور یہ سارے معاملات ہوں تو سمجھ نہیں آتی کہ یہ ملک اب کیسے چلے گا؟ ہر بندہ یوٹیلٹی بلز کے حوالے سے اور لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کے حوالے سے پریشان ہے اور ہر بندہ mentally طور پر disturb ہے۔ آپ یقین کریں کہ آپ شام سے پہلے تو کیا دن کے ٹائم بھی سڑک پر نہیں نکل سکتے آج حالت یہ ہے، چودھری پرویز الٰہی نے ایک بہت زبردست قسم کا ایک یونٹ دیا تھا تو ہماری روڈز پر پٹرولنگ پوسٹ بنی تھی آج ان کی گاڑیوں کی یہ حالت ہے کہ وہ 20 کی سپیڈ کے اوپر نہیں جا سکتیں۔

جناب چیئرمین: رائے صاحب! آپ wind up کریں۔ this is to be end please.

جناب احسن رضا: جناب چیئرمین! میں wind up کر رہا ہوں بس دو تین باتیں کروں گا۔ آپ 1122 کی حالت دیکھیں ان کی بھی ساری کی ساری گاڑیاں بند ہو چکی ہیں۔ بند ہونے سے مراد ہے کہ وہ خراب ہوئی پڑی ہیں اور believe کریں کہ ان کے پاس پٹرول نہیں ہے۔ میں فیصل آباد کی بات کر رہا ہوں اور ان کی maintenance کے لئے پیسے نہیں ہیں جب اس طرح کی چیزیں آپ کریں گے۔۔۔

جناب چیئرمین: رائے صاحب! منسٹر صاحب نے نوٹ کر لیا ہے چونکہ منسٹر صاحب نے wind up speech بھی کرنی ہے۔ بہت شکریہ

جناب احسن رضا: جناب چیئرمین! مجھے صرف آخری بات کر لینے دیں۔ میں نے کچھ عرصہ پہلے ایک بات کی تھی کہ فیصل آباد میں جو FIC ہے وہاں پر ہمیں surgeons کی ضرورت ہے وہاں پر ایک سرجن ہے۔ میں بارہا یہاں پر یہ request کر چکا ہوں کہ وہاں پر surgeons کی ضرورت

ہے 8 ہزار بندہ queue میں لگے ہوے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اس مسئلے کو بھی آج تین مہینے ہو گئے ہیں اور چار مہینے پہلے منسٹر صاحب نے وہاں پر وزٹ کیا تھا۔ آپ believe کریں کہ آج تک اس کی کوئی شنوائی نہیں ہوئی اور نہ کوئی کمیٹی بنی۔

جناب چیئرمین: رائے صاحب! بہت شکریہ۔ سید رفعت محمود صاحب!

سید رفعت محمود: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ جناب چیئرمین! میں عمران خان کا سپاہی ہوں اس کے بعد میں اپنے حلقے کے تقریباً ساڑھے چار لاکھ ووٹرز کا نمائندہ ہوں۔ میرے حلقے کے اندر عمران خان کے جتنے بھی ووٹر اور سپورٹرز ہیں وہ بے پناہ عمران خان سے محبت کرتے ہیں۔ اس طرح دنیا بھر کے لوگ پاکستان کے علاوہ بھی عمران خان کے ساتھ بے پناہ محبت کرتے ہیں۔ اس طرح جہلم میں میرے حلقے کے اندر ہی عمران خان نے القادر یونیورسٹی بنائی ہے اور وہ دنیا کی بہترین یونیورسٹی ہے۔ میری پورے پاکستان کے لوگوں سے اپیل ہے کہ ایک دفعہ جا کر آپ وہ یونیورسٹی دیکھیں اور وہاں اپنے بچوں کو داخل کرائیں۔ وہ یونیورسٹی دنیا کی کسی بڑی یونیورسٹی سے کم نہیں ہے کل جلسہ تھا تو جس طرح پاکستان بھر سے لوگ خان صاحب کے ساتھ پیار کرتے ہیں اور نکلے ہیں۔ اس طرح جہلم سے بھی جب ہمارا قافلہ نکلا تو اس میں خواتین بھی تھیں، بچے بھی تھے، نوجوان بھی تھے اور بوڑھے بھی تھے۔ ہمارا جہلم سے راولپنڈی کا فاصلہ 130 کلومیٹر تھا اور ہمیں انہوں نے 230 کلومیٹر کا روٹ دیا کہ آپ اس راستے سے جائیں اور یہ راستہ آپ کے لئے clear ہے۔ جب ہم ضلع چکوال کے اندر بلکسر انٹر چینج پر پہنچے تو وہاں انہوں نے بڑے بڑے کنٹینر لگا کر راستہ بند کر دیا تھا۔ وہاں ایک ایس ایچ او کھڑے تھے تو ان کو میں نے بتایا کہ ہم دو ایم پی ایز ہیں ہمارے ساتھ بچوں اور خواتین کی بہت زیادہ تعداد ہے، گرمی بھی ہے بوڑھے بھی ہیں، نوجوان بھی ہیں اور عمران خان سے پیار کرتے ہیں۔ آپ ہمیں جانے دیں انہوں نے کہا کہ میری نوکری کا مسئلہ ہے میں آپ کو نہیں جانے دے سکتا تو کیا ہم کوئی دہشت گرد تھے کہ آپ کی نوکری کا مسئلہ ہے؟ انہوں نے کہا کہ آپ نیلہ دُولہ انٹر چینج سے چلے جائیں وہ آپ کے لئے کھلا ہے تو میں نے کہا کہ وہ ہم سے 35 سے 40 کلومیٹر دور ہے اور ہم نہیں جا سکتے۔ ہمارے ساتھ خواتین اور بچے ہیں گرمی کا موسم

ہے ان کو پیاس بھی لگی ہوئی ہے پانی بھی نہیں مل رہا اور نہ کوئی راستے میں سایہ دار درخت ہے۔ انہوں نے کہا کہ نیلہ دُولہ انٹر چینج کھلا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین! آپ میری بات توجہ سے سنیں۔ ادھر میری طرف دیکھیں۔ آپ کی مہربانی ہو گی۔۔۔

جناب چیئرمین: مرشد! میں آپ کو ہی سن رہا ہوں۔

سید رفعت محمود: جب ہم نیلہ دُولہ انٹر چینج پہنچے تو وہاں انہوں نے کہا کہ ابھی ابھی وائرلیس چلی ہے یہ انٹر چینج بھی آپ کے لئے بند کر دیا گیا ہے آپ اگلے 30 کلو میٹر سفر کر کے دیہاتوں کے اندر سے جاتے ہوئے اگلے چکری انٹر چینج سے جائیں تو یقین کریں کہ ہم اتنے پریشان ہوئے ہیں لیکن عمران خان کی محبت کی وجہ سے جب ہم چکری انٹر چینج پہنچے۔۔۔

جناب چیئرمین: مرشد! اگر آپ لاء اینڈ آرڈر اور مہنگائی پر بات کر لیں تو زیادہ بہتر ہے۔

سید رفعت محمود: جناب چیئرمین! میں بات کرنے لگا ہوں، یہ چونکہ پولیس کے متعلق بات ہے اور یہ قانون کے متعلق بات ہے۔

جناب چیئرمین: مرشد! آپ لاء اینڈ آرڈر پر بات کریں۔

سید رفعت محمود: جناب چیئرمین! ہم پاکستان کے شہری ہیں۔ دیکھیں! یہ قانون کے متعلق بات ہے اور ہمیں قانون کے مطابق جلسہ کرنے کی اجازت ملی۔ اب میں آپ سے کیا بات کروں۔۔۔

جناب چیئرمین: وہ اسلام آباد سے متعلق ہے لیکن یہاں پنجاب کا مسئلہ ہے۔

سید رفعت محمود: جناب چیئرمین! جو میری عوام کو تکلیف ہوئی ہے تو میں اسی کے متعلق آپ سے بات کر رہا ہوں۔ ہمارے لوگوں کو تکلیف ہوئی اور ہمیں پولیس نے تکلیف دی ہے۔ اگر میں اس ایوان میں بات نہیں کروں گا تو میں کہاں بات کروں گا؟

جناب چیئرمین: آپ price hike پر بات کر لیں۔

سید رفعت محمود: جناب چیئرمین! دیکھیں، یہ پنجاب پولیس کی بات ہو رہی ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ آپ قانون پر بات کریں اور لاء اینڈ آرڈر پر بات کریں تو میں وہی بات کر رہا ہوں جب ہم اس چکری انٹر چینج پر پہنچے تو آگے راستہ کھلا ہوا تھا جو ہمیں تکلیف ہوئی ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہمیں پولیس نے یہ تکلیف کیوں دی؟ جب ہم جلسہ گاہ میں پہنچ بھی گئے ہیں، جب جہلم سے بھی ہزاروں کے حساب سے لوگ پہنچ گئے تو ہمیں یہ تکلیف کیوں دی گئی؟ میں کس سے پوچھوں اور اگر آپ سے نہ پوچھوں؟ وزیر صاحب بھی سامنے بیٹھے ہیں اور سامنے پولیس آفیسرز بھی بیٹھے ہوئے ہیں میں کس سے بات کروں، جب ہم وہاں پہنچ گئے تو یقین کریں کہ مجھے ایک بوڑھا اندھا شخص جلسہ گاہ میں ملا تو میں نے کہا کہ باباجی آپ اندھے ہیں اور جلسہ گاہ میں کیوں آئے ہوئے ہیں؟ مجھے نہیں پتا تھا، شاید کچھ باتیں پتا بھی ہوں لیکن مجھے اس اندھے شخص نے کہا کہ میں آپ کو نواز شریف اور عمران خان کا فرق بتاتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میاں نواز شریف اپنے بچوں کی سوچتا رہا ہے جیسے معزز رکن بات کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ وہ لندن میں اپنے محلات بناتے رہے ہیں۔ اپنے بچوں کے لئے نئے نئے پراجیکٹس شروع کرتے رہے۔۔۔

جناب چیئرمین: مرشد! لاء اینڈ آرڈر پر بات کریں۔ ہاؤس کا وقت دس منٹ کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

(اس مرحلے پر اجلاس کا وقت دس منٹ کے لئے بڑھا دیا گیا)

سید رفعت محمود: جناب چیئرمین! میرا لیڈر عمران خان اپنے ماں باپ کا۔۔۔

جناب چیئرمین: سید رفعت محمود صاحب! بہت مہربانی، بہت شکریہ۔ جناب راشد طفیل! اب سارے معزز ممبران نے بات کر لی ہے تو میں وزیر پارلیمانی امور سے گزارش کروں گا کہ۔۔۔

جناب راشد طفیل: جناب چیئرمین! میرا لسٹ میں نام ہے مجھے بات کر لینے دیں۔

جناب طاہر محمود: جناب چیئرمین! میرا نام بھی لسٹ میں شامل ہے۔

جناب چیئرمین: راشد طفیل صاحب کے بعد میرے پاس کوئی نام نہیں ہے۔ جناب طاہر محمود! آپ کا نام اس لسٹ میں موجود نہیں ہے۔

جناب طاہر محمود: جناب چیئرمین ہمیں دو دو منٹ دے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، راشد طفیل صاحب! اب آپ جلدی بات مکمل کر لیں اب چونکہ اجلاس کا وقت 10 منٹ بڑھایا ہے تو اپنی بات جلدی مکمل کر لیں۔

جناب راشد طفیل: جناب چیئرمین! شکریہ۔ اس پورے ایوان نے جو آج speeches کی ہیں اس میں کچھ پکا کچھ پکا چلتا رہا۔ کچے میں جو ہماری force گئی تھی اور جنہوں نے بھیجی تھی، کیا انہیں علم تھا کہ ہم اپنے جوانوں کو کس کام کے لئے بھیج رہے ہیں، اُن کا کیا target تھا اگر انہیں علم تھا، تو انہوں نے انہیں کون سے weapons دیئے، کون سی گاڑیاں دی ہیں، کون سی jackets دی ہیں؟ اور اگر سارے معاملات کا پتا ہونے کے باوجود نہ weapons تھے، نہ jackets تھیں، نہ ان کے پاس کوئی گاڑی تھی تو جو وہاں کمیٹی تھی جن لوگوں نے انہیں بھیجا ہے، وہ senior لوگ ہیں، اُن کی تعلیم کیا ہے، ان کا شعور کیا ہے؟ وہ کیسے ان سیٹوں پر بیٹھے ہوئے ہیں؟ جو لوگ وہاں جا کے شہید ہوئے ہیں، وہ ہمارے بچے نہیں تھے؟ ہمارے جوان نہیں تھے؟ کیا اُنہیں شوقیہ مروانے کے لئے بھیجا ہے؟ ان کا وہ بھی کوئی target تھا؟ ایک کچے کے ڈاکوؤں کے چکر میں بھیجا ہے۔ دوسرے ڈاکو انہیں PTI کے لوگ نظر آتے ہیں۔ ان کے لئے بھی یہی صورتحال ہوتی ہے۔ پورا اسلام آباد seal کر دیا ہے جب ہمیں ہائی کورٹ نے permission دی کہ جلسہ کر لیں تو containers لگانے کی کیا ضرورت تھی؟ پورا اسلام آباد بند کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ آپ لوگ یہ message دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! آپ سے گزارش ہے کہ ہمارے پاس پڑھے لکھے اچھے officers نہیں ہیں؟ یقیناً بہت بیٹھے ہوئے ہیں، وہ officers کیوں نہیں آنا چاہتے؟ کبھی سوچا کہ وہ ہماری وجہ سے نہیں آنا چاہتے۔ جو یہ حکومت بیٹھی ہوئی ہے، TikTok بنا رہی ہے، ان کی وجہ سے نہیں آنا چاہتے۔ بہت سے اچھے ایماندار لوگ بھی ہیں، بڑے سینئر لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، وہ خاموشی سے وقت گزار رہے ہیں کیونکہ آپ ان کے ہاتھوں میں زبردستی بندوق تھماتے ہیں اور بھیجتے ہیں کہ جاؤ، ان سب لوگوں کو ایک corner میں کر دو بڑے افسوس کی بات ہے۔ روز 9۔ مئی بناتے ہیں، 9۔ مئی میں کیا ہوا؟ چلیں، 9۔ مئی کا ایک وقوعہ ہو گیا، اس میں ہماری مائیں، بہنیں، بیٹیاں، بچیاں اُن پر FIRs، اُنہیں کس طرح بند کیا گیا، تھانوں میں رسوا کر دیا گیا۔ جس طرح ہمارے

ممبر اسمبلی شیخ امتیاز صاحب بتا کے گئے تھے اُس کو تتمہ میں ڈال دیا، فلاں میں ڈال دیا، فلاں بیانات میں ڈال دیا۔ عورت کی یہ عزت ہے؟ یہ ہماری ماؤں بہنوں کی عزت ہے؟ ہمیں یہ دنیا دیکھ رہی ہے۔ دنیا ہمیں دیکھ کر ہنس رہی ہے۔

جناب چیئرمین !میری آپ سے گزارش ہے کہ جس طرح ہم کروڑوں اربوں کے funds پولیس کو دے رہے ہیں، اور ہم اپنے لئے اٹھارہ، اٹھارہ کروڑ کی گاڑیاں خریدتے ہیں، تو کیا ہم یہ funds transport کے لئے اُنہیں نہیں دے سکتے؟ نہ وہ گاڑی خراب ہوتی، نہ وہاں پر ہمارے جوان شہید ہوتے، اس کا کون ذمہ دار ہے کیا ان کی inquiries ہو رہی ہیں؟ کس طرح ہو رہی ہیں ان کی کھلی انکوائریاں کروائیں، ذمہ داروں کو سزائیں دیں۔ مرنے والے تو چلے گئے، ان کے عزیزوں واقارب سے آپ پوچھ رہے ہیں کہ ان کا گزارا کیسے چلے گا؟ کیا لوگ شوق سے بھرتی ہونے آتے ہیں؟ روزگار کے لئے بھی آتے ہیں۔ یہ نہیں کہ ساری چیزیں۔۔۔

جناب چیئرمین: راشد صاحب! wind up کریں۔

جناب راشد طفیل: جناب چیئرمین! اگر آپ کا حکم ہے تو میں خاموش ہو کر بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب چیئرمین: اب ٹائم بہت ہو گیا ہے آپ اپنی بات wind up کریں۔

جناب راشد طفیل: جناب چیئرمین! میں اپنے ڈسٹرکٹ کی طرف چلا جاتا ہوں۔ چلیں، آپ کے پاس time نہیں ہے۔ میرا ضلع قصور ہے میں پی پی۔175 سے ایم پی اے ہوں۔ میرا حلقہ تحصیل ہے، 2006 میں میری تحصیل بنی، 2006 کے بعد آج تک میری تحصیل کوٹ رادھا کشن کا DSP نہیں ہے، توجہ کدھر ہے، یہ حکومت کیا سوچ رہی ہے، کیا ہر تحصیل کا DSP نہیں ہوتا؟ میں جناب سے پوچھتا ہوں آپ بتائیں کہ DSP نہیں ہے؟ یقیناً ہر تحصیل میں ہوتا ہے۔ میرا DSP قصور سے آتا ہے اور کوٹ رادھا کشن تحصیل کو deal کرتا ہے، تو آپ crime کیسے control کریں گے، یہ لوگ کن جگہوں پر بیٹھے ہوئے ہیں؟ یہ لوگ کیا سوچ رہے ہیں؟ یہ صرف اور صرف ڈکیتیاں کروانے پر، آپ ڈسٹرکٹ قصور میں ڈکیتیوں کی تعداد گنیں تو سینکڑوں میں ملیں گی۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ

جناب راشد طفیل: جناب چیئرمین! میری گزارش سن لیں۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب راشد طفیل: جناب چیئرمین! صرف ایک منٹ بات کرنے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، جلدی مکمل کریں۔

جناب راشد طفیل: جناب چیئرمین ! اسی طرح پھولنگر تھانے میں ایک ایف آئی آر جس کا نمبر 2192 ہے درج کی گئی ہے، وہاں پر کاروبار کے لئے دو بھائی گئے تھے واپس نہیں آئے، اُن کو ڈاکوؤں نے مار دیا۔ اُن کے گھر والوں کو کیا منہ دکھائیں گے ؟ اب اگر آپ crime دیکھتے ہیں تو منشیات بھرپور طریقے سے ڈسٹرکٹ قصور میں چل رہی ہے۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ میرے وہاں کے officer کو کام کرنے دیا جائے، آزاد کام کرنے دیا جائے۔ نہ کہ اس حکومت کے تابع کہ وہ PTI کے ارکان یا ان کے صرف کارکنوں کو گرفتار کرے۔۔۔

جناب چیئرمین: راشد صاحب! بہت شکریہ۔ اب آخر میں صرف دو تین منٹ کے لئے طاہر قیصرانی صاحب! ذرا جلدی بات مکمل کریں اُس کے بعد منسٹر صاحب نے wind up speech کرنی ہے۔

جناب محمد طاہر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین ! مختصر سی کچھ بات کرنا چاہتا ہوں حالیہ واقعات کے بارے میں جو بلوچستان کے اندر ہوئے۔ یہاں جو اعداد و شمار فراہم کئے گئے ہیں، اُن کے مطابق 23 لوگ پنجاب کے مارے گئے ہیں۔ لیکن میرے حلقے کے تین نوجوان بھی اُس میں شہید ہوئے ہیں۔ میں ان کی تعزیت پر گیا تو اُن سے مجھے معلومات ملیں کہ وہاں تقریباً 49 کے قریب میتیں وصول کی گئی ہیں۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اُن کو ایک Ambulance تک فراہم نہیں کی گئی کہ وہ اپنی میتیں لے جا سکیں۔ حکومتی طور پر کوئی بھی اُن سے اظہار تعزیت کے لئے نہیں گیا۔ سوچنے کی بات ہے کہ اُنہیں مارا کیوں گیا، بنیاد کیا تھی ؟ وجہ کیا ہے کہ ان کے شناختی کارڈ چیک کئے گئے اور اُن پر پنجاب لکھا تھا، صرف اس بنیاد پر اُنہیں مار دیا گیا۔ پنجاب کی بیوروکریسی اور تمام تر انتظامیہ اُن کے لئے تعزیت کے دو جملے اور ان کے گھروں تک جانے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اس سے بڑھ کر اور ظلم کیا ہو سکتا ہے ؟ میں تمام انتظامیہ سے درخواست کرتا ہوں کہ یہ ہماری عوام ہے، ہمارے لوگ ہیں اگر ایسے مظالم پر نظر نہیں ڈالی جائے گی تو لوگوں کے دل ٹوٹ جائیں گے۔ میں ان کے گھر گیا، ان کے بوڑھے والد سے ملا، اور وہ ایک شکوہ کر رہے تھے کہ

بیٹے دنیا سے چلے گئے لیکن کوئی تعزیت کرنے کے لئے سرکاری عہدے داران آنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ Air ambulance کی لمبی چوڑی باتیں چھوڑ کر، ان چیزوں کو ہٹا کر فقط اگر دیکھا جائے تو ایسے مظالم کے اندر اُنہیں ambulances بھی فراہم کرنی چاہئے اور تعزیت کے لئے بھی ضرور جانا چاہئے۔

جناب چیئرمین! آخری بات، میرے ساتھ ایک علاقہ ہے جو بنی کا علاقہ جہاں کیس کمپنی کام کر رہی ہے۔ وہاں کے مقامی لوگوں کو روزگار نہیں دیا جا رہا۔ وزیر صاحب بیٹھے ہیں میں درخواست کرتا ہوں کہ وہاں مقامی لوگوں کو روزگار دیا جائے۔ میرے حلقے میں ایک روڈ ہے کٹانی ٹو جروار جس سے لوگوں کو بہت زیادہ پریشانی لاحق ہے اور بہت بڑی عوام اس روڈ سے منسلک ہے۔ 2022 کے سیلاب کے وقت سے رابطہ سڑکیں برباد ہو چکی ہیں کٹانی ٹو جروار روڈ کی درخواست ہے کہ اُسے جلد تعمیر کیا جائے۔ ٹبی قیصرانی اور ننکانی کے درمیان ایک بہت بڑا روڈ ہے جو الحمد اللہ تیار ہے، مگر ایک چھوٹی سی جگہ پر گڑھے وغیرہ پڑھ گئے ہیں وہ گڑھا آج تین ماہ ہونے والے ہیں اُس ایک گڑھے کی وجہ سے پورا روڈ برباد پڑا ہوا ہے میں منسٹر صاحب سے request کرتا ہوں کہ ذرا توجہ دے کر اُن چند گڑھوں کو سیٹ کر لیا جائے تو روڈ کام میں آجائے گا۔ میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ اجلاس کا وقت 10 منٹ مزید بڑھایا جاتا ہے۔

(اس مرحلے پر اجلاس کا وقت دس منٹ کے لئے بڑھایا گیا)

جناب چیئرمین: لاء اینڈ آرڈر اور مہنگائی پر آج جو عام بحث تھی اس کا جواب اور اس بحث کو wind up کرنے کے حوالے سے وزیر پارلیمانی امور، جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اس کو wind up کریں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب چیئرمین! لاء اینڈ آرڈر پر میں بات کروں گا ہمارے یہاں پارلیمانی سیکرٹری برائے انڈسٹریز بیٹھے ہیں وہ price hike پر بات کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب! پہلے پھر پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو بات کر لینے دیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جی، ٹھیک ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، تجارت و سرمایہ کاری اینڈ سکلز ڈویلپمنٹ (جناب حسن عسکری شیخ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے پرائس کنٹرول جیسے اہم موضوع پر عام بحث رکھی۔ یہ بہت اہم موضوع تھا لیکن اس پر بہت کم بات ہوئی ہے۔ میں اس کو wind up کرتے ہوئے دو، چار بنیادی پوائنٹس آپ کے سامنے رکھنا چاہوں گا۔ عوام کو بنیادی اشیاء کی ارزاں نرخوں پر فراہمی حکومت کی اولین ترجیح ہوتی ہے۔ پرائس کنٹرول کے نظام کو مؤثر بنانے کے لئے یہ اسمبلی ایک نیا قانون لے کر آئی ہے جس کو The Punjab Price Control of Essential Commodities Act 2024 کہا جاتا ہے۔ اس ہاؤس نے اس بل کو قانونی شکل دے کر جیسا کہ سابقہ اسمبلیاں آرڈیننس کا سہارا لیتی تھیں اس کو ختم کر کے ایک قانون بنا دیا ہے۔ اس قانون کی دفعہ (3) کے تحت پرائس کنٹرول کونسل تشکیل دی گئی ہے جو کہ وزیر صنعت، خوراک، زراعت، سیکرٹریان، محکمہ داخلہ اور محکمہ لائیوسٹاک چیئرمین، پی آئی ٹی بی (PITB) اور ڈی جی، آئی پی ڈبلیو ایم (IPWM) پر مشتمل ہے۔ اس کونسل کے چار اجلاس منعقد ہو چکے ہیں اور کونسل نے قیمتوں کو کنٹرول کرنے کے لئے اضلاع میں جو مختلف لائحہ عمل دیئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔ ضلعی سطح پر پرائس کنٹرول کمیٹیوں کی ازیر نو تشکیل کے لئے گائیڈ لائنز کا اجرا کیا گیا ہے۔ ضلعی سطح پر تمام پرائس کنٹرول کمیٹیوں کو نئے سرے سے تشکیل دینے کے لئے نوٹیفکیشنز کئے گئے ہیں۔ ایکٹ کے تحت دیئے گئے شیڈول میں اشیاء کا اضافہ کیا گیا ہے، مقامی سطح پر پیاز کی قیمتوں میں استحکام لانے کے لئے وفاقی حکومت سے پیاز کی برآمدات روکنے کے لئے درخواست کی گئی ہے۔ سوشل میڈیا پر چکن کی بیماریوں کی بابت پراپیگنڈا کی روک تھام کے لئے محکمہ لائیوسٹاک کی زیر نگرانی پروگرامز منعقد کرائے گئے ہیں اور پرائس کنٹرول کے لئے استعمال ہونے والی App and D ashboard میں ضروری تبدیلیوں کے احکامات جاری کئے گئے تاکہ دکانوں اور تاجروں کا ریکارڈ مرتب کیا جا سکے، اب تک 50 ہزار 475 دکانوں کو رجسٹرڈ کیا جا چکا ہے۔ رمضان کی طرز پر مارکیٹ کمیٹیوں میں ہونے والی بولی کی مانیٹرنگ کے لئے اعلیٰ افسران پر مشتمل کمیٹیاں بنانے کے احکامات جاری کئے گئے ہیں، جس پر محکمہ زراعت کی طرف سے نوٹیفکیشن

جاری ہو چکا ہے ،علاوہ ازیں خورد و نوش کی قیمتوں میں استحکام لانے کے لئے صوبائی سطح پر جو اقدامات کئے گئے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔ آٹے کی قیمتوں میں واضح کمی کے پیش نظر صوبہ بھر میں روٹی کی قیمت 12 سے 14 روپے فی عدد مقرر کی گئی ہے اور اس کی مانیٹرنگ کے لئے تمام ڈپٹی کمشنرز کو احکامات جاری کئے گئے ہیں۔ ڈبل روٹی کی قیمت میں 15 سے 30 روپے کمی کی گئی ہے روزانہ کی سطح پر سپیشل برانچ اور اربن یونٹس سے صوبہ بھر میں روٹی کی قیمتوں کی سپوٹ چیکنگ کروائی جاتی ہے جن اضلاع میں کوئی کمی کوتاہی نظر آتی ہے تو ان کو بروقت مطلع کیا جاتا ہے تاکہ وہاں پر بہتر اقدامات کئے جاسکیں۔ چیف سیکٹری پنجاب کی طرف سے ہفتہ وار پیشرفت کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ فور کاسٹنگ اینڈ سپلائی چین مینجمنٹ کمیٹی کے 15 روزہ اجلاس بلائے جاتے ہیں، پیاز اور ٹماٹر کی سپلائی بڑھانے کے لئے خصوصی کاوش کی جاتی ہے۔ 140 اضافی پرائس مجسٹریٹس تعینات کئے گئے ہیں جس سے پرائس مجسٹریٹس کی تعداد 1271 سے بڑھ کر 1472 ہو گئی ہے اور ان مجسٹریٹوں کو آہنی ہاتھ سے اوور چارجنگ اور ذخیرہ اندوزی کو روکنے کے لئے خصوصی ہدایات دی گئی ہیں۔ ماہ اگست میں جو اقدامات کئے گئے ہیں ان کے مطابق ان پرائس کنٹرول مجسٹریٹس نے 14 لاکھ 31 ہزار 308 انسپیکشنز کیں وہاں پر تقریباً 60 ہزار violations پائی گئی اور انہیں ان violations کے نتیجے میں 20 کروڑ 4 لاکھ روپے کا جرمانہ کیا گیا اور 826 ایف آئی آرز درج کی گئی ہیں۔29۔ مئی کی رپورٹ کے مطابق پنجاب کی جو اوسط قیمت ہے وہ نیشنل اوسط قیمت سے اکثر اشیاء کی اس وقت کم ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں دو تین اشیاء کی قیمتوں کا موازنہ آپ کے سامنے پیش کر دیتا ہوں۔ دال مسور کی ایوریج قیمت 316 روپے تھی جبکہ پنجاب میں 291 روپے ہے، دال مونگ کی ایوریج پرائس 339 روپے تھی جبکہ پنجاب میں 309 روپے ہے، دال چنا کی نیشنل ایوریج پرائس 375 روپے ہے جبکہ پنجاب میں 361 روپے ہے، اسی طرح زندہ مرغی کی ایوریج پرائس 433 روپے فی کلو ہے جبکہ پنجاب میں یہ قیمت 394 روپے ہے۔ Pakistan Bureau Statistics کے موازنے کے مطابق، چکن، چینی، دال مسور، آٹا، گھی، آلو، مونگ اور ماش کی دالوں کی قیمتیں مستحکم رہیں جبکہ تین اشیاء ضروریات زندگی کی دال چنا، ٹماٹر اور پیاز کی قیمتوں میں معمولی اضافہ دیکھا گیا ہے۔ میں ان گزارشات کے ساتھ ہاؤس میں جو پرائس کنٹرول کے حوالے سے جو تھوڑی بہت تقاریر

ہوئی ہیں ان سے میں اپنی حکومت کو مطلع کروں گا تاکہ حکومت پرائس کنٹرول کرنے کے حوالے سے ان خیالات کی روشنی میں مزید بہتر اقدامات کر سکے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: اجلاس کا وقت پانچ منٹ مزید بڑھایا جاتا ہے۔ جی، جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن!

(اس مرحلے پر اجلاس کا وقت 5 منٹ بڑھایا گیا)

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب چیئرمین! پہلے تو میں تمام ممبران کو یہ بتانا چاہوں گا اور خاص طور پر ہمارے اپوزیشن کے کچھ معزز ممبران یہ کہہ رہے تھے کہ شاید یہاں گیلری میں پولیس آفیسرز موجود نہیں تو میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس وقت بھی ہمارے پنجاب کے ایڈیشنل آئی جی یہاں پر تشریف فرما ہیں اور اس کے علاوہ ساؤتھ کے ایڈیشنل آئی جی جو پورے ساؤتھ کو دیکھ رہے ہیں جس میں کچے کے علاقے کے تمام اضلاع شامل ہیں، جن میں ضلع رحیم یار خان اور راجن پور شامل ہیں۔ ان کے ساتھ ڈی پی او، راجن پور بھی یہاں پر موجود ہیں اور یہاں ہر continuously جو بھی بات ہوئی ہے ہمارے آفیسرز نے یہاں بیٹھ کر سنی ہے۔ اس پر میں سب سے پہلے یہ بتانا چاہوں گا ہم یہ تو نہیں کہتے کہ لاء اینڈ آرڈر کی تمام صورتحال ٹھیک ہو گئی ہے لیکن میں حکومت کی strategy کے حوالے سے تھوڑی سی بات کرنا چاہوں گا۔ صوبہ میں امن و امان کی صورتحال کو بہتر بنانے اور جرائم پر قابو پانے کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کے وژن کے مطابق درجاتی حکمت عملی پر کام کیا جا رہا ہے جس میں پہلے نمبر پر عادی مجرموں اور جرائم پیشہ افراد کے خلاف مؤثر کارروائی، دوسرے نمبر پر صوبے کو دہشت گردی سے محفوظ رکھنا اور تیسرے نمبر پر صوبائی پولیس کی استعداد کار اور صلاحیت میں اضافے کی کوشش شامل ہے۔ اسی طرح پنجاب بھر میں منشیات فروشوں، منشیات گینگز کو ٹریس کر کے گرفتار کرنا، پتنگ بازی کے خلاف کارروائی، بجلی چوروں اور بجلی چوری میں ملوث ملزمان کے خلاف سخت کارروائی اور اس کے علاوہ ہماری پولیس overall جن جن چیزوں پر کچے کے علاقے کے علاوہ بھی جو کام routine میں کر رہی ہے اس میں جیسا کہ میں نے کہا کہ منشیات فروش، بجلی چوری، چائنیز کی سکیورٹی، دہشت گردی اور اسی طرح ہائی پروفائل کیسز اور routine کے جو کیسز ہوتے ہیں جن میں ڈکیتی، گاڑی اور موٹر سائیکل چوری اور موبائل چوری شامل ہیں ان تمام چیزوں کی تفصیلات ہمارے پاس ہیں اگر

اس کو overall ہم دیکھیں تو اس میں پہلے سے تھوڑی کمی آ رہی ہے جس سے لگتا ہے کہ پولیس کی overall کارکردگی بہتر ہو رہی ہے۔ اس میں سمگلنگ، ذخیرہ اندوزی، منی لانڈرنگ اور ان سب چیزوں کو پولیس دیکھ رہی ہے مگر یہاں پر جو بات ہوئی اس میں لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے ہماری اپوزیشن کے زیادہ تر دوستوں نے جو بات کی ہے وہ یا تو اپنے حلقوں سے related بات کی یا پھر زیادہ تر نے کل کے جلسے کے حوالے سے بات کی ہے۔ جلسے کے حوالے سے تو میں یہی کہوں گا کہ ان کو ایک اجازت دی گئی تھی اور وہ جلسہ اسلام آباد میں تھا پنجاب میں نہیں تھا لہٰذا یہ وفاقی حکومت سے related تھا لیکن پھر بھی یہاں پر بات کی گئی ہے۔ ان کو اجازت دی گئی، ان کو روٹ بتایا گیا، ان کو سب کچھ بتایا گیا مگر ساری کوششوں کے باوجود بھی وہ ایسا کامیاب جلسہ نہیں تھا۔ اگر ان کے KPK کے وزیر اعلیٰ صاحب سرکاری ملازموں کی فوج لے کر وہاں پر نہ آتے تو شاید وہ ناکام جلسہ ہوتا کیونکہ کل سارے میڈیا پر چل رہا تھا کہ 1122 کی گاڑیوں، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی گاڑیوں اور لوکل گورنمنٹ کی گاڑیوں میں جس طرح ملازمین کو بھر کر لے آئے چلیں انہوں نے جلسہ کیا جو ہو گیا۔

جناب چیئرمین! جب ان کا دور تھا تب تو ہمیں NOC بھی نہیں دیتے تھے لیکن ہم پھر بھی جلسے کرتے تھے اور سب کچھ کرتے تھے مگر ہم نے کبھی floor پر آ کر اس چیز کو اتنا زیادہ issue نہیں بنایا تھا لیکن انہوں نے issue بنایا ہے۔ ہماری کوشش ہو گی کہ جب پنجاب میں ان کا جلسہ ہو تو ان کو ذرا زیادہ facilitate کر دیں تاکہ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے لوگ نکلتے ہیں تو ان کے لوگ جلسے تک بھی پہنچ جائیں۔ آج یہاں پر جو سب سے زیادہ serious بات ہوئی ہے وہ کچے کے حوالے سے ہوئی ہے۔ میں نے overall تو آپ کو بتا دیا ہے کہ ہماری پولیس جن جن چیزوں کو take up کر رہی ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! آج آپ نے اچھی سٹیٹمنٹ دی ہے کہ اگر یہ کوئی پنجاب میں جلسہ کرتے ہیں تو آپ ان کو facilitate کریں گے لیکن اس کی وضاحت ضرور کر دیں کہ اگر کوئی کسی دوسرے صوبے سے جتھہ بنا کر پنجاب کے اندر حملہ آور ہو جیسا کہ کل سے جو اشارے مل رہے ہیں تو کیا آپ اس پر بھی welcome کریں گے یا اسے روکیں گے؟

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب چیئرمین! اگر اس طرح کی کوئی جتھے بازی ہو گی یا کوئی law and order situation create کرے گا تو اس ساری چیز سے یہ لوگ بھی گزر چکے ہیں اور ہم تو بہت عرصے سے ہی گزر رہے ہیں۔ جب سے سیاست میں آئے ہیں دیکھ رہے ہیں مشرف دور بھی دیکھا اس سے پہلے جب پیپلز پارٹی کی حکومت میں ہم اپوزیشن میں تھے تب سے ہی دیکھ رہے ہیں اور اب پی ٹی آئی کے دوستوں نے بھی دیکھ لیا ہے۔ جب جتھے بازی کریں گے law order situation create کریں گے تو regardless چاہے وہ وزیر اعلیٰ ہو یا کوئی بھی ہو کل جو ان کی گفتگو تھی وہ واقعی ایک وزیر اعلیٰ کی نہیں تھی بلکہ وہ گفتگو انتشار پھیلانے اور لوگوں میں ایسا جذبہ پیدا کرنے کی تھی جس سے law and order کی situation بن سکتی ہے۔ اگر وہ اس طرح کی کوئی بھی حرکت کریں گے، دوبارہ سے سرکاری ملازمین کی فوج لے کر پنجاب پر حملہ کرنا چاہیں گے یا اس طرح کی کسی سوچ کے ساتھ یہاں آنا چاہیں گے تو ان کو پوری طاقت سے روکا جائے گا بلکہ ہم انہیں پنجاب میں enter ہی نہیں ہونے دیں گے otherwise وہ اپنی کوئی political activity کرنا چاہتے ہیں تو جمہوریت ہے ہم انہیں welcome کریں گے وہ آئیں اور بالکل اپنا جلسہ کریں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آئندہ وہ اپنی گفتگو میں خیال رکھیں گے کہ خواتین اور overall پولیٹیکل مخالفین کے بارے میں انسان کیسے گفتگو کرتا ہے۔

جناب چیئرمین! میں کچے کے حوالے سے بتاؤں گا کہ ہمارے راجن پور اور رحیم یار خان کے ایریاز کا بارڈر سندھ کے ساتھ لگتے ہیں۔ اس وقت کچے کے ایریا میں لاء اینڈ آرڈر کی بہت زیادہ situation بنی ہوئی ہے وہاں پر ڈکیتوں کے گینگز ہیں جن کی وجہ سے لوگ کافی مشکلات میں ہیں۔ اگر میں overall بات کروں تو پولیس کے جوانوں نے۔۔۔

جناب چیئرمین: اجلاس کا وقت مزید دس منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

(اس مرحلے پر اجلاس کا وقت مزید 10 منٹ بڑھایا گیا)

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور(جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب چیئرمین!جب سے پاکستان میں دہشت گردی کی لہر آئی اور اب جیسے کچے کے علاقے میں ہماری پولیس کے جوانوں نے جام شہادت نوش کیا اور اپنی زندگیاں دی ہیں۔ جس قدر حالات خراب ہو چکے تھے اگر آج پھر ہم پاکستان میں سکون سے بیٹھے ہوئے ہیں تو اس میں ہمیں کم از کم اپنی سکیورٹی فورسز کے لوگوں کو خراج تحسین پیش کرنا چاہئے جس میں ہماری پولیس سرفہرست ہے۔ جس طرح انہوں نے اپنی جانیں دیں، شہادتیں لیں تو آج ہم لوگ یہاں پر سکون کے ساتھ کھڑے ہو کر بات کر رہے ہیں اور ہم لوگ اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اسی طرح ہماری پاک فوج ہے، ابھی بھی پورے ملک میں جو دہشت گردی ہو رہی ہے اس کے خلاف ہماری پاک فوج کے جوان اور آفیسرز fight کر رہے ہیں اور ان سے لڑ رہے ہیں۔ جیسے پہلے دہشت گردی کا خاتمہ کیا گیا تھا اب جو پھر دہشت گردی سر اٹھا رہی تھی امید ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ دوبارہ سے اس کا خاتمہ ہو گا۔ وہ لوگ بھی جام شہادت نوش کر رہے ہیں اور پاکستان کو امن، ترقی اور خوشحالی کا گہوارا بنانے کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر رہے ہیں۔ لہٰذا اہم جتنا بھی ان کو خراج تحسین پیش کریں کم ہے۔ یہاں پر یہ بات بھی کی گئی کہ ہمارے جو جوان شہید ہوتے ہیں شاید گورنمنٹ نے ان کی فیملیز کے لئے کوئی مالی پیکیج نہیں رکھا ہوا۔ میں یہاں پر یہ بتانا چاہوں گا کہ 2017 میں جب میاں شہباز شریف صاحب وزیر اعلیٰ پنجاب تھے تو انہوں نے پہلی دفعہ ایک خصوصی پیکیج announce کیا تھا۔ یہ خصوصی پیکیج ان لوگوں کے لئے ہے جو دہشت گردی کے خلاف اور اس طرح پولیس ڈیوٹی میں شہید ہو جاتے ہیں ان کی فیملی کے لئے اور اس کے بعد اگر کسی جگہ دہشت گردی میں عام پبلک میں خدانخواستہ کسی کی شہادت ہو جاتی ہے تو گورنمنٹ ان کی فیملیز کو بھی compensate کرتی تھی اور وہ سلسلہ ابھی تک چل رہا ہے۔ ابھی ہماری گورنمنٹ کو آئے تقریباً پانچ ماہ ہوئے ہیں اور دوبارہ سے ہماری گورنمنٹ نے اس پیکیج میں خاطر خواہ اضافہ کیا ہے۔ اب میں یہاں پر بتانا چاہوں گا کہ جو لوگ کچے کے علاقے میں یا ہماری پولیس کے لوگ کسی اپنی ڈیوٹی کے دوران دہشت گردی کے خلاف لڑتے ہوئے جام شہادت نوش کرتے ہیں یا کسی بھی جگہ اپنی ڈیوٹی انجام دیتے ہوئے جام شہادت نوش کرتے ہیں تو سب سے نچلے لیول کے tear کانسٹیبل کے لئے ایک کروڑ روپے کیش کی compensation گورنمنٹ کی طرف سے رکھی گئی ہے ساتھ میں اس کی فیملی کو پانچ مرلے کا

گھر دیا جاتا ہے اور اس کے بعد ان کے بچوں کی کفالت حکومت پنجاب کرتی ہے اور جب تک اس شخص کی ریٹائرمنٹ نہیں آتی جو بھی اس کی facilities ہیں وہ اس کی فیملی کو اسی طرح ملتی رہتی ہیں۔ میں بتا رہا ہوں کہ گورنمنٹ نے کانسٹیبل لیول سے شروع کر کے سینئر آفیسرز تک ایک پیکیج بنا دیا ہے جو کم از کم ایک کروڑ روپے کا ہے اور زیادہ سے زیادہ پانچ کروڑ روپے تک جاتا ہے اگر کوئی سینئر آفیسر اس طرح کی کسی کارروائی کے دوران جام شہادت نوش کرتے ہیں تو ان کی فیملیز کو بھی یہ خصوصی پیکیج دیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین! میں کچے کے حوالے سے تھوڑا سا بتانا چاہوں گا کہ کچے کا علاقہ دریائے سندھ کے کنارے پنجاب کے اضلاع رحیم یار خان، راجن پور اور سندھ کے اضلاع گھوٹکی، کشمور کے درمیان پھیلا ہوا ہے۔ اس کی لمبائی تقریباً 65 کلومیٹر ہے جبکہ چوڑائی تقریباً 20 کلومیٹر، انتہائی دشوار گزار جزیروں پر مشتمل یہ جگہ، کئی دہائیوں سے ڈاکوؤں کی آماجگاہ بنی ہوئی ہے جن کے پاس ملٹری گریڈ اسلحہ ہے۔ میں بتانا چاہوں گا کہ اس وقت کچے میں جو ڈاکو ہیں ان کے پاس اتنے suffocated weapons ہیں جو شاید ابھی ہماری فورسز کے پاس نہیں ہیں۔ جو 11۔ارب روپے کی بات ہو رہی ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ 11۔ارب روپے کچے کے علاقے کے لئے sanction نہیں ہوئے وہ کم amount ہے مگر وہ sanction کر دی گئی ہے۔ اس وقت ان کی کچھ نئی gadgets اور باقی چیزیں آ گئی ہیں جن سے وہاں پر night vision اور دوسرا سارا کچھ جو وہاں کچے کے ڈاکوؤں کے پاس ہے۔ ہماری فورسز کے لئے بھی gadgets اور weapons آ رہے ہیں اور کچھ آ گئے ہیں۔ اب وہاں دوبارہ سے ان کی proper چوکیاں بھی بننا شروع ہو گئی ہیں جو کچھ جگہوں پر نہیں تھیں۔ امید ہے کہ ان شاءاللہ تعالیٰ ہم اگلے چند مہینوں میں اسے totally control کر لیں گے۔ وہاں پر پولیس کو بلٹ پروف گاڑیاں دی جا رہی ہیں۔ بلٹ پروف گاڑیوں کا بجٹ sanction ہو چکا ہے۔ پولیس کو سپیشل (APC) Armoured Personnel Carrier گاڑیاں دی جا رہی ہیں۔

جناب چیئرمین! کچے کا علاقہ ڈاکوؤں کی آماجگاہ بن چکا ہے۔ ان ڈاکوؤں کے پاس Military Grade اسلحہ، اینٹی ایئر کرافٹ گنز اور راکٹ لانچر موجود ہیں جو کہ بلٹ پروف اور APC گاڑیوں کو بھی بُری طرح نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ دریائی پانی کی وجہ سے پولیس ملازمین کو

کشتیوں کا سہارا لینا پڑتا ہے اور وہ محفوظ مقامات پر مورچہ زن خطرناک مجرمان کا نشانہ بن جاتے ہیں۔ مون سون کے دنوں میں دس بارہ فٹ کماد کی اُونچی فصل ان ملزمان کو چُھپنے اور گھات لگا کر حملہ کرنے جیسی کارروائیوں میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ فصلوں، جنگلوں، جھاڑیوں، ٹیلوں، دریائی پانی اور یہاں کی مقامی آبادی کی وجہ سے پولیس کو دُور سے ان criminals کو target کرنے میں انتہائی دُشواری کا سامنا ہے۔ مزید برآں اس علاقے میں road infrastructure نہ ہونے اور دریائی علاقے کی وجہ سے قانون نافذ کرنے والے ادارے یہاں اپنی عمل داری قائم کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ اس وقت رحیم یار خان اور راجن پور میں گیارہ gangs identify ہوئے ہیں۔ ان کے خلاف اب تک 18 منظم grand operations ہو چکے ہیں۔ ان gangs کے خلاف چھوٹے پیمانے پر 26 operations کئے گئے ہیں۔ اب تک 148 ڈاکوؤں کو ہلاک کیا جا چکا ہے۔ 2023 سے قبل کئے گئے operations میں 18 اہلکاران و افسران شہید ہوئے ہیں۔ 2023 سے آج تک کئے گئے operations میں 22 اہلکاران و افسران شہید ہوئے ہیں۔ اب تک 581 لوگوں کو ڈاکوؤں کے ہنی ٹریپ سے بچایا گیا ہے۔ وہاں پر پولیس کی pickets-57 بن چکی ہیں۔ اس وقت کچے کے علاقے میں پولیس کی کل نفری تقریباً 1650 کے قریب ہے۔ وہاں پر اس وقت 21 نئی pickets زیر تعمیر ہیں۔ کچے کے علاقے کے لئے 551.979 ملین روپے کا بجٹ منظور ہو چکا ہے اور اس میں سے کافی زیادہ بجٹ release بھی کر دیا گیا ہے۔ سانحہ کچہ ماچھکہ 22۔ اگست 2024 کو رونما ہوا۔ اس حوالے سے یہاں ایوان میں بات بھی کی گئی ہے کہ criminals نے پولیس موبائل کو ambush کیا اور 12 ملازمین شہید ہوئے، 9 ملازمین کو زخمی کیا گیا اور ایک پولیس ملازم کو اغواء کر لیا گیا تھا۔ پولیس کی جوابی کارروائی میں ایک ڈاکو ہلاک ہوا، ایک زخمی ہوا اور مغوی پولیس افسران کو بازیاب کروالیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین! جو پولیس ملازمین شہید ہوتے ہیں میں نے ان کا package بتا دیا ہے۔ اسی طرح جو ملازمین زخمی ہوتے ہیں ان کے لئے packages رکھے گئے ہیں۔ اسی طرح عام پبلک کے لوگوں کے لئے بھی حکومت کی طرف سے پانچ سے دس لاکھ روپے تک کی compensation دی جاتی ہے یعنی اگر کوئی عام بے گناہ شہری کسی دہشت گردی کی واردات میں شہید ہو جاتا ہے تو حکومت نے اس کے لئے بھی compensation رکھی ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین: جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن! بلوچستان کے اندر شناختی کارڈ دیکھ کر جن پنجاب کے لوگوں کو مارا گیا ہے ان کے لئے بھی کوئی compensation ہے۔ چونکہ وہ صوبہ پنجاب کی حدود میں ظلم نہیں ہوا بلکہ وہ صوبہ بلوچستان کے اندر ہوا ہے۔ مجھے علم ہے کہ آپ کا package پنجاب کو cover کرتا ہے لیکن اگر پنجاب کا کوئی شہری کسی دوسرے صوبے میں دہشت گردی کی واردات میں شہید ہوتا ہے تو اس بارے میں بھی کوئی compensation ہونی چاہئے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب چیئرمین! ابھی اسی حوالے سے مجھ سے حافظ صاحب نے بات کی ہے تو میں نے انہیں کہا ہے کہ اس معاملے کو دیکھتے ہیں کہ ہم ان لوگوں کی کیسے مدد کر سکتے ہیں۔ ان شاءاللہ تعالیٰ ہم اس کو بھی پنجاب کے package میں شامل کر لیں گے۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ ہماری موجودہ حکومت نے ایک اور چیز شروع کی ہے۔ ہماری پولیس کے لوگ گرمی اور سردی کے سخت ترین موسموں میں ان ڈاکوؤں سے لڑ رہے ہیں۔ ان ملازمین کو ہم ساری proper facilities دے رہے ہیں۔ اس میں weapons gadgets, اور گاڑیاں شامل ہیں۔ پولیس کی نئی بلٹ پروف چوکیاں بنائی جا رہی ہیں۔ پولیس ملازمین دن رات مشکل ترین حالات میں ان ڈاکوؤں کے ساتھ کچے میں لڑائی کر رہے ہیں تو وزیر اعلیٰ صاحبہ نے مہربانی کرتے ہوئے ان کے لئے Hard Area Allowance sanction کر دیا ہے۔ اب کچے کے علاقے میں جو پولیس ملازمین ڈاکوؤں سے مقابلہ کرنے کے لئے جایا کریں گے انہیں ان کی تنخواہ کے علاوہ extra Hard Area Allowance بھی ملے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! کچے کے علاقے میں 60 کے قریب انتہائی خطرناک مجرمان ہیں جن کی head money مقرر کر دی گئی ہے۔ سب سے خطرناک مجرم کی head money ایک کروڑ روپے مقرر کی گئی ہے۔ اس کے بعد جو ڈاکو second category میں آتے ہیں ان کی head money پچاس لاکھ روپے مقرر کی گئی ہے اور جو ڈاکو third category میں آتے ہیں ان کی head money پچیس لاکھ روپے مقرر کی گئی ہے۔ یہ چند گزارشات کچے کے حوالے سے تھیں۔

جناب چیئرمین!ہم overall کوشش کر رہے ہیں کہ پولیس سے کرپشن کو ختم کیا جائے۔پولیس میں تمام لوگ بُرے نہیں ہیں۔پولیس میں اچھے اور بُرے دونوں طرح کے لوگ موجود ہیں تو کوشش کی جارہی ہے کہ پولیس میں merit پر ملازمین کو بھرتی کیا جائے۔میرے اپوزیشن کے دوست مہربانی کر کے میری بات کا بُرا نہ منائیں، جس طرح عثمان بزدار صاحب کے دور حکومت میں پیسے لے کر بھرتیاں اور تعیناتیاں ہوتی تھیں۔اب ایسا نہیں ہو رہا بلکہ اب کسی آفیسر کو تعینات کرنے سے پہلے تین افسران کا پینل بنایا جاتا ہے اور وزیر اعلیٰ صاحبہ ان کا خود انٹرویو کرتی ہیں اور پھر کسی ڈی پی او، آر پی او، ڈی سی یا کمشنر کی تعیناتی کی جاتی ہے۔ہماری پوری کوشش ہوتی ہے کہ merit پر اچھے آفیسرز تعینات کئے جائیں تاکہ وہ صحیح معنوں میں لوگوں کی خدمت کریں،overall امن و امان کی صورتحال کو بہتر کریں اور اچھے انداز میں ترقیاتی کام کر سکیں۔ہماری حکومت کو آئے ہوئے ابھی پانچ ماہ ہوئے ہیں ان شاءاللہ تعالیٰ ہم بہتر انداز میں عوام کی خدمت کریں گے۔

جناب چیئرمین!صوبہ پنجاب کے پانچ اضلاع میں Punjab Safe Cities Authority کے تحت کیمرے لگائے گئے ہیں اور ان کیمروں کے ذریعے ہم امن و امان کی صورتحال کو watch and monitor کرتے ہیں۔وزیر اعلیٰ صاحبہ نے اس حوالے سے مزید funds sanction کر دیئے ہیں اور ہمیں امید ہے کہ پنجاب کے آدھے سے زیادہ اضلاع میں Punjab Safe Cities Authority کے تحت کیمرے لگ جائیں گے۔ہمارا target ہے کہ اس financial year کے اندر اندر یعنی 30۔جون 2025 تک پنجاب کے تمام اضلاع میں کیمرے لگ جائیں۔اس سے ان شاءاللہ تعالیٰ امن و امان کی صورتحال مزید بہتر ہو جائے گی۔ہماری حکومت، پولیس اور تمام سکیورٹی اداروں کی پوری کوشش ہے کہ پاکستان میں امن و امان قائم ہو اور پاکستان میں ترقی ہو اور خوشحالی آئے۔بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن! آپ کا بہت شکریہ۔آپ نے بڑے تحمل کے ساتھ سب معزز ارکان کی آراء سُنی ہیں اور آخر میں حکومت کی طرف سے ایک policy statement بھی دی ہے۔

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(47)/2024/133. Dated: September 10, 2024. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:

"In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Malik Muhammad Ahmad Khan, Speaker,** Provincial Assembly of the Punjab, hereby prorogue the Assembly w.e.f. **Monday, September 09, 2024** after the conclusion of the sitting of the Assembly on that day.

LAHORE **MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN**
Dated: September 09, 2024 **SPEAKER"**